إلیٰ مغفرۃ!!

محمد مسعود ازہر

مکتبہ عرفان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إلى مغفرة

از قلم

محمد سعود ازہر

ناشر

مکتبۂ عرفان

الفاتحہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۵ غَيْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۶﴾ ع

ترجمہ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بڑا مہربان نہایت رحم والا۔ جزا کے دن کا مالک۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ نہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہ ہوئے۔

الصلوۃ والسلام علی رسول اللہ

اللّٰھُمَّ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاہِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اللّٰھُمَّ

بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاہِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(صحیح بخاری)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

(مسلم)

سیّدالاستغفار

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ
وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ
شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ
فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔

(صحیح بخاری)

ترجمہ

یا ’’اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں۔ اور میں تیرے ساتھ کئے عہد و میثاق اور وعدے پر جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا قائم رہوں گا۔ اپنے اعمال (کے وبال اور نحوست) کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ تو نے مجھے نعمتوں سے نوازا اور اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے تیری نافرمانیاں کیں اور گناہ کئے۔ پس (اے میرے رحیم و کریم مولا) مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں۔‘‘

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب التعارف

از قلم

مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ

تعارف

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ''مغفرت'' مانگنے والا بنائے...... اور ہم سب کو اپنے فضل سے ''مغفرت'' پانے والا بنائے......

حد درجہ پُرکشش

''مغفرت'' کا لفظ بہت پُرکشش ہے...... یہ لفظ سنتے ہی دل مچلنے لگتا ہے، کبھی کبھار دھڑکنے لگتا ہے...... ''مغفرت'' کوئی معمولی چیز تو ہے نہیں...... قرآن مجید دکھاتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام ''مغفرت'' مانگ رہے ہیں...... حضرت نوح علیہ السلام ''مغفرت'' مانگ رہے ہیں...... اور دونوں جلیل القدر پیغمبر فرما رہے ہیں کہ...... یا اللہ! اگر ہمیں ''مغفرت'' نہ ملی تو ہم تباہ ہو جائیں گے...... اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام ''مغفرت'' مانگ رہے ہیں...... اللہ تعالیٰ کے کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام ''مغفرت'' مانگ رہے ہیں...... وہ دیکھیں قرآن مجید میں بہت عجیب منظر...... فرعون اپنی مکمل فرعونیت کے ساتھ ایمان لانے والے جادوگروں کو دھمکا رہا ہے...... میں تمہیں کھجور کے درختوں سے اُلٹا لٹکا دوں گا...... میں تمہارے بازو اور ٹانگیں کاٹ دوں گا...... میں تمہیں سولی اور پھانسی پر اُلٹا دوں گا...... میں تمہیں سسکا سسکا کر سخت عذاب میں ماروں گا...... ایمان لانے والے جادوگروں نے کہا...... کوئی فکر نہیں! تو یہ سب کچھ کر لے...... ہماری لالچ بس اتنی ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ''مغفرت'' مل جائے...... ''مغفرت'' کی تلاش میں تیرے مظالم قبول ہیں...... ''مغفرت'' کی خاطر کٹ مرنا اور لٹک کر مرنا سب منظور ہے...... وہ دیکھیں حضرت داؤد علیہ السلام ''مغفرت'' مانگ رہے ہیں......

حضرت سلیمان علیہ السلام ''مغفرت'' مانگ رہے ہیں...... یہ سب معصوم انبیاء ہیں...... کبیرہ گناہوں سے بھی پاک اور صغیرہ گناہوں سے بھی پاک...... مگر وہ کس طرح تڑپ تڑپ کر مغفرت مانگتے ہیں...... کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی کو جانتے ہیں...... اتنا عظیم رب، اتنا عظیم، اتنا عظیم...... اور ہم اتنے چھوٹے تو پھر اتنے عظیم رب کا حق کیسے ادا کر سکتے ہیں؟...... اس کی عظمت اور شان کے مطابق کہاں اس کی عبادت کر سکتے ہیں؟...... یا اللہ معافی، یا اللہ مغفرت...... قرآن مجید نے اعلان فرمایا کہ...... اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو ''کامل مغفرت'' عطاء فرما دی ہے...... سبحان اللہ! حضرت آقا مدنی ﷺ کی خوشی کی حد نہ رہی...... فرمایا آج تو ایسی سورت نازل ہوئی جو مجھے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے...... اور پھر مغفرت کے شکرانے میں...... عبادت بڑھا دی، ریاضت بڑھا دی اور محنت بڑھا دی...... کیا ہم گناہگاروں اور بے کاروں کو بھی ''مغفرت'' ملے گی؟...... یہ سوچ کر دل دھڑکنے لگتا ہے...... کبھی خوف سے ڈوبنے لگتا ہے تو کبھی امید سے مچلنے لگتا ہے...... مغفرت، مغفرت، مغفرت...... اسی مغفرت کے مانگنے کو ''استغفار'' کہتے ہیں...... استغفار کا ترجمہ ہے مغفرت مانگنا، مغفرت چاہنا، مغفرت طلب کرنا...... مغفرت کی لالچ میں یہ خواہش تھی کہ قرآن مجید کی مغفرت، توبہ اور استغفار والی آیاتِ مبارکہ کو جمع کیا جائے...... قرآن مجید کی استغفار اور توبہ والی دعاؤں کو جمع کیا جائے...... سالہا سال تک یہ خواہش دل میں رہی...... وہاں پلتی اور بڑھتی رہی...... مگر عمل میں نہ آسکی...... اس دوران توبہ اور استغفار کے موضوع پر چند مضامین کی توفیق ملی...... الحمد للہ نتائج بہت اچھے نکلے...... پھر ''استغفار'' کی ایک مہم چلی، اس پر ''مکتوبات'' کی توفیق ملی...... ماشاء اللہ نتائج حیرت انگیز تھے...... بڑی خوشی یہ ہوئی کہ...... استغفار مہم نے ''جہاد فی سبیل اللہ'' کو بہت فائدہ پہنچایا...... مجاہدین میں اپنے لئے اور دوسروں کے لئے ''استغفار'' کا ذوق ایک جنون کی طرح ابھرا اور دور دور تک پھیل گیا...... اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کی تعریف فرماتا ہے...... جو سحری کے وقت مغفرت مانگتے ہیں...... یعنی استغفار کرتے ہیں

وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

الحمدللہ یہ کیفیت بھی مضبوط ہوئی......فدائی مجاہدین نے درخواست کی کہ......استغفار مہم بار بار چلائی جائے......ایک دن میں تیس ہزار استغفار کا عمل بھی خوب رہا......اور روزانہ ایک ہزار بار ''استغفار'' بے شمار افراد کا وظیفہ بنا......فدائی مجاہدین کے دل آئینے کی طرح ہوتے ہیں......اور استغفار کے مقام کو دل والے ہی سمجھتے ہیں......محبوب کو منانا، محبوب سے معافی مانگنا......محبوب سے بار بار معافی اور توبہ کی عاجزانہ التجا کرنا......اپنے کسی عمل پر ناز نہ کرنا بلکہ معافی ہی مانگتے چلے جانا......یہ وہ عمل ہے جو دل کو مانجھ دیتا ہے......جو نفس کو پاک کر دیتا ہے......جو پردوں کو ہٹا کر حقائق کا چہرہ صاف کر دیتا ہے......یہ ساری صورتحال دیکھ کر شوق مزید بڑھا کہ......آیات استغفار کو جمع کیا جائے......

ایک بات سمجھیں

قرآن مجید کسی ایک موضوع کی آیات کو......اکٹھا جمع نہیں فرماتا......

توحید کی آیات ہوں یا نماز کی......جہاد کی آیات ہوں یا استغفار کی......

قصص والی آیات ہوں یا فکر آخرت کی......یہ پورے قرآن میں بکھری ہوئی ہیں......اور ایسا کر کے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر بڑا احسان فرمایا ہے......اگر قرآن مجید میں بھی مخلوق کی کتابوں کی طرح ہر موضوع کی آیات اکٹھی ہوتیں تو......ہم بہت سی خیروں اور بہت سے علم سے محروم ہو جاتے......انسان کے ذہن میں جب نئی بات آتی ہے تو پچھلی بات مدھم پڑ جاتی ہے......ہم پہلے توحید کی آیات پڑھتے جو ہمارے دماغ میں روشن ہو جاتیں......مگر جب وہ باب ختم ہوتا اور ہم نماز کی سینکڑوں آیات کو اکٹھا پڑھتے تو توحید کا سبق دماغ میں مدھم ہو جاتا......پھر جب جہاد کی سینکڑوں آیات شروع ہوتیں تو نماز کا سبق کمزور ہونے لگتا......اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا کہ قرآن مجید میں تمام ضروری باتوں کو......جگہ جگہ پر بکھیر دیا......اس سے ہر سبق ہر وقت تازہ رہتا ہے......اور انسان اکتائے بغیر اپنے دماغ کو روشن کرتا ہے......اور مختلف موضوع جب باہم جڑتے ہیں......اور ایک ایک آیت میں کئی کئی اسباق ملتے ہیں تو انسان کے ذہن کی قوت اور صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے......اب آپ قرآن مجید کا کوئی بھی

صفحہ کھولیں......آپ کو صرف ایک موضوع نہیں ملتا بلکہ ہر صفحہ پر انسانی ضرورت کی بہت سی ہدایات مل جاتی ہیں......والحمد للہ رب العالمین

یہ تو صرف ایک حکمت عرض کی گئی......جبکہ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں بے شمار حکمتیں ہوتی ہیں...... انسان غور کرتا جائے تو حکمتوں کے دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں......اب دوسری بات سمجھیں......کیا یہ جائز ہے کہ کوئی شخص محنت کر کے قرآن مجید میں سے ایک موضوع کی آیات......ایک جگہ جمع کر لے؟......پھر خود بھی ان سے فائدہ اٹھائے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائے......جی ہاں! یہ جائز ہے، اچھا ہے، بہت مفید ہے......اور بہت نافع ہے......قرآن مجید کے کسی بھی ایک حکم کی آیات جمع کریں......ان کو سمجھیں تو اس حکم کا پورا نظام دل و دماغ میں اتر جاتا ہے......اور پھر جب انسان قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے تو......اس میں اسے زیادہ لطف اور فائدہ محسوس ہوتا ہے......

خصوصاً آج کل کے زمانے میں......جبکہ افسوس ہے کہ اکثر مسلمانوں کو قرآن پاک کا ترجمہ نہیں آتا......یعنی ان کو یہ تک معلوم نہیں کہ ان کے مالک و خالق نے ان کی ہدایت کے لئے جو دستور نازل فرمایا ہے وہ کیا ہے؟......ان حالات میں کسی ایک موضوع کی آیات کو جمع کر کے وہ موضوع مسلمانوں کو سمجھانا پھر دوسرے موضوع کی آیات جمع کر کے وہ موضوع سمجھانا ایک مفید اور نافع خدمت ہے......یہ قرآن مجید کو ''کاٹنا'' نہیں بلکہ مسلمانوں کو قرآن مجید سے ''جوڑنا'' ہے......

روشنی چمکی

آیات توبہ و استغفار جمع کرنے کا شوق تھا مگر زندگی بے ہنگم......بے ساحل و بے کنارا......ہمت کمزور اور وقت کی قلت......اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ایک روشنی کی کرن نظر آئی......ہوا یہ کہ ایک مجاہد نے بہت متاثر کیا......اس کی قربانی، جانثاری اور شوق شہادت نے دل پر بہت اثر ڈالا......وہ اپنی بات اور اپنی تشکیل منوا کر چلا گیا......اور جاتے جاتے میرے لئے قرآن مجید کا ایک خوبصورت نسخہ ہدیہ بھیج گیا......ایسا ہدیہ تو ویسے ہی ''متبرک'' ہوتا ہے......اور پھر اتنی بڑی قربانی پیش کرنے والے

’’مردمؤمن‘‘ کاہدیہ……

بس میں نے ارادہ کرلیا کہ ان شاء اللہ اسی ’’نسخہ مبارکہ‘‘ پر آیات استغفار جمع کرتا ہوں……اس شہید نے ایسی کوئی وصیت یا فرمائش نہیں کی تھی……اس نے بس خاموشی سے قرآن مجید بھیج دیا…… معلوم نہیں اس نے کیا دعاء مانگی ہوگی……لاڈلوں کے تو اپنے ناز ہوتے ہیں اور اپنے انداز……یہ شہید بہت قربانی والا تھا……اس نے خط میں لکھا کہ میں نے آپ کو کئی بار دیکھا ہے……مگر آپ نے مجھے نہیں دیکھا……اور میں آپ سے ملاقات کی سخت خواہش کے باوجود آپ سے اس کا مطالبہ نہیں کرتا……اور اپنی اس خواہش کو بھی اللہ کے لئے قربان کرتا ہوں……بس مجھے اجازت چاہیے……وہ چلا گیا……قرآن مجید کا نسخہ دے گیا……اور اس کے چند دن بعد میں نے اپنے ایک بھائی کے ساتھ بیٹھ کر……دوطرفہ تلاوت کے دوران آیات توبہ واستغفار پر نشانات لگا دیئے……ہمیں اندازہ نہیں تھا کہ کہ اس موضوع پر بھی سینکڑوں آیات مبارکہ موجود ہیں……عمومی تلاوت اور عمومی تفسیر کے دوران اس کا اندازہ اکثر نہیں ہوسکتا……آیات کی فہرست توقع سے بڑی تھی……اس لئے پھر ہمت جواب دے گئی……اور میں سفر وحضر میں قرآن مجید کا یہ نسخہ ساتھ لئے پھرتا رہا……

اب یہ خواہش اور کوشش تھی کہ ان آیات کی آسان اور مختصر تشریح لکھ دی جائے……یہ کام اگرچہ ’’فتح الجواد‘‘ کے کام کی طرح مشکل نہیں تھا……وہ بہت علمی، احتیاط طلب اور تحقیقی کام تھا……اور بالکل نیا اور پیچیدہ……ویسے ’’فتح الجواد‘‘ کو عام نظروں سے پڑھا جائے تو یہی نظر آتا ہے کہ……وہ بھی معمول کا کام ہے……آیت اور اس کا ترجمہ لکھ دیا……اور نیچے تفسیروں سے عبارتیں نقل کرتے چلے گئے……مگر ایسا نہیں ہے……کوئی صاحب علم جس کی عمر کے سالہا سال تفسیر کے مطالعہ اور تفسیر کی تعلیم وتدریس میں گزرے ہوں……وہ اگر ’’فتح الجواد‘‘ کو دیکھے تو سمجھ سکتا ہے کہ……یہ کتنا مشکل کام تھا……ایک موضوع کی آیات لانا……ان آیات کا ایک رخ متعین کرنا……اس رخ کی تائید میں اسلاف کی شہادتیں جمع کرنا……اور پھر حال کو ماضی سے جوڑنا اور……فتنہ انکار جہاد کی ہر دلیل کو غیر محسوس طریقے سے توڑتے چلے جانا……بس اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ کام ہوگیا……وہ نہ میرے بس کی بات تھی اور نہ اس میں میرا

واقعی کوئی کمال تھا...... دورِ حاضر کے شہداء کرام کی قربانی پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ...... جہاد اس قدر ناقابلِ تردید دلائل کے ساتھ چمکا...... والحمدللہ رب العالمین......

مگر ''آیاتِ استغفار'' کا کام آسان تھا...... کوئی بھی مسلمان ''استغفار'' کا انکار نہیں کرتا...... ہاں! اس بارے میں غفلت موجود ہے...... انکار اور غفلت میں بڑا فرق ہے...... غفلت دور کرنے کے لئے دلائل سے زیادہ...... دعوت اور یاددہانی کی ضرورت ہوتی ہے...... کام آسان تھا مگر پھر بھی ''قرآن مجید'' کا ہر کام...... خاص آداب، خاص توجہ اور خاص وقت مانگتا ہے...... پس اسی خاص توجہ اور خاص وقت کی تلاش میں دو تین سال گزر گئے...... اور قرآن مجید کا سرخ غلاف والا نسخہ سفر و حضر میں میرے ساتھ رہا......

استغفار پر دوسری محنت

اس دوران فکر تو تھی کہ...... یہ کام جلد ہو اور اپنی مغفرت کا کچھ سامان ہو جائے...... چنانچہ استغفار اور توبہ کے موضوع پر...... دیگر مواد جمع ہوتا رہا...... ایک تو رنگ و نور کے بعض مضامین...... دوسرا مکتوبات استغفار...... تیسرا صیغ استغفار کی احادیث...... چوتھا توبہ کے متعلق احادیث...... پانچواں استغفار کی فضیلت پر احادیث...... چھٹا استغفار کے بارے میں امام غزالیؒ کے علمی شہ پاروں کی تلخیص اور تسہیل...... اور ساتواں استغفار اور توبہ کے درمیان تعلق اور فرق کی تحقیق وغیرہ......

الحمدللہ یہ سارا کام جمع ہوتا رہا...... اس کی کتابت بھی ساتھ ساتھ چلتی رہی...... پھر اس کی ترتیب بھی طے ہو گئی...... ترتیب کے بعد بندہ نے اس سارے مسودے کو دوبارہ پڑھا تو دل میں شوق بھڑک اٹھا...... کتاب کا مسودہ اٹھا کر ایک دور دراز مسجد میں جا بیٹھا اور وہاں اس کام کو روزانہ پابندی سے کرنے کا اللہ تعالیٰ سے عہد کر لیا اور یوں الحمدللہ آیات پر کام شروع ہوا...... اور ڈیڑھ ماہ کے عرصے میں مکمل ہو گیا......

والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات

دلنشین خلاصہ

قرآن مجید کی آیات توبہ، آیات استغفار اور آیات مغفرت کو پڑھا جائے تو دل میں ایک عجیب سی روشنی چمکنے لگتی ہے...... چند مضامین کا خلاصہ پیش خدمت ہے......

۞ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو مغفرت کی طرف بلا رہے ہیں...... آ جاؤ میرے بندو آ جاؤ، میں تمہیں معاف کروں، تمہیں بخش دوں

۞ جو اللہ تعالیٰ کا جتنا مقرب ہے وہ اسی قدر اللہ تعالیٰ کی ''مغفرت'' اور ''معافی'' کا لالچی اور حریص ہے...... اور وہ اللہ تعالیٰ سے بار بار مغفرت مانگ رہا ہے، استغفار کر رہا ہے...... حالانکہ لگتا یوں ہے کہ ایسے لوگوں کو ''استغفار'' کی کیا ضرورت؟؟...... وہ تو بخشے بخشائے لوگ ہیں......

۞ جو اللہ تعالیٰ سے جتنا دور ہے...... جو جس قدر نفاق میں دفن ہے وہ اس قدر ''استغفار'' سے دور ہے...... اس کے دل میں ہر چیز کی لالچ ہے...... مگر ''مغفرت'' کی لالچ نہیں...... حالانکہ ایسے لوگوں کو استغفار کی زیادہ ضرورت ہے...... مگر وہ اپنے نفاق، اپنے گناہ اور اپنی حب دنیا پر مطمئن ہیں...... اسی لئے نہ وہ معافی مانگتے ہیں اور نہ مغفرت......

۞ مسلمان کا ایسا کوئی بھی مسئلہ نہیں جو...... استغفار سے حل نہ ہو سکتا ہو...... ناممکن سے ناممکن کام...... استغفار کی برکت سے ممکن ہو جاتا ہے...... مچھلی کے پیٹ سے زندہ نکلنے کا واقعہ بطور دلیل موجود ہے...... استغفار کی برکت سے شکست، فتح میں بدل جاتی ہے...... استغفار کی برکت سے فتح پکی ہو جاتی ہے...... استغفار کی برکت سے پانی، ہوا، مٹی اور آگ کا نظام...... انسان کے حق میں ٹھیک ہو جاتا ہے...... خاندانی نظام درست ہو جاتا ہے...... بانجھ پن دور ہو جاتا ہے...... اقتصادی نظام بہترین ہو جاتا ہے...... اور معاشرہ میں باہمی محبت، معافی، درگزر اور خدمت کا ماحول بن جاتا ہے......

۞ مومن کے دل میں اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت پانے کی لالچ ہو تو...... اس کو دو متضاد فائدے

ملتے ہیں...... پہلا یہ کہ اس میں ''تکبر'' پیدا نہیں ہوتا وہ دل سے عاجز رہتا ہے اور عاجزی اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے...... اور دوسرا یہ کہ اس کی کمزوری دور ہو جاتی ہے اور وہ بہت طاقتور مؤمن بن جاتا ہے......

۞ مجاہدین استغفار کریں تو ان کو قوت، ثابت قدمی اور فتح ملتی ہے...... اور ان کا جہاد اور کام دور دور تک پھیل جاتا ہے...... علماء استغفار کریں تو ان کے علم میں روشنی اور برکت آجاتی ہے...... اور ان کا علم خود ان کے لئے اور دوسروں کے لئے نفع مند بن جاتا ہے......

۞ کوئی گناہ ایسا نہیں جو...... توبہ اور استغفار سے معاف نہ ہوتا ہو...... شرط یہ کہ توبہ زندگی میں کرے...... اور سچی توبہ کرے...... جب عذاب کی علامات شروع ہو جائیں...... موت کی سکرات شروع ہو جائے...... یا جب موت آجائے...... تب توبہ قبول نہیں ہوتی...... اس سے پہلے...... ہر گناہ کی توبہ کا دروازہ کھلا ہے...... اور سچی توبہ پر یہ بھی بشارت ہے کہ...... گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا جاتا ہے......

۞ تم دیکھو گے کہ...... لوگ مال، اولاد، عورتوں، مویشیوں، گھوڑوں، زیورات اور زمینوں کے حاصل کرنے میں...... ایک دوسرے کو پیچھا دکھا رہے ہیں...... ایک دوسرے سے سبقت لے جا رہے ہیں...... ایسے وقت میں تم ان فانی چیزوں کو چھوڑو...... اور اپنے رب کی مغفرت اور اپنے رب کی جنت پانے کے لئے...... دوڑ لگا دو، محنت کرو، مقابلہ کرو اور ایک دوسرے سے سبقت کرو......

۞ کلمہ طیبہ کو دل میں بٹھا لو...... اس کو پکا کرو...... خود بھی پڑھو، اوروں تک بھی پہنچاؤ...... استغفار خود بھی کرو...... اس سے تمہارا کلمہ پکا اور مضبوط ہوگا...... اور دوسرے ایمان والوں کے لئے بھی استغفار کرو...... اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور استغفار کی طرف بلاؤ......

۞ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے گا وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے دنیا اور آخرت میں بچتا رہے گا...... اور جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرے گا وہی ہر جگہ مرے گا...... اللہ تعالیٰ کا خوف نعمت ہے...... مگر ایسا خوف جس کے ساتھ اُمید بھی ہو...... خوف اور اُمید دونوں کا مشترکہ اظہار...... سچے استغفار میں ہوتا

ہے...... ایک طرف ڈر کہ مجھ سے غلطی ہوگئی، مجھ سے ظلم ہوگیا، میں نے یہ کیا کر دیا...... میں تو ہلاکت کی طرف جا پڑا...... یا اللہ، یا اللہ، یا اللہ...... ساتھ اُمید کہ معافی مل سکتی ہے...... یا اللہ معاف فرما دے...... بخش دے، مغفرت عطا فرما...... پس جس کو یہ نصیب ہوگیا...... اس کو ایمان کا بلند مقام مل گیا......

جو گناہ کر کے اللہ سے ڈرے ہی نہ...... وہ سخت خطرے میں ہے...... اور جو گناہ کر کے اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت سے مایوس ہو بیٹھے...... وہ اس سے بھی زیادہ خطرے میں ہے......

۞ اسباب مغفرت کون کون سے ہیں؟...... مغفرت سے محرومی کے اسباب کون کون سے ہیں؟......

''مغفرت'' ایک مومن کے لئے سب سے بڑا انعام ہے...... کس طرح؟

یہ سب کچھ قرآن مجید میں...... موجود ہے...... بس اتنا خلاصہ عرض کر دیا تا کہ خلاصہ ہی رہے......

کتنی آسانی ہوگئی

توبہ، مغفرت اور استغفار کی جو آیات جمع کی ہیں وہ...... ڈھائی سو سے کچھ زائد ہیں...... ان آیات کی تفسیر میں...... نہ تو لمبی چوڑی تقریر لکھی ہے اور نہ تفاسیر کے حوالے...... بس چند سطروں میں اس آیت مبارکہ کا...... توبہ، استغفار والا مضمون واضح کر دیا ہے......

اب عام پڑھا لکھا مسلمان...... جو اردو پڑھ لیتا ہو...... آسانی سے ان آیات کا مفہوم سمجھ سکتا ہے...... اور تقریباً چار پانچ گھنٹے کے مطالعے یا تعلیم کے ذریعے...... قرآن مجید کی تقریباً تمام آیات مغفرت کو پڑھ سکتا ہے...... اور جو دین کے طالبعلم اور عربی سے واقف ہیں وہ ڈھائی تین گھنٹے میں ان تمام آیات کو پڑھ سکتے ہیں...... ماشاء اللہ، لاقوۃ الا باللہ...... دیکھیں کتنی آسانی ہوگئی کہ...... اتنا اہم مضمون اور اس کی اتنی زیادہ آیات...... چند گھنٹوں کی محنت سے سمجھی جا سکیں...... آپ جانتے ہیں

کہ......قرآن مجید بیماری بھی بتاتا ہے اور علاج بھی...... ''گناہ'' بیماری ہے......اور ''توبہ واستغفار'' علاج اور شفاء ہے......علاج وشفاء کا مکمل نسخہ، مکمل نصاب، اور مکمل ترتیب......ان تمام آیات کو سمجھ کر پڑھنے سے ہمارے سامنے آجائے گی ان شاء اللہ

الیٰ مغفرۃ

آیات توبہ اور آیات استغفار پر مشتمل اس کتاب کا نام...... ''الیٰ مغفرۃ'' رکھا ہے......یعنی مغفرت کی طرف......اس کتاب کے دو حصے ہیں...... پہلے حصے میں قرآن مجید کی ''آیات مغفرت''......اور قرآن مجید کی استغفار والی دعائیں......جبکہ دوسرے حصے میں......استغفار اور توبہ کے موضوع پر احادیث مبارکہ......استغفار کے صیغے اور دعوت استغفار ہے......وہ بہت کچھ جو آپ ''آیات'' میں پڑھیں گے اس کی تشریح آپ کو دوسرے حصہ کی احادیث مبارکہ میں مل جائے گی......

شکریہ شہید بھائی!

قرآن مجید کا نسخہ دینے والے شہید بھائی کا شکریہ......ان کی قربانی کا گہرا تاثر اور ان کے اخلاص کی گہری حرارت نے......خیال اور عزم کو تقویت دی......قرآن مجید کے نسخے ہدیہ میں آتے رہتے ہیں......سب ہی بہت محترم اور بہت مبارک ہوتے ہیں......اکثر کچھ تلاوت کر کے آگے بڑھا دیے جاتے ہیں......مگر یہ نسخہ کئی سال ساتھ رہا......اور الحمدللہ ایک ایسے کام کی بنیاد بن گیا جس کی مجھے خود سخت ضرورت تھی......دل چاہا کہ اس شہید کا نام اور اس کے حالات اور قربانی بھی لکھ دوں......مگر بہت سی وجوہات ایسی ہیں کہ نہیں لکھ سکتا......یہ بھی شہید کی کرامت اور اخلاص ہے کہ...... یوں چھپ کر آپ سب سے محبت اور دعائیں پا رہا ہے......اے شہید بھائی! بہت شکریہ! اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی شایان شان جزائے خیر عطا فرمائے......

دو دعائیں

کتاب کے اس تعارف کے موقع پر مسافر کا دل اپنے غفور اور مہربان رب سے دو دعائیں مانگ رہا ہے......

پہلی دعاء یا اللہ مجھے اپنی مغفرت کی ایسی شدید لالچ عطا فرما کہ میں اس کتاب سے سوائے آپ کی مغفرت پانے کے......اور کسی بھی صلے کی کبھی بھی کوئی خواہش نہ رکھوں...... یا اللہ! کتاب کی تیاری میں معاونت کرنے والے اور پھر کتاب چھاپنے والے عزیز و احباب کو اپنی مغفرت کی ایسی شدید حرص عطاء فرما کہ وہ اس کتاب کی تیاری اور اشاعت میں دل اور جان لگا کر حد درجہ مثالی محنت کریں اور اسے ہر طرح سے عمدہ تیار کریں...... یا اللہ! اپنے بعض خوش نصیب بندوں کو اپنی مغفرت کی ایسی سخت لالچ عطاء فرما کہ......وہ اس کتاب کو خود بھی پڑھیں اور زیادہ سے زیادہ تقسیم بھی کریں...... یا اللہ! اس کتاب کے پڑھنے والے تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو اپنی مغفرت کی ایسی شدید لالچ عطاء فرما کہ......وہ صبح و شام، رات دن آپ سے استغفار کریں یعنی آپ سے معافی اور مغفرت مانگیں......خصوصاً سحری کے وقت استغفار کو اپنا پختہ معمول بنائیں......

دوسری دعاء یا اللہ جن جن کا تذکرہ پہلی دعاء میں ہوا......ان سب کو مغفرت کی لالچ، مغفرت کا حرص اور مغفرت کی شدید خواہش دینے کے بعد......ان کی اس لالچ، حرص اور خواہش کو پورا بھی فرما دے......اور ان سب کو اپنی کامل مغفرت عطاء فرما دے......ایک بزرگ کا واقعہ پڑھا تھا......وہ کتے کو روٹی کھلا رہے تھے......اور یہ اُمید رکھ رہے تھے کہ......میں نے اس کے حرص اور لالچ کو پورا کیا ہے......اللہ تعالیٰ تو مجھ سے زیادہ کریم اور سخی ہے......میں اگرچہ کتے سے بھی بدتر ہوں......مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کیا بعید کہ......مجھے معاف فرما دے اور میری لالچ پوری فرما دے اور میری لالچ ایک ہی ہے کہ......اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے، مجھے اپنی مغفرت عطاء فرما دے......

۞...۞...۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ

”اور دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف“ (آل عمران: ۱۳۳)

اِلٰی مَغْفِرَۃٍ

(حصہ اوّل)

قرآن مجید

کی آیات مغفرت، توبہ، معافی اور استغفار
کے مضامین کا خلاصہ اور مقبول استغفار کی قرآنی دعائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس مجموعہ میں

سورۃ البقرۃ

کی آیاتؒ

۳۷ ۵۲ ۵۴ ۵۸ ۵۹ ۱۰۹ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۸

۱۸۲ ۱۸۷ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۹ ۲۱۸ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۳۵ ۲۳۷ ۲۶۳ ۲۶۸

۲۷۱ ۲۷۹ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶

کے مضامین توبہ، استغفار اور مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ البقرۃ

آیت ۳۷

فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے کلمات سکھائے، حضرت آدم علیہ السلام نے ان کلمات کے ذریعہ توبہ کی تو اللہ تعالی نے ان کی توبہ قبول فرمائی، بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمانے والے مہربان ہیں۔

هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

آیت ۵۲

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

ترجمہ پھر اس (عظیم ظلم اور گناہ) کے بعد بھی ہم نے تمہیں معاف کر دیا تا کہ تم شکر ادا کرو۔

آیت ۵۴

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○

اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو توبہ کے بعد معافی عطاء فرمائی، جب انہوں نے شرک کیا اور بچھڑے کو معبود بنایا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم کوتوبہ کی دعوت دی، قوم نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمالی۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔

اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

آیت ۵۸

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ○

بنی اسرائیل کوحکم دیا گیا کہ مفتوحہ شہر میں تواضع سے اور استغفار کرتے ہوئے داخل ہونا۔

ترجمہ اور جب ہم نے کہا اس شہر میں داخل ہوجاؤ پھر اس میں جہاں سے چاہو بے تکلفی سے کھاؤ اور دروازہ سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور کہتے جاؤ یا اللہ! ہمارے گناہ معاف فرما تو ہم تمہارے قصور معاف کردیں گے اور نیکی کرنے والوں کو زیادہ بھی دیں گے۔

حِطَّةٌ اَیْ تَحُطُّ عَنَّا خَطَایَانَا

آیت ۵۹

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○

بنی اسرائیل نے حکم نہ مانا، داخل ہوتے وقت نہ جھکے، نہ استغفار کیا۔ اور حِطَّةٌ جو کلمہ استغفار تھا اسکی جگہ مذاق اور تمسخر میں حِنْطَةٌ یا حَبَّةٌ فِیْ شَعْرَةٍ کہتے ہوئے، گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر طاعون کی وبا نازل فرمائی جس میں ہزاروں مارے گئے۔

ترجمہ پھر ظالموں نے بدل ڈالا کلمہ بجائے اس کے جو انہیں کہا گیا تھا تو ہم نے ان ظالموں پر ان کی نافرمانی کی وجہ سے آسمان سے عذاب نازل کیا۔

(استغفار سے عذاب ٹلتا ہے۔اور استغفار نہ کرنے سے عذاب آتا ہے)

آیت ۱۰۹

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ إِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ
أَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهٖ ۗ إِنَّ
اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

بہت سے یہودی جن پر دین اسلام کا حق ہونا واضح ہو چکا ہے.....مگر ضد کی وجہ سے وہ خود بھی ایمان نہیں لاتے......اور حسد کی وجہ سے یہ بھی چاہتے ہیں کہ تم مسلمانوں کو کافر بنادیں......ان یہودیوں کے ساتھ قتال کا حکم آنے تک معافی اور درگذر کا معاملہ کرو......اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔یعنی معافی اور درگذر کا یہ حکم کمزوری کی وجہ سے نہیں......اللہ تعالیٰ تمہیں غالب کرنے اور یہودیوں کو ذلیل کرنے پر اب بھی قادر ہے......مگر اس کے ہاں ایک مقرر نظام ہے اسی نظام کے تحت کچھ عرصہ صبر کا حکم دے کر پھر قتال کی اجازت مرحمت فرمادی۔

آیت ۱۲۸،۱۲۷

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرٰهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمٰعِيلُ ۭ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ إِنَّكَ أَنْتَ
السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○
رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ
تُبْ عَلَيْنَا ۚ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ○

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام جب کعبہ کی تعمیر فرما رہے تھے تو انہوں نے قبولیتِ دعاء کے اس اہم موقع پر جو دعاء مانگی اس میں اللہ تعالیٰ سے معافی اور توبہ کا سوال بھی فرمایا۔

ترجمہ اور جب ابراہیم اور اسماعیل کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (اور دعاء کر رہے تھے)

اے ہمارے رب! ہم سے قبول کر بے شک تو ہی سننے والا، جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہمیں ہمارے حج کے طریقے بتادے اور ہم کو معاف فرما بے شک تو ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہے۔

اس مبارک دعاء کے دو حصے عمومی ہیں۔ قبولیت کی دعاء...... اور معافی اور توبہ کی دعاء...... ان دونوں حصوں کو ملا کر یہ قرآنی دعاء یوں بنتی ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○

قرآن مجید کی بیان فرمودہ توبہ کی دعاء...... اور ساتھ یہ اشارہ کے قبولیت کے مقامات اور قبولیت کے اوقات میں توبہ کی دعاء مانگنی چاہیے۔

آیت

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ○

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل فرمائے ہوئے ''حق'' کو چھپاتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور ساری مخلوق کی لعنت۔ لیکن اگر وہ توبہ کرلیں اور حق کو بیان کریں تو ان کی توبہ قبول ہے۔

جو لوگ ان کھلی کھلی باتوں اور ہدایت کو جسے ہم نے نازل کر دیا ہے، اس کے بعد بھی چھپاتے ہیں کہ ہم نے ان کو لوگوں کے لئے کتاب میں بیان کر دیا ہے یہی لوگ ہیں کہ ان پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے (فرشتے، انسان، ساری مخلوقات) لعنت کرتے ہیں۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کرلی اور (حق بات کو) ظاہر کر دیا، پس یہی لوگ ہیں

کہ میں ان کی توبہ قبول کرتا ہوں اور میں بڑا توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہوں۔

(جو اس کتمان حق سے تائب ہو جائیں اور اعلائے کلمۃ اللہ شروع کر دیں تو وہ کتمان کی سزا سے بچ جائیں گے)۔

آیت ۱۷۳

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

جو شخص انتہائی مجبوری اور اضطرار میں بقدر ضرورت حرام کھا کر جان بچا لے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمانے والے، رحم فرمانے والے ہیں۔

آیت ۱۷۵،۱۷۴

إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ أُولٰٓئِكَ مَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۖ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ○

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ○

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل فرمائے ہوئے احکامات کو چھپاتے ہیں اور اس کے عوض دنیاوی مفادات حاصل کرتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں جہنم کے انگارے بھرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی محبت اور مغفرت نصیب نہیں ہوگی۔ دین کا علم ہونے کے باوجود حق کو چھپانا اور دین کو بیچنا ایسا جرم ہے جو مغفرت سے محرومی کا سبب ہے۔

آیت ۱۷۸

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ۖ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ

بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○

ترجمہ اے ایمان والو! فرض ہوا تم پر (قصاص) برابری کرنا مقتولوں میں، آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت، پس جسے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ بھی معاف کیا جائے تو دستور کے موافق مطالبہ کرنا چاہیے اور اسے نیکی کے ساتھ ادا کرنا چاہئے۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے آسانی اور مہربانی ہے پس جو اس کے بعد زیادتی کرے تو اس کے لئے دردناک عذاب ہے......

یعنی اللہ تعالیٰ نے اُمت محمدیہ پر آسانی فرمادی...... چاہو تو قاتل سے قصاص لے لو اور چاہو تو قصاص معاف کر کے دیت لے لو...... اور چاہو تو سب کچھ معاف کر دو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سہولت اور مہربانی اس امت سے پہلے کسی امت پر نہیں تھی۔ یہودیوں کے لئے قصاص لازمی تھا، دیت اور معافی کی اجازت نہ تھی اور نصاریٰ پر دیت یا معافی لازمی تھی قصاص کی اجازت نہ تھی۔

آیت مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ...... قتل جیسے خطرناک گناہ میں بھی معافی کی گنجائش موجود ہے...... باہمی معافی کی بھی...... اور سچی توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ سے معافی کی بھی...... دلیل اس کی یہ ہے کہ آیت مبارکہ کے آغاز میں اے ایمان والو! فرمایا گیا ہے۔

آیت ۱۸۲

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَیْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

جو شخص کسی غلط اور ناجائز وصیت پر، ورثاء اور اہل وصیت میں شریعت کے مطابق صلح کرا دے تو اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ وہ تو گناہ گاروں کی بھی مغفرت فرماتا ہے تو جس نے اصلاح کی غرض سے ایک

برائی کو مٹا یا وہ مغفرت کا زیادہ مستحق ہوگا۔

آیت ۱۸۷

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِى الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○

ابتداء میں رمضان المبارک میں رات کو سونے کے بعد جاگ کر کھانے پینے اور بیوی سے ملنے کی اجازت نہیں تھی۔ بس جیسے ہی نیند آئی سب چیزیں ممنوع۔ بعض حضرات سے اس پر عمل نہ ہوسکا اور وہ اپنی بیویوں سے مل لئے۔ پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر بہت نادم ہوئے اور توبہ کی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمالی اور آئندہ کے لئے حکم میں آسانی فرمادی کہ رمضان المبارک کی راتوں میں بیوی سے ملنے کو جائز فرمادیا۔

فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۔

پس اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمائی اور تمہیں معاف کردیا۔

آیت ۱۹۲، ۱۹۳

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ○

مسلمانوں سے جنگ اور قتال کرنے والے کافر بھی اگر توبہ کرلیں، اور اسلام لے آئیں تو ان کی توبہ قبول ہے۔ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہیں۔ اور اسلام قبول کرنے کے بعد ان پر کسی طرح کی زیادتی کی اجازت نہیں۔ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ

آیت ۱۹۹

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

مناسک حج کے دوران استغفار کا حکم۔ عرفات ضرور جایا کرو اور پھر دوسرے لوگوں کے ساتھ عرفات سے طواف کے لئے مکہ مکرمہ آیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ (قریشِ مکہ، عرفات نہیں جاتے تھے اور اسے اپنی شان کے خلاف سمجھتے تھے)۔

آیت ۲۱۸

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

اللہ تعالیٰ کیلئے ہجرت کرنا اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں دین کی سربلندی کے لئے جہاد کرنا یہ اسباب مغفرت میں سے ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے اشہر حرم میں کفار پر حملہ کر دیا۔ ان کو تردد تھا کہ اس جہاد کا اجر ملے گا یا نہیں؟ تو اس آیت میں ان سے مغفرت اور اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا گیا۔

آیت ۲۲۱

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ○

مشرکوں اور کافروں سے نکاح نہ کرو، وہ جہنم کی طرف کھینچتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ تمہیں جنت اور مغفرت کی طرف بلاتے ہیں۔ پس نکاح کے معاملے میں بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کا اتباع کرو تا کہ تمہیں مغفرت اور جنت ملے۔

آیت ۲۲۲

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْھُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّـوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝

اللہ تعالیٰ زیادہ توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتے ہیں۔

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتے ہیں اور محبت فرماتے ہیں بہت پاک رہنے والوں سے۔

آیت ۲۲۵

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

اللہ تعالیٰ تمہاری فضول قسموں پر، جہاں زبان سے قسم نکل جائے مگر دل کا قصد اور ارادہ نہ ہو، پکڑ نہیں فرماتے۔ وہ غفور ہے کہ لغو اور بے ہودہ قسموں پر پکڑ نہیں فرماتا اور حلیم ہے کہ پکڑ میں جلدی نہیں فرماتا شاید بندہ توبہ کرلے۔

آیت ۲۲۶

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَاۗءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اگر کوئی قسم کھالے کہ میں اپنی بیوی کے پاس نہ جاؤں گا تو اگر چار مہینے کے اندر قسم سے رجوع کرلیا اور بیوی کے پاس گیا تو بیوی اس کے نکاح میں رہے گی اور وہ قسم کا کفارہ دے گا۔ اللہ تعالیٰ غفور ہے بخشنے والا ہے جو اس نے اپنی بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی پھر توبہ اور رجوع کرلیا۔

آیت ٢٣٥

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ○

اللہ تعالیٰ تمہارے دل کی باتیں جانتا ہے۔ پس ناجائز ارادہ سے بچتے رہو اور اگر ناجائز ارادہ دل میں کرلیا تو اس سے توبہ کرو۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے اور اگر کسی ایسے گناہگار پر جس نے توبہ نہ کی، عذاب نہ ہوا تو اس سے مطمئن نہ ہوجائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ حکیم ہے، سزا میں جلدی نہیں فرماتا۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ○

یقین کرو اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا بردبار ہے۔

آیت ٢٣٧

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○

اگر نکاح میں مہر مقرر ہوچکا مگر خاوند نے خلوت سے پہلے بیوی کو طلاق دے دی تو ایسی صورت میں...... خاوند پر مقرر شدہ مہر کا آدھا حصہ اداء کرنا لازم ہوتا ہے۔ لیکن اگر بیوی یہ آدھا حصہ بھی معاف

کردے تو جائز ہے تب خاوند کے ذمہ کچھ لازم نہیں ہوگا...... یا خاوند معافی کا اجر حاصل کرے اور آدھے کی بجائے پورا مہر دے دے تو یہ بھی بہت اچھا ہے......اور معاف کردینا یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ مسلمانوں مین نکاح اور طلاق کے معاملات چلتے رہتے ہیں، مگران معاملات میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ معافی اور احسان کے معاملے کو ختیار کرنا چاہئے...... بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھ رہے ہیں......اس لئے باہمی عداوت اور دشمنی کی جگہ باہمی احسان اور معافی کا معاملہ کرو اور ان معاملات میں غلطی کر کے اپنی آخرت کا نقصان نہ کرو......ایک قول یہ بھی ہے کہ......مرد اگر معافی کا معاملہ کرے اور پورا مہر ادا کرے تو یہ اس کے لئے تقویٰ کے زیادہ قریب ہے...... کیونکہ طلاق وہ دے رہا ہے، اس میں عورت کا کوئی دخل نہیں......وہ تو نکاح میں آچکی ہے اب مرد ہی ہمبستری سے پہلے اس کو طلاق دے رہا ہے تو ایسی صورت میں احسان کرتے ہوئے مہر بھی پورا ادا کرے۔

وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی

اور تم معاف کرو تو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

آیت ۲۶۳

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝

ترجمہ نرم جواب دینا اور درگذر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے ستانا ہو اور اللہ تعالیٰ غنی اور تحمل والا ہے۔

یعنی مانگنے والے کو نرمی سے جواب دینا اور اس کے اصرار اور تنگ کرنے پر درگذر کرنا، اس خیرات سے بہتر ہے جو دے کر کسی کو ستایا جائے، یا شرمندہ کیا جائے یا طعنہ دیا جائے......دوسرا مطلب یہ ہے کہ نرم جواب دینا اور اس نرم جواب کے صلے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت پانا یہ اُس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد کسی کو ایذاء پہنچائی جائے......خلاصہ یہ ہوا کہ صدقہ خیرات اخلاص کے ساتھ دیا جائے۔ دینے کے بعد احسان جتلا کر اور ایذاء پہنچا کر اسے ضائع نہ کیا جائے اور اگر دینے کی ہمت نہ ہو تو مانگنے والے کو نرم جواب دے کر معذرت کی جائے اور اس پر سختی نہ کی جائے۔ ایسا رویہ اختیار کرنا

مغفرت اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

آیت ۲۶۸

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○

شیطان تمہیں ڈراتا ہے زکوٰۃ اور خیرات دو گے تو مفلس ہو جاؤ گے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ سمجھاتے ہیں کہ زکوٰۃ، صدقہ، خیرات سے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے اور مال میں ترقی اور برکت ہوتی ہے۔

ترجمہ شیطان تمہیں وعدہ دیتا ہے تنگ دستی کا اور حکم دیتا ہے بے حیائی کا۔ اور اللہ تمہیں اپنی مغفرت اور فضل کا وعدہ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔ (وعدہ مغفرت)

آیت ۲۷۱

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○

صدقہ چھپا کر دینا یہ گناہوں سے معافی اور مغفرت کا ذریعہ ہے۔

ترجمہ اگر تم خیرات ظاہر کر کے دو تو اچھی بات ہے اور اگر اسے چھپا کر دو اور فقیروں تک پہنچا دو تو تمہارے حق میں وہ بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کچھ گناہ دور فرما دے گا۔

آیت ۲۷۹

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ○

سود کی حرمت کا حکم نازل ہونے کے بعد بھی سود نہیں چھوڑتے تو پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے لئے اعلان جنگ ہے۔ ہاں اگر توبہ کر لو تو قبول ہے اور تمہارا اصل مال تمہارے لئے ہوگا۔ ''وَاِنْ تُبْتُمْ''

آیت ۲۸۴

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ○

مغفرت اور عذاب اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، پس جس کو چاہے بخشے اور جس کو چاہے عذاب دے۔

آیت ۲۸۵

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ○

اللہ تعالیٰ سے وفاداری، دین اسلام سے وفاداری اور اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت مانگنے پر مشتمل قرآن مجید کی سکھائی ہوئی دعاء۔ قرآن کا تلقین فرمودہ ایک استغفار۔

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

ہم نے (اللہ تعالیٰ کے حکم کو قبول کرنے کی نیت سے) سنا اور ہم نے مان لیا۔ اے ہمارے رب! تیری بخشش چاہتے ہیں اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔

آیت ۲۸۶

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۠

اللہ تعالیٰ سے معافی، مغفرت، نصرت، رحمت، آسانی مانگنے کا طریقہ۔ استغفار پر مشتمل بڑی جامع قرآنی دعا۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ.

اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کریں تو ہمیں نہ پکڑ۔ اے ہمارے رب! ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے پہلے والوں پر رکھا تھا۔ اے ہمارے رب! اور ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوا جسکی ہم میں طاقت نہیں اور ہمیں معاف فرما۔ اور ہمیں بخش دے اور ہم پہ رحم فرما۔ تو ہی ہمارا کارساز ہے، کافروں کے مقابلے میں تو ہماری مدد فرما۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس مجموعہ میں

سورۃ آل عمران

کی آیاتؐ

١٦ ١٧ ٣١ ٨٩ ٩٠ ٩١ ١٢٨ ١٢٩ ١٣٣ ١٣٤

١٣٥ ١٣٦ ١٤٧ ١٥٢ ١٥٥ ١٥٧ ١٥٩ ١٩٣ ١٩٥

کے مضامین توبہ، استغفار اور مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ آل عمران

آیت ۱۶

اَلَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

لوگ دنیا کی چیزوں پر فریفتہ ہوتے ہیں، عورت، بیٹے، سونا چاندی کے ڈھیر، قیمتی گھوڑے، مویشی، کھیت۔ حالانکہ یہ وقتی فائدے کی چیزیں ہیں، ہمیشہ کی کامیابی نہیں۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے متقی بندوں کے لئے جو کچھ تیار فرمایا ہے وہ ان چیزوں سے بہت بہتر ہے۔ وہ ہے ہمیشہ کی جنت، حوریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا۔ یہ دائمی نعمتیں جن متقی بندوں کے لئے ہیں انکی ایک صفت یہ ہے کہ وہ اپنے ایمان کا اقرار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہیں اور جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔ قرآن مجید کا بیان فرمودہ ایک اور استغفار۔ اہل تقویٰ کی دعاء۔

رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے رب ہم ایمان لائے ہیں پس ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔

آیت ۱۷

اَلصّٰبِرِیۡنَ وَالصّٰدِقِیۡنَ وَالۡقٰنِتِیۡنَ وَالۡمُنۡفِقِیۡنَ وَالۡمُسۡتَغۡفِرِیۡنَ بِالۡاَسۡحَارِ ۝

ان کامیاب ایمان والوں کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ سحری کے وقت اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہیں۔ وَالۡمُسۡتَغۡفِرِیۡنَ بِالۡاَسۡحَارِ اور وہ رات کے آخری حصہ میں استغفار کرنے والے ہیں۔ رات

کے آخری حصہ میں اٹھ کر استغفار کرنے کا بڑا مقام ہے۔

آیت ۳۱

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

رسول اللہ ﷺ کی اتباع اسباب مغفرت میں سے ہے۔

ترجمہ کہہ دیجئے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابع داری کرو تا کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے اور تمہارے گناہ بخش دے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

جو شخص حضور ﷺ کی اتباع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور حضور ﷺ کے اتباع کی برکت سے اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

آیت ۸۹

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۗ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

وہ لوگ جن پر اسلام کا برحق ہونا واضح ہو گیا۔ مگر پھر وہ اپنے تکبر، حسد، حب جاہ اور حب مال کی وجہ سے ایمان قبول نہیں کرتے۔ اور وہ لوگ جو ایمان قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برستی ہے۔ اور ان پر فرشتے اور مسلمان بھی لعنت بھیجتے ہیں۔ ایسے لوگ ہمیشہ عذاب میں جلیں گے۔ لیکن جو ان میں سے سچی توبہ کر لیں تو ان کے لئے مغفرت اور معافی کا دروازہ کھلا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہیں۔ ایسے سخت مجرموں اور شدید ترین باغیوں کو دنیا کا کون سا بادشاہ معافی دے سکتا ہے۔ لیکن یہ اس غفور کی پناہ گاہ ہے کہ اس قدر شدید جرائم اور بغاوتوں کے بعد بھی اگر مجرم نادم ہو کر سچے دل سے توبہ اور نیک چال چلن اختیار کر لے تو سب گناہ فوراً معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

آیت ۹۰،۹۱

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝

وہ جنہوں نے حق کو پہچان لیا مگر اسے قبول نہ کیا اور اپنے کفر پر اڑے رہے اور اسی کفر پر مرے ایسے لوگ اگر موت کے غرغرہ کے وقت توبہ کریں یا مرنے کے بعد توبہ کریں یا ویسے ہی زبان سے رسمی الفاظ کہیں تو انکی توبہ قبول نہیں۔ ایسے لوگ زمین بھر سونا بھی فدیہ میں دیں تو قبول نہیں ہوگا۔ دنیا میں بھی کوئی کافر اگر زمین بھر سونا خرچ کرے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی ذرہ برابر وقعت نہیں، نہ ہی آخرت میں یہ عمل کسی کام آئے گا۔ عمل کی روح ''ایمان'' ہے۔ جو عمل روح ایمان سے خالی ہو وہ مردہ عمل ہے جو آخرت کی ابدی زندگی میں کام نہیں دے سکتا۔ (توبہ اور مغفرت سے محروم طبقہ)

آیت ۱۲۸،۱۲۹

لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

توبہ قبول فرمانا، کسی کی مغفرت کرنا اور کسی کو عذاب دینا یہ صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ غزوۂ اُحد کے موقع پر جب رسول اللہ ﷺ نے مشرکین میں سے بعض کے لئے نام لے کر بددعا فرمانے کا ارادہ کیا تو یہ حکم نازل ہوا، کہ انجام کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں ممکن ہے ان میں سے بعض توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ ان کو آپ ﷺ کا غلام اور اسلام کا جانباز سپاہی بنادے۔

آیت ۱۳۳

وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝

اللہ تعالیٰ کی مغفرت پانے کے لئے دوڑو، خوب محنت اور سبقت کرو۔

ترجمہ اور اپنے رب کی مغفرت کی طرف دوڑو اور جنت کی طرف، جس کا عرض آسمان اور زمین ہے۔

آیت ۱۳۴

الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝

دوسروں کو معاف کرنا یعنی بدلہ نہ لینا یہ بھی اسباب مغفرت و جنت میں سے ہے۔

آیت ۱۳۵

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۟ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۟ۙ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝

ورثاء جنت یعنی کامیاب مسلمانوں کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ جب ان سے کوئی بے حیائی یا گناہ کا کام ہوجاتا ہے تو فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں۔

ترجمہ اور وہ لوگ جب کوئی کھلا گناہ کر بیٹھیں یا اپنے حق میں ظلم کریں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے ہیں اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کون گناہ بخشنے والا ہے اور اپنے کیے پر وہ اڑتے نہیں اور وہ جانتے ہیں۔

آیت ۱۳۶

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝

اوپر کی آیات میں جو صفات ذکر ہوئیں۔ وہ سب اسباب مغفرت ہیں۔ مثلاً تقویٰ، خوشی اور تکلیف میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا، غصہ ضبط کرنا، لوگوں کو معاف کرنا۔ گناہ ہو جائیں تو ذکر و استغفار کرنا۔

آیت ۱۴۷

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

حضرات انبیاء علیہم السلام اور ان کے اللہ والے رفقاء نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کیا۔ اس جہاد میں جب ان پر کوئی تکلیف، آزمائش یا ظاہری شکست آئی تو وہ نہ گھبرائے، نہ انہوں نے ہمت ہاری اور نہ دشمن کے سامنے دبے۔ بلکہ فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر استغفار کرنے لگے اور اللہ تعالیٰ سے ثابت قدمی اور نصرت مانگنے لگے۔ اللہ والے مجاہدین کا استغفار...... قرآن مجید کا بیان فرمودہ بہت مؤثر استغفار:

''رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ''

''اے ہمارے رب ہمارے گناہ بخش دے اور جو ہمارے کام میں ہم سے زیادتی ہوئی ہے (وہ بھی بخش دے) اور ہمارے قدم جما دے اور کافروں کے مقابلہ میں ہمیں مدد عطاء فرما''۔

یعنی جہاد کے شدائد اور مصائب میں نہ گھبراہٹ کی کوئی بات کہی، نہ مقابلہ سے ہٹ جانے اور نہ

دشمن کی اطاعت قبول کرنے کا ایک لفظ زبان سے نکالا۔ بس یہی بولے کہ یا اللہ جو تکلیف یا شکست آئی ہے وہ ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہے آپ ہمارے گناہ اور زیادتیاں معاف فرما دیجئے اور ہمیں جہاد میں ثابت قدمی اور نصرت عطاء فرمائیے۔

آیت ۱۵۲

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَ تَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَ عَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ○

غزوہ احد میں تمہیں فتح مل رہی تھی مگر تمہاری غلطی اور کوتاہی کی وجہ سے معاملہ الٹ گیا۔ مگر جو غلطی تم سے ہوئی اللہ تعالیٰ اسے بالکل معاف فرما چکا اب کسی کو جائز نہیں کہ اس غلطی کی وجہ سے تم کو الزام دے۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں پر فضل فرمانے والا ہے۔

’’وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ‘‘

آیت ۱۵۵

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ○

غزوہ احد میں جن مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا ہے۔

’’وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ‘‘

آیت ۱۵۷

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○

اے مسلمانو! کافروں اور منافقوں کی طرح یہ نہ کہا کرو کہ فلاں شخص اگر جہاد میں نہ جاتا تو نہ مرتا۔ جہاد میں قتل ہونا اور مرنا تو مغفرت کا سبب ہے، اور یہ ان چیزوں سے بہت بہتر اور افضل ہے جو زندہ لوگ دنیا میں جمع کرتے ہیں۔

ترجمہ اگر تم اللہ کی راہ میں مارے گئے یا مر گئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی مغفرت اور رحمت اس چیز سے بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں۔

(جہاد میں شہادت یا موت یہ اسباب مغفرت میں سے ہے)

آیت ۱۵۹

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝

حضور اقدس ﷺ کو حکم کہ آپ اپنے مخلص رفقاء کی غلطی معاف فرمایئے۔ اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کیجئے۔

''فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ''

''آپ انہیں معاف کیجئے اور ان کے لئے استغفار کیجئے''۔ (تاکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی اور مغفرت ملے)

نبی کا اُمتیوں کے لئے، امیر کا مأمورین کے لئے اور بڑوں کا چھوٹوں کے لئے استغفار۔

آیت ۱۹۳

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ
لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝

عقل والوں (اولوالالباب) کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت مانگتے ہیں خوب استغفار کرتے ہیں۔ قرآن مجید کا بیان فرمودہ ایک جامع استغفار جس میں حسن خاتمہ کی دعاء بھی ہے۔

''رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ''

''اے ہمارے رب ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کردے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دے''۔

آیت ۱۹۵

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝

اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کرنا، گھروں سے نکالا جانا، اللہ تعالیٰ کے راستے میں تکالیف اٹھانا، قتال فی سبیل اللہ کرنا اور شہید ہونا یہ سب اسباب مغفرت میں سے ہیں۔

ترجمہ پھر جب لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور انہوں نے قتال کیا اور مارے گئے ضرور میں ان سے ان کی برائیاں دور کروں گا اور انہیں جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔

''لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ''

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس مجموعہ میں

سورۃ النسآء

کی آیاتؑ

١٦ ١٧ ١٨ ٢٥ ٢٦ ٢٧ ٣١ ٤٣ ٤٨ ٦٤ ٩٢ ٩٥

٩٦ ٩٨ ٩٩ ١٠٠ ١٠٥ ١٠٦ ١١٠ ١١١ ١١٢ ١١٦ ١٢٩ ١٣٧

١٤٥ ١٤٦ ١٤٨ ١٤٩ ١٥٢ ١٥٣ ١٦٨

کے مضامین توبہ، استغفار اور مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ النساء

آیت ۱۶

وَالَّذٰنِ يَأْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

اگر دو مرد آپس میں بدکاری کریں یا مرد اور عورت زنا کریں تو انہیں سزا دو اس کے بعد اگر وہ بدکاری سے توبہ کرلیں اور آئندہ کو اپنے اعمال کی درستی کرلیں تو اب ان کے پیچھے نہ پڑو اور انہیں طعنے دے کر نہ ستاؤ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرمانے والا اور ان پر مہربانی فرمانے والا ہے۔

''اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا''

آیت ۱۷، ۱۸

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۗ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

وہ افراد جن کی توبہ قبول کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خود پر لازم فرمایا ہے۔ اور وہ افراد جن کی توبہ بالکل قبول نہیں۔

ترجمہ اللہ تعالیٰ ضرور توبہ قبول فرماتے ہیں ان لوگوں کی جو جہالت کی وجہ سے برا کام کرتے

ہیں، اس کے بعد جلد ہی توبہ کر لیتے ہیں، تو ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہے جو برے کام کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت آ جاتا ہے، اس وقت کہتے ہیں کہ اب میں توبہ کرتا ہوں اور اسی طرح ان لوگوں کی بھی توبہ قبول نہیں ہے جو کفر کی حالت میں مرتے ہیں ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔

(یعنی نزع کی حالت میں اور مرنے کے بعد توبہ قبول نہیں ہے)۔

آیت ۲۵

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اچھا ہے کہ آزاد عورت سے نکاح کرو، لیکن اگر اس کی استطاعت نہیں اور برائی میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے تو باندی سے بھی نکاح کر سکتے ہو، صبر کرو تو اچھا ہے، تاکہ اولاد آزاد رہے، بہر حال اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے وہ بہت بخشنے والے مہربان ہیں۔ "وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ"۔

آیت ۲۶، ۲۷

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

وَاللّٰهُ يُرِيۡدُ اَنۡ يَّتُوۡبَ عَلَيۡكُمۡ وَيُرِيۡدُ الَّذِيۡنَ يَتَّبِعُوۡنَ الشَّهَوٰتِ اَنۡ تَمِيۡلُوۡا مَيۡلًا عَظِيۡمًا○

اللہ تعالیٰ نے یہ جو احکامات بیان فرمائے ہیں کہ۔ بدکاری حرام ہے، نکاح حلال ہے، اور پھر نکاح کی تفصیلات کہ کن سے جائز ہے اور کن سے حرام یہ سب کچھ اس لئے تا کہ تمہیں ہدایت، مغفرت اور توبہ کا راستہ نصیب ہو اور تم شہوت پرست گمراہ لوگوں کے ہاتھوں گمراہ ہونے سے بچ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ تمہاری توبہ قبول فرمائیں اور تم پر اپنی توبہ یعنی توجہ اور رحمت فرمائیں۔ ''وَيَتُوۡبَ عَلَيۡكُمۡ''۔ ''وَاللّٰهُ يُرِيۡدُ اَنۡ يَّتُوۡبَ عَلَيۡكُمۡ''۔ تو اب اگر ان معاملات میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہ کرو گے تو ہدایت سے محروم، انبیاء علیہم السلام کے راستہ سے دور اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت سے محروم ہو جاؤ گے۔

آیت ۳۱

اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا كَبٰٓئِرَ مَا تُنۡهَوۡنَ عَنۡهُ نُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَنُدۡخِلۡكُمۡ مُّدۡخَلًا كَرِيۡمًا○

جو لوگ بڑے گناہوں سے بچیں گے اللہ تعالیٰ ان کے چھوٹے گناہ جو انہوں نے بڑے گناہ تک نہ پہنچنے کے لئے کیے ہوں معاف فرما دیتے ہیں۔

ترجمہ اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو گے جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ معاف کر دیں گے، اور تمہیں عزت کے مقام میں داخل کریں گے۔

(کبیرہ گناہوں سے بچنا اسباب مغفرت میں سے ہے)

آیت ۴۳

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنۡتُمۡ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعۡلَمُوۡا مَا تَقُوۡلُوۡنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىۡ سَبِيۡلٍ حَتّٰى تَغۡتَسِلُوۡا ؕ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مَّرۡضٰۤى اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ اَوۡ جَآءَ

اَحَدٌ مِّنۡكُمۡ مِّنَ الۡغَآٮِٕطِ اَوۡ لٰمَسۡتُمُ النِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً فَتَيَمَّمُوۡا صَعِيۡدًا طَيِّبًا فَامۡسَحُوۡا بِوُجُوۡهِكُمۡ وَاَيۡدِيۡكُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوۡرًا ۝

بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ضرورت کے وقت تیمم کی اجازت دے دی اور مٹی کو پانی کے قائم مقام کر دیا اس لئے کہ وہ اپنے بندوں کو سہولت اور معافی دینے والا ہے اور بندوں کی خطائیں بخشنے والا ہے۔ نیز اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ شراب کی حرمت سے پہلے نماز میں نشہ کی حالت میں جو کچھ غلط پڑھا گیا وہ بھی معاف فرما دیا ہے۔

آیت ۴۸

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغۡفِرُ اَنۡ يُّشۡرَكَ بِهٖ وَيَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰ لِكَ لِمَنۡ يَّشَآءُ‌ ۚ وَمَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدِ افۡتَـرٰۤى اِثۡمًا عَظِيۡمًا ۝

مشرک کے لئے بالکل بخشش نہیں، اس کی سزا دائمی عذاب ہے۔ البتہ شرک سے نیچے جو گناہ ہیں صغیرہ کبیرہ سب قابل معافی ہیں، اللہ تعالیٰ جس کی مغفرت چاہے اس کے صغیرہ کبیرہ گناہ بخش دیتا ہے کچھ عذاب دے کر یا بلا عذاب دیئے اشارہ اس طرف ہے کہ یہود چونکہ کفر و شرک میں مبتلا ہیں اس لئے وہ مغفرت کی توقع نہ رکھیں۔

آیت ۶۴

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ‌ؕ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ جَآءُوۡكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰهَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيۡمًا ۝

منافق لوگ اپنے معاملات کا فیصلہ ''طاغوت'' سے کراتے تھے یعنی رشوت خور یہودیوں سے۔ ان کو اس سے روکا گیا کہ اپنے معاملات اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول کریم ﷺ کے فیصلے سے حل کرایا کرو۔

مگر وہ نہ مانے۔ان کے بارے میں فرمایا گیا کہ اگر وہ اپنی اس حرکت پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے اور رسول نبی کریم ﷺ بھی ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرماتا اور ان پر رحمت فرماتا...... رسول کریم ﷺ جس کے لئے استغفار فرمائیں اس کی توبہ قبول ہوتی ہے۔ بشرطیکہ وہ ایمان پر ہو اور خود بھی اپنی غلطی پر نادم ہو۔

آیت ۹۲

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○

قتل خطاء یعنی غلطی سے کسی مسلمان کو قتل کر دیا تو اس میں معافی اور توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے۔اگر یہ ممکن نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے۔یہ تو ہوا کفارہ اللہ تعالیٰ کے حضور۔ ''تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ''۔ اللہ تعالیٰ سے گناہ بخشوانے کے لئے۔اور دوسرا کام مقتول کے ورثاء کو خون بہا (دیت) کا ادا کرنا ہے یہ ان ورثاء کا حق ہے جسے وہ معاف بھی کر سکتے ہیں۔مگر کفارہ کو کوئی معاف نہیں کر سکتا۔

آیت ۹۵،۹۶

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَي الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰي ۭ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَي الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ○

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○

اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی جان و مال سے جہاد کرنے والے مسلمانوں کے درجے بہت بڑے اور بلند ہیں ان مسلمانوں سے جو جہاد نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے، جہاد کرنے والوں کے لئے اس نے اجر، مغفرت اور رحمت کے جو وعدے فرمائے ہیں وہ ضرور پورے فرمائے گا۔ یا یہ کہ مجاہد کے ہاتھ سے نادانستگی یا غلطی سے اگر کوئی مسلمان قتل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا، اس اندیشہ سے جہاد سے مت رکو۔ (جہاد فی سبیل اللہ اسباب مغفرت میں سے ہے)۔

آیت ۹۸، ۹۹

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا
يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ○
فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ○

بعض مسلمان ایسے بھی ہیں کہ دل سے تو سچے مسلمان ہیں مگر کافروں کی حکومت میں ہیں۔ اور کافروں کے خوف کی وجہ سے اسلام پر کھل کر عمل نہیں کر سکتے اور نہ ہی حکم جہاد کی تعمیل کر سکتے ہیں۔ ایسے مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ وہاں سے ہجرت کریں۔ اگر وہ ہجرت نہیں کریں گے تو ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ لیکن جو مسلمان ضعیف ہیں، بہت بوڑھے، عورتیں، بچے کہ نہ وہ ہجرت کی ترتیب بنا سکتے ہیں اور نہ ان کو ہجرت کا راستہ ملتا ہے تو ایسے لوگ قابل معافی ہیں۔

"فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا"

پس امید ہے کہ ایسوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دے اور اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔

فائدہ مسلمان جس ملک میں دین اسلام پر کھلا عمل نہ کر سکے، فرائض اسلام کی تکمیل نہ کر سکے اس کے لئے وہاں سے ہجرت فرض ہے، سوائے ان لوگوں کے جو معذور اور بے بس ہوں۔ (حقیقی کمزوری اور بے بسی اسباب مغفرت میں سے ہے)

آیت ۱۰۰

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۝

جو ہجرت کے لئے نکلا مگر راستہ میں انتقال کر گیا، تو اس کے لئے ہجرت کا اجر وثواب پکا ہے اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

آیت ۱۰۵، ۱۰۶

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا۝

وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۝

فیصلہ کرنے میں انصاف لازمی ہے۔ کوئی نیک ہو یا بد، مسلمان ہو یا کافر سب کے درمیان اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق انصاف سے فیصلہ کیا جائے اور خیانت کرنے والوں کی طرف داری نہ کی جائے۔ اگر تحقیق سے پہلے کچھ طرف داری کسی خائن کی کر لی ہے تو اس پر استغفار کریں، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں، اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہیں۔

آیت ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۝

وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا۝

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا۝

کوئی کبیرہ گناہ کرے یا صغیرہ۔ کوئی ایسا گناہ کرے جس کا اثر دوسروں پر بھی پڑے مثلاً تہمت لگانا۔ یا ایسا گناہ کرے جو خود اپنی ذات تک محدود رہے۔ ان تمام گناہوں کا علاج استغفار اور توبہ ہے۔ توبہ کے بعد اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں۔

گناہ کو اپنا دشمن سمجھو کیونکہ گناہ کا نقصان گناہ گار ہی کو پہنچتا ہے اور اس کی سزا بھی اسی کے لئے ہے۔ (پس توبہ کرنے میں تاخیر نہ کرو)۔

جس نے کوئی چھوٹا یا بڑا گناہ کیا پھر اس کی تہمت کسی بے گناہ پر لگا دی تو اب اس کا جرم دگنا ہو گیا۔ اصلی گناہ بھی اپنے سر اور جھوٹی تہمت کا مزید گناہ اٹھا لیا۔

اس لئے گناہ کر کے دوسروں کے ذمہ نہ ڈالو بلکہ توبہ کرو۔ (استغفار اور توبہ پر اہم مضمون)

آیت ۱۱۶

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغۡفِرُ اَنۡ يُّشۡرَكَ بِهٖ وَيَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِكَ لِمَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَمَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا ۝

مشرک بغیر توبہ کے مر گیا تو اب اس کے لئے مغفرت کی کوئی امید نہیں ہے۔ (مغفرت سے محرومی کے اسباب)

آیت ۱۲۹

وَلَنۡ تَسۡتَطِيۡعُوۡۤا اَنۡ تَعۡدِلُوۡا بَيۡنَ النِّسَآءِ وَلَوۡ حَرَصۡتُمۡ فَلَا تَمِيۡلُوۡا كُلَّ الۡمَيۡلِ فَتَذَرُوۡهَا كَالۡمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنۡ تُصۡلِحُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۝

اگر کسی کے نکاح میں کئی عورتیں ہوں تو یہ بات اس کے بس میں نہیں ہوگی کہ قلبی محبت اور ہر معاملہ میں سب کے ساتھ برابر کا سلوک رکھے۔ مگر ظلم بھی جائز نہیں کہ کسی ایک طرف بالکل جھک جاؤ اور دوسری کو لٹکا دو۔ حتی الوسع کوشش کرو کہ سب کے ساتھ اچھا برتاؤ اور برابری کرو۔ باقی جو کچھ بس میں نہیں تو

اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

”فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا“

آیت ۱۳۷

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ○

وہ لوگ جو ظاہر میں مسلمان ہوئے مگر دل سے ایمان قبول نہیں کیا اور آخر میں اسی جہالت پر مر گئے تو ان کے لئے مغفرت اور نجات نہیں ہے، صرف ظاہر کی مسلمانی کچھ کام نہ آئے گی۔ اس آیت میں یہودیوں کی طرف اشارہ ہے کہ وہ پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے پھر بچھڑے کی عبادت کر کے کافر ہو گئے پھر توبہ کر کے مؤمن ہوئے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے منکر ہو کر کافر ہوئے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا انکار کر کے کفر میں ترقی کر گئے۔ (مغفرت سے محرومی کے اسباب کفر اور کفر پر موت)

آیت ۱۴۵، ۱۴۶

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ○ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ○

مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں سے دوستی کرنا نفاق کی دلیل ہے۔ اور منافق کافروں سے بھی بدتر ہیں کہ جہنم کے سب سے نچلے (یعنی سخت ترین) درجے میں ہوں گے۔ لیکن ایسے پکے منافق بھی اگر سچی توبہ کریں، اپنے اعمال درست کریں، اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین کو مضبوط پکڑیں اور اللہ تعالیٰ پر توکل کریں اور ریاکاری وغیرہ جیسی بیماریوں سے اپنے دین کو پاک صاف رکھیں تو ان کی توبہ قبول ہے اور وہ

دنیاوآخرت میں ایمان والوں کے ساتھ شمار ہوں گے۔

آیت ۱۴۸،۱۴۹

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ○

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ○

کسی کا کوئی عیب معلوم ہوتو اسے لوگوں کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہئے۔یہی غیبت ہے جو منع ہے۔البتہ مظلوم کے لئے رخصت ہے کہ وہ ظالم کا ظلم لوگوں سے بیان کرے۔ایسی بعض صورتوں میں غیبت منع نہیں ہے۔لیکن پھر بھی اگر مظلوم صبر کرے اور بخش دے تو یہ زیادہ افضل اور اس کے حق میں بہتر ہے۔''اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا''۔بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا بڑی قدرت والا ہے۔

(دوسروں کو معاف کرنا یہ اسباب مغفرت میں سے ہے،معاف کرو،معافی پاؤ)

آیت ۱۵۲

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ

اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○

جولوگ ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور اس کے سب رسولوں پر اور انہوں نے کسی رسول کو جدا نہیں کیا کہ ان پر ایمان نہ لائیں ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے بڑے اجر وثواب عطاء فرمائے گا۔''وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا''۔اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔(سچا اور مقبول ایمان سبب مغفرت ہے)

آیت ۱۵۳

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ

مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝

یہودیوں نے مطالبہ کیا کہ رسول کریم ﷺ بھی آسمان سے ایسی لکھی لکھائی کتاب لائیں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام تورات لائے۔ اس پر آیت نازل ہوئی کہ یہودیوں کی عادت ہے کہ انبیا علیہم السلام کو اس طرح کے مطالبے کر کے ستاتے ہیں۔ انہوں نے بچھڑے کو بھی معبود بنایا مگر پھر بھی ہم نے ان کو بالکل ختم نہیں کیا بلکہ کچھ سزا دے کر معاف فرمایا۔ ''وَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ'' پھر ہم نے وہ بھی معاف کیا۔

آیت ۱۶۸

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ۝

وہ لوگ جو حضور اقدس ﷺ کے منکر ہوئے اور انہوں نے آپ ﷺ کے ان اوصاف کو بھی چھپایا جو تورات میں مذکور ہیں۔ یعنی انہوں نے کفر بھی کیا اور ظلم بھی کیا ان کے لئے مغفرت اور ہدایت نہیں ہے۔ (کفر اور کتمان حق مغفرت سے محرومی کے اسباب ہیں)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس مجموعہ میں

سورۃ المائدہ

کی آیاتؑ

۳ ۹ ۱۲ ۱۳ ۱۵ ۱۸ ۳۳ ۳۴ ۳۹ ۴۰
۴۵ ۶۵ ۷۱ ۷۴ ۹۵ ۹۸ ۱۰۱ ۱۱۸

کے مضامین توبہ، استغفار اور مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ المائدہ

آیت ۳

حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةُ وَالدَّمُ وَلَحۡمُ الۡخِنۡزِيۡرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالۡمُنۡخَنِقَةُ وَالۡمَوۡقُوۡذَةُ وَالۡمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيۡحَةُ وَمَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيۡتُمۡ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنۡ تَسۡتَقۡسِمُوۡا بِالۡاَزۡلَامِ‌ ؕ ذٰ لِكُمۡ فِسۡقٌ‌ ؕ اَلۡيَوۡمَ يَئِسَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ دِيۡنِكُمۡ فَلَا تَخۡشَوۡهُمۡ وَاخۡشَوۡنِ‌ ؕ اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَـكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا‌ ؕ فَمَنِ اضۡطُرَّ فِىۡ مَخۡمَصَةٍ غَيۡرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثۡمٍ‌ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ○

آیت مبارکہ کے شروع میں حرام چیزوں کو بیان فرمایا مگر آخر میں یہ رخصت دی کہ جو شخص مضطر یعنی بھوک پیاس کی شدت سے بے تاب، مجبور اور لاچار ہو اور اسکے پاس کوئی حلال چیز کھانے کے لئے موجود نہ ہو تو ایسی حالت میں اگر وہ حرام چیز کھا پی کر جان بچالے، بشرطیکہ صرف ضرورت کی مقدار استعمال کرے، اس سے زیادہ نہیں اور لذت مقصود نہ ہو تو، اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ اپنی بخشش اور مہربانی سے اُسے معاف فرمادے گا۔ یعنی وہ چیز تو حرام ہی رہی مگر مجبوری کے وقت اُسے کھا پی کر جان بچانے والا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مجرم نہ رہا۔ یہ بھی مغفرت کی ایک شان ہے۔

آیت ۹

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ‌ ۙ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّاَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ○

ترجمہ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں سے جو ایمان لاتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔ یعنی نہ صرف اُنکی اُن کوتاہیوں کو معاف فرما دیں گے جو اُن سے بشری کمزوری کی وجہ سے ہو جاتی ہیں۔ بلکہ اُن کو عظیم الشان اجر و ثواب بھی عطاء فرمائیں گے۔ ایمان اور اعمال صالحہ اسباب مغفرت ہیں۔

آیت ۱۲

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ۝

نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، تمام رسولوں پر ایمان لانا، دشمنوں کے مقابلہ میں رسولوں کی جان و مال سے مدد کرنا اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اخلاص سے اپنا حلال مال خرچ کرنا یہ سب اسباب مغفرت ہیں۔ لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ۔ بنی اسرائیل کے بارہ نقباء سے یہ عہد لیا گیا۔

آیت ۱۳

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰي خَاۗىِٕنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

یہودیوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے اپنے عہد کو توڑا تو اس عہد شکنی کی وجہ سے ان کو درج ذیل سزائیں دی گئیں

① لعنت ...... یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محرومی ......

۲۔ قساوت قلبی...... یعنی دلوں کا سخت ہو جانا، دل سخت ہو جائیں تو خیر اور نصیحت قبول نہیں کرتے

۳۔ اللہ تعالیٰ کے کلام میں تحریف کرنے کا مرض......

۴۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سے بعض حکموں کو بالکل نظر انداز کرنے کا مرض......

۵۔ خیانت کا عادی ہونا......

مگر جو تھوڑے سے لوگ ان میں سے ایمان لے آئے وہ ان تمام سزاؤں اور امراض سے محفوظ رہے...... عذاب زدہ یہودیوں کی چونکہ عادت ہے کہ وہ ہر معاملہ میں بحث الجھاتے ہیں اور خیانت کرتے ہیں تو اب ان کی ایک ایک بات کا جواب دینا اور ان کی ایک ایک خیانت کا پردہ چاک کرنا ضروری نہیں فاعف عنهم واصفح اچھا یہ ہے کہ ان کے ساتھ بحث میں نہ الجھا جائے چشم پوشی اور درگذر سے کام لیا جائے اس طرز عمل کے بے شمار فوائد ہیں۔

ویسے تو بعد میں ان کے ساتھ قتال کا حکم نازل ہو گیا...... مگر اب بھی بعض اوقات ایسے حالات آتے ہیں کہ یہی طرز عمل اپنانا ضروری ہوتا ہے کیونکہ ان کے ساتھ ہر ہر معاملہ میں بحث کا خود مسلمانوں کو ہی نقصان پہنچتا ہے...... دوسرا مطلب فاعف عنهم کا یہ ہے کہ ان میں سے جو تھوڑے سے افراد ایمان قبول کر چکے ہیں ان کے ساتھ معافی کا معاملہ کیا جائے گا اور ماضی کی کسی بات پر ان کو نہ پکڑا جائے نہ طعنہ دیا جائے...... واللہ اعلم بصواب

آیت ۱۵

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۬ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝

ترجمہ اے اہل کتاب بے شک تمہارے پاس ہمارا رسول آیا ہے جو بہت سی چیزیں تم پر ظاہر کرتا ہے جنہیں تم کتاب میں چھپاتے تھے اور بہت سی چیزوں سے درگذر کرتا ہے بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشن اور واضح کتاب آئی ہے......

یعنی یہود ونصاریٰ، اللہ تعالیٰ کے جو احکامات چھپاتے تھے حضور اقدس ﷺ نے تشریف لا کر ان میں سے اکثر کو بیان فرمادیا...... مگر بعض وہ احکامات جن کی اب ضرورت نہیں ان سے درگزر فرماتے ہیں یعنی ان کو بیان نہیں فرماتے...... ویعفوا عن کثیر کا مطلب یہ ہوا کہ بعض باتیں جواب ضروری نہیں رہیں ان کے بارے میں درگذر فرماتے ہیں...... دوسرا مطلب یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ تمہارے ساتھ معافی اور درگذر کا معاملہ فرماتے ہیں اور تمہاری بہت زیادہ پکڑ نہیں فرماتے۔

بہر حال معافی کے لفظ میں داعی کی دو صفات بیان فرمادیں......

① ......غیر ضروری باتوں میں نہ الجھنا......

② ......عمومی طور پر معافی اور درگذر کے طرزِ عمل کو اپنانا، جب تک قتال شروع نہ ہو......

آیت ۱۸

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۫ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

کسی انسان کو یہ حق نہیں کہ وہ خود کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا یا محبوب کہہ کر اپنے لئے مغفرت اور کامیابی کو لازمی قرار دے۔ کسی کو مغفرت اور بخشش دینا یا عذاب دینا یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

"يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ"

آیت ۳۳،۳۴

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ

لَهُمۡ خِزۡيٌ فِي الدُّنۡيَا وَلَهُمۡ فِي الۡاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ۝

اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَقۡدِرُوۡا عَلَيۡهِمۡ ۚ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝

وہ لوگ اللہ اور رسول کے ساتھ جنگ کریں، یعنی وہ کفار جو مسلمانوں پر حملے کریں۔ اور وہ لوگ جو زمین پر بدامنی پھیلائیں۔ اس میں ہر طرح کے فسادی آ گئے۔ مرتدین کا فتنہ، رہزن، ڈاکو، ناحق قتل، اسلامی حکومت کے خلاف بغاوت وغیرہ ان کے لئے دنیا و آخرت میں سخت سزا اور عذاب ہے۔ لیکن اگر گرفتاری سے پہلے سچی توبہ کرلیں اور ہتھیار ڈال دیں تو ان کی توبہ قبول ہے، اُن حقوق کے متعلق جو اُن پر اللہ تعالیٰ کے تھے۔

آیت ٣٩

فَمَنۡ تَابَ مِنۡۢ بَعۡدِ ظُلۡمِهٖ وَاَصۡلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوۡبُ عَلَيۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝

کوئی مرد یا عورت چوری کرے تو انکی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔ لیکن اگر وہ سچی توبہ کرلیں یعنی اپنے کئے پر نادم ہوں، آئندہ چوری نہ کرنے کا عزم رکھتے ہوں، چوری کا مال مالک کو واپس کردیں۔ اور اگر وہ مال ضائع ہو چکا ہے تو اس کا ضمان دیں یا مالک سے معاف کرائیں تو انکی توبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہے۔ اور انہیں آخرت میں اس جرم کی سزا نہیں ملے گی۔

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ

آیت ٤٠

اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ وَ يَغۡفِرُ لِمَنۡ

يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝

اللہ تعالیٰ ہی حقیقی بادشاہ اور مالک ہے اور اسی کو یہ اختیار ہے کہ جسے مناسب جانے معاف فرمادے اور جسے سزا دینا چاہے سزا دے۔

''يُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ''

آیت ۴۵

وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ
وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ
وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ○

قصاص لیناحق ہےلیکن اگر کوئی معاف کردے تو خود اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔
فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ۔ پھر جس نے معاف کردیا وہ گناہ سے پاک ہوگیا۔ دوسروں کو معاف کرنا، مغفرت اور معافی پانے کا ایک سبب ہے۔

آیت ۶۵

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ
النَّعِيْمِ○

اہل کتاب اگر اپنے اتنے جرائم کے باوجود۔ آپ ﷺ پر ایمان لے آئیں اور تقویٰ اختیار کریں تو ان کے لئے مغفرت اور جنت ہے (اس زمانہ کے اکثر اھل کتاب نے ایسا نہیں کیا اس لئے ناکام ہو گئے) ایمان اور تقویٰ اسباب مغفرت ہیں۔

آیت ۷۱

وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا
كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ○

یہودیوں کی شقاوت اور بدنصیبی کہ اُن کے بڑے بڑے جرائم کے بعد اللہ تعالیٰ نے انکو توبہ کی توفیق دی۔ اور توبہ قبول فرمائی مگر پھر وہ اندھے ہو کر گمراہیوں میں جا پڑے۔

''ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ''

اس لئے وہ سزا سے بے فکر نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اعمال دیکھتا ہے اور اُن کو امت محمدیہ کے ہاتھوں سزا دلوا رہا ہے۔

آیت ۷۴

اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

تین خدا ماننے والے تثلیث کے قائل نصاریٰ پکے کافر ہیں۔ یہ اگر اپنے اس غلط عقیدہ سے باز نہ آئے تو ان کو جہنم کی دردناک سزا ملے گی۔ مگر استغفار اور توبہ کا دروازہ ان کے لئے بھی کھلا ہے۔ استغفار کریں، اور توبہ کریں اور غفور رحیم ''رب'' کی مغفرت ورحمت کے مستحق بن جائیں۔

''وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ''

آیت ۹۵

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا ۢ بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ○

حالت احرام میں شکار پکڑنا اور مارنا حرام ہے...... اگر کسی نے شکار پکڑا تو چھوڑ دے اور اگر مار دیا تو اب اس کی سزا یہ ہے کہ وہ صاحب تجربہ معتبر افراد سے اس جانور کی قیمت لگوائے اور اسی قیمت کا مویشی (بکری، دنبہ، گائے، اونٹ وغیرہ) حدود حرم میں لے جا کر ذبح کرے اور خود اس میں سے نہ کھائے، یا اسی قیمت کا غلہ لے کر محتاجوں میں اس طرح تقسیم کرے کہ ہر محتاج کو ایک صدقہ فطر کی مقدار ملے...... یا ان محتاجوں کی تعداد میں روزے رکھ لے......

عفا اللہ عمن سلف یعنی اس حکم کے نازل ہونے سے پہلے جس نے شکار مارا ہو وہ اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا اور جو آئندہ جان بوجھ کر ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے انتقام لے گا......

آیت ۹۸

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

خوب سن لو، بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

یعنی اگر سینہ زوری سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرو گے تو وہ ''شدید العقاب'' ہے اور اگر غلطی اور بھول چوک سے تقصیر ہوئی ہے تو وہ غفور رحیم ہے۔

آیت ۱۰۱

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ ۚ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْھَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَکُمْ ؕ عَفَا اللّٰہُ عَنْھَا ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ○

حضور اکرم ﷺ سے زیادہ اور فضول سوالات نہ کیا کرو۔ ماضی میں جو کر لئے وہ اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیئے اب آئندہ ایسا نہ ہو۔

''عَفَا اللّٰہُ عَنْھَا وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ''

آیت ۱۱۸

اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کسی مجرم کو سزا دیں گے تو یہ عین عدل وحکمت پر مبنی ہوگا اور اگر بالفرض کسی کو معاف فرمائیں گے تو یہ کسی کمزوری یا مجبوری کی وجہ سے نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ عزیز یعنی غالب ہیں کوئی مجرم آپ سے بھاگ نہیں سکتا۔ یہ بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن فرمائیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس مجموعہ میں

سورۃ الانعام

کی آیات

۵۴ ۱۲۰ ۱۴۵ ۱۶۵

سورۃ الاعراف

کی آیات

۲۳ ۱۴۳ ۱۴۹ ۱۵۱ ۱۵۳ ۱۵۵ ۱۶۱ ۱۶۴ ۱۶۷ ۱۶۹ ۱۹۹

کے مضامین توبہ، استغفار اور مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الانعام

آیت ۵۴

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا ۢ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ ۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ ۙ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

توبہ اور مغفرت کے بارے میں اہم اعلان۔ بہت عظیم بشارت۔

ترجمہ اور ہماری آیتوں کے ماننے والے جب آپ کے پاس آئیں تو کہہ دیجئے کہ تم پر سلام ہے، تمہارے رب نے اپنے ذمہ رحمت لازم کی ہے۔ جو کوئی تم میں سے ناواقفیت سے کوئی برائی کرے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور نیک ہو جائے تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

''فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ''

یہ جو فرمایا بِجَهَالَةٍ کہ جو کوئی ناواقفیت سے برائی کرے اس میں شاید یہ غرض ہو کہ مؤمن جو برائی یا گناہ کرتا ہے۔ خواہ نادانستہ یا جان بوجھ کر، وہ اصل میں اس برائی اور گناہ کے انجام بد سے ایک حد تک ناواقف اور بے خبر ہو کر کرتا ہے۔ اگر گناہ کے تباہ کن نتائج کا پوری طرح اندازہ ہو تو کون شخص ہے جو اسے کرنے کی جرأت کرے۔ مؤمن پر ایک عارضی جہالت طاری ہوتی ہے تو گناہ ہو جاتا ہے مگر جب وہ

سوچتا ہے تو فوراً توبہ اور استغفار کی طرف لپکتا ہے۔

آیت ۱۲۰

وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ۝

ترجمہ: تم ظاہری اور باطنی سب گناہ چھوڑ دو بے شک جو لوگ گناہ کرتے ہیں عنقریب اپنے کیے کی سزا پائیں گے۔

چھپے ہوئے گناہ اور علانیہ گناہ۔ جسم کے گناہ اور دل میں پختہ نیت کے گناہ۔ وغیرہ

آیت ۱۴۵

قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِيْ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

جو حالتِ اضطرار میں جان بچانے کیلئے بقدر ضرورت حرام کھالے تو اللہ تعالیٰ بخشنے والے مہربان ہیں۔ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

آیت ۱۶۵

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اللہ تعالیٰ نے زمین پر تم کو اپنا نائب بنایا۔ اور تم میں سے بعض کو دوسرے بعض پر فضیلت دی تا کہ

تمھیں آزمائے کہ کون ان حالات میں اپنے رب کا کتنا حکم مانتا ہے۔ پھر جو اس آزمائش میں ناکام ہو اس کے لئے اللہ تعالیٰ سریع العقاب۔ جلدی سزا دینے والا ہے۔ اور جو کامیاب رہے مگر ان سے تھوڑی بہت کوتاہی ہوگئی ہو ان کے لئے اللہ تعالیٰ غفور ہے اور جو مکمل کامیاب رہے ان کے لئے رحیم ہے۔

''اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ''

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الاعراف

آیت ۲۳

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۝

حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی زوجہ کا مقبول استغفار۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تلقین فرمودہ مؤثر استغفار......

''رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ''

اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ فرمائے گا تو ہم ضرور تباہ ہو جائیں گے......

آیت ۱۴۳

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۭ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ
وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ
جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ
الْمُؤْمِنِيْنَ۝

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ میں آپ کی زیارت اپنی آنکھوں سے کرنا چاہتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: آپ مجھے نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن آپ پہاڑ کی طرف دیکھتے رہیں اگر پہاڑ قائم رہا تو آپ مجھے دیکھ سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے۔ جب آپ کو ہوش آیا تو آپ اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مشغول ہوئے

اورشوق میں بے تاب ہوکرزیارت کی جو درخواست کی تھی اس پر توبہ کرنے لگے۔

''سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ''

آپ کی ذات پاک ہے، میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے یقین لانے والا ہوں (اپنے زمانہ کے لوگوں میں)۔

آیت ۱۴۹

وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنالیا تھا۔وہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی واپسی کے بعد......اپنے کیے پر شرمندہ اور نادم ہوئے۔ان کے دلوں سے باطل کا جوش ٹھنڈا ہوا اور اپنے اتنے بڑے گناہ کو دیکھ کر ان کے ہاتھوں تک کی جان نکلنے لگی تو انہوں نے ان الفاظ میں استغفار کیا......(قرآن مجید کا بیان فرمودہ ایک اور استغفار)

''لَىِٕنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ''

اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہمیں نہ بخشا تو بے شک ہم تباہ ہونے والوں میں سے ہوں گے۔

آیت ۱۵۱

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ○

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب تورات لے کر اپنی قوم میں واپس آئے تو دیکھا کہ وہ تو بچھڑے کی عبادت میں لگے ہوئے ہیں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام پر شدید غم وغصہ طاری ہوا۔اسی میں اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام پر بھی غصہ کرنے لگے۔حضرت ہارون علیہ السلام نے اپنی معذوری بیان فرمائی کہ میں نے قوم کو بہت سمجھایا۔لیکن انہوں نے میری ایک نہ سنی الٹا مجھے قتل کرنے پر آمادہ ہو گئے۔اب آپ

میرے ساتھ سختی کا معاملہ کر کے ان کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دیں اور مجھے ان مجرموں، ظالموں میں شمار نہ کریں۔ان کا عذر سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے لئے اور ان کے لئے استغفار فرمایا۔

(قرآن مجید کا بیان فرمودہ ایک اور استغفار)

''رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ''

اے میرے رب مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرما دیجئے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرمائیے اور آپ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

آیت ۱۵۳

وَالَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْۤا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ○

جو کوئی برا کام کرے، گناہ کرے، حتیٰ کہ کفر و شرک جیسا جرم کرے پھر توبہ کر لے اور ایمان لے آئے تو اللہ تعالیٰ ''غفور رحیم'' ہے اس کے ہاں معافی، مغفرت اور رحمت کی کوئی کمی نہیں۔

آیت ۱۵۵

وَاخْتَارَ مُوْسٰی قَوْمَهٗ سَبْعِیْنَ رَجُلًا لِّمِیْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِیَّایَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِیَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِیْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ○

بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی غلطیوں پر ایک بڑی سخت آزمائش آئی۔اس آزمائش کے موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعاء مانگی اور اپنے لئے اور اپنی قوم کے لئے استغفار فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی اور رحمت آ گئی۔

(قرآن مجید کا بیان فرمودہ ایک اور استغفار)

''اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ''

یا اللہ تو ہی ہمارا تھامنے والا ہے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے زیادہ بخشنے والا ہے۔

اجتماعی آزمائش یہ تھی

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ستر منتخب افراد کو کوہ طور پر لے گئے تھے۔ وہاں انہوں نے اللہ تعالیٰ کا کلام سنا۔ مگر وہ کہنے لگے کہ جب تک ہم اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں ہم یقین نہیں کر سکتے۔ اس پر سخت زلزلہ آیا اور بجلی کڑکی۔ وہ سب کانپ کر مر گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت پریشان ہوئے کہ قوم والے سمجھیں گے کہ ان کے نمائندوں کو میں نے مار دیا۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعاء مانگی اور استغفار کیا تو ان سب کو دوبارہ زندگی مل گئی۔ معلوم ہوا کہ اجتماعی مشکلات کا حل بھی توجہ الی اللہ اور استغفار ہے۔

آیت ۱۶۱، ۱۶۲

وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝

بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ مفتوحہ شہر میں استغفار کرتے ہوئے داخل ہوں اس کی برکت سے گناہ معاف ہوں گے اور مزید فتوحات ملیں گی۔ مگر انہوں نے یہ حکم نہ مانا تو آسمان سے ان پر عذاب نازل ہوا......

ترجمہ اور جب انہیں حکم دیا گیا کہ تم اس شہر میں جا کر رہو اور زبان سے یہ کہتے جاؤ حطۃ (ہم توبہ کرتے ہیں۔ ہمیں بخش دے) تو بخش دیں گے ہم تمہاری خطائیں اور زیادہ دیں گے نیکی کرنے والوں کو۔ سو ان میں سے ظالموں نے دوسرا لفظ اس کے سوا بدل دیا جو ان سے کہا گیا تھا۔ پھر ہم نے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا اس لئے کہ وہ ظلم کرتے تھے۔

آیت ۱۶۷

وَاِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبۡعَثَنَّ عَلَيۡهِمۡ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ مَنۡ يَّسُوۡمُهُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيۡعُ الۡعِقَابِ ۖۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ○

یہودیوں کو بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ''سَرِيۡعُ الۡعِقَابِ'' جلد عذاب دینے والا ہے اگر تم نافرمانی پر لگے رہے تو وہ قیامت تک تم پر ایسے افراد مسلط فرماتا رہے گا۔ جو تمہیں سخت سزا دیں گے...... اور اللہ تعالیٰ ''غفور رحیم'' بخشنے والا مہربان ہے۔ تم جب بھی نافرمانی سے باز آ جاؤ گے تو تمہیں مغفرت اور رحمت نصیب ہوگی۔ کوئی کیسا بھی سخت مجرم ہو جب نادم ہو کر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی اور رحمت ملنے میں دیر نہیں ہوتی۔

آیت ۱۶۹

فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ وَّرِثُوا الۡكِتٰبَ يَاۡخُذُوۡنَ عَرَضَ هٰذَا الۡاَدۡنٰى وَيَقُوۡلُوۡنَ سَيُغۡفَرُ لَنَا ۚ وَاِنۡ يَّاۡتِهِمۡ عَرَضٌ مِّثۡلُهٗ يَاۡخُذُوۡهُ ؕ اَلَمۡ يُؤۡخَذۡ عَلَيۡهِمۡ مِّيۡثَاقُ الۡكِتٰبِ اَنۡ لَّا يَقُوۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الۡحَقَّ وَدَرَسُوۡا مَا فِيۡهِ ؕ وَالدَّارُ الۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لِّلَّذِيۡنَ يَتَّقُوۡنَ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ○

ان نالائقوں کا بیان جو جرائم سے باز نہیں آتے، توبہ استغفار نہیں کرتے مگر یقین رکھتے ہیں کہ ان کی مغفرت ہو جائے گی۔ ایسے لوگوں کے لئے مغفرت نہیں ہے جب تک کہ سچی توبہ نہ کر لیں۔

ترجمہ پھر ان کے بعد ان کے ایسے جانشین ہوئے جو کتاب کے وارث بنے (وہ اس کتاب کے احکامات کو بیچ کر اور بدل کر) اس ادنیٰ زندگی کا مال ومتاع لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں معاف کردیا جائے گا۔

آیت ۱۹۹

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ○

ترجمہ عادت اختیار کر درگذر کی اور نیکی کا حکم دے اور کنارہ کر جاہلوں سے......

یعنی عفوو درگذر کی عادت اپنائیے، سخت گیری اور تندخوئی سے پرہیز کیجئے......لوگوں کیلئے آسانی کیجئے......حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: **یسروا ولا تعسروا** آسانی کرو، تنگی نہ کرو۔ (بخاری)

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: **واعف عمن ظلمك** جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو......

بعض سلف فرماتے ہیں کہ......اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو ''مکارم اخلاق'' یعنی اعلیٰ ترین اخلاق کی تعلیم فرمائی ہے اور قرآن مجید میں مکارم اخلاق کی تعلیم پر اس سے زیادہ جامع آیت اور کوئی نہیں ہے......

① ......معافی، آسانی اور درگذر کی عادت......

② ......اچھے کاموں کا حکم اور دعوت......اچھے کام وہ ہوتے ہیں جن کو شریعت قبول کرے اور عقل پسند کرے......

③ ......جاہل لوگوں سے کنارہ کشی......یعنی ان کی جہالت کا جواب جہالت سے نہ دیا جائے ان سے بحث نہ کی جائے اور ان کے معاملہ میں تحمل سے کام لیا جائے......

فرمایا:

صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَاعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ

اس سے جوڑو جو تم سے توڑے، اس کو دو جو تم سے روکے اور اس کو معاف کرو جو تم پر ظلم کرے......

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس مجموعہ میں

سورۃ الانفال

کی آیات

۴ ۲۹ ۳۳ ۳۸ ۶۹ ۷۰ ۷۴

سورۃ التوبہ

کی آیات

۳ ۵ ۱۱ ۱۵ ۱۷ ۴۳ ۶۶ ۷۴ ۸۰ ۹۱ ۱۰۲
۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۶ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۲۶

کے مضامین توبہ، استغفار اور مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الانفال

آیت ۴

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ○

مال غنیمت میں جھگڑا نہ کرو، اور ایسے پکے اور کامل مؤمن بنو...... جو ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈریں...... آپس میں صلح صفائی سے رہیں، ذرا ذرا سی بات پر جھگڑا نہ ڈالیں، اپنے جذبات اور اپنی رائے پر نہیں اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلیں، اللہ تعالیٰ کی آیات اور احکام سن کر ان کا ایمان و یقین مضبوط ہو۔ نماز کے مکمل پابند ہوں، ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کریں، اسی کے نام پر مال و دولت خرچ کریں۔ ایسے ایمان والوں کے لئے بڑے بڑے درجات، مغفرت اور عزت والی روزی کا وعدہ ہے......

(اسباب مغفرت کا بیان)

''وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ''

آیت ۲۹

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ○

مال اور اولاد کی خاطر اللہ تعالیٰ کا حکم نہ توڑو۔ جو مال و اولاد پر اللہ تعالیٰ کے حکم کو مقدم رکھ کے ''تقویٰ'' اختیار کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ قوت فیصلہ، غلبہ، معافی اور مغفرت عطاء فرمائے گا......

ترجمہ اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ ڈرتے رہو گے (یعنی مال اور اولاد کی خاطر اللہ تعالیٰ کا

حکم نہیں توڑو گے) تو اللہ تعالیٰ تمہیں فیصلہ عطاء فرمائے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

(تقویٰ اختیار کرنا...... دین کی خاطر مال و اولاد کی قربانی دینا یہ سب اسباب مغفرت میں سے ہے)

آیت ٣٣

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○

ترجمہ اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے گا کہ انہیں آپ کے ہوتے ہوئے عذاب دے اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دینے والا نہیں اس حال میں کہ وہ استغفار کرتے ہوں۔

اہل مکہ کہتے تھے کہ یا اللہ! اگر دین اسلام برحق ہے تو ہم پر پتھروں کی بارش برسا یا ہمیں اور دردناک عذاب سے تباہ فرما۔ اس پر فرمایا گیا کہ عذاب سے دو چیزیں مانع ہیں۔ ایک رسول ﷺ کا وجود مبارک۔ اور دوسرا بعض لوگوں کا استغفار...... اہل مکہ طواف میں غفرانک، غفرانک کہتے تھے۔ یا مکہ میں جو کمزور لوگ مسلمان موجود تھے وہ استغفار کرتے تھے۔ گناہگار نادم رہے تو پکڑا نہیں جاتا اگرچہ بڑے سے بڑا گناہ ہو۔

آیت ٣٨

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ○

کافر اگر اسلام دشمنی اور کفر سے باز آ جائیں تو ان کے پچھلے جرائم معاف کر دئے جائیں گے۔

"يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ"

آیت ٦٩

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

غزوۂ بدر میں شریک مسلمانوں کو تنبیہ فرمائی گئی کہ...... مال غنیمت پر جھگڑا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اور اسیران بدر کو فدیہ لے کر نہیں چھوڑنا چاہئے تھا۔ اس پر مسلمان سخت ڈر گئے کہ اب ہم نے مال غنیمت اور اسیروں کے فدیے کو ہاتھ تک نہیں لگانا۔ تب فرمایا گیا کہ جو حلال طیب مال غنیمت اور فدیہ تمہیں ملا ہے وہ کھاؤ، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ تمہاری نیت چونکہ نیک تھی تو اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے تمہاری وہ غلطی معاف فرمادی گئی۔

آیت ۷۰

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

غزوہ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں قید ہونے والے افراد کے لئے اعلان کہ...... اگر تمہارے دل میں واقعی ایمان اور خیر ہوگی تو اللہ تعالیٰ تمہیں فدیہ میں دیئے ہوئے مال سے زیادہ مال اور اپنی مغفرت عطاء فرمائے گا......

بعض قیدیوں نے کہا تھا کہ ہم قریش کے لشکر میں مجبور کر کے لائے گئے تھے ہمارا ارادہ مسلمانوں سے لڑنے کا نہیں تھا...... یا یہ کہ ہم تو پہلے سے مسلمان تھے۔ ان کو فرمایا گیا کہ اگر واقعی مسلمان ہو یا مسلمان ہو جاؤ گے تو دنیا میں مال بھی ملے گا اور مغفرت و رحمت بھی......(ایمان سبب مغفرت ہے)

آیت ۷۴

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○

ایمان، ہجرت، جہاد، مہاجرین کی نصرت یہ سب اسباب مغفرت ہیں۔

''لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ''

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ التوبہ

آیت ۳

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖٓ اِلَی النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ اَنَّ اللّٰہَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۙ وَرَسُوْلُہٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّکُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰہِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ○

اعلان براءت کے عظیم الشان موقع پر مشرکین کوتوبہ کا موقع اور دعوت۔

ترجمہ: پس اگر تم توبہ کروتو تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر نہیں مانتے تو جان لو کہ تم اللہ تعالیٰ کو ہرگز نہیں تھکا سکو گے......یعنی کفر وشرک سے توبہ کرلو تو دنیا آخرت دونوں سنور جائیں گی،توبہ نہیں کروگے تو اللہ تعالیٰ کا جزیرۃ العرب کو کفر وشرک سے پاک فرمانے کا جو ارادہ ہے وہ ہر حال میں پورا ہو کر رہے گا۔

آیت ۵

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْھُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِکِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْھُمْ وَخُذُوْھُمْ وَاحْصُرُوْھُمْ وَاقْعُدُوْا لَھُمْ کُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَھُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

جب حرمت والے مہینے ختم ہوجائیں تو ان عہد شکنی کرنے والے مشرکین کو جہاں پاؤ مارو، پکڑو، گھیرو اور ان پر اچھی طرح گھات لگاؤ کہ کوئی بچ نہ جائے۔لیکن اگر یہ توبہ کرلیں اور اسلامی برادری میں داخل

ہوجائیں جس کی بڑی علامت نماز ادا کرنا اور زکوٰۃ دینا ہے تو پھر مسلمانوں کو ان سے لڑنے اور انہیں گھیرنے مارنے کا کوئی اختیار نہیں۔

''اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ''

بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والے مہربان ہیں......

آیت ١١

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

اس قدر دشمنی، ظلم اور جرائم کے باوجود بھی اگر یہ مشرکین اپنے کفر وشرک سے توبہ کرلیں۔اور سچی توبہ کی علامت ظاہر کریں کہ نماز اور زکوٰۃ کا پورا اہتمام کریں تو وہ اسلامی برادری کا معزز حصہ بن جائیں گے۔انہیں امن وسلامتی کے ساتھ ساتھ وہ تمام حقوق بھی ملیں گے جو پرانے مسلمانوں کو ملتے ہیں......

آیت ١٥

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

جب مسلمان، اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کرتے ہیں تو اس مبارک عمل کے بے شمار فوائد ظاہر ہوتے ہیں۔ان دو آیات میں چھ فوائد کا بیان ہے جن میں سے چھٹا فائدہ یہ ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ کی برکت سے بہت سے کافر اور مجرم توبہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔اور اسلام قبول کرکے ہمیشہ ہمیشہ کی ناکامی سے بچ جاتے ہیں۔''وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ'' اور اللہ تعالیٰ توبہ نصیب فرمائے گا جس کو چاہے گا۔یعنی مسلمانوں کے جہاد فی سبیل اللہ کی برکت سے بہت سے کافروں کو سچی توبہ کا موقع ملتا ہے اور حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں ایسا ہی ہوا، بہت تھوڑے دنوں میں سارا عرب صدق دل سے اسلام میں داخل ہوگیا۔جہاد کفر کے غرور کو توڑتا ہے تو توبہ کی راہیں کھلتی ہیں۔

آیت ۲۷

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

جہاد فی سبیل اللہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں پر نصرت اترتی ہے۔ سکینہ نازل ہوتا ہے، کافروں کو سزا ملتی ہے۔ اس سے کافروں کا توبہ کی طرف رجوع ہوتا ہے اور ان میں سے کئی کو سچی توبہ نصیب ہوتی ہے۔

ترجمہ پھر اس کے بعد جسے اللہ تعالیٰ چاہے توبہ نصیب کرے گا اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

آیت ۴۳

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ○

غزوہ تبوک کے موقع پر منافقین جھوٹے عذر بیان کر کے مدینہ میں ٹھہرنے...... اور جہاد میں نہ جانے کی اجازت مانگتے تو آپ ﷺ چشم پوشی فرما کر اجازت دے دیتے کہ ان کے ساتھ جانے میں مسلمانوں کا نقصان ہی ہوگا۔ اس پر فرمایا گیا کہ آپ ﷺ اجازت نہ دیتے تو اچھا تھا تاکہ ان کا نفاق کھل جاتا۔ انہوں نے جانا تو کسی حال میں نہیں تھا جب چھٹی نہ ملنے کے باوجود یہ گھر بیٹھے رہتے تو ان کا جھوٹ کھل جاتا......

فرمایا:

”عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ“

اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف کر دیا، آپ نے ان کو کیوں رخصت دی......

آیت کے الفاظ سے اندازہ لگائیں کہ معافی اور مغفرت کیسی پسندیدہ اور عظیم نعمتیں ہیں کہ اپنے محبوب نبی ﷺ کو خطاب کے آغاز میں معافی کے لفظ سے دل کی خوشی عطا فرمائی۔

آیت ٦٦

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ۠

ترجمہ (اے منافقو!) بہانے مت بناؤ تم تو کافر ہو گئے ایمان لانے کے بعد...... اگر ہم تم میں سے بعض کو معاف کر دیں گے تو بعض کو عذاب بھی دیں گے کیونکہ وہ جرم کرتے رہے ہیں...... یعنی جھوٹے بہانے بنانے سے کام نہیں چلے گا تم لوگوں کو نفاق کی اور دین کا مذاق اڑانے کی سزا ضرور ملے گی...... ہاں جو تم میں سے توبہ کر لے گا اور نفاق چھوڑ کر خالص ایمان پر آ جائے گا اسے اب بھی معافی مل جائے گی......

آیت ۷۴

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ۝

منافقین نے کفریہ باتیں بھی کی ہیں۔ آپ ﷺ کو شہید کرنے کی کوشش بھی کی ہے۔ آپ ﷺ کے احسانات کی وجہ سے یہ آج خوشحالی میں ہیں اس کے باوجود انہوں نے آپ ﷺ سے دشمنی کی اور آپ ﷺ کو ستایا۔ پھر ان تمام جرائم کے باوجود اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کے حق میں بہتر ہے۔ ورنہ دنیا اور آخرت میں ذلیل ہوں گے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکے گا...... بعض روایات میں ہے کہ ’’جُلاس‘‘ نامی ایک شخص یہ آیت سن کر سچے دل سے تائب ہوا اور اپنی آئندہ زندگی خدمت اسلام میں قربان کر دی۔

آیت ۸۰

اِسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ اَوۡ لَا تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ ؕ اِنۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ سَبۡعِيۡنَ مَرَّةً فَلَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَهُمۡ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ ۝

منافقین کیلئے آپ ﷺ جتنی بار بھی استغفار کریں ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت نہیں مل سکتی کیونکہ وہ اپنے کفر پر قائم ہیں۔

آیت ۹۱

لَيۡسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الۡمَرۡضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيۡنَ لَا يَجِدُوۡنَ مَا يُنۡفِقُوۡنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوۡا لِلّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ؕ مَا عَلَى الۡمُحۡسِنِيۡنَ مِنۡ سَبِيۡلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝

جولوگ واقعی کمزور، بیمار، معذور یا مفلس ہیں اور اسی واقعی عذر کی وجہ سے جہاد میں نہیں جا سکتے۔ اور پیچھے گھر رہتے ہوئے کوئی شرارت نہیں کرتے کہ غلط خبریں پھیلائیں یا جہاد میں جانے والوں کا حوصلہ پست کریں۔ تو ایسے لوگوں کے لئے کوئی گناہ نہیں بلکہ معافی و مغفرت ہے۔ ''وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ''

آیت ۱۰۲

وَاٰخَرُوۡنَ اعۡتَرَفُوۡا بِذُنُوۡبِهِمۡ خَلَطُوۡا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنۡ يَّتُوۡبَ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝

ایک طرف وہ منافقین ہیں جو اپنے جرائم کو نفاق کے پردے میں چھپاتے ہیں اور اپنے نفاق پر سختی سے اڑے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ نا قابل معافی ہیں۔ مگر دوسری طرف وہ مسلمان ہیں جو نیک اعمال بھی کرتے ہیں اور ان سے برے کام اور غلطیاں بھی ہو جاتی ہیں مگر وہ اپنی غلطی پر نادم ہوتے ہیں اور اس کا

اقرار کرتے ہیں...... مثلاً وہ چند مسلمان جو نفاق کی وجہ سے نہیں بلکہ سستی کی وجہ سے غزوہ تبوک میں نہیں گئے۔ بعد میں اپنی اس غلطی پر بڑے پشیمان تھے۔ ان میں سے کئی نے خود کو مسجد نبوی کے ستونوں سے باندھ دیا۔ ماضی میں ان کے نیک اعمال بھی بہت تھے مثلاً سابقہ غزوات میں شرکت۔ تو اس آیت میں ایسے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے معافی کی امید دلائی ہے۔

ترجمہ اور کچھ اور بھی ہیں کہ انہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا ہے، انہوں نے اپنے نیک اور بد کاموں کو ملا دیا ہے، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں معاف کر دے، بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت میں ان مسلمانوں کے لئے قیامت تک خوشخبری ہے جو نیکیاں کرتے ہیں مگر ان سے غلطیاں اور گناہ بھی ہو جاتے ہیں۔ مگر وہ اپنے گناہ کو جائز نہیں سمجھتے اور نہ ہی اس پر اڑتے ہیں۔ بلکہ ان کا دل اقرار کرتا ہے کہ مجھ سے واقعی غلطی ہوئی ہے، اس پر وہ توبہ اور استغفار کرتے ہیں۔ اور صدقہ دے کر پاکی حاصل کرتے ہیں۔

آیت ۱۰۳

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

صدقہ گناہوں کے اثرات سے پاک صاف کرتا ہے اور اموال کی برکت بڑھاتا ہے اور اس زمانہ میں صدقہ کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کی دعاء بھی ملتی تھی۔ جس میں صدقہ لانے والوں کے لئے بڑے سکون اور اطمینان کا سامان تھا۔ اب بھی مسلمانوں کے امام کو چاہئے کہ صدقہ لانے والے مسلمانوں کے لئے دعاء کیا کرے۔

ترجمہ آپ ان کے مال سے صدقہ لیجئے کہ اس سے ان کے ظاہر کو پاک اور ان کے باطن کو صاف کر دیں اور انہیں دعاء دیں۔ بے شک آپ کی دعاء ان کے لئے تسکین ہے اور اللہ تعالیٰ

سننے والا، جاننے والا ہے۔

توبہ سے گناہ معاف ہو جاتا ہے، یعنی اس پر پکڑ اور مؤاخذہ باقی نہیں رہتا لیکن ممکن ہے کہ گناہ کے طبعی اثرات کی ظلمت اور کدورت کچھ باقی رہ جاتی ہو جو نیکیاں کرنے سے عموماً اور صدقہ دینے سے خصوصاً زائل ہو جاتی ہے۔

آیت ۱۰۴

اَلَمۡ یَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ ہُوَ یَقۡبَلُ التَّوۡبَۃَ عَنۡ عِبَادِہٖ وَ یَاۡخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰہَ ہُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ○

اہل ایمان کے لئے بشارت، توبہ اور صدقہ کی ترغیب...... بعض لوگوں کی توبہ اور صدقہ قبول نہ ہونے کی وجہ۔

کتنا بڑا فضل ہے کہ...... اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔ اور صدقہ بھی قبول فرماتے ہیں۔ طہارت، پاکی اور تزکیہ کے یہ دونوں دروازے ہر وقت کھلے رہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ''التواب'' ہے توبہ قبول فرمانے والا اور ''الرحیم'' ہے مہربان...... دوسرا اشارہ یہ ہے کہ توبہ اور صدقہ قبول فرمانا یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے...... اور وہی جانتا ہے کہ کس کی توبہ سچی اور صدقہ اخلاص سے ہے۔ اسی لئے منافقین کی توبہ اور ان کا صدقہ قبول نہیں ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

آیت ۱۰۶

وَاٰخَرُوۡنَ مُرۡجَوۡنَ لِاَمۡرِ اللّٰہِ اِمَّا یُعَذِّبُہُمۡ وَاِمَّا یَتُوۡبُ عَلَیۡہِمۡ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ○

غزوہ تبوک سے رہ جانے والے چند مسلمان۔ جنہوں نے اپنا حال آپ ﷺ کو بیان کر دیا۔ یہ

تین حضرات تھے۔ ان کے بارے میں فرمایا گیا کہ ان کا معاملہ فی الحال موقوف ہے اس پر ان حضرات سے مسلمانوں نے قطع تعلق کرلیا۔ پچاس دن بعد ان کی توبہ بھی قبول ہوگئی۔

ترجمہ کچھ اور لوگ ہیں، جن کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر موقوف ہے خواہ انہیں عذاب دے یا انہیں معاف کردے اور اللہ جاننے والا، حکمت والا ہے۔

آیت ۱۱۲

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

وہ مخلص اور مجاہد ایمان والے...... جن کی جان اور مال کو اللہ تعالیٰ نے جنت کے بدلے خرید لیا ہے۔ اور ان کے لئے بڑی عظیم کامیابی کی بشارت دی ہے۔ ان کی پہلی صفت یہ ہے کہ وہ توبہ کرنے والے ہیں۔ ''التائبون''

آیت ۱۱۳، ۱۱۴

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْۤا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ۝

مسلمانوں کے لئے بالکل جائز نہیں کہ ان مشرکین کے لئے استغفار کریں جو حالت شرک میں مر چکے ہیں۔ خواہ وہ ان کے بہت قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ جہاں تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے والد کے لئے استغفار کا معاملہ ہے تو دراصل...... انہوں نے اپنے والد سے اس کا وعدہ فرمایا تھا لیکن بعد میں جب ان کو یقین ہوگیا کہ...... یہ اللہ تعالیٰ کا پکا دشمن ہے تو اس کے لئے استغفار ترک

فرمادیا......

آیت ۱۱۷، ۱۱۸

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ۭ حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ۭ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

اللہ تعالیٰ کی طرف سے توبہ کی بارش۔توبہ یعنی خاص مہربانی،خاص توجہ۔

غزوہ تبوک کے موقع پر حضور نبی کریم ﷺ پر اور آپ کے ان رفقاء پر جنہوں نے ایسی مشکل گھڑی اور ایسے کٹھن حالات میں آپ ﷺ کا ساتھ دیا...... یہ اللہ تعالیٰ کی توبہ یعنی خاص توجہ کا فیضان تھا کہ وہ ایسے حالات میں ثابت قدم رہے۔

اور پھران تین صحابہ کرام کو بھی توبہ مل گئی جن کا معاملہ ملتوی تھا۔اللہ تعالیٰ نے ان پر توبہ یعنی خاص توجہ فرمائی۔اس توجہ کی برکت سے انہوں نے سچی توبہ کی......اللہ تعالیٰ تواب ہیں۔توبہ قبول فرمانے والے تو ان کی توبہ بھی قبول فرمالی۔

(ان دو آیات میں توبہ کا لفظ اپنی بہت سی شعاعوں اور معانی کے ساتھ جلوہ گر ہے)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے نبی کے حال پر توبہ نازل فرمائی یعنی رحمت سے توجہ فرمائی اور مہاجرین اور انصار کے حال پر بھی جنہوں نے ایسی تنگی کے وقت میں نبی (ﷺ) کا ساتھ دیا۔بعد اس کے کہ ان میں سے بعض کے دل پھر جانے کے قریب تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر توبہ نازل فرمائی۔(یعنی اپنی خاص توجہ سے انہیں ثابت قدم رکھا) بے شک وہ ان پر شفقت کرنے والا

مہربان ہے۔اوران تینوں پربھی (توبہ نازل فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی کیا گیا یہاں تک کہ جب ان پر زمین باوجود کشادگی کے تنگ ہوگئی اوران کی جانیں بھی ان پر تنگ ہوگئیں اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کوئی پناہ نہیں سواء اسی کی طرف آنے کے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر توبہ نازل فرمائی (یعنی خاص توجہ فرما کر ان کوتوبہ کی توفیق عطاء فرمائی) تا کہ وہ توبہ کریں بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

ان آیات میں جن تین حضرات کی توبہ کا بیان ہے...... مسلمانوں کو چاہئے کہ کسی مستند کتاب میں ان کی توبہ کا پورا واقعہ پڑھ لیں۔

آیت ۱۲۶

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ○

آزمائشیں اس لئے آتی ہیں تا کہ بندوں کے دل نرم ہوں اور وہ توبہ اور نیکی کی طرف متوجہ ہوں مگر جن کے دلوں میں نفاق پوری طرح اتر چکا ہے ان کو بار بار کی آزمائشوں کے باوجود...... توبہ کی توفیق نہیں ملتی یہ حد درجہ شقاوت ہے۔

ترجمہ کیا وہ (منافقین) نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال میں ایک دفعہ یا دو دفعہ آزمائے جاتے ہیں پھر بھی وہ توبہ نہیں کرتے اور نہ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس مجموعہ میں

سورۃ یونس

کی آیاتؑ

۹۰ ۹۱ ۹۸ ۱۰۷

سورۃ ہود

کی آیاتؑ

۳ ۱۱ ۴۱ ۴۷ ۵۲ ۶۱ ۷۵ ۸۸ ۹۰ ۱۱۲

کے مضامین توبہ، استغفار اور مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ یونس

آیت ۹۰،۹۱

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

اٰۗلْــٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

فرعون نے اپنے لشکر سمیت حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کا پیچھا کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے سمندر سے پار فرمایا۔ مگر فرعون اور اس کا لشکر سمندر کے وسط میں پہنچا تو پانی مل گیا اور وہ سب ڈوبنے لگے، اس وقت فرعون نے جان بچانے کے لئے ایمان کا اقرار کیا...... اسے فرمایا گیا کہ ساری عمر نافرمانی کرتا رہا اب عذاب دیکھ کر توبہ کرتا ہے، ایمان لاتا ہے۔ ایسا ایمان قبول نہیں...... روح نکلتے وقت اور عذاب دیکھنے کے بعد جو ایمان لایا جائے اسے ایمان غرغرہ، ایمان بأس اور ایمان یأس کہتے ہیں...... جو مقبول اور نافع نہیں......

آیت ۹۸

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۭ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝

عذاب الٰہی کی علامات ظاہر ہونے کے بعد کسی قوم کو ایسا ایمان لانے کی نوبت نہ آئی جو عذاب کو ٹال

دیتا...... مگر حضرت یونس علیہ السلام کی قوم عذاب کی علامات دیکھ کر سچے دل سے ایمان لے آئی ان کا یہ ایمان قبول کرلیا گیا...... اور وہ عذاب الٰہی سے بچ گئے۔

ترجمہ سو کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی جو ایمان لاتی تو اس کا ایمان نفع نہ دیتا سوائے یونس (علیہ السلام) کی قوم کے کہ جب وہ ایمان لائے تو ہم نے دنیا کی زندگی میں ذلت کا عذاب دور کردیا اور ہم نے انہیں ایک وقت تک فائدہ پہنچایا۔

آیت ۱۰۷

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○

اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو اسے کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے سوا نہیں ٹال سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ جس پر اپنا فضل و رحمت فرمانا چاہے کسی کی طاقت نہیں کہ اسے محروم کرے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل فرماتا ہے اور ان بندوں کے گناہ بھی بخش دیتا ہے اور مہربانی بھی فرماتا ہے۔

”وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ“

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ ہود

آیت ٣

وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ○

استغفار اور توبہ کی دعوت...... اور استغفار اور توبہ کے فوائد۔

ترجمہ اور یہ کہ تم اپنے رب سے استغفار کرو (یعنی گناہوں کی بخشش کا سوال کرو) پھر اس کی طرف توبہ (یعنی رجوع) کرو تا کہ تمہیں ایک وقت مقرر تک اچھا فائدہ پہنچائے اور جس نے بڑھ کر نیکی کی ہو، اس کو بڑھ کر بدلہ دے......

استغفار کے چند فائدے بیان ہوئے مثلاً دنیا میں اطمینان اور قلبی سکون والی زندگی...... اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ پانا...... نیک اعمال کا قبول ہونا اور ان پر دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کا فضل ملنا...... بے شک توبہ اور استغفار سے اللہ تعالیٰ کی عطاء فرمودہ نعمتوں اور مقامات کی حفاظت ہوتی ہے۔

آیت ١١

اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ○

اللہ تعالیٰ کے جو بندے تکلیف اور مصیبت کے وقت صبر کرتے ہیں اور امن، خوشی اور راحت کے وقت شکر اور نیک اعمال بجالاتے ہیں...... وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رحمت کا

انعام پاتے ہیں۔

تکلیف کے وقت صبر اور خوشحالی کے وقت نیک اعمال یہ اسباب مغفرت میں سے ہیں۔

آیت ۴۱

وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نام سے کشتی پر سوار ہو جاؤ کچھ فکر مت کرو اس کا چلنا اور ٹھہرنا سب اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کے نام کی برکت سے ہے۔ ڈوبنے کا کوئی اندیشہ نہیں میرا رب مؤمنین کی کوتاہیوں کو معاف کرنے والا اور ان پر بہت مہربان ہے۔

''بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ''

کشتی وغیرہ پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ یا یہ آیت پڑھ لینی چاہئے۔

آیت ۴۷

قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

طوفان کے وقت حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ وہ بھی...... میرے اہل میں سے ہے۔ اور میرے اہل کو بچانے کا آپ نے وعدہ فرمایا۔ اس پر حکم آیا کہ اے نوح! وہ آپ کے اہل وعیال میں شامل نہیں ہے جن کو ہم نے بچانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس کے عمل خراب ہیں (کفر و شرک میں مبتلا ہے) آپ کو اس بارے میں سوال نہیں کرنا چاہئے۔ اس پر حضرت نوح علیہ السلام کانپ اٹھے اور فوراً توبہ کی۔ (قرآن مجید کا بیان فرمودہ ایک مؤثر استغفار)

"رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ''

اے میرے رب میں تیری پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ تجھ سے سوال کروں اس چیز کا جو مجھے

معلوم نہیں اور اگر تو نے مجھے نہ بخشا اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں نقصان والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

آیت ۵۲

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ
يَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ۝

استغفار کی دعوت اور اس کے بعض فوائد۔

توبہ استغفار کی برکت سے قحط دور ہوگا، وقت پر خوب بارشیں برسیں گی...... اور تمہاری قوت میں اضافہ ہوگا۔ مالی اور بدنی قوت، روحانی اور ایمانی قوت، مادی اور خاندانی قوت بڑھ جائے گی۔

ترجمہ (حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا) اور اے قوم اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو، وہ تم پر خوب بارشیں برسائے گا اور تمہاری قوت کو اور بڑھائے گا اور تم نافرمان ہو کر نہ پھر جاؤ۔

آیت ۶۱

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ
اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ
قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ۝

حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو استغفار اور توبہ کی دعوت دی۔ ان کو اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد دلا کر اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ اور رجوع کے لئے بلایا اور ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بہت نزدیک ہے اور ہر بات خوب سنتا ہے اور جو توبہ و استغفار صدق دل سے کیا جائے اسے سن کر قبول فرماتا ہے۔

ترجمہ اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا اس نے کہا! اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، اسی نے تمہیں زمین سے بنایا اور تمہیں اس میں

آباد کیا پس اس سے معافی مانگو، پھر اس کی طرف رجوع کرو بے شک میرا رب نزدیک ہے قبول کرنے والا۔

آیت ۷۵

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ○

ترجمہ بے شک ابراہیم (علیہ السلام) بردبار، نرم دل اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے تھے......

آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تین صفات بیان فرمائی ہیں:

الحلیم: بردبار...... بُرا سلوک کرنے والوں سے جلدی بدلہ نہ لینے والے...... ایذاء پہنچانے والوں کی ایذاء برداشت کرنے والے...... اپنی نافرمانی کرنے والوں سے درگذر کرنے والے

أواہ...... اللہ تعالیٰ کے خوف سے زیادہ آہیں بھرنے والے

منیب...... توبہ کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ رجوع کرنے والے......

آیت ۸۸

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ○

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ میں تمہاری اصلاح چاہتا ہوں...... میرا اور کوئی مقصد نہیں باقی مجھے اس میں کامیابی ملتی ہے یا نہیں یہ سب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے...... میں اسی کی توفیق سے دعوت دیتا ہوں، اسی کی طاقت پر بھروسہ رکھتا ہوں اور ہر معاملہ میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں...... انابت رجوع الی اللہ اور توبہ کو کہتے ہیں...... دین کے داعی کے لئے یہی صفات اور یہی سوچ لازمی ہے...... حضرت شعیب علیہ السلام کے یہ مبارک الفاظ جو قرآن مجید نے بیان فرمائے ہیں...... اہل

دین اور اہل دعوت کے لئے بہت بڑی دعاء اور توفیق و توبہ کا خزانہ ہیں......

وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ

ترجمہ اور مجھے تو صرف اللہ تعالیٰ ہی سے توفیق حاصل ہوتی ہے میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں......

آیت ۹۰

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ۝

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو توبہ اور استغفار کی دعوت دی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ ''رحیم'' یعنی بہت مہربان اور ''ودود'' محبت فرمانے والا ہے۔ کیسا ہی بڑا اور پرانا مجرم جب سچے دل سے اس کی بارگاہ میں رجوع ہو کر معافی چاہے تو اپنی مہربانی سے معاف فرما دیتا ہے بلکہ اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔

آیت ۱۱۲

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر کے آپ کی محبت اختیار کی...... اللہ تعالیٰ کے دین، اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر مضبوطی سے جمے رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس مجموعہ میں

سورۃ یوسف

کی آیات

۲۹ ۵۳ ۹۲ ۹۷ ۹۸

سورۃ الرّعد

کی آیات

۶ ۱۷ ۳۰

سورۃ ابراہیم

کی آیات

۱۰ ۳۶ ۴۱

سورۃ الحجر

کی آیات

۴۹ ۵۰

کے مضامین توبہ، استغفار اور مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ یوسف

آیت ۲۹

يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۖ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ○

عزیز مصر نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو ہی قصور وار ہے اپنے گناہ کی معافی مانگ۔

''وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ''

معافی مانگنے سے مراد اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو یا حضرت یوسف علیہ السلام سے معافی مانگو......

آیت ۵۳

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْۗءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا:

ترجمہ: میں اپنے نفس کو پاک نہیں کہتا بے شک نفس تو برائی سکھاتا ہے، مگر جس پر میرا رب مہربانی کرے بے شک میرا رب غفور رحیم ہے۔ بڑا بخشنے والا مہربان۔

یعنی انسان کا نفس عمومی طور پر اسے برائی کی ترغیب دیتا ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مدد ہے جو نفس کو برائی سے روکتی ہے۔ میں نے بھی جو اپنی صفائی اور براءت بیان کی ہے وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی خصوصی توفیق اور فضل سے ہے۔ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ سے اشارہ کر دیا کہ نفس امارہ جب توبہ کر کے

''نفس لوامہ'' بن جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی پچھلی تقصیرات اور غلطیاں معاف فرما دیتا ہے بلکہ رفتہ رفتہ اپنی مہربانی سے اسے ''نفسِ مطمئنہ'' کے مقام تک پہنچا دیتا ہے۔

آیت ۹۲

قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جب اپنی غلطی اور ندامت کا اظہار کیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے انہیں معاف فرما دیا۔ اوران کے لئے استغفار فرمایا۔

''لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ''

آج تم پر کوئی الزام (پکڑ) نہیں اللہ تعالیٰ تمہیں بخشے اور وہ سب سے زیادہ مہربان ہے۔ (حاضر مجمع کے لئے استغفار کرنے کے قرآنی الفاظ)

''يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ''

آیت ۹۷

قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ۝

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنے والد محترم سے اپنے لئے استغفار کی درخواست کی۔

ترجمہ انہوں نے کہا اے ہمارے والد! گناہ بخشوا دیجئے (یعنی ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کیجئے بے شک ہم ہی خطا کار تھے)

یعنی توجہ اور دعاء کر کے اللہ تعالیٰ سے ہمارے گناہ معاف کرائیے، ہم سے بڑی بھاری خطائیں ہوئی ہیں، مطلب یہ تھا کہ پہلے آپ معاف کر دیں، پھر صاف دل ہو کر بارگاہ الٰہی میں ہماری مغفرت کی دعاء فرمائیے......

معلوم ہوا کہ اپنے بڑوں اور اللہ تعالیٰ کے مقربین سے اپنے لئے استغفار کرانا چاہئے۔ مگر شرط یہ ہے

کہ اپنے گناہوں پر ندامت ہو اور خود بھی استغفار کرتے ہوں۔

آیت ٩٨

قَالَ سَوۡفَ اَسۡتَغۡفِرُ لَكُمۡ رَبِّیۡ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ۝

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے وعدہ فرمایا:

ترجمہ کہا، میں عنقریب اپنے رب سے تمہارے لئے معافی مانگوں گا بے شک وہ غفور رحیم ہے۔

یعنی قبولیت کی گھڑی میں استغفار کروں گا، مراد اس سے جمعہ کی شب یا تہجد کا وقت تھا۔ معلوم ہوا کہ ان اوقات میں اپنے لئے اور دوسروں کے لئے استغفار کا اہتمام کرنا چاہئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الرعد

آیت ٦

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

یہ کافر ضد اور استہزاء میں کہتے ہیں کہ ہم ایمان نہیں لاتے ہم پر جلدی عذاب لے آؤ حالانکہ پہلی اُمتوں پر عذاب کے واقعات ان کے سامنے ہیں۔ ان پر بھی عذاب لانا کوئی مشکل نہیں مگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے گناہ اور جرائم معاف فرمانے والے ہیں اللہ تعالیٰ کی یہی شان مغفرت عذاب کو روکے ہوئے ہے۔ لیکن جب ظلم اور شرارتوں کا سلسلہ حد سے بڑھ جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا بھی ہے۔

آیت ٢٧

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۝

ہدایت اسے ملتی ہے جو اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے...... ہدایت برائے اہل انابت

ترجمہ اور کافر کہتے ہیں، اس پر اس کے ربّ کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری...... کہہ دیجئے! اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو اسکی طرف رجوع کرتا ہے اسے اپنے تک پہنچنے کا راستہ دکھاتا ہے......

آیت ۳۰

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاۡ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ
مَتَابِ○

ترجمہ کہہ دیجئے وہی میرا رب ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے۔

''هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ''

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ ابراہیم

آیت ۱۰

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝

اللہ تعالیٰ تمہیں بلاتے ہیں تاکہ تمہیں مغفرت عطاء فرمائیں اور تمہیں دنیا کے اس عذاب سے بھی بچائیں جو کفر و شرارت پر قائم رہنے والوں پر نازل ہوتا ہے۔

ترجمہ ان کے رسولوں نے کہا، کیا تمہیں اللہ میں شک ہے، جس نے آسمان اور زمین بنائے وہ تمہیں بلاتا ہے تاکہ تمہارے کچھ گناہ بخشے اور تمہیں ایک مقررہ وقت تک مہلت دے۔

آیت ۳۶

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعاء کی۔ یا اللہ مجھے اور میری اولاد کو بتوں سے بچا لیجئے...... یہ بت اور مورتیاں بہت سے لوگوں کو گمراہ کرنے کا سبب بنی ہیں۔ یا اللہ ان میں سے جو خالص توحید پر آ گیا وہ میری جماعت میں شامل ہے اور جس نے میرا کہنا نہ مانا تو آپ غفور رحیم ہیں۔ آپ اپنی بخشش اور مہربانی سے اسے توبہ کی توفیق دے سکتے ہیں۔

آیت ۴۱

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ○

اپنے لئے، اپنے والدین اور تمام ایمان والوں کے لئے استغفار۔ (قرآن مجید کا بیان فرمودہ ایک جامع استغفار)

''رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ''

اے ہمارے رب...... مجھے اور میرے ماں باپ کو اور ایمان والوں کو حساب قائم ہونے کے دن بخش دے۔

یہ دعاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مانگی۔ انہوں اپنے والد کے لئے بعد میں استغفار ترک فرما دیا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الحجر

آیت ۴۹، ۵۰

نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○

وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ○

میرے بندوں کو اطلاع کر دیجئے کہ اگر تم میرے ہو جاؤ گے تو میں غفور رحیم ہوں بخشنے والا مہربان۔
اور اگر میرے مخالف بنو گے تو میرا عذاب بڑا دردناک ہے۔

بہت عظیم الشان بشارت ہے کہ گناہ گاروں کو اپنا بندہ قرار دے کر اپنی مغفرت اور رحمت کی بشارت دی تا کہ وہ سچی توبہ کر کے...... واقعی اللہ تعالیٰ کے بندے بن جائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس مجموعہ میں

سورۃ النحل

کی آیات

۱۸ ۱۱۰ ۱۱۵ ۱۱۹

سورۃ الاسراء

کی آیات

۲۵ ۴۴

سورۃ الکہف

کی آیات

۵۵ ۵۸

سورۃ مریم

کی آیات

۴۷ ۶۰

کے مضامین توبہ، استغفار اور مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ النحل

آیت ۱۸

وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ○

ترجمہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننے لگو تو ان کا شمار نہیں کر سکو گے، بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے بخشنے والا مہربان۔

یعنی تمہارے گناہوں اور خطاؤں کے باوجود مغفرت و رحمت فرما کر تمہیں اپنی نعمتیں عطاء فرماتا ہے۔ یا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں، ان نعمتوں کا پورا شکر تو تم ادا کر ہی نہیں سکتے۔ لہٰذا شکر ادا کرنے میں جو کوتاہی رہ جاتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرماتا ہے اور تھوڑے سے شکر پر بہت سا اجر عطاء فرماتا ہے۔ یا یہ کہ جو شخص ناشکری سے توبہ کر کے شکر گزار بن جائے اللہ تعالیٰ اسے مغفرت و رحمت عطاء فرماتے ہیں۔

آیت ۱۱۰

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا فُتِنُوۡا ثُمَّ جٰهَدُوۡا وَصَبَرُوۡۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنۡۢ بَعۡدِهَا لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ○

مکہ مکرمہ میں مسلمانوں پر کفار نے شدید مظالم ڈھائے اور انہیں کلمہ کفر کہنے پر مجبور کیا۔ بعض مسلمانوں نے مجبور ہو کر صرف زبان سے کلمہ کفر کہہ لیا، اس کے بعد انہوں نے ہجرت کی، جہاد کیا اور بڑی استقامت کے ساتھ اسلام پر ڈٹے رہے، ان کے بارے میں فرمایا گیا اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے وہ

پچھلی خطاء معاف ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نصیب ہوئی۔ ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ ہجرت و جہاد اسباب مغفرت ہیں۔

ترجمہ پھر بے شک تیرا رب ان کے لئے جنہوں نے سخت آزمائش میں پڑنے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کرتے رہے اور قائم رہے بے شک تیرا رب ان باتوں کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔

آیت ۱۱۵

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

ترجمہ اللہ تعالیٰ نے تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت حرام کیا ہے اور وہ چیز بھی جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام سے پکاری گئی ہو پھر جو کوئی بھوک کے مارے مجبور ہو جائے نہ وہ باغی ہو اور نہ حد سے گزرنے والا تو اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے، بخشنے والا مہربان۔

یعنی حقیقی مجبوری بھی اسباب مغفرت میں سے ہے۔

آیت ۱۱۹

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

توبہ کے بارے میں کھلا اعلان، عظیم الشان فضل اور سخاوت۔

ترجمہ پھر تیرا رب ان کے لئے جو جہالت (یعنی نادانی) سے برے کام کرتے رہے، پھر اس کے بعد انہوں نے توبہ کرلی اور سدھر گئے بے شک تیرا رب اس (توبہ) کے بعد یقینا بخشنے والا مہربان ہے۔ ''لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ''

جہالت یعنی نادانی سے اس لئے فرمایا کہ...... انسان جو گناہ اور نافرمانی بھی کرتا ہے خواہ جان بوجھ کر کرے وہ فی الحقیقت بے عقل اور نادان بن کر ہی کرتا ہے۔ جب بندہ توبہ کر لے اور نیک اعمال میں لگ جائے تو اللہ تعالیٰ گذشتہ تمام گناہ معاف فرما دیتے ہیں خواہ کتنے ہی سخت گناہ کیوں نہ ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الاسراء (بنی اسرائیل)

آیت ۲۵

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا○

ترجمہ: تمہارا رب خوب جانتا ہے جوتمہارے دلوں میں ہے۔ اگرتم نیک ہو گئے تو وہ (توبہ اور رجوع) کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔ ''فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا''

یعنی والدین کی تعظیم، ان کی خدمت اور ان کے سامنے تواضع یہ سب کچھ دل سے ہونا چاہئے اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کے احوال جانتا ہے۔ اگرتم واقعی دل سے نیک اور سعادت مند ہوئے اور کبھی وقتی طور پر والدین کے معاملہ میں کچھ کمی کوتاہی ہوگئی، پھر اس پر توبہ اور رجوع کیا تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ دل کی درستگی، دل کی اصلاح اور دل میں اچھی نیت یہ اسباب مغفرت میں سے ہیں۔

آیت ۴۴

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا○

ترجمہ: ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہے سب اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور ایسی کوئی چیز نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے بے شک وہ حلیم و غفور ہے، تحمل والا، بخشنے والا۔

یعنی ایسی عظیم ذات کہ تمام مخلوقات جس کی تسبیح اور عبادت میں لگی ہوئی ہیں، تم اس کے لئے شریک ٹھہراتے ہو، اس کے لئے (نعوذ باللہ) اولاد ثابت کرتے ہو، یہ ایسی گستاخی تھی کہ تمہیں فوراً ہلاک کر دیا جاتا لیکن وہ ''حلیم'' ہے جلدی نہیں پکڑتا اور ''غفور'' ہے کہ توبہ کر لو تو معاف کر دیتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الکہف

آیت ۵۵

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ○

یہ کفار مکہ جو ایمان نہیں لا رہے اور اپنے کفر سے توبہ استغفار نہیں کر رہے۔ یہ دراصل اپنے اوپر عذاب کو دعوت دے رہے ہیں۔ کہ ان پر بھی پہلی قوموں کی طرح عذاب آ جائے۔ پھر ایسا ہی ہوا اور انہوں نے غزوہ بدر کے موقع پر عذاب کا منظر دیکھ لیا۔

ترجمہ اور جب ان کے پاس ہدایت آئی تو انہیں ایمان لانے اور اپنے رب سے معافی مانگنے سے کسی چیز نے نہیں روکا سوائے اس کے کہ انہیں پہلی امتوں کا سا معاملہ پیش آئے، یا عذاب ان کے سامنے آ جائے۔

آیت ۵۸

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ○

اللہ تعالیٰ ''الغفور'' ہیں، بخشنے والے اور ''ذوالرحمۃ'' ہیں، رحمت و مہربانی فرمانے والے۔

یعنی کفار و معاندین کے کرتوت تو ایسے ہیں کہ عذاب پہنچنے میں ذرا بھی تاخیر نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ کا تحمل اور مغفرت فوری عذاب نہیں آنے دیتے۔ وہ اپنی رحمت سے ایک خاص وقت تک ڈھیل دیتا ہے اور

سخت سے سخت مجرم کو بھی موقع دیتا ہے کہ وہ توبہ کر کے اپنے گناہ بخشوا لے اور ایمان قبول کر کے رحمت کا مستحق بن جائے۔

ترجمہ اور تیرا رب بڑا بخشنے والا، رحمت والا ہے اگر ان کے کئے پر انہیں پکڑنا چاہتا تو فوراً ہی عذاب بھیج دیتا پر ان کے لئے ایک وقت مقرر ہے (تب) اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ نہ پائیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ مریم

آیت ۴۷

قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ○

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد سے کہا کہ میں آپ کے لئے اپنے رب سے استغفار کروں گا وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے......پھر یہ وعدہ پورا فرمایا اور استغفار کیا مگر پھر جب معاملہ واضح ہو گیا تو ترک کر دیا۔

آیت ۶۰

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ○

ترجمہ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کئے پس وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کا ذرا نقصان نہ کیا جائے گا......

یعنی توبہ کا دروازہ کسی مجرم کے لئے بند نہیں۔ یہ نمازوں کو ضائع کرنے والے اور شہوات میں پڑنے والے مجرم بھی اگر سچی توبہ کریں اور اعمال صالحہ کا راستہ اختیار کریں تو ان کے لئے بھی جنت کے دروازے کھلے ہیں۔ توبہ کے بعد جو نیک اعمال کریں گے تو ان میں ان کے ساتھ سابقہ جرائم کی وجہ سے کچھ کمی نہیں کی جائے گی......یعنی توبہ کرنے والا بالکل ویسا ہے جیسا کہ گناہ نہ کرنے والا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس مجموعہ میں

سورۃ طٰہٰ

کی آیات

۴۰ ۷۳ ۸۲ ۱۲۳

سورۃ الانبیاء

کی آیات

۸۷ ۸۸

سورۃ الحج

کی آیات

۵۰ ۶۰

سورۃ المؤمنون

کی آیات

۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۸

کے مضامین توبہ، استغفار اور مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ طٰہٰ

آیت ۴۰

اِذۡ تَمۡشِیۡۤ اُخۡتُکَ فَتَقُوۡلُ هَلۡ اَدُلُّکُمۡ عَلٰی مَنۡ یَّکۡفُلُهٗ ؕ فَرَجَعۡنٰکَ اِلٰۤی اُمِّکَ کَیۡ تَقَرَّ عَیۡنُهَا وَ لَا تَحۡزَنَ ۬ؕ وَ قَتَلۡتَ نَفۡسًا فَنَجَّیۡنٰکَ مِنَ الۡغَمِّ وَ فَتَنّٰکَ فُتُوۡنًا ۬ فَلَبِثۡتَ سِنِیۡنَ فِیۡۤ اَهۡلِ مَدۡیَنَ ۬ ثُمَّ جِئۡتَ عَلٰی قَدَرٍ یّٰمُوۡسٰی ○

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کے احسانات کا تذکرہ۔ اس میں فرمایا گیا ''وَقَتَلۡتَ نَفۡسًا'' اور آپ نے ایک شخص کو مار ڈالا...... ''فَنَجَّیۡنٰکَ مِنَ الۡغَمِّ'' پھر ہم نے آپ کو غم سے نجات دی...... یعنی جب آپ کے ہاتھ سے ایک قبطی مارا گیا تو آپ کو دو پریشانیاں ہوگئیں ایک یہ کہ...... اس قتل پر آخرت میں مؤاخذہ ہوگا، پکڑ ہوگی۔ اور دوسرا یہ کہ دنیا میں بھی اس پر گرفتاری ہوگی...... اللہ تعالیٰ نے دونوں غموں اور پریشانیوں سے نجات دی، اخروی پریشانی سے اس طرح کہ توبہ کی توفیق بخشی جو قبول ہو گئی اور دنیوی پریشانی سے اس طرح کہ فرعون کی مملکت سے نکال کر آزاد علاقے مدین پہنچا دیا......

آیت ۷۳

اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِیَغۡفِرَ لَنَا خَطٰیٰنَا وَ مَاۤ اَکۡرَهۡتَنَا عَلَیۡهِ مِنَ السِّحۡرِ ؕ وَ اللّٰهُ خَیۡرٌ وَّ اَبۡقٰی ○

فرعون نے جب اپنے جادوگروں کو دھمکی دی کہ میں تمہیں قتل کردوں گا، لٹکا دوں گا تو انہوں نے کہا ہم ایسے صاف اور واضح دلائل دیکھ کر اب تیری خاطر کفر پر نہیں رہ سکتے، ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضاء کے

مقابلے میں تیری کوئی پرواہ نہیں......تو جو کچھ کر سکتا ہے کر گزر تو زیادہ سے زیادہ یہی کر سکتا ہے کہ ہمیں قتل کر دے تو ہمیں اس کی فکر نہیں، ہم اب آخرت کی ہمیشہ کی زندگی اور کامیابی کو اپنا مقصد بنا چکے ہیں دنیا کے رنج و راحت کی کوئی فکر نہیں تمنا صرف یہ ہے کہ ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے۔ اور ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے خصوصاً وہ گناہ جو ہمیں تیرے خوف سے زبردستی کرنا پڑا، یعنی حق کا مقابلہ جادو سے کیا......ہمیں اپنے رب کی رضاء اور مغفرت چاہئے۔

ترجمہ بے شک ہم اپنے رب پر ایمان لائے ہیں تا کہ وہ ہمارے گناہ بخش دے اور جو تو نے ہم سے زبردستی جادو کرایا اور اللہ تعالیٰ بہتر اور سدا باقی رہنے والا ہے۔

آیت ۸۲

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ۝

اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کے لئے ''غَفَّار'' ہے۔

ترجمہ بے شک میں بڑا بخشنے والا ہوں اس کو جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے کام کرے پھر ہدایت پر قائم رہے۔

پچھلی آیت میں ان کا بیان تھا جو اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں مانتے اور سرکشی کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے اب اس آیت میں ان کا بیان ہے جن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت نازل ہوتی ہے یعنی کتنا ہی بڑا مجرم ہو اگر سچے دل سے تائب ہو کر ایمان اور عمل صالح کا راستہ اختیار کر لے اور پھر موت تک اسی پر قائم رہے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں بخشش اور رحمت کی کمی نہیں۔

آیت ۱۲۳

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ ۝

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی۔

ترجمہ پھر اس کے رب نے اسے نواز دیا (یعنی اپنا قرب عطاء فرمایا) پھر اس کی توبہ قبول فرمائی اور رہنمائی فرمائی (کہ کس طرح توبہ پر قائم رہنا ہے)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الانبیاء

آیت ۸۷،۸۸

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

ان دو آیات میں حضرت یونس علیہ السلام کے قصہ کو بیان فرمایا ہے کہ وہ اپنی قوم سے ناراض ہو کر غصہ میں وہاں سے نکل گئے۔ ان کو اندازہ نہ تھا کہ اس پر ان کی پکڑ ہو گی۔ پھر جب مچھلی نے ان کو نگل لیا تو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور توحید بیان کی اور اپنی خطا پر استغفار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے استغفار کو قبول فرمایا اور انہیں اس تنگی اور مصیبت سے نجات دی۔ اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اسی طرح نجات دیتے ہیں، جب وہ اپنی غلطی کا اعتراف کر کے اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں۔

حضرت یونس علیہ السلام کی تسبیح اور استغفار کے الفاظ یہ تھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ

ترجمہ کوئی معبود (اور حاکم) نہیں سوائے تیرے، تو بے عیب ہے، بے شک میں تھا گناہگاروں میں سے۔

یہ ایسے جامع الفاظ ہیں کہ...... ان میں تہلیل بھی ہے، تسبیح بھی ہے اور استغفار بھی ہے۔ احادیث میں اس دعاء کی بہت فضیلت آئی ہے اور اُمت نے ہمیشہ پریشانیوں اور مصیبتوں میں اس کو مجرب پایا ہے۔ (یہ قرآن مجید کا بیان فرمودہ استغفار ہے اور اس میں اسم اعظم کی تاثیر ہے)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الحج

آیت ۵۰

فَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ○

ترجمہ پھر جولوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے مغفرت (یعنی بخشش) اور عزت کی روزی ہے۔

ایمان اور اعمال صالحہ اسباب مغفرت ہیں۔

آیت ۶۰

ذٰلِكَ ۚ وَمَنۡ عَاقَبَ بِمِثۡلِ مَا عُوۡقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِىَ عَلَيۡهِ لَيَنۡصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوۡرٌ ○

مظلوم اگر ظالم سے برابر کا بدلہ لے۔ پھر ظالم اس پر دوبارہ زیادتی کرنے آجائے تو اللہ تعالیٰ کی مدد اس مظلوم کے ساتھ ہوگی۔ بدر کی لڑائی میں مسلمانوں نے مشرکین مکہ کی ایذاء کا بدلہ لیا پھر مشرکین مکہ دوبارہ زیادتی کرنے آگئے، احد اور احزاب میں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق مسلمانوں کی مدد فرمائی۔ بے شک اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا، بخشنے والا ہے۔

''اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوۡرٌ''

یعنی اگر مسلمان برابر کا بدلہ لینے میں کوئی غلطی کر بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والے، بخشنے والے ہیں۔ اور دوسرا اس میں یہ اشارہ ہے کہ بندوں کو بھی آپس میں اپنے ذاتی معاملات میں معافی اور درگذر کی صفت اپنانی چاہیے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ المؤمنون

آیت ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ○

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ○

اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ○

دنیا میں استغفار کرنے والے مؤمنین کا عظیم الشان مقام، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کفار کے سامنے ان کی تعریف فرمائیں گے اور ان کی کامیابی کا اعلان فرمائیں گے۔

ترجمہ میرے بندوں میں سے ایک گروہ تھا جو کہتے تھے، اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو بہت رحم کرنے والا ہے۔

پس تم (کافروں) نے ان کی ہنسی اڑائی، یہاں تک کہ ان کے پیچھے تم میری یاد بھول گئے اور تم ان سے ہنسی ہی کرتے رہے، آج میں نے انہیں ان کے صبر کا بدلہ دیا کہ وہی ہیں کامیاب۔

(قرآن مجید کا بیان فرمودہ مقبول استغفار)

”رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ“

کفار اور منافقین دنیا میں خود کو عقلمند اور کامیاب سمجھتے ہیں۔ اور ان مسلمانوں کا مذاق اڑاتے ہیں جو دعاء اور استغفار میں لگے رہتے ہیں۔

آیت ۱۱۸

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۞

اللہ تعالیٰ حکم فرماتے ہیں کہ ہم ان سے مغفرت اور رحمت کا سوال کریں۔

(استغفار کا تاکیدی حکم)

ترجمہ اور کہو اے میرے رب! معاف کر اور رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

(قرآن مجید کا تلقین فرمودہ استغفار)

"رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس مجموعہ میں

سورۃ النور

کی آیات

۵ ۱۰ ۲۲ ۲۶ ۳۱ ۳۳ ۶۲

سورۃ الفرقان

کی آیات

۶ ۷۰ ۷۱

سورۃ الشعراء

کی آیات

۵۱ ۸۲ ۸۶

کے مضامین توبہ، استغفار اور مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ النور

آیت ۵

اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ وَ اَصۡلَحُوۡا ۚ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ○

بدکاری کی جھوٹی تہمت لگانے والے فاسق ہیں، اور اب آئندہ ان کی گواہی بھی قبول نہیں ہوگی۔ یعنی وہ ایسے امانت دار شرفاء کی جماعت سے نکل گئے جن کی گواہی اسلامی عدالت میں قبول کی جاتی ہے۔لیکن اگر وہ توبہ کر لیں اور سدھر جائیں تو اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ وہ انہیں بخش دے گا اور ان کا شمار فاسقوں، نافرمانوں میں نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ رحیم ہے کہ مہربانی فرما کر انہیں توبہ کی توفیق عطا فرمائی۔ لیکن آئندہ ان کی گواہی قبول ہوگی یا نہیں؟ اس میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے۔

آیت ۱۰

وَ لَوۡ لَا فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ وَ رَحۡمَتُہٗ وَ اَنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ حَکِیۡمٌ ○

اگر خاوند اپنی بیوی پر بدکاری کی تہمت لگائے اور چار گواہ پیش نہ کر سکے تو اس میں عام قانون سے الگ ایک قانون ہے جسے ''لعان'' کہتے ہیں۔ جس کی تفصیل اس آیت سے پچھلی دو آیات میں ہے۔ اس آیت میں یہ فرمایا گیا کہ...... لعان کا یہ حکم اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور رحمت ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان توابیت اور حکمت کا مظہر ہے۔ اگر یہ حکم نہ ہوتا تو خاوند اور بیوی میں سے جھوٹے کا پردہ فاش ہو جاتا اور شرعی سزا بھی کسی فریق پر جاری ہوتی، لیکن رحمت الٰہی نے دونوں کو ڈھانپ لیا کہ جو سچا ہے وہ سزا سے بچ گیا اور جو جھوٹا ہے اس کی پردہ پوشی فرمائی اور مہلت دی گئی کہ وہ اپنی زندگی میں سچی توبہ کر لے۔ اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمانے والے ہیں۔

ترجمہ اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا، حکمت والا ہے (تو کیا کچھ نہ ہوتا)۔

آیت ۲۲

وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○

حضرت سیّدہ مطہرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں میں بعض مسلمان بھی نادانی سے شامل ہو گئے تھے۔ ان میں حضرت مسطح رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ مسکین تھے، مہاجر تھے اور بدری تھے۔ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی یا بھانجے تھے۔ اس واقعہ سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ان کی مالی امداد فرمایا کرتے تھے۔ واقعہ افک کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ آئندہ مسطح کی امداد نہیں کروں گا۔ اسی طرح بعض دوسرے مالدار صحابہ نے بھی قسم کھائی کہ تہمت میں حصہ لینے والوں کو کبھی صدقہ، خیرات نہیں دیں گے۔ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی، یعنی تم میں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے دینی مقام اور مالی وسعت عطا فرمائی ہے انہیں لائق نہیں کہ ایسی قسمیں کھائیں، ان کا ظرف بہت بڑا اور ان کے اخلاق بہت بلند ہونے چاہییں۔ بہادری تو یہ ہے کہ برائی کا بدلہ بھلائی سے دیا جائے، محتاج رشتہ داروں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں پر خرچ نہ کرنے کی قسم کھانا بزرگوں اور بہادروں کا کام نہیں۔ تمہاری شان یہ ہونی چاہیے کہ غلطی کرنے والوں کو معاف کرو اور ان سے درگذر کرو۔ ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی مغفرت اور معافی عطاء فرمائے گا۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے؟ اس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے میرے رب! میں چاہتا ہوں کہ آپ میری مغفرت فرمائیں۔ پھر اپنی قسم کا کفارہ دیا اور کہا:

اب میں کبھی خرچہ بند نہیں کروں گا۔ چنانچہ امداد جاری فرما دی بلکہ بعض روایات میں ہے کہ پہلے سے دگنی کر دی۔

دوسروں کو معاف کرنا اسبابِ مغفرت میں سے ہے۔ معاف کرو، معافی پاؤ۔

''وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ''

آیت ۲۶

اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ ۚ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ۝

پاک اور باکردار لوگ ان باتوں سے بری ہیں جو گندے لوگ ان پر کرتے ہیں۔ اور ان گندے لوگوں کی باتوں اور تہمتوں پر صبر کرنے کی وجہ سے پاک لوگوں کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اور جو ان کو ذلیل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے آخرت میں عزت والی روزی مقرر فرما دی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس آیت پر شکر ادا کرتی تھیں......

فرمایا:

''خُلِقْتُ طَیِّبَةً وَّوُعِدْتُ مَغْفِرَةً وَّرِزْقًا كَرِیْمًا''

کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ''طیبہ'' یعنی پاکیزہ فرمایا، اور ان کے لئے مغفرت اور عزت والی روزی کا وعدہ فرمایا۔

ترجمہ: ناپاک عورتیں، ناپاک مردوں کے لیے ہیں اور ناپاک مرد، ناپاک عورتوں کے لیے ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ہیں، وہ لوگ صاف ہیں ان باتوں سے جو یہ (گندے لوگ ان کے بارے میں) کہتے ہیں، ان کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

(کردار کی پاکیزگی اور اس کے باوجود تہمتوں کا لگنا یہ اسباب مغفرت میں سے ہے)۔

آیت ۳۱

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۚ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اپنی نگاہوں اور شرم گاہوں کی گناہ سے حفاظت کریں اور مسلمان عورتیں پردے کا اہتمام کریں۔ اور ایسی چال بھی نہ چلیں جس سے زیورات کی آواز دوسروں کو سنائی دے۔ ان تمام احکام کے بعد فرمایا:

ترجمہ اور اے ایمان والو! تم سب اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو تاکہ کامیابی پاؤ۔

یعنی پہلے جو غلطیاں ہو چکی ہیں ان سے توبہ کرو اور آئندہ ہر مرد اور عورت اپنی تمام حرکات و سکنات اور اپنے چال چلن میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی پیروی کرے اسی میں تمہارے لیے دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔

آیت ۳۳

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۗ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ

وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ۭ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَي الْبِغَاۗءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

جاہلیت میں بعض لوگ اپنی باندیوں سے بدکاری کا پیشہ کراتے تھے۔ رئیس المنافقین ابن اُبی کے پاس بھی کئی باندیاں تھیں جن سے بدکاری کرا کر پیسہ کماتا تھا۔ ان میں سے بعض باندیاں مسلمان ہوگئیں تو انہوں نے یہ گناہ کرنے سے انکار کیا۔ اس پر وہ ملعون ان پر تشدد کر کے انہیں مجبور کرتا تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ کام تو ویسے ہی حرام اور ناجائز ہے اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی ناپاک اور حرام ہے۔ لیکن جب باندیاں بھی نہ چاہیں اور انہیں مال کی خاطر اس پر مجبور کیا جائے تو اس گناہ کی شدت، سزا اور شناعت اور بڑھ جاتی ہے۔ لیکن وہ مجبور مسلمان باندیاں جن کو ظلم و تشدد کے ساتھ اس کام پر مجبور کیا جاتا ہے ان کے لیے اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

(حقیقی مجبوری اور بے بسی اسباب مغفرت میں سے ہے)۔

آیت ۶۲

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓي اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

حقیقی ایمان والے وہ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب کسی اجتماعی کام میں شریک ہوں مثلاً جہاد، جمعہ، عیدین، مشورہ وغیرہ...... تو آپ ﷺ کی اجازت کے بغیر اٹھ کر نہ جائیں۔ ان میں سے جو کسی عذر کی وجہ سے اجازت مانگتے ہیں وہ ایمان والے ہیں...... اور آپ ﷺ کو اختیار ہے کہ جس کو مناسب سمجھیں رخصت اور اجازت مرحمت فرمائیں...... اور آپ ﷺ جس کو چھٹی یا رخصت دیں اس

کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں۔ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے، بخشنے والا مہربان۔

اجتماعی کام اور آپ ﷺ کی صحبت سے محرومی...... خواہ کسی عذر کی وجہ سے ہو ایک نقصان ہے۔

آپ ﷺ ان کے لئے استغفار فرمائیں گے تو اس کی برکت سے اس نقصان کی تلافی ہو جائے گی۔

استغفار کا ایک ثمرہ اور فائدہ یہ معلوم ہوا کہ اس کی برکت سے بڑے نقصانات کی تلافی ہو جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الفرقان

آیت ۶

قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝

کافر کہتے ہیں کہ قرآن مجید (نعوذ باللہ) ایک گھڑی ہوئی کتاب ہے، جس میں سوائے پرانے قصوں کے اور کچھ نہیں، اس آیت مبارکہ میں انہیں جواب دیا گیا کہ یہ کتاب اس اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے جو آسمانوں اور زمین کے تمام رازوں اور خفیہ حقائق کو جانتا ہے، وہ غفور اور رحیم ہے اور یہ اس کی مغفرت اور رحمت کا فیض ہے کہ ایسی عظیم الشان، رہنما کتاب نازل فرمائی ہے، جس میں علم، عمل اور کامیابی کا ہر راز موجود ہے جو بھی اس کتاب میں غور کرے گا وہ سمجھ لے گا کہ یہ کتاب کسی انسان کی تیار کردہ نہیں ہوسکتی۔ پھر جو اتنی روشن دلیلیں دیکھ کر انکار کرتے ہیں ان کو اکثر فوراً سزا نہیں دیتا وہ غفور رحیم ہے۔

آیت ۷۰

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝

پچھلی آیت میں تین بڑے گناہوں اور ان کی سزا کا تذکرہ ہے:

① اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معبود بنانا......

② کسی کو ناحق قتل کرنا......

(۳) زنا کرنا......

جوان تینوں میں مبتلا ہوگا وہ جہنم کی سخت آگ میں دگنا عذاب جھیلے گا اور اس میں ہمیشہ ذلیل ہوتا رہے گا......اس آیت میں فرمایا۔

ترجمہ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کئے سو ان کو بدل دے گا، اللہ برائیوں کی جگہ بھلائیاں اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

یعنی سچی توبہ سے یہ تینوں گناہ معاف ہوجائیں گے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیکیوں کی توفیق ملے گی اور مسلسل توبہ کی برکت سے ان کے گناہوں کے برابر ان کو نیکیاں عطاء فرمادی جائیں گی۔

سبحان اللہ! کتنا بڑا احسان اور کتنی عظیم سخاوت اور مغفرت ہے۔

آیت ۷۱

وَمَنۡ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوۡبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا۝

پچھلی آیت میں ان کافروں کی توبہ کا تذکرہ تھا جو ایمان لے آئیں، اس آیت میں ان مسلمانوں کا تذکرہ ہے جن سے حالت اسلام میں گناہ ہوجائیں وہ بھی جب توبہ کرے یعنی پھر برے کام سے تو اللہ کے یہاں جگہ پائے۔

ترجمہ اور جس نے توبہ کی اور نیک کام کئے تو اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی مغفرت و رحمت میں جگہ پاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الشعراء

آیت ۵۱

إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا أَنْ كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ۝

مغفرت اتنی بڑی نعمت ہے کہ......اس کی خاطر ہر قربانی حاضر ہے۔فرعون کے جادوگروں نے جب ایمان کا اعلان کیا تو فرعون نے انہیں مارنے، کاٹنے اور لٹکانے کی دھمکیاں دیں۔انہوں نے کہا: موت اور سب قبول ہے تاکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی مغفرت مل جائے۔

ترجمہ (وہ جادوگر بولے) ہم اس بات کی طمع (یعنی غرض) رکھتے ہیں، ہمارا رب ہمارے گناہوں کو بخش دے۔اس لئے کہ ہم سب سے پہلے ایمان والے ہیں۔

(یعنی فرعون کے سامنے بھرے مجمع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت پر سب سے پہلے ہم نے ایمان قبول کیا)

آیت ۸۲

وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ۝

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بیان کہ میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی طمع رکھتا ہوں۔

ترجمہ اور وہ (اللہ) کہ مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میرے گناہ بخش دے۔

یعنی کسی معاملہ بھول، چوک یا اپنے درجہ کے موافق خطاء و تقصیر ہو جائے تو اسی کی مہربانی سے معافی

کی توقع ہوسکتی ہے، کوئی دوسرا معاف کرنے والا نہیں۔

آیت ۸۶

وَاغْفِرْ لِاَبِیْۤ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّیْنَ ۝

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے لئے مغفرت مانگی...... بعد میں اس کی ممانعت ہوگئی تو یہ دعاء ترک فرمادی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس مجموعہ میں

سورۃ النمل

کی آیاتؒ

۱۱ ۴۴ ۴۶

سورۃ القصص

کی آیاتؒ

۱۶ ۶۷

سورۃ العنکبوت

کی آیتؒ

۷

سورۃ الرّوم

کی آیاتؒ

۳۱ ۳۳

کے مضامین توبہ، استغفار اور مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ النمل

آیت ۱۱

اِلَّا مَنۡ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسۡنًۢا بَعۡدَ سُوۡٓءٍ فَاِنِّىۡ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ○

پچھلی آیت میں فرمایا کہ اے موسیٰ آپ نہ ڈریں۔ کیونکہ میرے حضور میں رسول نہیں ڈرا کرتے......یعنی میرے ہاں تو صرف ظالموں کو ڈرنا چاہئے اور آپ رسول ہیں آپ کیوں ڈریں۔

اس آیت میں سمجھایا کہ ظالم بھی اگر توبہ کرلیں تو ان کے لئے ہماری مغفرت ورحمت کا دروازہ کھلا ہے......پھر ان کو بھی ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

ترجمہ مگر جس نے ظلم کیا پھر برائی کے بعد اسے نیکیوں سے بدل دیا ہو تو میں بخشنے والا مہربان ہوں۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور میں پہنچ کر خوف اور خطرہ صرف ان کو ہونا چاہئے جو کوئی زیادتی اور گناہ کر کے آئے ہوں۔لیکن اگر وہ بھی برائی کے بعد سچی توبہ کرلے اور نیکیاں کر کے برائی کے اثر کو مٹا دے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف فرمانے والا ہے۔

آیت ۴۴

قِيۡلَ لَهَا ادۡخُلِى الصَّرۡحَ‌ۚ فَلَمَّا رَاَتۡهُ حَسِبَـتۡهُ لُـجَّةً وَّكَشَفَتۡ عَنۡ سَاقَيۡهَا‌ ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرۡحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنۡ قَوَارِيۡرَ ؕ قَالَتۡ رَبِّ اِنِّىۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِىۡ وَاَسۡلَمۡتُ مَعَ سُلَيۡمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ○

ملکہ بلقیس کی توبہ۔

''رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ وَاَسۡلَمۡتُ مَعَ سُلَیۡمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ''

ترجمہ کہنے لگی اے میرے رب میں نے (کفر وشرک کر کے) اپنے نفس پر ظلم کیا تھا اور میں نے سلیمان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی فرمانبردار ہوئی، جو سارے جہان کا رب ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام ایک جگہ تشریف فرما تھے، راستہ میں پتھروں کی جگہ شیشے کا فرش تھا یہ چمکدار شیشہ دور سے یوں نظر آتا تھا جیسے پانی لہرا رہا ہو، اور ممکن ہے کہ شیشے کے نیچے واقعی پانی ہو۔ ملکہ بلقیس وہاں پہنچی تو اس نے پانی سمجھ کر پنڈلیاں کھول لیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ شیشے کا فرش ہے پانی نہیں۔ بلقیس کو اپنی عقل کا قصور اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی عقل کا کمال معلوم ہوا۔ وہ جان گئی کہ دین کے معاملہ میں بھی جو یہ سمجھے ہیں وہی صحیح ہوگا۔ گویا حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو متنبہ فرمایا کہ سورج اور ستاروں کی چمک دیکھ کر ان کو خدا سمجھ لینا ایسا ہی دھوکہ ہے، جیسے آدمی شیشہ کی چمک دیکھ کر پانی کا گمان کر لے۔

آیت ۴۶

قَالَ يٰقَوۡمِ لِمَ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبۡلَ الۡحَسَنَةِ ۚ لَوۡلَا تَسۡتَغۡفِرُوۡنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ○

حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو استغفار کی طرف بلایا۔

ترجمہ (حضرت صالح علیہ السلام نے) کہا اے میری قوم بھلائی سے پہلے برائی (یعنی عذاب) کو کیوں جلدی مانگتے ہو اللہ تعالیٰ سے استغفار کیوں نہیں کرتے (یعنی گناہوں کی معافی اور بخشش کیوں نہیں مانگتے) تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

حضرت صالح علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو بہت سمجھایا اور وہ نہ مانی تو آپ نے ان کو عذاب سے ڈرایا۔ وہ ضد میں آکر کہنے لگے کہ اگر آپ سچے ہیں تو جلدی عذاب لے آئیں۔ اس پر

حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم ایمان اور توبہ کی بھلائی پر تو آئے نہیں الٹا برائی یعنی عذاب کو جلدی مانگ رہے ہو، عذاب آیا تو تمہارا کچھ بھی نہ بچے گا، ابھی موقع ہے گناہوں سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمت وحفاظت میں آجاؤ...... ثمر استغفار، رحمت الٰہی ''لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ''

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ القصص

آیت ۱۶

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ○

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا استغفار

(قرآن مجید کا بیان فرمودہ ایک اور استغفار)

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ

اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، پس مجھے بخش دیجئے در اصل حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک ظالم قبطی کو گھونسہ مارا تھا، جس سے وہ مر گیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اندازہ نہیں تھا کہ ایک گھونسے سے وہ مر جائے گا...... اس پر بہت نادم ہوئے کہ بے قصور خون ہو گیا...... حالانکہ وہ قبطی کافر، حربی تھا، ظالم تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نیت بھی قتل کرنے کی نہیں صرف تنبیہ کی تھی...... مگر پھر بھی سخت پریشان اور نادم ہوئے اور سمجھے کہ اس میں کسی درجہ تک شیطان کا دخل ہے، انبیاء علیہم السلام کی فطرت ایسی پاک وصاف ہوتی ہے کہ نبوت ملنے سے پیشتر ہی وہ اپنے ذرہ ذرہ عمل کا محاسبہ کرتے ہیں، اور ادنی سی لغزش یا خطائے اجتہادی پر بھی حق تعالیٰ سے رو رو کر معافی مانگتے ہیں، چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اپنی تقصیرات کا اعتراف کر کے معافی چاہی جو دے دی گئی۔

ترجمہ کہا اے میرے رب: بیشک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، سو مجھے بخش دے پھر اسے بخش دیا بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے......

آیت ٦٧

فَاَمَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنَ مِنَ الۡمُفۡلِحِیۡنَ ○

ترجمہ پھر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے سو امید ہے کہ وہ نجات پانے والوں میں سے ہوگا......یعنی آخرت کی کامیابی صرف ایمان اور عمل صالح سے ہے، اب بھی جو کوئی کفر وشرک سے توبہ کر کے ایمان لایا اور نیکی اختیار کی، اللہ تعالی اسکی پہلی خطائیں معاف فرما کر اسے کامیابی عطا فرمادیں گے......

اللہ تعالیٰ کے شہنشاہانہ کلام میں ''عسیٰ،، امید کا لفظ یقین کے معنیٰ میں ہوتا ہے......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ العنکبوت

آیت ۷

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ○

ترجمہ: اور جولوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے ہم ان کے گناہوں کو ان پر سے اتار دیں گے اور انہیں ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیں گے......

پچھلی آیت میں فرمایا کہ اللہ تعالی تمام جہان والوں سے بے نیاز، غنی اور بے پرواہ ہے......اس آیت میں یہ ارشاد فرمایا کہ غنی اور بے نیاز ہونے کے باوجود اپنی رحمت اور مہربانی سے تمہاری محنتوں کی قدر فرماتا، انہیں قبول فرماتا ہے اوران پر تمہیں معافی، مغفرت اور انعام عطاء فرماتا ہے......آخرت میں ایمان کی برکت سے نیکیاں ملیں گی اور برائیاں معاف ہونگی......ایمان اور اعمال صالحہ سبب مغفرت وکفارہ ہیں......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الروم

آیت ۳۱

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○

اہل اسلام کیلئے غلبہ حاصل کرنے کے اصول ارشاد فرمائے......ان میں سے ایک اصول توبہ کے ذریعہ اللہ تعالی کی طرف رجوع رہنا ہے......

ترجمہ اسی (اللہ تعالی) کی طرف رجوع کئے رہو اور اس سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ......

آیت ۳۳

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ○

بعض لوگوں کا ''رجوع الی اللہ'' صرف مصیبت کے وقت ہوتا ہے، جب مصیبت ٹل جاتی ہے تو دوبارہ کفر و شرک میں جا پڑتے ہیں......

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس مجموعہ میں

سورۃ لقمان

کی آیت

۱۵

سورۃ الاحزاب

کی آیات

۵ ۲۴ ۳۵ ۵۰ ۵۹ ۷۰ ۷۱ ۷۳

سورۃ سبا

کی آیات

۲ ۴ ۹ ۱۵

سورۃ فاطر

کی آیات

۷ ۲۸ ۳۰ ۳۴ ۴۱

کے مضامین توبہ، استغفار اور مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ لقمان

آیت ۱۵

وَاِنۡ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنۡ تُشۡرِكَ بِىۡ مَا لَـيۡسَ لَـكَ بِهٖ عِلۡمٌ ۙ فَلَا تُطِعۡهُمَا وَصَاحِبۡهُمَا فِى
الدُّنۡيَا مَعۡرُوۡفًا ۖ وَّاتَّبِعۡ سَبِيۡلَ مَنۡ اَنَابَ اِلَىَّ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرۡجِعُكُمۡ فَاُنَبِّئُكُمۡ بِمَا
كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ○

حضرت لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو نصیحت......

وَّاتَّبِعۡ سَبِيۡلَ مَنۡ اَنَابَ اِلَىَّ

اُن لوگوں کی راہ چلو جو میری طرف رجوع رہتے ہیں......انابت میں توبہ بھی شامل ہے......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الاحزاب

آیت ۵

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

ترجمہ: انہیں ان کے اصلی باپوں کے نام سے پکارو، اللہ تعالیٰ کے ہاں یہی پورا انصاف ہے پس اگر تمہیں ان کے باپ معلوم نہ ہوں تو تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں اور تمہیں اس میں بھول چوک ہو جائے تو تم پر کچھ گناہ نہیں لیکن وہ جو تم دل کے ارادہ سے کرو اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے......

یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور انصاف کی بات یہ ہے کہ ہر شخص کی نسبت اس کے حقیقی باپ کی طرف کی جائے، اگر کسی نے کسی کو ''لے پالک'' یعنی منہ بولا بیٹا بنالیا تو شرعی احکام میں وہ اس کا باپ نہیں بن گیا......اور اگر باپ معلوم نہ ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں ان کو انہی القاب سے یاد کرو...... ہاں اگر بھول کر یا نادانستہ اگر کسی کی نسبت اس حقیقی باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف کر دی تو وہ معاف ہے، بھول چوک کا گناہ کسی چیز میں نہیں، ہاں جان بوجھ کر غلطی کا گناہ ہے......اس میں بھی اللہ تعالیٰ چاہے تو بخش دے......اور یہ حکم نازل ہونے سے پہلے جو غلطی کی وہ بھی معاف ہے اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے......

آیت ۲۴

لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

اپنے وعدوں کو سچا کرنے والے مؤمنین کو اللہ تعالی جزائے خیر عطا فرمائے گا اور منافقین کو اگر چاہے تو سزا دے اور چاہے تو معاف فرمائے اور توبہ کی توفیق دے اس کی مہربانی سے کچھ بعید نہیں اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا بے شک اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے......

آیت ۳۵

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

ترجمہ: بے شک اللہ تعالی نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں اور ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں اور فرمانبردار مردوں اور فرمانبردار عورتوں اور سچے مردوں اور سچی عورتوں اور صبر کرنے والے مردوں اور اور صبر کرنے والی عورتوں اور اللہ عاجزی کرنے والے مردوں اور عاجزی کرنے والی عورتوں اور خیرات کرنے والے مردوں اور خیرات کرنے والی عورتوں اور روزہ دار مردوں اور روزہ دار عورتوں اور پاک دامن مردوں اور پاک دامن عورتوں اور اللہ تعالی کو بہت یاد کرنے والے مردوں اور بہت یاد کرنے والی عورتوں کے لئے مغفرت اور بڑا اجر تیار کیا ہے...... (آیت مبارکہ میں اسباب مغفرت کا بیان ہے)

آیت ۵۰

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

ترجمہ: اور ہمیں معلوم ہے جو کچھ ہم نے مسلمانوں پر ان کی بیویوں اور باندیوں کے بارے میں مقرر کیا ہے تاکہ آپ پر کوئی دقت نہ رہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے......

آیت ۵۹

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

ترجمہ: اے نبی اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ لٹکالیں اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں (یعنی چہرے ڈھانپ لیا کریں) یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ پہچانی جائیں، پھر نہ ستائی جائیں اور اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے......

یعنی بدن ڈھانپنے کے ساتھ ساتھ چہرہ بھی چھپالیا کریں...... روایات میں ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے پر مسلمان عورتیں بدن اور چہرہ چھپا کر اس طرح نکلتی تھیں کہ صرف ایک آنکھ دیکھنے کے لئے کھلی رہتی تھی...... پردہ کو اس بات کی علامت قرار دیا گیا کہ یہ آزاد مسلمان عورت ہے باندی نہیں، یہ صاحب عزت، نیک بخت ہے، بدذات نہیں......

''وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا''

اللہ تعالیٰ بخشنے والے ہیں، جو ماضی میں اس بارے میں غلطی ہوگئی یا پردے کے مکمل اہتمام کے باوجود جو کمی رہ جائے اسے معاف فرمانے والے ہیں اور رحیم ہیں کہ مسلمان عورتوں کو اپنی رحمت اور مہربانی سے حفاظت کا ایسا بہترین انتظام پردے کی صورت میں عطا فرمایا......

آیت ۷۰،۷۱

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ○
يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا
عَظِيْمًا ○

ترجمہ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی بات کیا کرو تاکہ وہ تمہارے اعمال کو درست کرے اور تمہارے گناہ معاف کردے اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے بڑی کامیابی حاصل کی......

یعنی جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور زبان سے سیدھی، سچی، درست اور پکی بات کہے اس کو مقبول اعمال کی توفیق ملتی ہے اور اس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں......تقوی اور زبان کی اصلاح یہ اسباب مغفرت میں سے ہیں......

آیت ۷۳

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک امانت عطاء فرمائی......ایمان اور احکام الٰہی......یعنی اس کی امانت، پس جنہوں نے اس امانت کی مکمل حفاظت کی اور اسے ٹھیک طریقے سے اٹھایا ان کے لئے توبہ یعنی اللہ تعالی

کی خاص توجہ اور مہربانی کا انعام ہے......اور جنہوں نے امانت کی حفاظت کی نگران سے اس کے اٹھانے میں کچھ کوتاہی رہ گئی ان کے لئے اللہ تعالی کی مغفرت ہے اور جنہوں نے غفلت، ضد اور شرارت سے اس امانت کو ضائع کردیا ان کے لئے اللہ تعالی کا عذاب ہے......

ترجمہ ہم نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے امانت پیش کی، پھر انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور اسے انسان نے اٹھالیا، بیشک بڑا ظالم، بڑا نادان تھا......تا کہ اللہ تعالی منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں پر مہربانی فرمائے اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ سبا

آیت ۲

يَعۡلَمُ مَا يَلِجُ فِي الۡاَرۡضِ وَمَا يَخۡرُجُ مِنۡهَا وَمَا يَنۡزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعۡرُجُ فِيۡهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيۡمُ الۡغَفُوۡرُ ○

ترجمہ وہ (اللہ تعالیٰ) جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے نازل ہوتا ہے اور اس میں چڑھتا ہے اور وہ نہایت رحم والا بخشنے والا ہے......

یعنی آسمان وزمین میں سے مخلوقات، اعمال اور احکامات کے آنے جانے کا ایک سلسلہ جاری ہے...... اللہ تعالیٰ کو ان سب کا علم ہے...... جو چیزیں زمین میں جاتی ہیں مثلاً بارش کا پانی، مردہ لاشیں، کھیتی کے بیج وغیرہ اور جو کچھ زمین سے نکلتا ہے مثلاً سبزہ، درخت، معدنیات وغیرہ اور جو کچھ آسمان کی طرف سے آتا ہے مثلاً بارش، وحی، فرشتے، تقدیر، احکامات وغیرہ اور جو کچھ آسمان کی طرف چڑھتا ہے مثلاً: ارواح، دعائیں، اعمال، فرشتے وغیرہ...... یہ سارا نظام اللہ تعالیٰ کی مغفرت، بخشش اور رحمت سے چل رہا ہے وہ اپنے ان اولیاء کے لئے غفور اور رحیم ہے جو زمین پر بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کو زندہ رکھتے ہیں اور آسمان سے آنے والے احکامات کو اپناتے ہیں اور ان کے اچھے اعمال آسمانوں پر چڑھتے ہیں...... (واللہ اعلم بالصواب)

آیت ۴

لِّيَجۡزِيَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ○

کافر کہتے ہیں کہ قیامت نہیں آئے گی، کہہ دیجئے کہ میرے رب کی قسم قیامت ضرور آئے گی تاکہ

انصاف ہو جائے اور لوگوں کو انکی نیکی اور بدی کا پھل مل جائے پس جو شخص ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کو مغفرت اور عزت والی روزی ملے گی اور جنہوں نے کفر کے لئے بھاگ دوڑ اور محنت کی ان کو دردناک عذاب ملے گا......

ترجمہ (قیامت ضرور آئے گی) تا کہ اللہ تعالی ان لوگوں کو جزا دے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے انہیں کیلئے مغفرت اور عزت والا رزق ہے......

(ایمان اور اعمال صالحہ اسباب مغفرت ہیں)

آیت ۹

اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝

اہل انابت یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے بندے ہی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو سمجھتے ہیں اور ان نشانیوں سے دنیا کے فانی ہونے اور آخرت کے لازمی ہونے کا نتیجہ اخذ کرتے ہیں

ترجمہ کیا وہ آسمان اور زمین کو نہیں دیکھتے جو ان کے آگے اور پیچھے ہے اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر کوئی آسمان کا ٹکڑا گرا دیں، اللہ کی طرف رجوع کرنے والے بندے کے لئے اس میں بڑی نشانیاں ہیں۔

آیت ۱۵

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ شِمَالٍ ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ۝

ترجمہ بے شک قوم سبا کے لئے ان کی بستی میں نشانی تھی (یعنی اللہ تعالی کی رحمت اور قدرت

کی نشانی، کہ جسے دیکھ کر وہ ایمان لاتے اور شکر کرتے) دائیں بائیں

دو باغ اپنے رب کی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو...... عمدہ شہر رہنے کو اور رب غفور یعنی بخشنے والا رب...... (مگر انہوں نے نصیحت نہ مانی اور شکر گزاری اختیار نہ کی تو ان پر عذاب آ گیا اور تمام نعمتیں زائل ہو گئیں۔

رب غفور بخشنے والا رب فرما کر اشارہ دیا کہ اگر تم ایمان لاؤ گے اور شکر گزاری اختیار کرو گے تو پھر جو کوتاہیاں تم سے ہو جائیں گی، انکی معافی کا نظام موجود ہے اللہ تعالی کی مغفرت اور بخشش کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے...... اللہ تعالی چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایسا سخت نہیں پکڑتا بلکہ اپنی مہربانی سے معاف فرماتا ہے......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ فاطر

آیت ۷

اَلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَہُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ۬ؕ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ کَبِیۡرٌ ۝

قیامت ضرور آنی ہے، دنیا کے فانی عیش و آرام کے دھوکے میں نہ پڑو اور بڑے دھوکے باز یعنی شیطان کے فریب میں نہ آؤ وہ تمہارا دشمن ہے، تم بھی اس سے دشمنی کرو وہ تو اپنے ماننے والوں کو جہنم میں اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہے......

پس جو شیطان کی موافقت کریں گے ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور جو اس کی مخالفت کر کے ایمان اور اعمال صالحہ کو اپنائیں گے ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے......

ترجمہ جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے سخت عذاب ہے اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے انہیں کیلئے بخشش اور بڑا اجر ہے......

(ایمان اور اعمال صالحہ اسباب مغفرت ہیں)

آیت ۲۸

وَ مِنَ النَّاسِ وَ الدَّوَآبِّ وَ الۡاَنۡعَامِ مُخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُہٗ کَذٰلِکَ ؕ اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ غَفُوۡرٌ ۝

ترجمہ اور اسی طرح آدمیوں اور زمین پر چلنے والے جانوروں اور چوپایوں کے بھی مختلف ـــــ

رنگ ہیں بے شک اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے علم والے ہی ڈرتے ہیں...... بیشک اللہ تعالیٰ عزیز یعنی غالب اور غفور یعنی بخشنے والا ہے

یعنی انسانوں میں سب اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے نہیں، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنا علم اور سمجھ والوں کی صفت ہے اور اللہ تعالیٰ کا معاملہ بھی دو طرح ہے وہ عزیز یعنی زبردست بھی ہے کہ ہر خطا پر پکڑے اور غفور بھی کہ گناہ گار کو بخشے...... پس بندے کو اللہ تعالیٰ کا ڈر بھی ہو اور اللہ تعالیٰ سے امید بھی......

آیت ۳۰

لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ۝

جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کے احکامات کو مانتے ہیں، اس کی کتاب کو یقین اور عقیدت سے پڑھتے ہیں اور اپنے اموال اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کھلم کھلا اور پوشیدہ خرچ کرتے ہیں تو حقیقت میں یہ لوگ ایک ایسی تجارت کر رہے ہیں جس میں نقصان اور خسارے کا امکان ہی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ شکور یعنی قدردان ہے جو ان کے اعمال کو قبول فرماتا ہے اور غفور ہے کہ بہت سے گناہ معاف فرماتا ہے اور تھوڑے اعمال پر بھی بطور بخشش زیادہ اجر عطا فرماتا ہے......

ترجمہ تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے بدلے پورے دے اور زیادہ دے اپنے فضل سے بیشک وہ غفور یعنی بخشنے والا، شکور یعنی قدردان ہے......

آیت ۳۴

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ۝

اہل جنت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہیں گے......

ترجمہ اور کہیں گے شکر اللہ تعالیٰ کا جس نے ہم سے غم دور کر دیا بیشک ہمارا رب غفور یعنی

بخشنے والا شکور یعنی قدردان ہے......

یعنی ہم سے دنیا کا اور حشر کا غم دور فرمایا اور ہمارے گناہوں کو بخشا اور ہمارے اعمال کی قدر فرما کر انہیں قبولیت عطاء فرمائی......اہل جنت دیکھ لیں گے کہ گناہ معاف ہو چکے اور اعمال قبول کر لئے گئے تو بے ساختہ کہیں گے کہ یقیناً ہمارا رب غفور ہے، شکور ہے......

آیت ۴۱

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ○

یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ اتنے بڑے آسمان اور اتنی بھاری زمین سب اپنی اپنی جگہ، اپنے مقرر کردہ مراکز اور مقام پر قائم ہیں......اگر یہ چیزیں اپنی جگہ سے ہٹ جائیں تو اللہ تعالیٰ کے سوا کس میں طاقت ہے کہ ان کو قابو کر سکے، اللہ تعالیٰ کی اتنی عظیم قدرت دیکھ کر بھی بہت سے لوگ کفر و شرک کا جرم کرتے ہیں......اس جرم کا تقاضا تو یہ تھا کہ زمین و آسمان کا سارا نظام تباہ و برباد کر دیا جاتا......مگر اللہ تعالیٰ حلیم اور غفور ہیں......ان کے تحمل کی وجہ سے سارا نظام تھما ہوا ہے

اور انکی بخشش کی وجہ سے آباد ہے، اگر ہر گناہ پر پکڑیں تو دنیا ویران ہو جائے......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس مجموعہ میں

سورۃ یٰسٓ

کی آیات

۱۱ ۲۶ ۲۷

سورۃ الصّافات

کی آیات

۱۴۳ ۱۴۴

سورۃ صٓ

کی آیات

۲۴ ۲۵ ۳۴ ۳۵ ۴۴

سورۃ الزمر

کی آیات

۵ ۸ ۱۷ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۵۲ ۵۳

کے مضامین توبہ، استغفار اور مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ یٰسین

آیت ۱۱

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّکْرَ وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ○

ترجمہ بے شک (اے نبی) آپ اسی کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت کی پیروی کرے اور ڈرے رحمن سے بن دیکھے، بس خوشخبری دیں اس کو معافی کی اور عزت والے ثواب کی......

(قرآن مجید کو ماننا اور اللہ تعالی سے بن دیکھے ڈرنا یہ سب اسباب مغفرت میں سے ہے)

آیت ۲۶، ۲۷

قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِىْ يَعْلَمُوْنَ ○

بِمَا غَفَرَ لِىْ رَبِّىْ وَجَعَلَنِىْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ○

وہ صالح مرد جو اپنی قوم کو سمجھانے کے لئے دوڑتا ہوا آیا کہ اے میری قوم! رسولوں کی بات مانو اور انہیں نہ جھٹلاؤ...... قوم نے اس کی بات نہ سنی بلکہ اسے بے دردی سے قتل کر دیا، جیسے ہی اس کو شہید کیا گیا حکم آیا کہ فوراً جنت میں داخل ہو جاؤ......

جیسا کہ احادیث میں آیا ہے شہداء کی ارواح قیامت سے پہلے ہی جنت میں داخل ہو جاتی ہیں...... جنت میں پہنچ کر اس نے اللہ تعالی کی صفت مغفرت کا مشاہدہ کیا کہ کس طرح سے گناہوں کو معاف فرما

دیا اور کس طرح سے ایسا اکرام و اعزاز عطاء فرمایا تو کہنے لگا! ہائے میری قوم کو میرا یہ حال معلوم ہو جائے تو وہ سب ایمان لے آئیں......

ترجمہ (اس سے) کہا گیا جنت میں داخل ہو جا اس نے کہا اے کاش: میری قوم بھی جان لیتی کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور مجھے عزت والوں میں کر دیا......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الصّٰفّٰت

آیت ۱۴۳، ۱۴۴

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ○

لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ○

حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی نے نگل لیا اگر وہ کثرت سے تسبیح کرنے والے نہ ہوتے تو قیامت تک اس کے پیٹ سے نہ نکل پاتے...... حضرت یونس علیہ السلام کی تسبیح میں استغفار بھی تھا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

ترجمہ: پس اگر یہ بات نہ ہوتی کہ وہ تسبیح کرنے والوں میں سے تھا تو وہ اس کے پیٹ میں اس دن تک رہتا جس میں لوگ اٹھائے جائیں گے......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ صٓ

آیت ۲۴، ۲۵

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِىْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ۝

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝

حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس ایک مقدمہ آیا، آپ نے اس کا فیصلہ فرمادیا اور اسی وقت آپ کو خیال آیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے لئے تنبیہہ ہے

چنانچہ فوراً استغفار کرنے لگے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے ہوئے سجدہ میں گر پڑے......اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو معافی عطا فرمادی......

ترجمہ اور داؤد سمجھ گئے کہ ہم نے انہیں آزمایا ہے پس وہ معافی مانگنے لگے اپنے رب سے اور سجدہ میں گر پڑے اور توبہ کی......پھر ہم نے ان کو وہ بات معاف کردی اور ان کے لئے ہمارے ہاں مرتبہ اور اچھا ٹھکانہ ہے......

آیت ۳۴

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝

ترجمہ اور ہم نے سلیمان کو آزمایا تھا اور اس کی کرسی پر ایک دھڑ ڈال دیا پھر وہ (توبہ کرتے

ہوئے) اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک بار قسم کھائی کہ آج رات اپنی سب بیویوں کے پاس جائیں گے اور پھر ہر بیوی ایک بیٹا جنے گی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا...... اس موقع پر انہوں نے ''ان شاء اللہ'' نہ کہا اس پر یہ آزمائش آئی کہ کسی بیوی نے بچہ نہ جنا صرف ایک بیوی نے ایک ادھورا دھڑ جنا یہ دیکھ کر حضرت سلیمان علیہ السلام ندامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوئے اور ''ان شاء اللہ'' نہ کہنے پر استغفار کیا...... بلند اور قریبی مقام والوں کو ایسی چھوٹی بات پر بھی تنبیہ کی جاتی ہے......

آیت ۳۵

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○

ترجمہ (حضرت سلیمان علیہ السلام نے) کہا! اے میرے رب مجھے معاف کر دیجئے اور مجھے ایسی حکومت عطاء فرمایئے کہ میرے بعد کسی کو مناسب نہ ہو بیشک آپ بڑے عنایت کرنے والے ہیں......

حضرات انبیاء علیہم السلام کا اسقدر استغفار کرنا، استغفار کی اہمیت سمجھنے کے لئے کافی ہے اور یہ کہ اپنی دعا اور حاجت مانگنے سے پہلے استغفار کرنا اس دعا کی قبولیت کا ایک ذریعہ بن جاتا ہے......

آیت ۴۴

وَخُذْ بِیَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ○

ترجمہ اور اپنے ہاتھ میں جھاڑو کا مٹھا لے کر مار لے اور قسم میں جھوٹا نہ ہو بے شک ہم نے ایوب کو برداشت کرنے والا پایا وہ بڑے اچھے بندے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے تھے......

حضرت ایوب علیہ السلام نے بیماری کی حالت میں کسی بات پر ناراض ہو کر قسم کھائی تھی کہ تندرست ہو گئے تو اپنی بیوی کو سو لکڑیاں ماریں گے...... اللہ تعالیٰ نے انہیں اس قسم کو سچا کرنے کا طریقہ ارشاد فرما دیا کیونکہ بیوی بے قصور اور حالت مرض کی خادمہ تھی...... اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کی تعریف فرمائی کہ وہ بڑے اچھے بندے ہیں اور ان کی سب سے پیاری صفت ''رجوع الی اللہ'' ہے کہ اتنی بڑی مصیبت میں بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے رجوع نہ کیا بلکہ صرف اللہ تعالیٰ سے جڑے رہے اور اسی کی طرف رجوع کرتے رہے......

آیت ٦٦

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ ○

ترجمہ (اللہ تعالیٰ) آسمانوں اور زمین کا پروردگار اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، غالب بڑا معاف کرنے والا ہے......

یعنی اللہ تعالیٰ ایسا عزیز (غالب) ہے کہ اس کے زبردست قبضہ سے کوئی نکل کر بھاگ نہیں سکتا اور وہ ایسا غفور (بخشنے والا) ہے کہ اس کی لامحدود رحمت اور مغفرت کو کوئی محدود نہیں کر سکتا...... پس قیامت کا دن آنے والا ہے اور تم نے اس اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے جو غالب بھی ہے اور بخشنے والا بھی......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الزمر

آیت ۵

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ○

اللہ تعالیٰ ''عزیز'' ہے ''غفار'' ہے

ترجمہ اس نے آسمانوں اور زمین کو حکمت سے پیدا کیا، وہ رات کو دن پر لپیٹ دیتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو تابع کر دیا ہے ہر ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے خوب سن لو! وہی (اللہ تعالیٰ) غالب بخشنے والا ہے......

هو العزیز وہ غالب ہے اور قادر ہے ان لوگوں کو عذاب دینے پر جو سورج اور چاند کی تسخیر سے سبق نہیں لیتے اور انہیں مسخر کرنے والے رب کو نہیں مانتے۔

الغفار وہ بخشنے والا ہے ان لوگوں کو جو غور کرتے ہیں اور زمین و آسمان اور چاند، سورج کی تدبیر کرنے والے رب پر ایمان لاتے ہیں یا مطلب یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی شان عفو و مغفرت ہے کہ اتنا بڑا انظام چل رہا ہے ورنہ لوگوں کی گستاخیاں اور جرائم تو ایسے بھی ہیں کہ سب کچھ فوراً درہم برہم کر دیا جاتا......

آیت ۸

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ

يَدْعُوٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ○

کافر کی توبہ، انابت اور رجوع الی اللہ وقتی ہوتا ہے، مصیبت آئی تو اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتے ہوئے رجوع ہو گیا اور جب مصیبت ٹل گئی تو پھر کفر، شرک اور جرم میں لگ گیا ایسے افراد کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

ترجمہ اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کو اس کی طرف رجوع کر کے پکارتا ہے، پھر جب وہ کوئی نعمت اسے اپنی طرف سے عطاء کرتا ہے تو جس کے لئے پہلے پکارتا تھا اسے بھول جاتا ہے اور اس کے لئے شریک بناتا ہے تا کہ اس کی راہ سے گمراہ کرے کہہ دیجئے! اپنے کفر میں تھوڑی مدت عیش کر لے بیشک تو جہنمیوں میں سے ہے......

آیت ۱۷

وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ○

جو طاغوت سے بچے، اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اس کے لئے بڑی خوشخبری ہے......

ترجمہ: اور جو لوگ شیطانوں کو پوجنے سے بچتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوئے ان کے لئے خوشخبری ہے......

آیت ۳۳، ۳۴، ۳۵

وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ○

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

جو سچ لائے یعنی نبی اور جنہوں نے اس سچ کی تصدیق کی یعنی ایمان والے...... یہ سب اہل تقویٰ اور اہل احسان ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ عطاء فرمائے گا اور غلطی سے جو برا کام ہو گیا وہ معاف فرمائے گا......

ترجمہ اور جو سچی بات لایا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی پرہیزگار ہیں ان کے لئے جو کچھ وہ چاہیں گے ان کے رب کے پاس موجود ہوگا یہ ہے بدلہ نیکی والوں کا تاکہ اللہ تعالیٰ ان سے وہ برائیاں دور کردے جو انہوں نے کی تھیں اور اللہ تعالیٰ ان کو ان کا اجر دے ان نیک کاموں کے بدلہ میں جو وہ کیا کرتے تھے......

کلام برکت جو سچی بات لے کر آیا وہ نبی اور جس نے سچ مانا وہ مؤمن ہے ان آیات میں سچ کی تصدیق کرنے والوں کا اولین مصداق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

روی عن علی رضی اللہ عنہ انہ قال: والذی جاء بالصدق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی صدق بہ ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ (المدارک)

سچائی کی تصدیق کرنا اسباب مغفرت میں سے ہے

آیت ۵۳، ۵۴

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○

وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ○

کافروں، مشرکوں، منافقوں اور گناہوں میں ڈوبے ہوئے مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان رحمت والا اعلان......

ترجمہ کہہ دیجیئے! اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بیشک اللہ تعالیٰ سب گناہ بخشتا ہے بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے اور اپنے رب

کی طرف رجوع کرو اس کا حکم مانو، اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہیں مدد بھی نہ مل سکے گی...... یعنی سب کے لئے توبہ کی عمومی سہولت اور دعوت......

یہ آیت ارحم الراحمین کی بے پناہ رحمت اور عفو و درگزر کی عظیم شان کا اعلان کرتی ہے اور سخت سے سخت مایوس العلاج مریضوں کے لئے شفاء کا نسخہ ہے اس آیت کو سننے کے بعد کسی کے لئے اللہ تعالی سے نا اُمید ہونے کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی...... خواہ وہ کتنا بڑا کافر، مشرک یا کتنا بڑا فاسق، فاجر، بدمعاش اور گناہ گار ہو...... آؤ اور موت سے پہلے توبہ کرو، اللہ تعالی کی طرف رجوع کرو تمہارے تمام گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے......

کلامِ برکت جب اللہ تعالی نے اسلام کو غالب کیا جو کفار دشمنی میں لگے رہے تھے سمجھے کہ لاریب یعنی یقیناً) اس طرف اللہ ہے...... یہ سمجھ کر اپنی غلطیوں پر پچھتائے لیکن شرمندگی سے مسلمان نہ ہوئے کہ اب ہماری مسلمانی کیا قبول ہوگی، دشمنی کی، لڑائیاں لڑے اور کتنے خدا پرستوں کے خون کئے...... تب اللہ نے یہ فرمایا کہ ایسا گناہ کوئی نہیں جس کی توبہ اللہ قبول نہ کرے، ناامید مت ہو، توبہ کرو اور رجوع ہو، بخشے جاؤ گے، مگر جب سر پر عذاب آیا یا موت نظر آنے لگی اس وقت کی توبہ قبول نہیں......

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس مجموعہ میں

سورۃ المؤمنؒ

کی آیاتؑ

۳ ۷ ۸ ۹ ۱۳ ۴۲ ۵۵

سورۃ الشوریٰؒ

کی آیاتؑ

۵ ۱۰ ۱۳ ۲۳ ۲۵

۳۰ ۳۴ ۳۷ ۴۰ ۴۳

سورۃ حٰمٓ السجدۃؒ

کی آیاتؑ

۶ ۴۴ ۳۲ ۴۳

سورۃ الجاثیہؒ

کی آیتؑ

۱۴

کے مضامین توبہ، استغفار اور مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ المؤمن

آیت ۳

غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

ترجمہ (اللہ تعالیٰ) گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب دینے والا قدرت والا ہے، اسکے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے......

غافر الذنب گناہوں کو معاف فرمانے والا قابل التوب توبہ قبول کرنے والا ہے یعنی توبہ قبول کر کے گناہوں سے ایسا پاک وصاف کر دیتا ہے گویا کبھی گناہ کیا ہی نہ تھا اور مزید یہ کہ توبہ کو مستقل عبادت قرار دے کر اس پر اجر عطاء فرماتا ہے......

ہاں جو نہ مانیں ان کے لئے شدید العقاب سخت عذاب دینے والا بھی ہے......

آیت ۷، ۸، ۹

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

وہ ایمان والے جو اللہ تعالی سے توبہ کرتے رہتے ہیں اور اللہ تعالی کی طرف رجوع رہتے ہیں، ان کی شان ایسی بلند ہے کہ...... اللہ تعالی کے مقرب فرشتے ان کے لئے استغفار کرتے ہیں...... وہ مقرب فرشتے جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو عرش کا طواف کرتے ہیں..... توبہ کرنے والے اہل ایمان کے لئے یہ کتنی عظیم سعادت ہے کہ زمین پر ان سے جو کوتاہیاں اور گناہ ہوجاتے ہیں اللہ تعالی کے خاص الخاص فرشتے ان کے لئے غائبانہ معافی مانگتے ہیں...... اور فرشتے کوئی کام اللہ تعالی کے حکم بنا نہیں کرتے تو معلوم ہوا اس کام پر بھی اللہ تعالی کی طرف سے مامور ہیں......

ترجمہ جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور گناہ بخشواتے ہیں ایمان والوں کے کہ اے ہمارے رب تیری رحمت اور تیرا علم سب پر حاوی ہے پس معاف کر ان کو جو توبہ کریں اور چلیں تیری راہ پر اور انہیں آگ کے عذاب سے بچالے اے ہمارے رب ان کو جنتوں میں داخل کر جو ہمیشہ رہیں گی...... جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا اور ان کو جو ان کے باپ دادوں اور ان کی بیویوں اور انکی اولاد میں سے نیک ہیں بے شک تو غالب حکمت والا ہے اور انہیں برائیوں سے بچا اور جس کو تو اس دن برائیوں سے بچائے گا سو اس پر تو نے رحم کر دیا...... اور یہی بڑی کامیابی ہے......

حملۃ العرش اور مقرب فرشتوں کا تائب ایمان والوں کے لئے استغفار

(قرآن مجید کی بیان فرمودہ ایک دعا جس میں تائب اہل ایمان کے لئے استغفار بھی ہے)

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ، رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ۨالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ

اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ، وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۔

آیت ۱۳

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ رِزْقًا ۭ وَ مَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ○

صرف اہل انابت ہی سمجھتے ہیں۔

ترجمہ وہی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے رزق نازل فرماتا ہے اور سمجھتا وہی ہے جو (اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع کرتا ہے......

یعنی اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کی بہت سی نشانیاں تمہیں دکھاتا ہے پس جن کے قلوب میں انابت الی اللہ ہے وہ فوراً تسلیم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نشانیاں دیکھ کر اللہ تعالیٰ کو پا لیتے ہیں۔

ومایعتبر بآیات اللہ الامن یتوب من الشرك ویرجع الی اللہ (المدارک)

اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے وہی لوگ سبق حاصل کرتے ہیں جو شرک سے توبہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں

آیت ۴۲

تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ○

آل فرعون میں سے ایمان لانے والے مرد نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم مجھے کفر اور شرک کی طرف بلاتے ہو جبکہ میں تمہیں اس اللہ کی طرف بلاتا ہوں جو عزیز یعنی غالب، غفار یعنی معاف فرمانے والا ہے......پس جس میں یہ دو صفات ہوں وہی اس قابل ہے کہ اسے معبود بنایا جائے، اس سے ڈرا جائے

اوراس سے امید رکھی جائے......

معلوم ہوا کہ دعوت دینے میں خوف اور امید دونوں پہلو سامنے لائے جائیں اور امید کا پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمانے والے، معاف فرمانے والے، بخشنے والے ہیں......

ترجمہ: تم مجھے اس بات کی طرف بلاتے ہو کہ میں اللہ کا منکر ہو جاؤں اور اس کے ساتھ اسے شریک کروں جسے میں جانتا بھی نہیں اور میں تمہیں غالب بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں......

آیت ۵۵

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ○

استغفار کا ایک بڑا ثمرہ کہ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی نصرت اترتی ہے......

ترجمہ پس صبر کیجئے بیشک اللہ تعالیٰ کا (نصرت والا) وعدہ سچا ہے اور اپنے گناہ پر استغفار کیجئے اور شام اور صبح اپنے رب کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کیجئے......

کلام برکت

’’حضرت رسول ﷺ دن میں سو سو بار استغفار کرتے، ہر بندے کی تقصیر اس کے درجہ کے موافق ہے اس لئے ہر کسی کو استغفار ضروری ہے......‘‘

آیت مبارکہ میں ایک جامع نصاب بیان فرمایا گیا......یعنی آپ ﷺ تسلی رکھیں جو وعدہ آپ کے ساتھ ہے ضرور پورا ہو کر رہے گا، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں آپ کو اور آپکے طفیل آپکے متبعین کو سر بلند رکھے گا، ضرورت اس کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کی سختیوں اور حالات پر صبر کریں اور جن سے جس درجہ تقصیر اور کوتاہی کا امکان ہو اس کی معافی اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہیں اور ہمیشہ دن رات، صبح و شام اپنے پروردگار کی تسبیح اور تحمید کا ورد رکھیں، ظاہر و باطن میں اس کی یاد

سے غافل نہ ہوں پھر اللہ تعالیٰ کی مدد یقینی ہے...... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو استغفار کا حکم فرما کر دراصل آپ کی اُمت کو استغفار کا امر فرمایا گیا ہے...... نصرت حاصل کرنے کا یہ نصاب تین چیزوں پر مشتمل ہے۔

(۱)...... صبر

(۲)...... استغفار

(۳)...... صبح وشام تسبیح وتحمید یعنی نماز کا حکام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ حٰمٓ سجدہ

آیت ٦

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝

استغفار کا حکم توحید کے حکم کے ساتھ بذریعہ وحی آیا ہے......

ترجمہ آپ ان سے کہہ دیں کہ میں بھی تم جیسا ایک آدمی ہوں میری طرف (بذریعہ وحی) یہی حکم آتا ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے پس اس کی طرف سیدھے چلے جاؤ اور اس سے معافی مانگو اور مشرکوں کے لئے ہلاکت ہے......

یعنی مجھے بذریعہ وحی بتایا گیا ہے کہ تم سب کا معبود اور حقیقی حاکم صرف ایک اللہ تعالیٰ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں لہذا تم سب پر لازم ہے کہ اپنے تمام حالات اور معاملات میں سیدھے اسی ایک معبود کی طرف رخ کر کے چلو اور اس کے راستہ سے ذرا ادھر ادھر قدم نہ ہٹاؤ...... اور جو ماضی میں گناہ اور غلطیاں ہوگئیں یا آئندہ جو کمی کوتاہی تم سے ہوگی اس پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کر کے معافی اور بخشش حاصل کرو......

آیت ٢٤

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۭ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ۝

توبہ، استغفار اور صبر اگر دنیا کی زندگی میں کریں تو فائدہ ہے، مرنے کے بعد آخرت میں نہ صبر

کرنے کا کوئی پھل ملے گا اور نہ معافی مانگنے کا کوئی فائدہ......

ترجمہ پس اگر وہ (اللہ تعالی کے دشمن کفار، آخرت میں) صبر کریں۔

تو بھی ان کا ٹھکانہ آگ ہے......اور اگر وہ معافی چاہیں گے......تو انہیں معافی نہیں دی جائے گی......

کلام برکت

یعنی دنیا میں بعض بلا (یعنی مصیبت) صبر سے آسان ہوتی ہے، وہاں صبر کریں یا نہ کریں جہنم (ان کا) گھر ہو چکا اور بعض بلا (یعنی آفت و مصیبت) منت خوشامد کرنے سے ٹلتی ہے وہاں بہتیرا چاہیں کہ منت کریں، کوئی قبول نہیں کرتا......

آیت ۳۲

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ○

غفور اور رحیم رب کی طرف سے ایمان والوں کا اکرام۔

ترجمہ (یہ ساری نعمتیں) بخشنے والے نہایت رحم والے کی طرف سے مہمانی ہے......یعنی وہ لوگ جنہوں نے دنیا میں کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالی ہے اور پھر اس پر ڈٹے رہے ان کو جنت میں داخل کیا جائے گا جہاں ان کو وہ سب کچھ ملے گا جس کی خواہش اور رغبت ان کے دل میں ہوگی یا جو کچھ وہ زبان سے مانگیں گے......یہ سب کچھ ان کے لئے غفور رحیم کی طرف سے مہمانی ہوگی وہ غفور جس نے ان کو بخش دیا اور وہ رحیم جس نے ان پر اتنی عظیم مہربانی فرمائی......

آیت ۴۳

مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۭ إِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّ ذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ○

اللہ تعالیٰ ''ذو مغفرۃ'' یعنی بخشنے والا اور ''ذو عقاب'' یعنی دردناک عذاب دینے والا ہے......

ترجمہ آپ سے وہی کہتے ہیں جو آپ سے پہلے سب رسولوں سے کہہ چکے ہیں تیرے رب کے یہاں معافی بھی ہے اور سزا بھی ہے دردناک......

یعنی منکرین کا جو معاملہ آپ کے ساتھ ہے کہ آپ کا انکار کرتے ہیں، آپ کو ستاتے ہیں یہی ہر زمانہ کے منکرین کا اپنے پیغمبروں کے ساتھ معاملہ رہا ہے...... آپ بھی پہلے پیغمبروں کی طرح صبر کرتے رہیں، نتیجہ یہ ہوگا کہ کچھ لوگ توبہ کر کے راہ راست پر آجائیں گے ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں معافی اور مغفرت ہے اور کچھ اپنے انکار اور ضد پر قائم رہیں گے...... ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس دردناک عذاب ہے......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الشوریٰ

آیت ۵

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○

اللہ تعالیٰ کے فرشتے زمین والوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہیں......

ترجمہ قریب ہے کہ آسمان اوپر سے پھٹ جائیں، اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور ان کے لئے جو زمین میں ہیں مغفرت مانگتے ہیں، خوب سن لو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا، نہایت مہربان ہے......

یعنی آسمان، اللہ کی عظمت اور جلال کے زور سے پھٹ پڑیں...... یا فرشتوں کے بوجھ سے ٹوٹ گریں...... یا مطلب یہ ہے کہ جب مشرکین، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں اور اس کیلئے اولاد بناتے ہیں تو یہ اتنی بڑی گستاخی اور اتنا عظیم جرم ہے کہ اس سے آسمان بھی پھٹ پڑیں مگر اللہ تعالیٰ کی شان مغفرت ورحمت اور فرشتوں کی تسبیح اور استغفار کی برکت سے یہ نظام چل رہا ہے......فرشتے زمین والوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور مہلت مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے وہ فرشتوں کی دعا قبول فرما کر ایمان والوں کو معاف کرتا ہے اور کافروں کو ایک عرصہ کے لئے مہلت دیتا ہے......

آیت ۱۰

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ڰ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ○

ترجمہ اور جس بات میں بھی تم اختلاف کرتے ہو پس اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے وہی اللہ میرا رب ہے اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں

یعنی سب اختلافات اور جھگڑوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد...... میرا تو یہ اعلان ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے، اسی پر میرا توکل ہے اور اسی کی طرف ہر معاملہ میں میرا رجوع ہے۔

اللہ ربی علیہ توکلت والیہ انیب

آیت ۱۳

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَ لَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ○

دو خوش نصیب طبقے

① ...... وہ جنہیں اللہ تعالیٰ خود اپنے لئے چن لیتے ہیں اور منتخب فرما لیتے ہیں......

② ...... وہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ اور انابت کرتے ہیں، ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ اپنا راستہ عطاء فرما دیتا ہے......

ترجمہ اللہ تعالیٰ چن لیتا ہے (اپنی طرف کھینچ لیتا ہے) جسے چاہے...... اور راہ دیتا ہے اپنی طرف اس کو جو رجوع کرتا ہے......

آیت ۲۳

ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ

عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ○

اللہ تعالیٰ ''غفور'' ہیں گناہوں کو معاف فرمانے والے اور ''شکور'' ہیں نیکیوں کی قدر کرنے والے......

ترجمہ اور جو کوئی نیکی کمائے گا تو ہم اس میں اس کے لئے بھلائی زیادہ کردیں گے بیشک اللہ بخشنے والا قدردان ہے......

یعنی انسان جب بھلائی اور نیکی کا راستہ اختیار کرے تو اللہ تعالی اس کی بھلائی کو بڑھاتا ہے، آخرت میں تو اجر وثواب کے اعتبار سے اور دنیا میں مختلف طریقوں سے......اور ایسے افراد کے گناہوں اور لغزشوں کو بھی معاف فرماتا ہے......آیت کے آغاز میں ارشاد تھا کہ اے نبی مکہ والوں سے کہہ دیجئے کہ میں تم سے اپنی اس دعوت اور محنت پر کوئی اجر وصلہ نہیں مانگتا صرف ایک بات چاہتا ہوں کہ تم سے میرے جو نسبی اور خاندانی تعلقات ہیں کم از کم ان کو تو نظر انداز نہ کرو......اور کچھ نہیں تو کم از کم قرابت داری کا لحاظ رکھتے ہوئے ظلم اور اذیت پہنچانے سے تو باز رہو......بس تم سے کم از کم اتنا مطلوب ہے لیکن اگر تم اس سے بڑھ کر نیکی کرو گے تو اللہ تعالی تمہاری نیکیوں کی قدر فرمائے گا، ان کو بڑھائے گا اور مغفرت سے نوازے گا......

آیت ۲۵

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ○

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتے ہیں

ترجمہ اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کے گناہ معاف کردیتا ہے اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو

یعنی نبی کا کام اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے اس کے بعد بندوں کا سارا معاملہ اللہ تعالیٰ سے ہے اور اللہ تعالیٰ ہر بندہ سے دنیا اور آخرت میں اس کے حال اور اعمال کے مطابق معاملہ فرماتا ہے جو توبہ کرتے ہیں ان کی توبہ قبول فرماتا ہے اور باوجود سب کچھ جاننے کے کتنی برائیوں سے درگزر کرتا ہے...... اور یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ کبیرہ گناہوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور صغیرہ گناہوں کو بغیر توبہ، دیگر نیک اعمال کی برکت سے معاف فرمادیتا ہے......

آیت ۳۰

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ○

اللہ تعالیٰ بہت سے گناہ اپنی رحمت سے معاف فرمادیتے ہیں

ترجمہ اور تم پر جو مصیبت آتی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کئے ہوئے کاموں سے آتی ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) بہت سے گناہ معاف کردیتا ہے......

یعنی بندوں پر دنیا میں جو سختی اور مصیبت آتی ہے وہ ان کے اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے اور بہت سے گناہ تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف فرمادیتے ہیں، اگر ہر گناہ پر پکڑتے تو زمین پر کوئی نہ بچتا...... مؤمن بندے کو اپنے جن گناہوں کی سزا دنیا میں مل گئی اس پر آخرت میں ان شاء اللہ کوئی پکڑ نہیں ہوگی

آیت ۳۴

اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ○

اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو معاف فرماتے ہیں

ترجمہ یا ان کے اعمال کے سبب انہیں تباہ کردے اور اللہ تعالیٰ بہت سوں کو معاف بھی کردیتا ہے۔

یعنی سمندر اور دریا میں چلنے والے بڑے بڑے جہاز جو پہاڑوں کی طرح نظر آتے ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں...... اللہ تعالیٰ چاہے تو ہوا کو روک دے تب یہ بادبانی جہاز اپنی جگہ کھڑے رہ جاتے ہیں...... پانی اور ہوا یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہیں اور اللہ تعالیٰ چاہے تو مسافروں کے برے اعمال کی وجہ سے ان جہازوں کو غرق کر دے اور ایسے وقت میں بھی اللہ تعالیٰ بہت سے افراد کے گناہ معاف فرما کر انہیں غرق ہونے سے بچا لیتے ہیں۔

آیت ۳۷

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ○

غصہ کے وقت معاف کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ صفت ہے

ترجمہ: اور وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائی سے بچتے ہیں اور جب غصہ آئے تو معاف کر دیتے ہیں......

یعنی اللہ تعالیٰ کی دائمی اور ابدی نعمتوں کے مستحق وہ ایمان والے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے ہیں اور بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں...... اور غصہ کے وقت اس غصہ کو نافذ کرنے کی بجائے معاف کر دیتے ہیں......

آیت ۴۰

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ○

ظلم کا بدلہ لینا بھی درست ہے اور بعض مقامات پر بہت اچھا ہے لیکن جو بدلہ لینے کی طاقت کے باوجود معاف کر دے اس کے لئے بڑا اجر ہے......

ترجمہ: اور برائی کا بدلہ ویسے ہی برائی ہے پس جس نے معاف کر دیا اور صلح کر لی تو اس کا اجر

اللہ کے ذمہ ہے بے شک وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا......

یعنی اللہ تعالیٰ کی دائمی نعمتوں کے مستحق ایمان والوں کی ایک صفت یہ ہے کہ جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ بدلہ لیتے ہیں......اور برے سلوک کے بدلے میں برا سلوک ہی کیا جاتا ہے......لیکن اگر وہ باوجود طاقت کے معاف کر دیں تو اس پر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر وثواب ملے گا بشرطیکہ معاف کرنے سے بات سنورتی ہو......(لیکن اگر معاف کرنے سے دین کا، یا مسلمانوں کا نقصان ہو تو بدلہ لینا زیادہ بہتر ہے)

آیت ۴۳

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○

صبر کرنا اور معاف کرنا یہ بڑی ہمت، عزیمت اور اجر والا عمل ہے......

ترجمہ اور البتہ جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا بے شک یہ بڑی ہمت کا کام ہے......

یعنی غصہ کو پی جانا اور ایذائیں برداشت کر کے ظالم کو معاف کر دینا بڑی ہمت اور حوصلہ کا کام ہے......حدیث میں ہے جس بندہ پر ظلم ہو اور وہ محض اللہ کے واسطے اس سے درگزر کرے تو ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھائے گا اور مدد کرے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الجاثیہ

آیت ۱۴

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○

ترجمہ ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ درگذر کریں ان سے جو امید نہیں رکھتے ایاّم الٰہی کی تا کہ وہ ایک قوم کو بدلہ دے اس کا جو وہ کرتے رہے......

یعنی وہ بد دین لوگ جو ''ایام اللہ'' اللہ تعالیٰ کے دنوں سے بے فکر ہیں...... وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمید اور اس کے عذاب سے بے پرواہ ہیں...... ایسے لوگ اگر مسلمانوں کو ایذاء پہنچائیں تو مسلمان ان سے بدلہ لینے کی فکر نہ کریں، اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں وہ ان کی شرارتوں پر ان کو سزا دے گا اور ایمان والوں کو ان کے صبر و تحمل اور عفو و درگذر کا پورا بدلہ دے گا......

بعض مفسرین کے نزدیک یہ ''حکم جہاد'' نازل ہونے سے پہلے کا حکم ہے جبکہ بعض کے نزدیک مراد یہ ہے کہ جہاں جہاد کا موقع نہ ہو وہاں یہ طرز عمل اختیار کیا جائے تا کہ مسلمانوں کی قوت معمولی باتوں پر اشتعال میں ضائع نہ ہو...... اس سے جہاد کی نفی نہیں ہوتی کیونکہ یہاں اس انتقام سے روکا گیا ہے جس سے اصل مقصود اعلاء کلمۃ اللہ نہ ہو بلکہ محض ذاتی غصہ اتارنا ہو......

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس مجموعہ میں

سورۃ الاحقاف کی آیات
۸ ۱۵ ۱۶ ۳۱

سورۃ محمد ﷺ کی آیات
۲ ۱۵ ۱۹ ۳۴

سورۃ الفتح کی آیات
۱ ۲ ۵ ۱۱ ۱۴ ۲۹

سورۃ الحجرات کی آیات
۳ ۴ ۵ ۱۱ ۱۲ ۱۴

کے مضامین توبہ، استغفار اور مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الاحقاف

آیت ۸

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○

اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے۔

ترجمہ کیا وہ کہتے ہیں کہ آپ نے اسے (یعنی قرآن مجید کو) خود بنایا ہے کہہ دیجئے! اگر میں نے اسے خود بنالیا ہے تو تم مجھے اللہ سے بچانے کی کچھ بھی طاقت نہیں رکھتے وہ ہی بہتر جانتا ہے جن باتوں میں تم لگ رہے ہو میرے اور تمہارے درمیان وہی گواہ کافی ہے اور وہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے......

یعنی یہ کفار آپ ﷺ پر اتنی سخت بات کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے کہ آپ ﷺ خود بنالائے ہیں......ان کو بتایا جائے کہ بالفرض اگر میں ایسا کروں کہ اپنی گھڑی ہوئی بات کو اللہ تعالیٰ کا کلام قرار دوں تو مجھے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کون بچائے گا؟......تم جو یہ باتیں اور الزامات لگا رہے ہو یہ سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں لہٰذا تم اپنے انجام کی فکر کرو......اللہ تعالیٰ غفور ہے اس کی توبہ کا دروازہ کھلا ہے، ان باتوں کو چھوڑو اور توبہ کرلو بخشے جاؤ گے اور تمہاری اتنی سخت باتوں کے باوجود جواب تک تمہیں ہلاک نہیں کیا گیا تو اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ رحیم ہے فوراً نہیں پکڑتا......

آیت ۱۵

وَوَصَّيۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَيۡهِ اِحۡسٰنًا ‌ؕ حَمَلَتۡهُ اُمُّهٗ كُرۡهًا وَّوَضَعَتۡهُ كُرۡهًا ‌ؕ وَحَمۡلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوۡنَ شَهۡرًا ‌ؕ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرۡبَعِيۡنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوۡزِعۡنِىۡۤ اَنۡ اَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِىۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَىَّ وَعَلٰى وَالِدَىَّ وَاَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰٮهُ وَاَصۡلِحۡ لِىۡ فِىۡ ذُرِّيَّتِىۡ ‌ۚ اِنِّىۡ تُبۡتُ اِلَيۡكَ وَاِنِّىۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ○

اللہ تعالیٰ کے مقبول، سعادت مند بندوں کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ توبہ کرتے رہتے ہیں......

ترجمہ یہاں تک کہ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچا اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو اس نے کہا! اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر انعام کیا اور میرے والدین پر اور میں نیک عمل کروں جسے تو پسند کرے اور میرے لئے میری اولاد میں اصلاح کرے بے شک میں تیری طرف توبہ کرتا ہوں اور بے شک میں فرمانبرداروں میں ہوں

(قرآن مجید کی بیان فرمودہ توبہ پر مشتمل جامع دعاء)

اِنِّىۡ تُبۡتُ اِلَيۡكَ وَاِنِّىۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ

یعنی سعادت مند آدمی ایسا ہوتا ہے کہ جو احسانات اللہ تعالیٰ کے اس پر اور اس کے والدین پر ہو چکے ان کا شکر ادا کرے اور آئندہ کے لئے نیک اعمال کی توفیق اللہ تعالیٰ سے مانگے، اور اپنی اولاد کے لئے بھی نیکی کی دعاء مانگے اور اپنے گناہوں پر توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی بندگی، فرمانبرداری اور عاجزی کا اعتراف کرے......

آیت ۱۶

اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ نَتَقَبَّلُ عَنۡهُمۡ اَحۡسَنَ مَا عَمِلُوۡا وَنَتَجَاوَزُ عَنۡ سَيِّاٰتِهِمۡ فِىۡۤ اَصۡحٰبِ الۡجَـنَّةِ‌ ؕ وَعۡدَ الصِّدۡقِ الَّذِىۡ كَانُوۡا يُوۡعَدُوۡنَ ○

اوپر والی آیت میں جن لوگوں کا بیان تھا ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان کی نیکیاں قبول اور خطائیں معاف فرما دی جاتی ہیں......

ترجمہ یہی وہ لوگ ہیں جن سے ہم وہ نیک عمل قبول کرتے ہیں جو انہوں نے کیئے اور معاف کرتے ہیں ہم ان کی برائیاں، اہل جنت میں (ان کو) شامل کر کے یہ وعدے کے مطابق ہے جو ان سے کیا گیا تھا......

یعنی شکر گزاری اور نیک اعمال کی توفیق مانگنا، اولاد کی نیکی کی دعاء کرنا، توبہ کرنا، اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا اعلان کرنا، یہ بڑے پسندیدہ اعمال ہیں......بعض روایات میں آیا ہے کہ یہ آیات مبارکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئیں......مگر ان کا حکم اور فضیلت سب کے لئے عام ہے......

آیت ۳۱

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○

جنات کی ایک جماعت نے رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن مجید سنا، یہ سب ایمان لائے اور واپس اپنی قوم میں گئے وہاں جا کر قوم کو بھی ایمان کی تبلیغ کی......اور بتایا کہ ایمان لانے کی برکت سے مغفرت بھی ملے گی۔

ترجمہ اے ہماری قوم، اللہ کی طرف بلانے والے کو مان لو اور اس پر ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے گا......

(ایمان سبب مغفرت ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ محمد

آیت ۲

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ○

حضرت محمد ﷺ کی بعثت کے بعد اب اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول دین صرف ''دین محمد ﷺ'' یعنی اسلام ہے...... جو اس دین کو قبول کرے اس کی نیکیاں قبول اور گناہ معاف ــــ اور جو اس دین کو قبول نہ کرے اس کی کوئی نیکی مقبول نہیں اور نہ اس کے گناہوں کی معافی کا کوئی ذریعہ ہے۔

ترجمہ اور جو ایمان لائے اور انہوں نے بھلے کام بھی کئے اور ایمان لائے اس پر جو محمد (ﷺ) پر اترا ہے اور وہی ہے سچا دین ان کے رب کی طرف سے تو اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو مٹا دے گا اور ان کا حال درست کرے گا......

یعنی اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کی عادت چھڑا کر ان کا حال سنوارتا ہے اور انہیں نیک کاموں کی توفیق عطا فرماتا ہے اور آخرت میں بھی ان کی کوتاہیوں سے درگزر فرما کر ان کو اچھے حال میں رکھتا ہے......

کلام برکت

پہلے زمانہ میں ساری مخلوق ایک شریعت کی مکلف نہ تھی اس وقت (یعنی اب) سب جہان کو ایک حکم ہے (یعنی اب ساری دنیا کے لئے ایک ہی شریعت کو ماننے کا حکم ہے) اب سچا دین یہی ہے اور بڑے بھلے کام مسلمان بھی کرتے ہیں اور کافر بھی، لیکن سچا دین ماننے کو یہ قبولیت ہے کہ نیکی ثابت ــــ اور برائی معاف اور نہ ماننے کی یہ سزا ہے کہ نیکی برباد گناہ لازم۔

(اسلام یعنی دین محمد ﷺ پر ایمان لانا سبب مغفرت ہے)

آیت ۱۵

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّاۗءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ڬ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَاۗءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاۗءَهُمْ ○

آخرت کی عظیم الشان نعمتوں میں سے ایک ''مغفرت'' بھی ہے......

ترجمہ احوال اس جنت کا جس کا وعدہ ہوا ہے پرہیز گاروں سے، اس میں نہریں ہیں ایسے پانی کی جو بگڑنے والا نہیں اور نہریں ہیں دودھ کی جن کا مزہ کبھی نہیں بدلے گا اور نہریں ہیں شراب کی جس میں مزہ ہے پینے والوں کے واسطے اور نہریں ہیں صاف شہد کی اور ان کے لئے وہاں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور اپنے رب کی مغفرت......

یعنی سب خطائیں اور گناہ معاف کر کے جنت میں داخل کریں گے وہاں پہنچ کر کبھی گناہوں کا تذکرہ تک نہ ہوگا کہ جس سے انہیں تکلیف پہنچے یا سزا کا اندیشہ رہے......

آیت ۱۹

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ○

''لا الہ الا اللہ'' پر مضبوط رہو اور ''استغفار'' میں لگے رہو...... مرنے کے بعد نہ ایمان کام آئے گا نہ توبہ نفع دے گی...... دنیا ہی میں ''لا الہ الا اللہ'' پر ایمان لاؤ اور استغفار کو اپناؤ تو آخرت میں کامیابی ہے...... سب سے افضل ذکر ''لا الہ الا اللہ'' اور سب سے افضل دعا ''استغفار'' ''لا الہ الا اللہ'' کامیابی

کے لئے لازمی شرط اور استغفار کے ذریعہ ''لاالہ الااللہ'' کی مضبوطی...... ''لاالہ الااللہ'' خود بھی کہو اور دوسروں کو بھی دعوت دو اور استغفار اپنے لئے بھی کرو اور دوسرے مسلمانوں کے لئے بھی......

ترجمہ پس خوب یقین کرلو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور استغفار کرو اپنے گناہوں پر اور ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کے لئے اور اللہ تعالیٰ ہی تمہارے لوٹنے اور آرام کرنے کی جگہ کو جانتا ہے......

یعنی حضور اقدس ﷺ کو خطاب فرما کر امت کو استغفار کا حکم فرمایا......اور خود آپ ﷺ بھی کثرت سے استغفار فرماتے تھے......اس آیت میں فرمایا گیا کہ آپ ﷺ توحید پر پکے رہیں اور اپنے لئے اور اپنے متبعین کے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے رہیں......

آیت ۳۴

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ○

کفر پر مرنا مغفرت سے محرومی کا سبب ہے......کفر خود بھی برا لیکن جو کافر دوسروں کو بھی دین سے روکتے ہیں ان کی سزا سخت ہے......

ترجمہ بے شک جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا پھر مر گئے اور کافر ہی رہے تو اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الفتح

آیت ۱، ۲

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ○
لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ
صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ○

غزوہ حدیبیہ میں حضور اقدس ﷺ کو جو ''فتح'' حاصل ہوئی...... اس فتح کے انعام میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو چار عظیم الشان نعمتیں عطاء فرمائیں...... ان چار بڑی جلیل القدر نعمتوں میں سے پہلی نعمت ''مغفرت'' ہے...... کہ آپ ﷺ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ''مغفرت'' عطا فرمادی گئی...... آپ ﷺ ہر قسم کے گناہوں اور خطاؤں سے معصوم ہیں...... مگر پھر بھی آ ﷺ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ''استغفار'' کرتے تھے یعنی مغفرت مانگتے تھے...... یہ نعمت ''فتح مبین'' کے موقع پر بطور انعام آپ ﷺ کو عطاء فرمادی گئی...... کہ آپ ﷺ کے بلند مقام کے لحاظ سے جن باتوں کو آپ ﷺ کے مقام سے کم سمجھا جا سکے وہ سب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مکمل طور پر معاف ہیں...... آپ ﷺ نے اس خوشخبری پر فرمایا آج رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

قیامت کے دن جب سب انبیاء علیہم السلام ابتدائی شفاعت سے معذرت کرلیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام مخلوق سے فرمائیں گے کہ محمد ﷺ کے پاس جاؤ جو خاتم النبین ہیں اور جن کی اگلی پچھلی سب خطائیں اللہ تعالیٰ معاف کر چکا ہے...... ان کے سوا یہ کسی کا کام نہیں...... اس کے بعد حضور ﷺ سے

درخواست کی جائے گی تو آپ شفاعت فرمائیں گے......اس آیت مبارکہ سے ''مغفرت'' کا مقام اوراس کی اہمیت کو سمجھا جائے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگی جائے اور استغفار کیا جائے......

ترجمہ بے شک ہم نے آپ (ﷺ) کو کھلم کھلا فتح عطاء فرمائی تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کردے اور اپنی نعمت آپ پر مکمل کردے اور آپ کو سیدھے راستہ پر چلائے......

آیت ۵

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ يُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

اس عظیم الشان فتح کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے حدیبیہ اور بیعت رضوان میں شریک مجاہدین کے لئے بھی بڑے بڑے انعامات کا اعلان فرمایا جن میں سے ایک انعام ''کفارہ سیئات'' یعنی گناہوں کی معافی بھی ہے......اوران انعامات کو اللہ تعالیٰ نے ''فوز عظیم'' یعنی بڑی کامیابی قرار دیا......معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اصل کامیابی یہ ہے کہ کسی مؤمن کو مغفرت اور جنت مل جائے......

ترجمہ تا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والے مردوں اور عورتوں کو جنتوں میں داخل کرے، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، ان میں ہمیشہ رہیں گے اوران پر سے ان کے گناہ دور کردے اور یہ ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی کامیابی......

آیت ۱۱

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝

استغفار کی جھوٹی درخواست کرنے سے معافی نہیں ملتی......جب آپ ﷺ مکہ مکرمہ کے لئے

تشریف لے جارہے تھے تو کئی دیہاتی گنوار مشرکین کے خوف سے گھروں میں بیٹھ گئے وہ سمجھتے تھے کہ حضور اقدس ﷺ اور آپ کے صحابہ اس سفر سے زندہ واپس نہیں آئیں گے......اس آیت میں ان کے نفاق کا پردہ چاک کیا گیا اور آپ ﷺ کو خبر دی گئی کہ جب آپ واپس مدینہ منورہ پہنچیں گے تو یہ افراد آپ کے پاس حاضر ہو کر ساتھ نہ جانے کے جھوٹے بہانے گھڑیں گے اور آپ ﷺ سے درخواست کریں گے کہ ''فاستغفرلنا'' آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگیں......ان کی یہ بات دل سے نہیں صرف زبان سے ہوگی......

آیت ۱۴

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○

کسی کی مغفرت کرنا یا کسی کو عذاب دینا یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار اور قبضہ میں ہے...... البتہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت اس کے غضب سے آگے ہے......پس جو دل سے مغفرت چاہتا ہو اور مانگتا ہو تو اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے......

ترجمہ اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ ہی کے لئے ہے وہ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب دے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا بڑا مہربان ہے......

آیت ۲۹

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۖۛ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۛ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ○

آیت مبارکہ کے شروع میں حضرات صحابہ کرام کے اوصاف اور فضائل کا بیان ہے۔ جب کہ آیت مبارکہ کے آخر میں ان کے لئے بڑے عظیم انعام کا اعلان ہے کہ...... اللہ تعالیٰ نے ان سب کے لئے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے...... اسی لئے اہل سنت کا اجماع ہے کہ تمام صحابہ کرام ''عدول'' ہیں...... اور تمام صحابہ کرام ''مغفور'' ہیں...... اللہ تعالیٰ نے ان سب کی مغفرت کا اعلان فرمادیا ہے۔ اس لئے وہ سب کامیاب اور جنتی ہیں......

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا

منهم میں ''من'' بیانیہ ہے...... اور مغفرةً اور اجراً کی تنوین اظہار عظمت کے لئے ہے...... یعنی بڑی مغفرت اور بڑا اجر......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الحجرات

آیت ۳

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ○

حضور اقدس ﷺ کی تعظیم اور ادب یہ اسباب مغفرت میں سے ہے......

ترجمہ: بے شک جو لوگ دبی آواز سے بولتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے حضور، یہی لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جانچ لیا ان کے دلوں کو تقویٰ کے لئے......ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے......

یعنی جو لوگ حضور نبی کریم ﷺ کی مجلس میں تواضع اور ادب و تعظیم سے بولتے ہیں اور اپنی آوازیں آپ ﷺ کے سامنے پست رکھتے ہیں یہ وہ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے ادب، تقویٰ اور طہارت کے لئے منتخب فرمالیا ہے ان کے اس عمل کی برکت سے ان کے گناہ معاف ہوں گے اور انہیں بڑا بھاری ثواب ملے گا......

آیت ۴، ۵

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ○
وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

کچھ لوگ آپ ﷺ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے، آپ ﷺ اندر حجرہ میں تھے وہ باہر

سے آوازیں دینے لگے...... یہ بڑی بے عقلی کی بات تھی ان کو سمجھایا گیا کہ انہیں آپ ﷺ کے باہر تشریف لانے تک صبر کرنا چاہیے تھا، بہر حال جو بات بے عقلی اور نادانی میں ہوگئی تو اللہ تعالیٰ "غفور رحیم" ہے...... انہیں چاہیے کہ اپنی غلطی پر نادم ہوں اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور آئندہ ایسا رویہ اختیار نہ کریں......

ترجمہ بے شک جو لوگ آپ (ﷺ) کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں، اکثر ان میں سے عقل نہیں رکھتے اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ ان کے پاس نکل کر آتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا اور اللہ بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے......

آیت ۱۱

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

مسلمان آپس میں ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑائیں کہ اس سے دوسرے کی توہین یا حقارت ہو اور ایک دوسرے کو ناپسندیدہ القابات سے نہ پکاریں...... ماضی کے گناہوں پر ایک دوسرے کو طعنے نہ دیں...... جو ان کاموں میں مبتلاء ہو وہ توبہ کر لے جو توبہ نہیں کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ظالم شمار ہوگا......

ترجمہ اے ایمان والو! ایک قوم (یعنی کچھ لوگ) دوسری قوم (یعنی دوسرے کچھ لوگوں) سے ٹھٹھا نہ کرے (یعنی ان کا مذاق نہ اڑائے) شاید وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے ٹھٹھا کریں شاید وہ (کہ جن کا مذاق اڑایا جا رہا ہے) ان سے بہتر ہوں اور ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور ایک دوسرے کو چڑانے کے لئے نام نہ دو، ایمان لانے کے بعد

گناہگاری برا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں......

آیت ۱۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا
وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ○

مسلمان ایک دوسرے سے بدگمانی نہ کریں، ایک دوسرے پر تہمتیں نہ لگائیں، ایک دوسرے کے عیبوں کو نہ ٹٹولیں، ایک دوسرے کی غیبتیں نہ کریں...... اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور ان تمام گناہوں اور بری عادتوں سے توبہ کریں بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا مہربان ہے......

ترجمہ اے ایمان والو! بہت سی بدگمانیوں سے بچتے رہو، کیونکہ بعض گمان تو گناہ ہیں اور بھید (یعنی راز) نہ ٹٹولو کسی کا اور نہ کوئی کسی کی غیبت کیا کرے، کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے پس اس کو تو تم ناپسند کرتے ہو (پس اسی طرح غیبت کرنے کو بھی ناپسند کرو) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہے......

آیت ۱۴

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ
فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

وہ لوگ جو ظاہری طور پر مسلمان ہو جائیں مگر ایمان ان کے دل میں نہ اترا ہو وہ اگر مکمل فرمانبرداری کا راستہ اختیار کریں تو اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے ان کی پچھلی کمزوریوں کی وجہ سے ان کے اعمال کو نہیں کاٹا

جائے گا......یعنی انہیں پورا ثواب دیا جائے گا......

ترجمہ کہتے ہیں گنوار (دیہاتی، بدو) کہ ہم ایمان لے آئے ہیں کہہ دیجئے تم ایمان نہیں لائے لیکن تم کہو ہم مسلمان ہو گئے ہیں اور ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو تو تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہیں کرے گا، بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم والا ہے......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس مجموعہ میں

سورۃ ق

کی آیات

۸ ۳۱ ۳۲ ۳۳

سورۃ الذاریات

کی آیت

۱۸

سورۃ النجم

کی آیت

۳۲

سورۃ الحدید

کی آیات

۲۰ ۲۱ ۲۸

سورۃ المجادلہ

کی آیات

۲ ۱۲ ۱۳

کے مضامین توبہ، استغفار اور مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ ق

آیت ۸

تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ○

ترجمہ سمجھانے اور یاد دلانے کو اس بندہ کے لئے جو رجوع کرے۔

پچھلی آیات میں آسمان وزمین کی بہت سی علامات اور نشانیاں بیان فرمائیں اس آیت میں سمجھایا کہ جو بندے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے ہوتے ہیں انہیں کے لئے ان سب نشانیوں میں بصیرت، نصیحت اور یاددہانی کا سامان ہے......

آیت ۳۱،۳۲،۳۳

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ○

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ○

مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ○

جنت کا پکا وعدہ ہے ان کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ اور رجوع کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ کی حدود اور احکام کی حفاظت کرنے والے ہیں......اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں اور جن کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ اور جھکا رہتا ہے

ترجمہ اور جنت اہل تقویٰ کے لئے قریب لائی جائے گی کہ کچھ فاصلہ نہ ہوگا یہی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر رجوع کرنے والے اور حفاظت کرنے والے کے لئے جو کوئی اللہ تعالیٰ

سے بن دیکھے ڈرا اور رجوع کرنے والا دل لے کر آیا۔

یعنی جنت ان سے دور نہ ہوگی، وہ اسے بہت قریب سے دیکھیں گے...... اس کا وعدہ ان لوگوں سے ہے جنہوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھا اور گناہوں سے محفوظ ہو کر اس کی طرف رجوع ہوئے اور بے دیکھے اس کے عذاب سے ڈرے اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے خوف زدہ ہوئے اور ایک پاک صاف رجوع ہونے والا دل لے کر حاضر ہوئے...... یہ لوگ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے فرشتے ان کو سلام کریں گے اور ان کے پروردگار کا سلام ان کو پہنچائیں گے......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الذاریات

آیت ۱۸

وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○

استغفار کا بہترین وقت، تہجد یعنی سحری کا وقت ہے......اس وقت استغفار کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ نے تعریف فرمائی ہے...... بے شک سحری کے وقت کا استغفار بہت مقبول اور بڑی غنیمت ہے......وہ افراد جن کے ایمان اور تقویٰ کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اوران کو جنت عطاء فرمائی ان کی ایک صفت یہ بیان فرمائی...... وبالاسحار هم يستغفرون وہ رات کے آخری پہر یعنی سحری کے وقت اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت مانگتے تھے......یعنی سحری کے مبارک وقت میں اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ سے صاف کرلیا کرتے تھے......رات کو اکثر حصہ عبادت میں گزارنے کے باوجود ان میں تکبر اور عجب پیدا نہ ہوتا بلکہ وہ جس قدر عبادت کرتے اس سے ان کی شان بندگی بڑھ جاتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت کی التجاء کرتے ہیں...... اللهم اجعلنا منهم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ نجم

آیت ۳۲

اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَۃِ ؕ
هُوَ اَعْلَمُ بِکُمْ اِذْ اَنْشَاَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّۃٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِکُمْ ۚ فَلَا
تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی ۝

اہل احسان یعنی نیک لوگ وہ ہیں جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں مگر کچھ آلودگی تو ہر انسان کو ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی مغفرت بہت وسیع ہے...... اپنی پاکی بیان نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت مانگو وہ تمہارے حالات کو خوب جانتا ہے......

ترجمہ (اہل احسان یعنی بھلائی والے وہ ہیں) جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں، مگر کچھ آلودگی...... بے شک آپ کا رب بڑی وسیع بخشش والا ہے، وہ تمہیں خوب جانتا ہے جب تمہیں زمین سے پیدا کیا تھا اور جب تم اپنی ماں کے پیٹ میں بچے تھے پس اپنی پاکی بیان نہ کرو وہ پرہیزگار کو خوب جانتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الحدید

آیت ۲۰

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝

آخرت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مغفرت اور رضا بھی تیار فرمائی ہے اور اپنا سخت عذاب بھی...... آخرت کی یہ مغفرت اور عذاب انسان کی دنیا کی زندگی پر موقوف ہے...... دنیا ظاہری طور پر چمکدار، سرسبز وشاداب اور دل کو کھینچنے والی ہے...... پس جس نے اسے دل دے دیا اور اسی کا ہو رہا وہ آخرت میں ناکام...... اور جو دنیا میں رہتے ہوئے دنیا میں نہ پھنسا اور یہاں سے اپنے ساتھ ایمان اور اعمال صالحہ لے کر گیا وہ آخرت میں مغفور اور کامیاب...... دنیا پر غور کرو یہ بالکل اس طرح ہے جیسے بارش کے بعد...... ہر طرف سبزہ اور ہریالی نظر آتی ہے...... مگر یہ چند روزہ ہوتی ہے کچھ دنوں بعد سبزہ سوکھ کر زرد ہو جاتا ہے اور پھر چورا چورا ہو کر ختم ہو جاتا ہے...... یہی حال دنیا کا ہے ابتداء میں بڑی چمک دمک مگر پھر کمزوری، ویرانی، تباہی اور خاتمہ...... پس ایک عقلمند اس چند روزہ دھوکے میں کس طرح پھنس سکتا ہے......

دنیا کا ہر انسان یا آخرت کے عذاب کی طرف جا رہا ہے یا وہاں کی مغفرت کی طرف......

ترجمہ جان لو کہ یہ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشا اور زیبائش اور ایک دوسرے پر اس میں

فخر کرنا اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں زیادتی چاہنا ہے، جیسے بارش کی حالت کہ اس کے سبزہ نے کسان کو خوش کر دیا پھر وہ خشک ہو جاتا ہے تو تم اسے زرد دیکھتے ہو پھر وہ چورا چورا ہو جاتا ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی مغفرت اور اس کی رضامندی ہے اور دنیا کی زندگی سوائے دھوکے کے اسباب کے اور کیا ہے......

آیت ۲۱

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○

ایک انسان نے جو کچھ کرنا ہے اسی دنیا کی زندگی میں کرنا ہے اس لئے فانی چیزوں میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا اور سبقت کرنا کچھ فائدہ مند نہیں......اس کی بجائے اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور جنت پانے کے لئے محنت، کوشش، سبقت اور مقابلہ کرو......موت سے پہلے ایسا سامان تیار کر لو جو تمہیں آخرت میں مغفرت اور جنت دلا سکے...... یہ جنت بہت بڑی، اگر آسمان وزمین دونوں کو ملا کر رکھا جائے تو اس کے برابر جنت کی چوڑائی ہوگی......جب چوڑائی کا یہ عالم تو لمبائی کتنی ہوگی؟ یہ اللہ ہی جانے...... یہ جنت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان والوں کو ملے گی......

ترجمہ اپنے رب کی مغفرت کی طرف دوڑو اور جنت کی طرف جس کا عرض آسمان وزمین کے عرض کے برابر ہے، ان کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے......

آیت ۲۸

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

ایمان اور تقویٰ اسباب مغفرت ہیں...... یہ خطاب اہل کتاب میں سے ایمان لانے والوں کو ہے کہ تمہیں اپنی اپنی کتاب اور نبی پر ایمان لانے کے بعد رسول اللہ ﷺ اور قرآن پر ایمان لانے کی وجہ سے دوگنا اجر ملے گا اور تمہیں قیامت کے دن نور عطاء ہوگا اور مغفرت نصیب ہوگی......

ترجمہ: اے ایمان والو، اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ دے گا تمہیں دو حصے اپنی رحمت سے اور تمہیں ایسا نور عطاء کرے گا جسکو تم لئے پھرو اور تمہیں معاف کرے گا اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے مہربان......

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ المجادلہ

آیت ۲

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ○

اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں اگر کوئی اپنی بیوی کو کہہ دیتا کہ تو میری ماں ہے تو یہ سمجھا جاتا تھا کہ یہ عورت اب ہمیشہ کے لئے اپنے خاوند پر حرام ہوگئی......ان آیات میں ''ظہار'' کا حکم بیان فرمایا کہ......بیوی کو ماں کہنے سے وہ حقیقی ماں نہیں بن جاتی......حقیقی ماں تو وہ ہوتی ہے جس نے جنا ہو...... ہاں چونکہ خاوند نے بدتمیزی کی اور ایک جھوٹی اور بے ہودہ بات اپنی بیوی سے کہہ دی تو اس کی سزا اسے ملے گی اور وہ یہ کہ کفارہ کے طور پر ایک غلام آزاد کرے......اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے اور اگر روزے رکھنے سے مجبور ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے......یہ کفارہ ادا کرنے کے بعد وہ اپنی بیوی سے مل سکتا ہے اور ان کے درمیان طلاق نہیں ہوگی......آیت کے آخیر میں فرمایا گیا کہ **وان اللہ لعفو غفور** اور بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے......

یعنی جاہلیت میں جو ایسی حرکت کر چکے وہ معاف ہے، اب ہدایت ملنے کے بعد ایسا مت کرو اگر غلطی سے کر لو تو توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے معاف کراؤ اور عورت کے پاس جانے سے پہلے کفارہ ادا کرو......یا مطلب یہ ہے کہ ظہار کرنے والا جب کفارہ ادا کر دے تو اس کے لئے معافی اور بخشش ہے......للمظاهر بالكفارة

آیت ۱۲

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

منافقین حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ کے کان میں بے فائدہ باتیں کرتے تاکہ لوگوں میں اپنی بڑائی جتائیں کہ ہم خاص لوگ ہیں اور آپ ﷺ سے الگ خاص باتیں کرتے ہیں...... اسی طرح بعض مسلمان بھی کچھ باتوں میں آپ ﷺ سے سرگوشی کرتے ہوئے اتنا وقت لے لیتے کہ دوسروں کو آپ ﷺ سے بات کرنے کا وقت نہ ملتا...... اس وقت یہ حکم آیا کہ جو شخص حضور اقدس ﷺ سے سرگوشی کرنا چاہے وہ پہلے صدقہ دے کر آیا کرے اس میں کئی فائدے ہیں...... صدقہ دینے والے کو اجر ملے گا، اسے گناہوں سے پاکی ملے گی، فقراء کا فائدہ ہوگا، مخلص اور منافق کی تمیز ہوگی کیونکہ منافق نہ صدقہ دیں گے اور نہ آپ ﷺ کا وقت ضائع ہوگا...... ہاں جو صدقہ کی استطاعت نہ رکھتا ہو اس کے لئے معاف ہے...... جب یہ حکم اترا تو منافقین نے بخل کی وجہ سے یہ عادت چھوڑ دی اور مسلمان بھی سمجھ گئے کہ زیادہ سرگوشیاں کرنے کی عادت اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے، اس لئے پیشگی صدقہ کا حکم فرمایا ہے...... ماحول درست ہو گیا تو بعد میں یہ حکم تبدیل فرما دیا گیا جیسا کہ اگلی آیت میں ہے......

ترجمہ اے ایمان والو! جب تم رسول (ﷺ) سے سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ دے لیا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر اور زیادہ پاکیزہ بات ہے پس اگر نہ پاؤ تو اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے......

یعنی صدقہ دینے کی استطاعت نہیں تو اس حکم سے معافی ہے......

ناداری اور مجبوری اس معاملہ میں معافی کا ذریعہ ہے......

آیت ۱۳

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

سرگوشی سے پہلے صدقہ دینے کا جو حکم تھا، اس کا مقصد حاصل ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم معاف فرمادیا بشرطیکہ جو دین کے مستقل احکامات ہیں ان کی مکمل پابندی کرو...... نماز اور زکوٰۃ کی پابندی...... اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت......

ترجمہ کیا تم اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ دینے سے ڈر گئے، پھر جب تم نے نہ کیا اور اللہ نے تمہیں معاف بھی کر دیا تو اب نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ کو خبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو......

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس مجموعہ میں

سورۃ الحشر
کی آیت
۱۰

سورۃ الممتحنہ
کی آیات
۴ ۵ ۷ ۱۲

سورۃ الصف
کی آیت
۱۲

سورۃ المنافقون
کی آیات
۵ ۶

کے مضامین توبہ، استغفار اور مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الحشر

آیت ۱۰

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ○

اپنے لئے اور اپنے سابقین کے لئے استغفار کا عظیم الشان فائدہ...... بعد میں آنے والے اپنے پہلوں کے ساتھ ملحق کر دیئے جاتے ہیں اگر وہ ان سے محبت رکھیں اور ان کے لئے استغفار کریں...... مال فئے کا حکم بیان ہو رہا ہے کہ اس میں ان کا بھی حصہ ہے جو بعد میں آئیں مگر وہ ایسے ہوں کہ اپنے سابقین کے لئے دعاء مغفرت کرتے ہوں اور مسلمانوں کے لئے اپنے دل میں بغض نہ رکھتے ہوں......

ترجمہ: اور (مال فئے) ان کے لئے بھی ہے جو ان (مہاجرین وانصار) کے بعد آئے (اور) کہتے ہیں......اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کینہ قائم نہ ہونے پائے، اے ہمارے رب بے شک تو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے......

کلام برکت

یہ آیت سب مسلمانوں کے واسطے ہے جو اگلوں کا حق مانے اور انہی کے پیچھے چلیں اور ان سے بیر نہ رکھیں......

قرآن مجید کا بیان فرمودہ ایک مؤثر استغفار

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الممتحنہ

آیت ۴،۵

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيٓ إِبْرٰهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهٗٓ ۚ إِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ إِلَّا قَوْلَ إِبْرٰهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۖ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ○

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

کفار سے تعلقات کے معاملہ میں ہر مومن کو...... حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے رفقاء کا طریقہ اختیار کرنا چاہیے انہوں نے کفار سے کھلم کھلا دشمنی، عداوت اور برأت کا اعلان کیا...... اور صاف فرما دیا کہ جب تک تم ایمان نہیں لاؤ گے ہمارا تم سے کوئی تعلق نہیں...... ساتھ انہوں نے یہ دعاء بھی مانگی:

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ. رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ.

اے ہمارے رب ہم نے کفار سے قطع تعلق کر کے تیری ذات پر بھروسہ کیا ہے اور اپنی قوم سے ٹوٹ کر تیری طرف رجوع کیا ہے...... اور ہمیں یقین ہے کہ سب نے واپس تیری طرف لوٹنا ہے...... یا اللہ ہم کو کافروں کے واسطے آزمائش کا مقام اور تختۂ مشق نہ بنا یعنی ان کو ہم پر ایسا غلبہ نہ دے کہ ہماری کمزوری اور بے بسی دیکھ کر خوش ہوں اور خود کو حق پر سمجھیں...... اور یا اللہ ہمارے گناہوں کو معاف

فرما، کوتاہیوں سے درگزر فرما...... بے شک تو غالب، حکمت والا ہے اور تیرے غلبے اور حکمت سے یہی اُمید اور توقع ہے کہ اپنے وفاداروں کو دشمنوں کے مقابلہ میں مغلوب اور رسوانہ ہونے دے گا......

قرآن مجید کا بیان فرمودہ ایک والہانہ اور موثر استغفار

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ، رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

آیت ۷

عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

کفار سے ترک تعلقات کے بارے میں...... حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ایمان والے رفقاء کے طریقہ پر چلو...... اگر اس کے خلاف کرو گے اور اللہ کے دشمنوں سے دوستیاں لگاؤ گے تو اپنا ہی نقصان کرو گے، اللہ تعالیٰ کو کسی دوستی یا دشمنی کی کیا پروا، وہ غنی اور ہر طرح کی خوبیوں کا مالک ہے...... اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہ بھی ممکن ہے کہ وہ کفار جن کے ساتھ آج تمہیں دوستی سے منع کیا جا رہا ہے وہ کل ایمان لے آئیں تب ان میں اور تم میں خوب محبت قائم ہو جائے گی......

اللہ تعالیٰ قادر ہے...... اور اس کی مغفرت و رحمت کا دروازہ کھلا ہے، اس لئے جو بھی سچی توبہ کر کے آتا ہے اسے قبول کیا جاتا ہے اور اس حکم کے بارے میں تم میں سے جس سے کوئی کمی کوتاہی ہوئی ہو وہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے، اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے...... الحمدللہ فتح مکہ کے بعد تقریباً سب مکہ والے مسلمان ہو گئے اور جو کل تک جان کے دشمن تھے وہ مسلمانوں کے جان نچھاور کرنے والے دوست بن گئے......

ترجمہ: امید ہے کہ اللہ تم میں اور ان میں جن سے تمہیں دشمنی ہے دوستی قائم کر دے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے......

آیت ۱۲

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

جو مسلمان عورتیں آپ ﷺ کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوں ان سے ان چھ چیزوں پر بیعت قبول فرمائیے اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کیجئے، بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے......

① ......شرک نہیں کریں گی......

② ......چوری نہیں کریں گی......

③ ......بدکاری نہیں کریں گی......

④ ......اپنی اولاد کا قتل نہیں کریں گی......

⑤ ......بہتان نہیں گھڑیں گی، یا اولاد کے نسب کے بارے جھوٹ نہیں بولیں گی......

⑥ ......نیک کاموں میں آپ ﷺ کی نافرمانی نہیں کریں گی......

یہ ''آیت بیعت'' کہلاتی ہے......حضور اقدس ﷺ کے پاس عورتیں بیعت کے لئے آتیں تو آپ ﷺ یہی اقرار لیتے تھے......مگر یہ بیعت زبانی ہوتی اس میں کبھی کسی عورت کے ہاتھ نے آپ ﷺ کے دست مبارک کو مس نہیں کیا......**واستغفر لهن** بیعت قبول فرما کر آپ ﷺ ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں کہ ان سے ماضی میں جو کوتاہیاں ہوگئیں یا آئندہ جو کمی کوتاہی ان احکامات پر عمل میں ہوجائے اس پر......ان کے لئے مغفرت مانگیں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے استغفار کی برکت سے ان کی کوتاہیاں معاف فرمائے گا......

آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ......شیخ کو اپنے مریدین (مرد ہوں یا خواتین) کے لئے استغفار کا اہتمام کرنا چاہیے......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الصّف

آیت ۱۲

یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ وَ یُدۡخِلۡکُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ وَ مَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ ؕ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ○

ایک ایسی کامیاب اور نفع بخش تجارت جو مغفرت بھی دلواتی ہے اور عذاب الٰہی سے بھی بچاتی ہے...... وہ ہے ایمان والوں کا اپنی جان اور مال سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا...... جہاد فی سبیل اللہ اسباب مغفرت میں سے ہے...... مزید اس پر جنت کے محلات کا بھی وعدہ ہے...... اور اس میں اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فتح بھی ہے...... یعنی ہمیشہ کی کامیابی اور نفع دلانے والی تجارت ہے

یغفرلکم ذنوبکم بخش دے گا وہ تمہارے گناہ......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ المنافقون

آیت ۵

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ○

منافق کے دل میں ''استغفار'' کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی......مدینہ منورہ میں جب بعض منافقین کی کوئی خیانت کھل جاتی تو خیر خواہ لوگ اسے کہتے کہ اب بھی وقت نہیں گیا آؤ! رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر......اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرا لو، حضور اقدس ﷺ کے استغفار کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہاری خطائیں معاف فرما دے گا تو وہ اپنے غرور و تکبر کی وجہ سے سر ہلا اور مٹکا دیتے...... بلکہ بعض بدنصیب تو صاف کہہ دیتے کہ ہم کو رسول اللہ کے ''استغفار'' کی ضرورت نہیں ہے......

ترجمہ اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ استغفار کریں (یعنی تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگیں) تو وہ اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ رکتے ہیں ایسے حال میں کہ وہ تکبر کرنے والے ہیں......

آیت ٦

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○

اگر آپ ﷺ ان منافقین کے لئے استغفار کریں تب بھی ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی نہیں

ملے گی کیونکہ وہ خود معافی نہیں چاہتے اور نہ مغفرت کے طلب گار ہیں......

ترجمہ برابر ہے ان کے حق میں کہ آپ ان کے لئے معافی مانگیں یا نہ مانگیں اللہ انہیں ہرگز معاف نہ فرمائے گا......اللہ تعالیٰ راہ نہیں دیتا نافرمان لوگوں کو......

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس مجموعہ میں

سورۃ التغابن
کی آیات
۹ ۱۴ ۱۷

سورۃ الطلاق
کی آیت
۵

سورۃ التحریم
کی آیات
۱ ۴ ۵ ۸

سورۃ الملک
کی آیات
۲ ۱۲

کے مضامین توبہ، استغفار اور مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورة التغابن

آیت ۹

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۗ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۗ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○

ایک دن آنے والا ہے، اس دن کا نام ہے ''یوم التغابن'' یعنی ہار، جیت کا دن...... نفع اور نقصان ظاہر ہونے کا دن...... یہ قیامت کے دن کا ایک نام ہے...... اس دن وہ جیت جائے گا جس کے پاس ایمان اور اعمال صالحہ ہوں گے...... اور وہ ہار جائے گا جو ایمان اور اعمال صالحہ سے محروم ہوگا...... اس دن جہنمی ہار جائیں گے، ہارنا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قوتوں اور اسباب کو بے موقع خرچ کر کے اصل سرمایہ بھی کھو بیٹھے اور جنتی جیت جائیں گے اور جیتنا یہ کہ ایک ایک کے ہزاروں پائے...... جس کے پاس ایمان اور اعمال صالحہ ہوں گے، اس دن اس کے گناہ بھی معاف...... اور جس کے پاس ایمان اور اعمال صالحہ نہیں ہوں گے...... اس کی نیکیاں بھی برباد......

(ایمان اور اعمال صالحہ اسباب مغفرت ہیں)

ترجمہ جس دن تمہیں جمع ہونے کے دن جمع کرے گا وہ دن ہار جیت کا ہے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے اللہ تعالیٰ اس سے اس کی برائیاں اتار دے گا اور اسے جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے......

آیت ۱۴

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

معاف کرو، معافی پاؤ...... بخشو، بخشے جاؤ......

ترجمہ اے ایمان والو بے شک تمہاری بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں، پس ان سے بچتے رہو اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے:

یعنی اہل اور اولاد اگر آخرت کی ناکامی کا ذریعہ بن رہے ہوں...... یا ان کو خواہش اور اصرار ہو کہ تم جہاد اور ہجرت سے رکے رہو...... یا وہ تمہیں دنیا میں ایسا پھنسا دیں کہ تم دین اور آخرت سے غافل ہو جاؤ تو ایسے اہل اور اولاد تمہارے دشمن ہیں...... پس تم ان کے شر سے بچتے رہو یعنی ان کی غلط باتیں نہ مانو...... ہاں تدبیر یہ کرو کہ...... اپنا دین بھی بچاؤ اور ان کے ساتھ میں معافی اور درگزر کا رویہ رکھو...... اس میں بے شمار فائدے ہیں...... اور ان اچھے اخلاق پر اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ مہربانی فرمائے گا اور تمہاری خطاؤں کو معاف فرمائے گا وہ غفور رحیم ہے......

آیت مبارکہ میں بعض کا لفظ آیا ہے...... جس سے معلوم ہوا کہ سب بیویاں اور اولادیں ''دشمن'' نہیں ہوتیں......

بہت سی بیویاں اور اولادیں اچھی بھی ہوتی ہیں...... دین اور آخرت کا فائدہ پہنچانے والی...... دوسری بات یہ کہ معاف کرنا، درگزر کرنا اس حد تک ہو جس کی شریعت نے اجازت دی ہے......

آیت ۱۷

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ○

انفاق فی سبیل اللہ......یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں عمـــدہ مال، دل کی خوشی کے ساتھ خرچ کرنا یہ اسباب مغفرت میں سے ہے......اور اس کی برکت سے مال بھی خوب بڑھتا ہے......

ترجمہ اگر تم قرض دو، اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح پر قرض دینا تو وہ اسے تمہارے لئے دگنا کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑا قدردان تحمل والا ہے......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الطلاق

آیت ۵

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ○

تقویٰ اسباب مغفرت میں سے ہے۔

ترجمہ (عورتوں کی عدت کے مسائل بیان فرمائے ہیں) یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو تمہاری طرف نازل کیا ہے...... اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ اس پر سے اس کی برائیاں اتار دیتا ہے اور اسے بڑا اجر عطاء فرماتا ہے......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ التحریم

آیت ۱

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

حضوراقدس ﷺ نے ایک مباح قسم کھالی اس پرفرمایا گیا کہ آپ اپنی ازواج مطہرات کی خاطر اپنے اوپر کسی حلال چیز کوحرام کرنے کی تکلیف نہ کریں اوراس بارے میں قسم نہ کھائیں......اللہ تعالیٰ غفوررحیم ہے وہ تو بڑے بڑے گناہ معاف فرمادیتا ہے......آپ ﷺ سے توکوئی گناہ بھی نہیں ہوا ایک خلاف اولیٰ بات ہوئی جو معاف فرمادی گئی......

ترجمہ اے نبی آپ کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کیا ہے آپ اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے......

آیت ۴

اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ○

ازواج مطہرات میں سے دوکوتوبہ کوحکم فرمایا گیا کہ حضوراقدس ﷺ کے ساتھ ایک معاملہ میں تم دونوں کے دل غلطی کی طرف مائل ہوچکے ہیں......اس لئے توبہ کرو اور آئندہ ایسی بے اعتدالی سے پرہیز کرو......

آیت ۵

عَسٰی رَبُّہٗۤ اِنۡ طَلَّقَکُنَّ اَنۡ یُّبۡدِلَہٗۤ اَزۡوَاجًا خَیۡرًا مِّنۡکُنَّ مُسۡلِمٰتٍ مُّؤۡمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّ اَبۡکَارًا ○

اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسی پسندیدہ اور مبارک عورتیں جو حضور اقدس ﷺ کی زوجہ بننے کی اہل ہوسکیں......ان کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ توبہ کرنے والی ہوں اسی سے توبہ کی فضیلت، ضرورت اور مقام کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے......

ترجمہ اگر نبی تمہیں طلاق دے دے تو بہت جلد اس کا رب اس کے بدلے میں تم سے اچھی بیویاں دے دے گا فرمانبردار، ایمان والیاں، نماز میں کھڑی ہونے والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار، روزہ رکھنے والیاں، بیوائیں اور کنواریاں......

آیت ۸

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا تُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ تَوۡبَۃً نَّصُوۡحًا ؕ عَسٰی رَبُّکُمۡ اَنۡ یُّکَفِّرَ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَ یُدۡخِلَکُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ ۙ یَوۡمَ لَا یُخۡزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَہٗ ۚ نُوۡرُہُمۡ یَسۡعٰی بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ بِاَیۡمَانِہِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَ اغۡفِرۡ لَنَا ۚ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ○

اے ایمان والو! خالص اور سچی توبہ کرو......ایسی صاف توبہ کہ واپس اس گناہ کی طرف لوٹنے کا خیال ہی ختم ہوجائے......ایسی توبہ کروگے تو تم پر سے گناہوں کا بوجھ اور وبال مٹ جائے گا......تمہیں جنت ملے گی، قیامت کے دن کی رسوائی سے بچوگے......قیامت کے اندھیروں میں تمہیں نور اور روشنی ملے گی جو تمہارے ساتھ ساتھ دوڑے گی......

ترجمہ اے ایمان والو! توبہ کرو اللہ تعالیٰ کے سامنے، صاف دل کی توبہ امید (یعنی یقین) ہے

کہ تمہارا رب اتار دے تم پر سے تمہاری برائیاں اور تمہیں جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جس دن اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے رسوا نہیں کرے گا ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا وہ کہہ رہے ہوں گے اے رب ہمارے لئے ہمارا نور پورا کر اور ہمیں بخش دے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے......

یعنی ہماری روشنی آخر تک قائم رکھیے، بجھنے نہ دیجئے جیسا کہ منافقین کے بارے میں آیا ہے کہ ان کی روشنی بجھ جائے گی اور وہ اندھیرے میں کھڑے رہ جائیں گے......

قرآن مجید کی بیان فرمودہ استغفار پر مشتمل دعاء

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○

کلام برکت

روشنی ایمان کی دل میں ہے، دل سے بڑھے تو سارے بدن میں، پھر گوشت پوست میں (اتر جائے) یعنی نور کے بڑھنے اور مکمل ہونے کا ایک مطلب یہ ہے......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الملک

آیت ۲

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۝

ترجمہ (وہ اللہ تعالیٰ) جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کس کے کام اچھے ہیں اور وہ غالب ہے، بخشنے والا ہے...... یعنی زندگی اور موت کا سلسلہ اسی لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی جانچ فرمائے کہ کون برے کام کرتا ہے اور کون اچھے...... اور اللہ تعالیٰ عزیز ہے کہ برے کام کرنے والے اس کی پکڑ اور انتقام سے نہیں بچ سکتے اور غفور ہے کہ توبہ کرنے والوں اور اچھے عمل کرنے والوں کو معافی اور بخشش عطا فرماتا ہے......

آیت ۱۲

اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ ۝

اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت یہ اسباب مغفرت میں سے ہے......

ترجمہ جولوگ اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں ان کے لئے معافی اور بڑا اجر ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ کو دیکھا نہیں، مگر اس پر اور اس کی صفات پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی عظمت اور جلال کے تصور سے کانپتے اور لرزتے ہیں...... یا مطلب یہ ہے کہ جب لوگوں سے پوشیدہ خلوت میں ہوتے ہیں تب بھی اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کی فرمانبرداری میں لگے رہتے ہیں...... یا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے مجمع سے الگ ہو کر خلوت میں اپنے رب کو یاد کر کے لرزاں و ترساں رہتے ہیں......

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس مجموعہ میں

سورۃ نوح

کی آیات

۳ ۴ ۷ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۷

سورۃ المزمل

کی آیت

۲۰

سورۃ المدثر

کی آیت

۱۵۴

سورۃ البروج

کی آیات

۱۰ ۱۴

سورۃ النصر

مکمل

کے مضامین توبہ، استغفار اور مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ نوح

آیت ۳،۴

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ○
يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ
لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

ایمان، تقویٰ اور نبی کی اطاعت یہ اسباب مغفرت ہیں......

ترجمہ (حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ میں تمہیں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں کہ) اللہ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو اور میرا کہنا مانو وہ تمہارے لئے تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایک وقت مقرر تک مہلت دے گا، بے شک اللہ تعالیٰ کا وقت ٹھہرایا ہوا ہے، جب آجائے گا تو اس میں تاخیر نہ ہوگی، اگر تم کو سمجھ ہے......

یعنی ایمان لے آؤ گے تو اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کے جو حقوق تلف کئے ہیں وہ معاف فرما دے گا......

آیت ۷

وَاِنِّىْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ
وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ○

قوم کو بار بار ''مغفرت'' کی طرف بلایا مگر وہ اس نعمت سے بھاگتے رہے جب ''مغفرت'' کی طرف نہیں آئے اور نہ ان کے آنے کا کوئی امکان ہے تو پھر ان کو اپنا عذاب دکھا دے...... یہ

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کی حالت بیان فرمائی......

ترجمہ اور بے شک ـــــ جب کبھی میں نے انہیں بلایا تا کہ تو انہیں مغفرت عطاء فرمائے (یعنی معافی اور بخشش سے نوازے) تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں رکھ لیں اور انہوں نے اپنے کپڑے اوڑھ لئے اور ضد کی اور بہت بڑا تکبر کیا......

آیت ۱۰، ۱۱، ۱۲

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۖ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ○

يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ○

وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ○

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو ''استغفار'' کی دعوت دی اور ساتھ ''استغفار'' کے عظیم فوائد اور ثمرات بھی بیان فرمائے......مثلا......اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت ملے گی۔

پانی جو انسان کے معاش کے لئے روح کی طرح ہے اس کا مکمل نظام درست ہو جائے گا۔

ہر طرح کی اقتصادی ترقی نصیب ہوگی۔

خاندانی نظام مضبوط ہوگا، بانجھ پن کی بیماری دور ہوگی......

زرعی اور ماحولیاتی ترقی ہوگی، پھل، سبزی، غلہ ہر چیز وافر......

نہریں جاری ہونگی......دریا اور نہروں کے بے شمار فوائد ہیں......

ترجمہ: پس میں نے (اپنی قوم سے) کہا اپنے رب ـــــ سے استغفار کرو (یعنی مغفرت، بخشش اور گناہوں کی معافی مانگو) ـــ بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے، وہ آسمان سے تم پر (موسلا دھار) بارش برسائے گا اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغ بنادے گا اور تمہارے لئے نہریں بنادے گا......

یعنی اتنے لمبے کفر اور اتنے زیادہ گناہوں کے باوجود اب بھی اگر تم اپنے مالک کے سامنے جھکو گے

اوراس سے توبہ، استغفار کروگے تو وہ بڑا بخشنے والا ہے، پچھلے سب گناہ معاف فرمادے گا......اور ایمان واستغفار کی برکت سے وہ قحط سالی جس میں تم برسوں سے مبتلاء ہو دور ہوجائے گی اور اللہ تعالیٰ موسلا دھار بارش برسائے گا، جس سے کھیت اور باغ خوب سیراب ہوں گے غلے، پھل، میوہ کی کثرت ہوگی...... جانور موٹے، صحت مند ہوجائیں گے تو دودھ گھی بڑھ جائے گا......

اور عورتیں جو کفر اور گناہوں کی نحوست سے بانجھ ہو رہی ہیں وہ بیٹے جنیں گی، غرض آخرت کے ساتھ دنیا کے عیش و بہار سے بھی وافر حصہ دیا جائیگا......

کفر اور گناہوں کے برے اثرات سے ہواؤں کا نظام، بادلوں کا نظام، زمین کی زرخیزی کا نظام، صحت اور خاندان کا نظام...... پانی اور ماحولیات کا نظام سب بگڑ جاتے ہیں...... جبکہ استغفار کی برکت سے یہ سارے نظام ٹھیک ہوجاتے ہیں......

آیت ۲۸

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝

حضرت نوح علیہ السلام کا جامع استغفار، اپنے لئے، اپنے والدین کے لئے، اپنے ساتھ ایمان قبول کرنے والوں کے لئے......اور قیامت تک کے ایمان والے مردوں اور عورتوں کے لئے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اے رب معاف کر مجھے اور میرے ماں باپ کو اور جو آئے میرے گھر میں ایماندار اور سب ایمان والے مردوں کو اور عورتوں کو......

(قرآن مجید کا بیان فرمودہ ایک اور استغفار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ المزمل

آیت ۲۰

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ آپ ﷺ اور آپ کے رفقاء نے ''تہجد'' کے حکم کی پوری تعمیل کی ہے اور کبھی آدھی، کبھی تہائی اور کبھی دو تہائی رات وہ نماز میں گزارتے ہیں...... اور اللہ تعالیٰ کو یہ بھی معلوم ہے کہ تم اس کو ہمیشہ نہیں نباہ سکو گے اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے معافی بھیج دی... فتاب علیکم اس لئے اب جس کو اٹھنے کی توفیق ہو وہ جتنی نماز اور اس میں جتنا قرآن چاہے پڑھ لے...... اب امت کے حق میں نہ تہجد کی نماز فرض ہے، نہ اس میں وقت اور مقدار تلاوت کی کوئی قید ہے کہ رات کے اتنے حصہ کھڑے رہو یا اتنا قرآن پڑھو...... اللہ تعالیٰ کو معلوم کہ تم میں کچھ بیمار بھی ہوتے ہیں، بہت سے افراد کو سفر بھی پیش آتا ہے...... اور تم میں وہ مرد مجاہد بھی ہیں جو حالت جنگ میں ہوتے ہیں اس لئے تم پر آسانی کر دی گئی کہ نماز میں جس قدر قرآن پڑھنا آسان ہو پڑھ لیا کرو...... ہاں فرض نمازیں، بہت اہتمام

سے ادا کرتے رہو، زکواۃ دیتے رہو اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خوشی سے مال خرچ کرتے رہو...... اور یاد رکھو تم جو نیکی یہاں کرو گے اس کو اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بہتر صورت میں پاؤ گے اور اس پر مزید بڑا اجر بھی ملے گا...... یہ نیکیاں دراصل وہ سامان ہے جو تم اپنی اصل زندگی کے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس جمع کراتے ہو...... اس لئے یہ نہ سمجھو کہ نیکی یہیں ختم ہو جاتی ہے...... اور آخری حکم اس آیت مبارکہ میں یہ فرمایا کہ واستغفروا الله اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے رہو...... ہر انسان سے کچھ نہ کچھ کمی کوتاہی رہ جاتی ہے...... گناہ اور غلطیاں ہو جاتی ہیں...... پس ان کی تلافی کے لئے استغفار کرتے رہو...... اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو ان الله غفور رحيم بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ المدثر

آیت ۵۶

وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝

یہ قرآن پاک نصیحت کیلئے کافی ہے...... یہ کتاب سب کے لئے ہے جو بھی چاہے اس سے پورا فائدہ اٹھالے...... مگر اس سے پورا فائدہ وہی اٹھاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے...... اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے...... اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے...... مغفرت عطاء فرمانے والا ہے......

کوئی آدمی کتنا ہی گناہ کرے لیکن پھر جب وہ تقویٰ کا راستہ پکڑ لے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اور اس کی توبہ قبول فرمائے گا......

حضور اقدس ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کے بعد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کیا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میں اس کے لائق ہوں کہ بندہ مجھ سے ڈرے اور میرے ساتھ کسی کو کسی کام میں شریک نہ کرے پھر جب بندہ مجھ سے ڈرا (اور شرک سے پاک ہوا) تو میری شان یہ ہے کہ میں اس کے گناہوں کو بخش دوں......

ترجمہ: اور کوئی بھی یاد نہیں کرسکتا (یعنی قرآن مجید کی نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا) مگر جب کہ اللہ ہی چاہے، وہی ہے جس سے ڈرنا چاہیے اور وہی ہے بخشنے والا۔

هو اهل التقویٰ واهل المغفرة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ البروج

آیت ۱۰

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ۝

جو بھی ایمان والوں کو ستا کر انہیں ایمان سے ہٹانے کی کوشش کرے گا اور پھر اپنے اس جرم پر توبہ نہیں کرے گا تو اس کے لئے جہنم اور آگ کا عذاب ہے......

ترجمہ بے شک جو ستائے (اور ایمان سے ہٹانے کی کوشش کرے) ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو پھر توبہ نہ کی تو ان کے لئے عذاب ہے جہنم ہے اور ان کے لئے عذاب ہے آگ میں جلنے کا......

یعنی اس سورۃ مبارکہ میں اصحاب الاخدود کا قصہ ہے......مگر صرف ان کے لئے ہی نہیں بلکہ جو بھی ایمان والوں پر مظالم ڈھا کر انہیں دین حق سے ہٹانے کی کوشش کرے گا، پھر اپنی اس حرکت سے تائب نہیں ہوگا تو اس کے لئے جہنم کا عذاب تیار ہے، اس عذاب میں بے شمار قسم کی سزائیں ہونگی جن میں بڑی سزا آگ میں جلائے جانے کی ہوگی جو تن من سب کو جلائے گی......

آیت مبارکہ سے توبہ کے مقام اندازہ لگایا جائے کہ دین کے ایسے دشمنوں کے لئے بھی توبہ کا دروازہ ان کی زندگی میں کھلا ہے......اس لئے شرط لگا دی کہ اگر انہوں نے توبہ نہ کی تو عذاب میں گرفتار ہوں گے......

آیت ۱۴

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ○

اللہ تعالیٰ ''**الغفور**'' ہے، بخشنے والا...... ''**الودود**'' ہے محبت فرمانے والا...... پچھلی آیت میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ بڑی سخت ہے...... یہاں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور محبت کی بھی کوئی حد نہیں وہ اپنے توبہ کرنے والے فرمانبردار بندوں کی خطائیں معاف فرماتا ہے، ان کے عیب چھپاتا ہے اور انہیں طرح طرح کی نعمتوں اور اپنے لطف وکرم سے نوازتا ہے......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ النصر

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ○ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ○

فتوحات کے بعد استغفار...... اللہ تعالیٰ کی نصرت ملنے کے بعد استغفار...... عظیم کامیابی اور قبولیت ملنے کے بعد استغفار...... کام خوش اسلوبی سے پورا ہونے کے بعد استغفار...... ذمہ داری ادا ہو جانے کے بعد استغفار...... اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تیاری میں استغفار...... اپنے دینی کام کی حفاظت اور ترقی کے لئے استغفار...... اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے استغفار...... استغفار کے بے شمار فوائد اور فضائل سمجھانے والی سورۃ مبارکہ......

ترجمہ جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آ چکی اور آپ نے لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہوتے دیکھ لیا تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے اور اس سے معافی مانگئے بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے......

واستغفرہ: یعنی اپنے لئے اور امت کے لئے استغفار کیجئے......

کلام برکت

یعنی قرآن میں ہر جگہ وعدہ ہے ''فیصلہ'' کا اور کافر شتابی کرتے تھے (یعنی جلد فیصلہ مانگتے تھے) حضرت کے آخر عمر میں مکہ فتح ہو چکا قبائل عرب دَل کے دَل (یعنی لشکر کے لشکر) مسلمان ہونے لگے، وعدہ سچا ہوا اب امت کے گناہ بخشوا کر کہ درجہ شفاعت کا بھی ملے'' یہ سورۃ اتری آخری عمر میں'' حضرت نے جانا کہ میرا جو کام تھا دنیا میں کر چکا اب سفر ہے، آخرت کا......

اس سورۃ مبارکہ کے نازل ہونے کے بعد ﷺ نے تسبیح، حمد اور استغفار میں اضافہ فرمادیا......
نمازوں میں بھی اور نمازوں سے باہر بھی......احادیث مبارکہ میں اس تسبیح و استغفار کے کئی الفاظ وارد ہوئے ہیں مثلاً

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ وَاَسْتَغْفِرُهٗ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ. اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ. اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

محمد مسعود ازہر
۲۱/ جمادی الآخر ۱۴۳۶ھ
۱۱/ اپریل ۲۰۱۵ء ۴ بجے سہ پہر

قرآن مجید اور مقبول استغفار

قرآن مجید...... اللہ تعالیٰ کا کلام ہے...... قرآن مجید حضرات انبیاء علیہم السلام کا استغفار سناتا ہے کہ...... فلاں نبی نے ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگی...... فرشتے اس طرح سے ایمان والوں کے لئے استغفار کرتے ہیں...... ماضی کے مقبول مجاہدین نے ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے استغفار کیا...... اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے ہیں...... استغفار خود ہی بہت مقبول عبادت اور افضل ترین دعاء ہے...... پھر اگر یہ دعاء اور عبادت...... قرآن مجید کے محکم اور مبارک الفاظ میں ہو تو...... وہ قبولیت کے بہت زیادہ قریب ہو جاتی ہے...... ان تمام دعاؤں کو سمجھ لیں، یاد کرلیں اور اپنے پاس لکھ لیں...... پھر تہجد کے وقت، جمعہ کی رات...... جمعہ کے دن عصر کے بعد...... اور عموماً فرض نمازوں کے بعد ان دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کیا کریں...... یعنی مغفرت اور معافی مانگا کریں...... امید ہے کہ ان شاء اللہ بہت کچھ ہاتھ آجائے گا......

قرآن مجید کے پرنور، پرکیف، پرسکون سمندر میں سے، استغفار کے موتی چننے سے پہلے چند باتیں دل میں بٹھالیں......

(۱) استغفار کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت مانگنا...... چنانچہ حقیقی استغفار وہی مسلمان کرتا ہے جو خود کو گناہگار اور مغفرت کا محتاج سمجھتا ہے......

(۲) معافی مانگنے، مغفرت طلب کرنے...... اور خود کو گناہگار سمجھنے کی کیفیت ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتی...... جو لوگ شیطان اور نفس کی غلامی میں آجاتے ہیں ان کو نہ اپنے گناہوں پر ندامت ہوتی ہے اور نہ وہ اپنے گناہوں کو گناہ سمجھتے ہیں...... اس لئے استغفار کا نصیب ہونا بڑی

نعمت ہے......

(۳) استغفار، بندے کو اللہ تعالیٰ سے جوڑتا ہے...... اور یہ امید کا وہ دروازہ ہے جو کسی بندے کو اللہ تعالیٰ سے ٹوٹنے نہیں دیتا...... اسی لئے قرآن مجید نے ''استغفار'' کی دعوت دی...... حضرات انبیاء علیہم السلام نے ''استغفار'' کی دعوت دی...... ہم مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ دوسرے مسلمانوں کو ''استغفار'' کی دعوت دیا کریں......

(۴) استغفار کرنے والا مسلمان چند باتوں کا دل سے اعتراف کرتا ہے...... پہلی بات یہ کہ میرا ایک رب ہے جسے میں نے منانا ہے...... دوسری بات یہ کہ گناہ کی معافی صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مل سکتی ہے، کسی اور سے نہیں...... تیسری بات یہ کہ میں گناہگار ہوں مگر اپنے گناہ پر خوش نہیں ہوں اور اس گناہ کے وبال سے خلاصی چاہتا ہوں...... اندازہ لگائیں یہ تینوں باتیں کس قدر اہم اور وزنی ہیں...... اسی لئے ایک بار ''استغفر اللّٰہ'' کہنا بہت بڑی عبادت اور دعاء ہے کہ اس میں...... ایک ساتھ ایمان والی اتنی باتوں کا اقرار آجاتا ہے......

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

آیئے اب ''بسم اللہ'' پڑھ کر قرآن مجید کی استغفار والی دعائیں ایک ایک کر کے سمجھتے اور پڑھتے ہیں......

(۱) وفاداری کا اعلان اور استغفار

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ. (البقرۃ:۲۸۵)

ترجمہ ہم نے (اللہ تعالیٰ کے حکم کو قبول کرنے کی نیت سے) سنا...... اور ہم نے مان لیا...... اے ہمارے رب ہم تیری بخشش (مغفرت) چاہتے ہیں اور (ہم نے) تیری طرف لوٹ کر جانا ہے......

اس دعاء میں اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام احکامات سے وفاداری کا اقرار بھی آگیا اور استغفار یعنی

مغفرت کا سوال بھی آ گیا...... وہ افراد جن کا دل گمراہی کی طرف بار بار بھٹکتا ہو ان کو اس دعاء کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے......

۲ معافی، مغفرت، نصرت، رحمت، آسانی کے سوال پر مشتمل جامع استغفار

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَآ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ (البقرۃ:۲۸۶)

ترجمہ: اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کریں تو ہمیں نہ پکڑ، اے ہمارے رب! ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے پہلے والوں پر رکھا تھا، اے ہمارے رب! اور ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوا جس کی ہمیں طاقت نہیں اور ہمیں معاف فرما دے، اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا کارساز ہے، کافروں کے مقابلہ میں تو ہماری مدد فرما......

استغفار پر مشتمل یہ قرآنی دعا ایک ''نور'' ہے...... جو انسان کسی بھی دشمنی یا حالت سے مغلوب ہو...... وہ اسے زیادہ مانگے...... کئی افراد جن کی شہوت بے قابو تھی انہوں نے اس استغفار کو اپنایا تو برائی، بے تابی اور بے چینی سے نجات پائی...... الغرض کوئی بھی برا دشمن، بری عادت یا بری حالت انسان کو دبا رہی ہو تو یہ مبارک دعا یقین اور توجہ سے پڑھے...... تو ان شاء اللہ اس دعاء کا نور مددگار بن کر پہنچ جائے گا...... اس دعاء کے لئے ''نور'' کا لفظ حدیث پاک میں آیا ہے......

۳ ہمیشہ کی نعمتوں کے مستحق بندوں کا استغفار

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (آل عمران:۱۶)

ترجمہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لاتے ہیں پس ہمارے لئے ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔

فرمایا کہ لوگ عموماً دنیا کی چیزوں پر فریفتہ ہوتے ہیں...... دنیا کی چیزیں مثلاً عورتیں، بیٹے، سونا چاندی کے ڈھیر، قیمتی گھوڑے، مویشی، کھیت وغیرہ...... حالانکہ یہ وقتی فائدے کی چیزیں ہیں ہمیشہ کی کامیابی نہیں...... جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے متقی بندوں کے لئے جو کچھ آخرت میں تیار فرمایا ہے وہ بہت بہتر ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کی رضا، جنت، حوریں وغیرہ...... یہ دائمی نعمتیں جن بندوں کو ملیں گی ان کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ اپنے ایمان کا اعلان کرتے ہیں، اپنے گناہوں پر استغفار کرتے ہیں اور جہنم سے پناہ مانگتے ہیں...... وہ کہتے ہیں

رَبَّنَا اِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّار

(۴) جہاد میں آزمائشیں اور مشکل حالات کے وقت کا مؤثر استغفار

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ (آل عمران: ۱۴۷)

ترجمہ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور جو ہمارے کام میں ہم سے زیادتی ہوئی ہے (وہ بھی بخش دے) اور ہمارے قدم جمادے اور کافروں کے مقابلے میں ہمیں مدد عطاء فرما......

قرآن مجید نے بتایا کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اور ان کے اللہ والے رفقاء نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کیا...... اس جہاد وقتال فی سبیل اللہ کے دوران جب ان پر کوئی تکلیف، آزمائش یا ظاہری شکست آئی تو وہ نہ گھبرائے، نہ انہوں نے ہمت ہاری اور نہ دشمن کے سامنے دبے...... بلکہ فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر استغفار کرنے لگے :

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ

الْكٰفِرِيْنَ○

جب انہوں نے یہ طرز اپنایا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا اور آخرت کا بہترین اجر عطاء فرمایا...... استغفار کی یہ دعاء بہت مقبول اور نافع ہے اور ہر زمانہ میں مجاہدین اور دین کی خاطر آزمائش اٹھانے والوں نے اسے اپنا کر اللہ تعالیٰ کی مغفرت، رحمت اور نصرت حاصل کی ہے......

(۵) عقل والوں کا استغفار

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۔ (آل عمران: ۱۹۳)

ترجمہ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دے۔

قرآن مجید کی ان آیات میں ''اولوالالباب'' کا تذکرہ ہے...... عقل مند، عقل والے، روشن فکر، روشن خیال، سمجھدار، دانشور اور ذہین لوگ کون ہیں؟...... قرآن مجید نے ان کی علامات بیان فرمائی ہیں...... سورۃ آل عمران کے آخر میں ملاحظہ فرمالیں...... ان عقل والوں کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ اپنے گناہوں پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہیں...... اپنی برائیوں کے وبال سے بچنا چاہتے ہیں...... اور ان کی بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ...... ان کو ''حسن خاتمہ'' یعنی ایمان پر موت نصیب ہو جائے...... اس لئے وہ دعاء مانگتے ہیں:

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ

(۶) حضرت سیّدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا استغفار

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔

(الاعراف: ۲۳)

ترجمہ اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ

فرمائے گا تو ہم ضرور تباہ ہو جائیں گے۔

یہ وہ استغفار ہے جو اللہ تعالیٰ نے خود حضرت آدم علیہ السلام کو تلقین فرمایا...... یہ وہ استغفار ہے جس سے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی...... یہ انسان کا پہلا استغفار اور روئے زمین کا ابتدائی استغفار ہے...... بہت جامع، بہت مؤثر، بہت پُرکیف اور مقبول استغفار......

⑦ حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کی تسبیح اور توبہ

سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ. (الاعراف: ۱۴۳)

ترجمہ یا اللہ! آپ کی ذات پاک ہے، میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شوق و محبت سے بے تاب ہو کر درخواست کی...... یا اللہ اپنی زیارت کرا دیجئے...... فرمایا! وہ (یہاں دنیا میں) ہرگز نہیں ہو سکتی...... سامنے والے پہاڑ پر نظر رکھیں ہم اس پر اپنی تجلی ڈالتے ہیں...... اگر وہ سہہ گیا تو آپ بھی زیارت کر لینا...... پہاڑ پر تجلی آئی تو وہ ریزہ ریزہ ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے...... جب ہوش آیا تو زبان پر اللہ تعالیٰ کی تسبیح تھی...... اور اس بات پر توبہ کہ ایسی درخواست کیوں پیش کی...... حضرات انبیاء علیہم السلام ہر طرح کے صغیرہ کبیرہ گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں...... ان کا استغفار اور ان کی توبہ اُن کے بلند مقام کے لحاظ سے ہوتی ہے...... کوئی بات یا کام اس مقام سے تھوڑا سا ہٹا تو فوراً استغفار اور توبہ میں لگ گئے...... ہم جب ان الفاظ میں استغفار کریں تو ''اوّل المومنین'' کی جگہ ''من المومنین'' کہہ لیا کریں......

سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ.

ویسے ''اول'' کا ایک معنیٰ آگے بڑھ کر ایمان لانا ہے...... جیسا کہ فرعون کے جادوگروں نے ایمان قبول کرتے وقت کہا تھا...... اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ

۸ شدید ندامت والا استغفار

لَئِنۡ لَّمۡ یَرۡحَمۡنَا رَبُّنَا وَیَغۡفِرۡ لَنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ۔ (الاعراف:۱۴۹)

ترجمہ اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہمیں نہ بخشا تو بے شک ہم تباہ ہو جائیں گے......

حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام تورات لینے گئے...... پیچھے قوم نے بچھڑے کو اپنا معبود بنا کر اپنے ایمان کا جنازہ نکال دیا...... جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے اور قوم کو سمجھایا اور انہیں اس نقصان کا اندازہ دلایا جو وہ کر بیٹھے تھے...... تب ان کی آنکھیں کھلیں، باطل کا جوش ٹھنڈا پڑا...... اور آگے ہمیشہ ہمیشہ کی آگ نظر آئی...... اور یہ کہ کفر و شرک کر کے اپنی پوری زندگی کے عمل برباد کر ڈالے تب تو ان کے جسموں اور ہاتھوں تک کی جان نکلنے لگی...... انتہائی شرمندگی، ندامت، بے قراری اور گہرے پانی میں ڈوبتے انسان کی طرح چلائے......

لَئِنۡ لَّمۡ یَرۡحَمۡنَا رَبُّنَا وَیَغۡفِرۡ لَنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ۔

یہ اگرچہ دعاء کے الفاظ نہیں...... مگر اظہار ندامت اور طلب مغفرت میں دعاء جیسے ہیں...... تب رحمت الٰہی متوجہ ہوئی اور توبہ کا حکم نامہ اور طریقہ عطاء فرما دیا گیا......

۹ صلہ رحمی والا استغفار

رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِاَخِیۡ وَاَدۡخِلۡنَا فِیۡ رَحۡمَتِکَ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ۔ (الاعراف:۱۵۱)

ترجمہ اے میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرما دیجئے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرمائیے اور آپ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں......

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے پیچھے اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو چھوڑ گئے تھے...... واپس آ کر قوم کو شرک میں مبتلا دیکھا تو آپ پر شدید دکھ، رنج اور غم و غصہ طاری ہو گیا...... اسی دینی غصہ میں حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی پکڑ لیا اور جھنجھوڑا کہ...... آپ نے جانشینی کا حق ادا نہیں کیا...... حضرت ہارون علیہ السلام

نے اپنا عذر بیان فرمایا کہ میں نے قوم کو بہت سمجھایا...... مگر انہوں نے میری ایک نہ سنی الٹا مجھے قتل کرنے پر آمادہ ہو گئے...... اب آپ مجھ پر سختی کر کے قوم والوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دیں اور مجھے ان ظالموں میں شمار نہ کریں...... اپنے بھائی کا عذر سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام...... ان سے مطمئن ہوئے اور فوراً اپنے لئے اور ان کے لئے استغفار کرنے لگے...... اس میں دو باتیں تھیں...... ایک یہ کہ دعاء کرنے سے یہ اشارہ دیا کہ میں آپ سے مطمئن ہوں...... اور دوسری یہ کہ سخت رویے کی وجہ سے بھائی کو جو تکلیف پہنچی اس کا بھی ازالہ ہو جائے...... کسی کے لئے استغفار کرنا یعنی اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی مغفرت مانگنا...... بہت بڑا تحفہ، ہدیہ اور احسان ہے...... پھر اس میں یہ بھی اشارہ ملا کہ اپنے کسی بھی قریبی عزیز سے کوئی رنجش ہو جائے تو صلح کے بعد اس کے لئے استغفار کیا جائے...... قرآن مجید کے الفاظ موجود ہیں...... بھائی سے رنجش اور صلح ہو تو یہی الفاظ اور اگر کوئی اور ہو تو ''اخی'' کی جگہ اس کا نام...... مثلاً بیوی سے رنجش پھر صلح ہوئی تو

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِزَوجَتِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

والدین سے تو رنجش ہونی ہی نہیں چاہیے...... ان کے لئے بھی انہی الفاظ میں استغفار کر سکتے ہیں

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَبِیْ...رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاُمِّیْ... "یا"... رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

(۱۰) اجتماعی مصیبت اور قومی مشکل کے وقت کا استغفار

اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ۔ (الاعراف:۱۵۵)

ترجمہ یا اللہ! تو ہی ہمارا تھامنے والا ہے، پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ستر نمائندہ افراد کو اپنے ساتھ ''طور'' پر لے گئے...... وہاں ان سب نے اللہ تعالیٰ سے کلام سنا مگر یقین کرنے کی بجائے اڑ گئے کہ...... جب تک ہم خود اپنی آنکھوں سے

اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھ لیں ہم یقین نہیں کر سکتے...... اس پر سخت زلزلہ آیا، بجلی کڑکی اور وہ سب کانپ کر مر گئے...... حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت پریشان ہوئے کہ واپس جا کر قوم کو کیا بتائیں گے؟ وہ تو یہ سمجھیں گے کہ ان کے نمائندوں کو میں نے مار دیا تب خوب عاجزی سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے دعاء مانگی، استغفار کیا تو وہ سب دوبارہ زندہ کر دیئے گئے...... معلوم ہوا کہ اجتماعی مشکلات اور قومی مصیبتوں کا حل بھی ''توجہ الی اللہ'' اور ''استغفار'' ہے...... دعاء کے شروع میں اَللّٰھُمَّ لگالیں......

(اَللّٰھُمَّ) اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ

(۱۱) رب غفور کے سہارے

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ (ہود:۴۱)

ترجمہ اللہ کے نام سے ہے اس کا چلنا اور ٹھہرنا، بے شک میرا رب ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

جب طوفان آ گیا تو حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے ایمان والے ساتھیوں سے فرمایا! اللہ کے نام سے کشتی پر سوار ہو جاؤ، کچھ غم، فکر اندیشہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اس کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا سب اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کے نام کی برکت سے ہے...... اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے لئے ''غفور'' یعنی بخشنے والا اور ''رحیم'' یعنی مہربان ہے...... اللہ تعالیٰ کی شانِ مغفرت اور شانِ رحمت ہی ایمان والوں کو ہر طوفان، ہر مصیبت اور ہر آزمائش سے پار لگاتی ہے...... کشتی یا کسی بھی سواری پر...... سوار ہوتے وقت یہ والہانہ دعاء پڑھ لینی چاہیے......

(۱۲) حضرت نوح علیہ السلام کا مؤثر استغفار

رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَسْئَلَکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ (ہود:۴۷)

ترجمہ اے میرے رب! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ تجھ سے سوال کروں اس چیز

کا جس کا مجھے علم نہیں......اور اگر تو نے مجھے نہ بخشا اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں تباہ ہو جاؤں گا......

طوفان میں حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا غرق ہو رہا تھا......حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی......اے میرے رب! میرا بیٹا بھی میرے ''اہل'' میں سے ہے......جن کو بچانے کا آپ نے وعدہ فرمایا ہے......حکم آیا کہ......اے نوح! وہ آپ کے اہل میں سے نہیں ہے......اس کے اعمال خراب ہیں آپ کو اس کے بارے ہم سے سوال نہیں کرنا چاہیے......اس تنبیہ پر حضرت نوح علیہ السلام کانپ اُٹھے اور فوراً توبہ واستغفار میں مشغول ہو گئے......اگر کسی مسلمان سے دعاء میں کوئی غلطی، بے ادبی......یا تجاوز ہو جائے......تو ان الفاظ میں استغفار ان شاء اللہ مفید رہے گا......

(۱۳) توفیق کی کنجی، توکل اور توبہ کا اعلان

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ میں تمہاری اصلاح چاہتا ہوں میرا کوئی اور مقصد نہیں۔ باقی مجھے اس میں کامیابی ملتی ہے یا نہیں، یہ سب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے بس اسی کی توفیق سے دعوت دیتا ہوں، اسی کی طاقت پر بھروسہ رکھتا ہوں اور ہر معاملے میں اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں...... انابت رجوع الی اللہ اور توبہ کو کہتے ہیں......دین کے داعی کے لیے یہی صفات اور یہی سوچ لازمی ہے......

حضرت شعیب علیہ السلام کے یہ مبارک الفاظ جو قرآن مجید نے بیان فرمائے ہیں......اہل دین اور اہل دعوت کے لیے بہت بڑی دعا اور توفیق وتوبہ کا خزانہ ہیں۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ۔ (ہود ۸۸)

ترجمہ: اور مجھے تو صرف اللہ تعالیٰ ہی سے توفیق حاصل ہوتی ہے اور میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں......

(۱۴) کسی کو معاف کرتے وقت کا استغفار

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔ (یوسف:۹۲)

ترجمہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخشے اور وہ سب سے زیادہ مہربان ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنی غلطی تسلیم کی، ندامت کا سچا اظہار کیا اور حضرت یوسف علیہ السلام سے معافی چاہی...... حضرت یوسف علیہ السلام نے معافی دیتے وقت ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار فرمایا...... پس کسی کو معاف کرتے وقت اس کے لئے استغفار کرنا خوبصورت سنت یوسفی ہے......

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ

(۱۵) اللہ تعالیٰ پر توکل اور اللہ تعالیٰ ہی سے توبہ

هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ۔ (الرعد:۳۰)

ترجمہ وہی (اللہ تعالیٰ) میرا رب ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے......

حکم دیا گیا کہ...... آپ کہہ دیجئے......

هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ

(۱۶) اپنے لئے، والدین کیلئے اور سب ایمان والوں کیلئے استغفار

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ۔ (ابراہیم:۴۱)

ترجمہ اے ہمارے رب! مجھے اور میرے والدین کو اور ایمان والوں کو حساب قائم ہونے کے دن بخش دے......

یہ دعاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مانگی...... یہ بہت جامع اور نافع استغفار ہے......

(۱۷) اسم اعظم والا استغفار

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ (الانبیاء:۸۷)

ترجمہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ بے عیب ہیں بے شک میں گناہگاروں میں سے تھا......

یہ حضرت یونس علیہ السلام کی تسبیح ہے......اس میں تہلیل بھی ہے یعنی لا الہ الا انت اور تسبیح بھی ہے ''سبحانك'' اور استغفار بھی ہے......اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِین

اس استغفار کے بہت فضائل احادیث وروایات میں آئے ہیں...... یہ ہر غم، مصیبت، مشکل اور پریشانی کا حل ہے......اُمت مسلمہ نے ہمیشہ اس تسبیح واستغفار سے بڑے بڑے منافع حاصل کئے ہیں......بندہ نے استغفار کے موضوع پر اپنی زیر طبع کتاب میں اس ''آیت کریمہ'' کے فضائل وخواص پر کئی روایات جمع کر دی ہیں......

(۱۸) مقبولین کا استغفار

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۔ (المؤمنون:۱۰۹)

ترجمہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے، تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو بہت بڑا ارحم فرمانے والا ہے......

دنیا میں کافر اور منافق خود کو عقلمند سمجھتے ہیں......اور ایمان والوں کا مذاق اڑاتے ہیں کہ یہ (نعوذ باللہ) بیوقوف لوگ ہیں......ان کو دنیا کی سمجھ ہی نہیں......قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کافروں کے سامنے ان ایمان والوں کی کامیابی کا اعلان فرمائیں گے......اور ساتھ ان کے اِس استغفار کا بھی تذکرہ فرمائیں گے......کہ میرے بندوں میں سے کچھ لوگ کہتے تھے

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ

تو تم کفار ان کا مذاق اڑاتے تھے......

آج دیکھنا کہ میں ان کو کیسی کامیابی، بدلہ اور مقام دیتا ہوں......

۱۹ مغفرت اور رحمت مانگو

رَّبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰحِمِيۡنَ۔ (المؤمنون:۱۱۸)

ترجمہ اے میرے رب معاف فرمااور رحم کراور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے...... یہ بہت مؤثر اور میٹھا استغفار ہے......اور قرآن مجید میں حکم فرمایا گیا ہے کہ کہو!

رَّبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰحِمِيۡنَ۔

وہ جو کچھ دینا چاہتے ہیں اسی کو مانگنے کا حکم فرماتے ہیں......مغفرت اور رحمت مل جائے تو اور کیا چاہیے......

۲۰ مقرب فرشتوں کا تائب ایمان والوں کیلئے استغفار

رَبَّنَا وَسِعۡتَ كُلَّ شَىۡءٍ رَّحۡمَةً وَّعِلۡمًا فَاغۡفِرۡ لِلَّذِيۡنَ تَابُوۡا وَاتَّبَعُوۡا سَبِيۡلَكَ وَقِهِمۡ عَذَابَ الۡجَحِيۡمِ. رَبَّنَا وَاَدۡخِلۡهُمۡ جَنّٰتِ عَدۡنِ ۨالَّتِىۡ وَعَدْتَّهُمۡ وَمَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَاَزۡوَاجِهِمۡ وَذُرِّيّٰتِهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ. وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنۡ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوۡمَئِذٍ فَقَدۡ رَحِمۡتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ۔ (المؤمن:۷/۹)

ترجمہ اے ہمارے رب! تیری رحمت اور تیرا علم سب پر حاوی ہے پس جن لوگوں نے توبہ کی ہے اور تیرے راستے پر چلتے ہیں انہیں بخش دے اور انہیں جہنم کے عذاب سے بچالے......

اے ہمارے رب! انہیں ہمیشہ کی جنتوں میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کو جو ان کے باپ دادوں اور ان کی بیویوں اور ان کی اولادمیں سے نیک ہیں۔ بے شک تو غالب حکمت والا ہے اور انہیں برائیوں سے بچا اور جس کو تو اس دن برائیوں سے بچائے گا پس اس پر تو نے رحم کر دیا اور یہ بڑی کامیابی ہے......

یہ بڑی اہم دعاء ہے مکمل تفصیل تو یہاں ممکن نہیں چند اشارات لے لیں......

① یہ دعاء عرش اٹھانے والے اور عرش کے گرد طواف کرنے والے مقرب فرشتوں کا وظیفہ ہے...... اندازہ لگائیں کیسی برکتوں والی دعاء ہوگی......

② اس دعاء میں اللہ تعالیٰ کے تائب بندوں کے لئے استغفار ہے......ہم جب ایسے بندوں کے لئے دعاء اور استغفار کریں گے تو اس سے خود ہمیں بہت نفع ملے گا......

③ جب ہم یہ دعاء اللہ تعالیٰ کے تائب بندوں اور ان کے متعلقین کے لئے کریں گے تو حدیث شریف کے وعدے کے مطابق فرشتے یہی دعاء ہمارے لئے کریں گے......

(۲۱) مقبول اور سعادت مند بندوں کا استغفار

رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. (الاحقاف:۱۵)

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر انعام کی اور میرے والدین پر اور میں نیک عمل کروں...... جسے تو پسند کرے اور میرے لئے میری اولاد میں اصلاح کر بے شک میں تیری طرف توبہ کرتا ہوں اور بے شک میں فرمانبرداروں میں ہوں......

یہ سعادتمند اور مقبول انسان بننے کا ایک قرآنی نصاب ہے......

① اللہ تعالیٰ سے شکر کی توفیق مانگنا......ان نعمتوں پر جو اپنے اوپر اور اپنے والدین پر ہوں......

② اللہ تعالیٰ سے نیک اور مقبول اعمال کی توفیق مانگنا......

③ اپنی اولاد کی اصلاح اور نیکی کی دعاء مانگنا......

④ اللہ تعالیٰ سے توبہ، استغفار کرنا......

⑤ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا اقرار کرنا......

اگلی آیت میں ان افراد کا جو یہ پانچ کام کرتے ہیں، بدلہ مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال قبول

فرماتے ہیں......ان کے گناہ معاف فرماتے ہیں......اور انہیں اہل جنت میں شامل فرماتے ہیں......

بعض مفسرین کے نزدیک یہ آیت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی......پس یہ بہت قیمتی دعاء ہے......توجہ اور یقین سے مانگنی چاہیے......

(۲۲) بڑے مقام والا استغفار

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ (الحشر:۱۰)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہماری اور ہمارے ان بھائیوں کی مغفرت فرما جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کینہ قائم نہ ہونے پائے......

اے ہمارے رب! بے شک تو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے......

یہ بہت نافع، مؤثر اور جامع استغفار ہے......قرآن مجید میں سمجھایا گیا کہ بعد والے مسلمان جو دل کے یقین کے ساتھ یہ دعاء مانگتے ہیں......وہ انعام میں اپنے سے پہلے والوں کے ساتھ ملحق کر دیئے جاتے ہیں......اس دعاء میں اپنے اسلاف کے لئے بھی استغفار ہے......جو بڑا افضیلت والا عمل ہے......وہ افراد جن کے دل میں مسلمانوں کے لئے بغض اور کینہ زیادہ پیدا ہوتا ہو وہ اس دعاء کا بہت اہتمام کریں......بے حد نافع ہے......

(۲۳) دشمنوں سے حفاظت والا استغفار

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ. رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ (الممتحنۃ:۴/۵)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف ہم رجوع ہوئے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے اے ہمارے رب ہمیں کفار (کے ظلم وستم) کا تختہ مشق نہ بنا اور اے

ہمارے رب! ہماری مغفرت فرما بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے......

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ایمان والے رفقاء نے استغفار پر مشتمل یہ دعاء مانگی......اور کافر حکمرانوں اور کفر کی طاقت سے کھلم کھلا براءت کا اعلان فرمایا......

(۲۴) اہل ایمان کا آخرت میں استغفار

رَبَّنَآ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَاغۡفِرۡ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۔ (التحریم:۸)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے لئے ہمارا نور پورا فرما اور ہمیں بخش دے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اہل ایمان یہ دعا آخرت میں مانگیں گے......دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ سے نور اور مغفرت مانگتے رہنا چاہیے......

(۲۵) حضرت نوح علیہ السلام کا جامع استغفار

رَبِّ اغۡفِرۡ لِىۡ وَلِوَالِدَىَّ وَلِمَنۡ دَخَلَ بَيۡتِىَ مُؤۡمِنًا وَّلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ۔

(نوح:۲۸)

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور جو ایمان والا میرے گھر میں داخل ہو جائے اور ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو (بخش دے)

(۲۶) قبولیت کے مقام اور اوقات میں توبہ کی دعاء

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام جب کعبہ کی تعمیر فرما رہے تھے تو انہوں نے قبولیتِ دعاء کے اس اہم موقع پر جو دعاء مانگی اس میں اللہ تعالیٰ سے معافی اور توبہ کا سوال بھی فرمایا۔

ترجمہ: اور جب ابراہیم اور اسماعیل کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (اور یہ دعاء کر رہے تھے)

اے ہمارے رب ہم سے قبول کر بے شک تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب ہمیں اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہمیں ہمارے حج کے طریقے بتا دے اور ہم کو معاف فرما بے شک تو ہی بڑا قبول کرنے نہایت رحم والا ہے۔

ملاحظہ

اس مبارک دعاء کے دو حصے عمومی ہیں۔ قبولیت کی دعاء اور معافی اور توبہ کی دعاء۔

ان دونوں حصوں کو ملا کر یہ قرآنی دعاء یوں بنتی ہے:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ..... وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (البقرۃ:۱۲۸)

قرآن مجید کی بیان فرمودہ توبہ کی دعاء......اور ساتھ یہ اشارہ کہ قبولیت کے مقامات اور قبولیت کے اوقات میں توبہ کی دعاء مانگنی چاہئے۔

وظیفہ مقبول استغفار

(قرآنی استغفار کی دعاؤں کو بلاترجمہ وتفسیر نقل کیا جارہا ہے تاکہ قارئین بطور وظیفہ ان کا ورد آسانی سے کرسکیں)

۱

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔ (البقرة:۲۸۵)

۲

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ (البقرة:۲۸۶)

۳

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (آل عمران:۱۶)

۴

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ (آل عمران:۱۴۷)

۵

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۔ (آل عمران:۱۹۳)

٦

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۔

(الاعراف:۲۳)

۷

سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ (الاعراف:۱۴۳)

۸

لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۔ (الاعراف:۱۴۹)

۹

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۔ (الاعراف:۱۵۱)

۱۰

اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ۔ (الاعراف:۱۵۵)

۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ (ہود:۴۱)

۱۲

رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ (ہود:۴۷)

۱۳

وَمَا تَوْفِيْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ۔ (ہود ۸۸)

۱۴

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔ (یوسف:۹۲)

۱۵

هُوَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ۔ (الرعد:۳۰)

۱۶

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ۔ (ابراہیم:۴۱)

۱۷

لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ (الانبیاء:۸۷)

۱۸

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۔ (المؤمنون:۱۰۹)

۱۹

رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۔ (المؤمنون:۱۱۸)

۲۰

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ، رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۔ (المؤمن:۷/۹)

۲۱

رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ (الاحقاف:۱۵)

۲۲

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔ (الحشر:۱۰)

۲۳

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ، رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔ (الممتحنۃ:۴/۵)

۲۴

رَبَّنَآ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَاغۡفِرۡ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۔ (التحریم:۸)

۲۵

رَبِّ اغۡفِرۡ لِىۡ وَلِوَالِدَىَّ وَلِمَنۡ دَخَلَ بَيۡتِىَ مُؤۡمِنًا وَّلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ۔

(نوح:۲۸)

۲۶

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ..... وَتُبۡ عَلَيۡنَا اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ (البقرۃ:۱۲۸)

ادعیہ وظائف

عملیات شرعیہ

اور

درود۔و۔اذکار

پر مشتمل

حسین مجموعہ

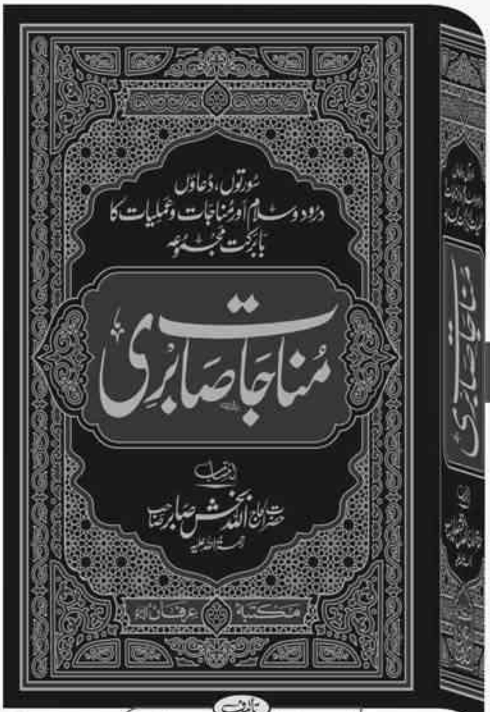

تالیف

حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب

جس میں آپ پائیں گے

برکات کا سمندر

قرآن پاک کی وہ سورتیں اور آیات جن کے فضائل احادیث مبارکہ میں وارد ہیں۔

★ سنت و روحانیت کا عظیم خزانہ روزمرہ کے تمام افعال میں ...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول دعائیں ...... روزانہ پڑھی جانے والی دعاؤں کے مستند مجموعات ''الحزب الاعظم'' اور ''مناجات مقبول'' کا امتزاج ایک نئی ترتیب کے ساتھ ...... ★ رحمتوں کی موسلا دھار بارش......درود شریف......فضائل......فوائد، آداب اور مستند مجموعات ...... ★ ہر پریشانی کا یقینی حل......قرآنی عملیات و وظائف...... اسماء الحسنیٰ اور ان کے مجرب خواص ...... ★ اکابر سے منقول اوراد و وظائف کا انمول خزانہ...... ★ ''رنگ و نور'' میں شائع ہونیوالے مفید عام وظائف، تعوذات اور دعائیں...... ★ ہر غم سے نجات، ہر نعمت کی چابی......استغفار......فضائل اور استغفار کی قرآن و حدیث سے مأثور (۱۰۰) دعائیں......

ایک منفرد مجموعہ ★ دین اسلام کا جامع خلاصہ......چہل حدیث جہاد، اسماء البدریین اور بہت کچھ

ایک ایسی جامع کتاب جو آپ کو بہت سی کتابوں سے بے نیاز کر دے گی

اسٹاکسٹ مکتبۃ ابن مبارک

حق سٹریٹ اردو بازار۔ لاہور

موبائل 0321 4066827

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ

(الحدید: ۲۱)

”دوڑو اپنے رب کی معافی کی طرف“

اِلٰی مَغْفِرَة

(حصہ دوم)

احادیث توبہ واستغفار

فضائل استغفار، قصص توبہ واستغفار، ادعیہ توبہ واستغفار
وظائف استغفار، معارف توبہ، معارف استغفار اور دعوت استغفار

توحید، دعاء، اُمید اور استغفار

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا (کہ میں بخش دوں گا) میں تمہاری کوتاہیوں اور گناہوں کے باوجود تمہاری مغفرت کرتا رہوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں (کہ کتنے بڑے گناہ گار کو بخش رہا ہوں)

اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ بادلوں تک بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے مغفرت مانگے تو بھی میں تیری مغفرت کروں گا اور (کسی کی مغفرت کرتے ہوئے) مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے آدم کے بیٹے اگر تو زمین بھر گناہ لے کر میرے پاس آجائے لیکن تیری ملاقات مجھ سے اس حال میں ہو کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تو (یاد رکھ) میں زمین بھر مغفرت لے کر آجاؤں گا۔ (ترمذی، احمد، طبرانی، بیہقی)

اس روایت میں چار چیزوں کو مغفرت کا ذریعہ فرمایا گیا:

1. ......دعاء
2. ......اللہ تعالیٰ سے امید رکھنا
3. ......استغفار کرنا
4. ......عقیدہ توحید پر مضبوط قائم رہ کر ہر طرح کے شرک سے بچنا......

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: يَاابْنَ آدَمَ اِنَّكَ مَادَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَاكَانَ فِيْكَ وَلَااُبَالِيْ. يَاابْنَ آدَمَ! لَوْبَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ

غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً.

{اخرجه الترمذی فی الدعوات برقم ۳۵۴۰، وقال: ھذا حدیث حسن غریب، واحمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، والطبرانی فی الکبیر برقم ۱۲۳۴۶ والاوسط برقم ۵۴۸۱، والبیھقی فی الشعب (باب ماجاء فی الرجاء من اللہ)، والدارمی (باب اذا تقرب العبد الی اللہ)

دعوت استغفار

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو اپنی مغفرت نصیب فرمائے...... میرے پیارے بھائیو! آج ایک عجیب اور عظیم عبادت کی یاددہانی کرانی ہے...... اتنی بڑی عبادت کہ جس کا حکم اللہ پاک نے حضرت محمد ﷺ کو فرمایا...... حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرمایا...... تمام انبیاء علیہم السلام کو فرمایا...... ایسی عبادت جس کی اہمیت پر قرآن مجید میں سینکڑوں آیات ہیں...... ایسی عبادت جس کے فوائد حضرات انبیاء علیہم السلام نے تفصیل سے بیان فرمائے...... ایسی عبادت جس کا فوری نفع دنیا میں اور دائمی نفع آخرت میں ملتا ہے...... ایسی عبادت جو انسان کو نہ مایوس ہونے دیتی ہے اور نہ محروم...... ایسی عبادت جو اپنے لیے بھی کرنے کا حکم ہے اور دوسروں کے لئے بھی...... ایسی عبادت جسے حضرت آقا مدنی ﷺ اتنی کثرت سے فرماتے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شمار کرتے رہ جاتے...... ایسی عبادت جو دل کو زنگ سے پاک کردیتی ہے...... ایسی عبادت جو مہلک زخموں پر شفاء بخش مرہم بن جاتی ہے...... ایسی عبادت جو کمزور انسان کو طاقتور بنادیتی ہے...... ایسی عبادت کہ جسے کرتا دیکھ کر شیطان روتا ہے...... پیٹتا ہے...... چیختا ہے...... تڑپتا ہے...... اور اپنے سر پر حسرت سے خاک ڈالتا ہے...... ایسی عبادت جو ہر عمل کو مقبول بنادیتی ہے...... اور لمبا فاصلہ جلد طے کرادیتی ہے...... ایسی عبادت جو رکاوٹوں کے پہاڑ منٹوں میں راستے سے ہٹادیتی ہے...... ایسی عبادت جو ہر غم کا علاج ہے...... ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ ہے...... اور ہر پریشانی کا حل ہے...... پیارے بھائیو! اس عبادت کا نام ہے ''استغفار'' جی ہاں استغفار...... پھر

سن لیں اس عظیم عبادت کا نام ہے استغفار......یعنی اپنی حالت پر نادم ہونا......اپنے گناہوں پر شرمندہ ہونا......اپنے محبوب رب کو منانے کی فکر کرنا......اور اپنے گناہوں کو چھوڑنے کا پکا عزم رکھنا......اور اپنے رب سے معافی مانگنا......ان پانچ کاموں کا نام ہے استغفار......اور یہ آج بھی ہماری بڑی ضرورت ہے اور کل بھی......صرف استغفار نہیں بلکہ کثرت استغفار......زیادہ استغفار......ہر عمل کے بعد استغفار......ہر نیکی کے بعد استغفار......ہر گناہ کے بعد استغفار......پیارے بھائیو! دن رات میں ندامت کا ایک آنسو اور اپنے رب سے شرمندہ ہو کر ایک آہ......میرے رب میں مجرم ہوں معاف فرما دے......شیطان اول تو نادم ہونے نہیں دیتا......اور اگر کوئی نادم ہو تو اسے مایوس کر دیتا ہے......حالانکہ مایوسی کا کیا جواز؟......میرے رب کے رحمت والے دروازے کھلے ہیں......مغفرت والے دروازے کھلے ہیں......چھوٹا بچہ جب گرتے پڑتے اپنے والدین کی طرف چلتا ہے تو وہ کتنے خوش ہوتے ہیں......شیطان گناہ کروا کے گراتا ہے تو مخلص بندے استغفار کر کے پھر اپنے مالک کی طرف لپکتے ہیں......تب اللہ پاک کو بہت پیار آتا ہے......کوئی دن میں ستر بار بھی گرے مگر فوراً استغفار کر کے اپنے رب کی طرف متوجہ ہو تو اس کے گناہ بھی نیکیاں بنا دیئے جاتے ہیں......بھائیو! اپنے اوپر اللہ پاک کی محبت کو محسوس کرو وہ محبت کی نظر فرماتا ہے تو اپنا نام لینے کی توفیق دیتا ہے......دیکھو! اللہ تعالیٰ نے اس سال محرم میں استغفار مہم کی توفیق بخشی......چار آنسو گرے تو اجتماع ملا......رکنیت مہم ملی......افراد میں اضافہ ہوا......اخبار میں اضافہ ہوا......جب دنیا میں یہ اثرات تو آخرت کے اصل فوائد اور انعامات کتنے اونچے ہوں گے......انشاءاللہ......ارے بھائیو! جب حضرات انبیاء علیہم السلام کو استغفار کا حکم ہے......جب کہ وہ معصوم ہیں......تو سوچو میں اور آپ اس عبادت کے کتنے محتاج ہیں......ہمارا تو ہر عمل ناقص ہے......پھر ندامت اور استغفار کے بغیر کیا چارہ ہے......روشنی کی کرن نظر آ گئی ہے......مگر ابھی بہت کام باقی ہے......دنیا پر سے کفر کا غلبہ ختم کرنے کی فکر اگر ہمیں نہیں تو یہ بے غیرتی والی بات ہے......سارے عالم میں اسلام کا غلبہ......مظلوم مسلمانوں کی دادرسی اور بہت سے کام......بھائیو! استغفار......زیادہ استغفار......روزانہ کم از کم ایک ہزار بار استغفار......دل کی ندامت والا استغفار......رب کو منانے

کے شوق والا استغفار...... خلوت والا استغفار...... جلوت والا استغفار...... آنسوؤں والا استغفار...... اُمید اور یقین والا استغفار...... تکبر اور عجب توڑنے والا استغفار...... آہوں اور سسکیوں والا استغفار...... اور بار بار توبہ...... بغیر تھکے بغیر مایوس ہوئے توبہ...... اے جماعت کے ذمہ دارو! استغفار...... اے جماعت کے کارکنو! استغفار...... اے اللہ کے پیارے مجاہدو، فدائیو! استغفار...... اے ماؤں بہنو! استغفار...... اے میرے پیارے بھائیو! استغفار...... استغفار...... استغفار......

اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے

اللہ تعالیٰ نے کتنا بڑا فضل فرمایا کہ جس دن زمین و آسمان پیدا فرمائے اسی دن ''توبہ کا دروازہ'' بھی بنا دیا...... اور یہ دروازہ اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک سورج مغرب کی طرف سے طلوع نہیں ہوتا اللہ اکبر کبیراً کتنا بڑا فضل ہے اور کتنا بڑا احسان...... توبہ کا یہ دروازہ ''مغرب'' کی طرف ہے اور بہت بڑا ہے...... ستر سال تک کوئی سوار اپنی سواری پر دوڑتا رہے تو اس کی چوڑائی ختم نہ ہو...... ہم سب کو چاہیے کہ سچی توبہ کر کے اس دروازے میں داخل ہو جائیں...... اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے جی ہاں ان مجرموں، گناہگاروں کو جو سچے دل سے توبہ کر لیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے...... اللہ تعالیٰ کے پاس مغفرت کی کمی نہیں ہے...... اس کی رحمت بہت بڑی ہے، بہت ہی بڑی......

سیّد الاستغفار

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا سیّد الاستغفار یہ ہے کہ تم کہو:

''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ. وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ''

ترجمہ "یا اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں۔ اور میں تیرے ساتھ کئے عہد و میثاق اور وعدے پر جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا قائم رہوں گا۔ اپنے اعمال (کے وبال اور نحوست) کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ تو نے مجھے نعمتوں سے نوازا۔ اور اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے تیری نافرمانیاں کیں اور گناہ کئے۔ پس (اے میرے رحیم و کریم مولا) مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں" (اس استغفار کی فضیلت بیان کرتے ہوئے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو اس (استغفار) کو دن میں یقین کے ساتھ کہے اور اسی دن میں رات کے آنے سے پہلے اس کی وفات ہو جائے تو وہ اہل جنت میں سے ہوگا اور جو شخص اس رات کو یقین کے ساتھ پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے اس کی وفات ہو جائے تو وہ جنت میں جائے گا" (بخاری، ترمذی، احمد، حاکم وغیرہ)

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الخ

قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَّوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

{اخرجه البخاری فی الدعوات باب افضل الاستغفار برقم 6306، و اخرجه الترمذی، والنسائی فی الکبری واحمد وابن ابی شیبه والحاکم وابن حبان والطبرانی فی الاوسط والکبیر والبیهقی فی الشعب}

بہترین دعاء کیا ہے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بہترین دعاء استغفار کرنا اور

بہترین عبادت لا الہ الا اللہ (پڑھنا) ہے۔ (تاریخ حاکم)

انسان کی دینی و دنیوی ضرورتیں بے شمار ہیں، گھر، مال، دولت، بیوی، بچے، سکون، خوشی، صحت، عقل، فہم و فراست، توفیق عبادات وغیرہ وغیرہ لیکن جس چیز کی انسان کو سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ ہے گناہوں کی مغفرت، اللہ کے غضب اور جہنم سے بچنا۔

''عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَيْرُ الدُّعَاءِ الإِسْتِغْفَارُ وَخَيْرُ الْعِبَادَةِ قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ''

(اخرجه الحاكم فی تاریخه كذا فی الكنز، وفی الجامع الصغیر للسیوطی وصححه هو والمناوی)

نبی کریم ﷺ کا آخری وقت تک استغفار

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے وفات کے وقت رسول اللہ ﷺ کو یہ دعاء پڑھتے ہوئے سنا......

''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰی''

دعاء کا ترجمہ یا اللہ! میری مغفرت فرما اور میرے اوپر رحم فرما اور مجھے اعلیٰ رفیق سے ملا۔ (مؤطا، بخاری، ابن ماجہ، ترمذی)

عن عائشة رضی الله عنها قالت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عند وفاته ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰی''

(اخرجه مالك فی الجنائز، والبخاری فی المغازی باب مرض النبی ﷺ، والترمذی وابن ماجه)

آخری عمر میں تسبیح اور استغفار کی کثرت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع و سجود میں بکثرت یہ دعاء پڑھا

کرتے تھے......

''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی'' تاکہ قرآن پر عمل ہوجائے۔ (سورۃ النصر میں آپ ﷺ کو اس کا حکم فرمایا گیا فسبح بحمد ربك واستغفره)

دعاء کا ترجمہ یااللہ! اے ہمارے رب! میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور آپ کی حمد کرتا ہوں۔ یااللہ! میری مغفرت فرما۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

عن عائشة رضی الله عنها قالت: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یکثر ان یقول فی رکوعه وسجوده ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی'' یتأول القرآن۔

(اخرجه الستة باب مایقال فی الرکوع والسجود)

ہر طرح کے گناہوں سے استغفار

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعاء مانگا کرتے تھے......

''رَبِّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ کُلِّهٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَایَایَ وَعَمْدِیْ وَجَهْلِیْ وَهَزْلِیْ، وَکُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ''

ترجمہ اے میرے رب! میری خطاؤں اور جہالت کو معاف فرما اور کاموں میں میرے حد سے تجاوز کرنے کو معاف فرما اور ان گناہوں کو معاف فرما جس کا علم آپ کو مجھ سے زیادہ ہے۔ یااللہ! میری خطاؤں کو معاف فرما، اور جان بوجھ کر اور جہالت میں کئے ہوئے اور مذاق میں کئے ہوئے گناہوں کو معاف فرما، اور یہ تمام قسم کے گناہ میں نے کئے ہیں۔ یااللہ! میرے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف فرما میرے چھپے کھلے گناہوں کو معاف فرما۔ آپ ہی آگے کرنے

والے ہیں اور آپ ہی پیچھے کرنے والے ہیں اور آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔ (صحیح بخاری و مسلم)

عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یدعو بھذا الدعاء ''رَبِّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ الخ

(رواہ البخاری فی الدعوات ،باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اغفر لی ما قدمت وما اخرت ،ومسلم فی الدعوات واحمد والحاکم)

استغفار پر مغفرت کا پکا وعدہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ'' (شیطان نے) کہا اے رب! آپ کی عزت کی قسم میں آپ کے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے جسموں میں ہوں گی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشادفرمایا: مجھے میری عزت وجلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے (استغفار یعنی) مغفرت طلب کرتے رہیں گے میں ان کی مغفرت کرتا رہوں گا۔'' (حاکم ،احمد ،طبرانی)

عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ '' اِنَّ الشَّیْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِكَ یَارَبِّ لَآاَبْرَحُ اُغْوِیْ عِبَادَكَ مَادَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِیْ اَجْسَادِهِمْ ،فَقَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ: وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُلَهُمْ مَااسْتَغْفَرُوْنِیْ''

{رواہ الحاکم وقال:صحیح الاسناد(ووافقہ الذھبی)فی کتاب التوبۃ والانابۃ برقم ۷۶۷۲ ،واحمد والطبرانی فی الاوسط ،وابویعلی ،وصححہ الھیثمی فی المجمع(کتاب التوبۃ باب ماجاء فی الاستغفار برقم ۱۷۵۷۳)}

دین اور جہاد کی محنت کے بعد تسبیح اور استغفار

مبارک ہو جس نے دین کی خاطر جتنی محنت کی اتنا ہی اپنی ذات کا بھلا کیا...... عقلمند ایسا ہی کرتے

ہیں......کام مکمل ہوا......اب کیا کرنا ہے؟......قرآن پاک فرماتا ہے......اب اپنے کام کو محفوظ کرنا ہے......اپنے عمل کو بچانا ہے......وہ کیسے؟......

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ...

دو کام کرو اور اپنے عمل کو آخرت کے لئے محفوظ کرلو...... تسبیح اور استغفار......تھکاوٹ کی حالت میں شیطان زوردار حملہ کرتا ہے......تاکہ اعمال چھین لے جائیں......غفلت، گناہ، آرام، آزادی کا تقاضا......کیا کوئی غلام بھی آزاد ہوتا ہے؟......ہم تو اپنے محبوب رب کے بندے اور غلام ہیں اور ہماری اجرت اور آرام یہاں نہیں وہاں ہے......جی ہاں! وہاں جہاں پیاری پیاری پاکیزہ وفادار حوریں انتظار کرتی ہیں کہ اپنے خاوندوں کو بتائیں کہ تمہارا مالک تم سے راضی ہوا...... تسبیح اور استغفار......کم ازکم (۱۰) دن روزانہ (۱) ہزار بار...... بھائیو! اتنے فائدے ہیں کہ شمار سے باہر......اللہ تعالیٰ کی رحمت......نامہ اعمال کی پاکی......دل کی روشنی......جسم میں قوت اور صحت......وقت میں برکت......عذاب سے حفاظت......رزق میں وسعت......بے اولادوں کو اولاد......غموں کا علاج......زخموں کا مرہم......قرآن پاک میں استغفار کے فوائد پڑھ کر دیکھیں......بڑی خوش خبری ہے اسکے لئے جس کے نامہ اعمال میں استغفار زیادہ ہو...... تسبیح اور استغفار......

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ... سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ... سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ

پہلی دعاء قرآن کی اور دوسری حدیث کی جس کی قسمت جو اختیار کرے...... بھائیو! بوجھ نہ سمجھو نعمت ہے نعمت...... نفس کو سست مت بناؤ بہت اوپر جانا ہے......بہت اوپر......

گناہوں کے تیرہ نقصانات

اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے......اس وقت سچے دل سے استغفار کی بے حد ضرورت ہے......گناہ......ایمان والوں کو اس دنیا میں بھی نقصان اور تکلیف پہنچا سکتے ہیں......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی

ایک پر کیف دعاء سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہوں کے فوری طور پر درج ذیل نقصانات بھی ہو سکتے ہیں:

① کچھ گناہ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے غصے اور انتقام کو لے آتے ہیں...... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ معاف فرما۔

② کچھ گناہ ایسے ہیں جو انسان سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو چھین لیتے ہیں...... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ بھی معاف فرما۔

③ کچھ گناہ ایسے ہیں جو انسان کو حسرت اور پچھتاوے میں ڈال دیتے ہیں...... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ بھی معاف فرما۔

④ کچھ گناہ ایسے ہیں جو آسمان سے اترنے والی خیر، بھلائی اور روزی کو انسان سے روک دیتے ہیں...... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ بھی معاف فرما۔

⑤ کچھ گناہ ایسے ہیں جو بلاؤں اور مصیبتوں کے نازل ہونے کا ذریعہ بنتے ہیں...... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ بھی معاف فرما۔

⑥ کچھ گناہ ایسے ہیں جو انسان میں موجود گناہوں سے بچنے کی صلاحیت کو ختم کر دیتے ہیں...... اور اس کے حفاظتی نظام کو توڑ دیتے ہیں...... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ بھی معاف فرما۔

⑦ کچھ گناہ ایسے ہیں جو تباہی کو جلد لے آتے ہیں...... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ بھی معاف فرما۔

⑧ کچھ گناہ ایسے ہیں جو انسان کے دشمنوں کو بڑھا دیتے ہیں...... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ بھی معاف فرما۔

⑨ کچھ گناہ ایسے ہیں جو انسان کو امید سے کاٹ کر ناامیدی کے خوفناک گڑھے میں دھکیل دیتے ہیں...... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ بھی معاف فرما۔

⑩ کچھ گناہ ایسے ہیں جو دعاؤں کی قبولیت کو روک دیتے ہیں...... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ بھی معاف فرما۔

⑪ کچھ گناہ ایسے ہیں جو بارش کو روک دیتے ہیں...... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ بھی معاف فرما۔

⑫ کچھ گناہ ایسے ہیں جو ہوا کو گھٹا دیتے ہیں...... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ بھی معاف فرما۔

⑬ کچھ گناہ ایسے ہیں جو انسان کو بے پردہ کر دیتے ہیں......یعنی اس پر پڑے ہوئے رحمت، حفاظت اور عزت کے پردوں کو ہٹا دیتے ہیں...... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ بھی معاف فرما......گویا کہ...... گناہوں کی تیرہ قسمیں بیان فرمائی ہیں......اللہ تعالیٰ ہماری حالت پر رحم فرمائے......ایسا لگتا ہے کہ......ہم اجتماعی طور پر ان تمام قسم کے گناہوں میں مبتلا ہو چکے ہیں اس لیے ان گناہوں کے کڑوے پھل بھی چکھ رہے ہیں......ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم باریک بینی کے ساتھ اپنا محاسبہ کریں......اور سچے دل کے ساتھ تمام گناہوں سے استغفار کریں......اور ان گناہوں کو چھوڑ دیں......

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا استغفار

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی وہ کونسی دعاء ہے کہ جس میں تیرہ قسم کے گناہوں سے استغفار کا طریقہ موجود ہے......تو لیجئے یہ روایت......

۞ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو جب کسی معاملہ میں پریشانی ہوتی تھی...... یا کوئی مشکل، دشواری، اور تکلیف پیش آتی تو آپ تنہائی میں جا بیٹھتے اور پہلے تین بار ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کو پکارتے:

یَا کٓھٰیٰعٓصٓ۔ یَا نُوْرُ۔ یَاقُدُّوْسُ۔ یَا اَوَّلَ الْاَوَّلِیْنَ۔ یَا آخِرَ الْآخِرِیْنَ۔ یَا حَیُّ۔ یَا اَللّٰہُ یَارَحْمٰنُ۔ یَارَحِیْمُ۔

پھر ان تیرہ طرح کے گناہوں سے......استغفار فرماتے......جن گناہوں کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے......آپ فرماتے:

یَاحَیُّ یَا اللّٰہُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ

① اِغْفِرْلِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُحِلُّ النِّقَمَ

② وَاغْفِرْلِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُغَیِّرُ النِّعَمَ

۳ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تُوْرِثُ النَّدَمَ

۴ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَحْبِسُ الْقِسَمَ

۵ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تُنْزِلُ الْبَلَاءَ

۶ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَهْتِكُ الْعِصَمَ

۷ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ

۸ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَزِيْدُ الْاَعْدَاءَ

۹ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَقْطَعُ الرَّجَاءَ

۱۰ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَرُدُّ الدُّعَاءَ

۱۱ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تُمْسِكُ غَيْثَ السَّمَاءِ

۱۲ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تُظْلِمُ الْهَوَاءَ

۱۳ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَكْشِفُ الْغِطَاءَ (کنزالعمال ج۔۱۔ص۲۷۸)

دعاء کا ترجمہ یا کہیعص، یا نور، اے تقدس کے مالک، یا اول الاولین، و یا آخر الآخرین، اے سدا زندہ، اے عام رحمت کرنیوالے، اے بھرپور رحمت کرنیوالے، میرے وہ گناہ معاف فرما جو غضب کو لااتارتے ہیں، اور میرے وہ گناہ معاف فرما جو نعمتوں کو تبدیل کرتے ہیں، اور میرے وہ گناہ معاف فرما جو تقسیم کو روکتے ہیں، اور میرے وہ گناہ معاف فرما جو مصیبت کو لاتے ہیں، اور میرے وہ گناہ معاف فرما جن سے عصمتوں کا ہتک ہوتا ہے، اور میرے وہ گناہ معاف فرما جو فنا کو جلدی لاتے ہیں، اور میرے وہ گناہ معاف فرما جو دشمنوں کو زیادہ کرتے ہیں، اور میرے وہ گناہ معاف فرما جو امید کو کاٹتے ہیں، اور میرے وہ گناہ معاف فرما جو دعاء کو رد کردیتے ہیں، اور میرے وہ گناہ معاف فرما جو آسمان کی بارش کو روک دیتے ہیں، اور میرے وہ گناہ معاف فرما جو ہوا کو تاریک کرتے ہیں، اور میرے وہ گناہ معاف فرما جو پردہ کو کھول دیتے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا، ابن النجار، جامع الاحادیث)

عن علی رضی اللہ عنہ انہ اذا کان مر بہ امر خلا فی بیت ویقول: یا کھیعص، یانورالخ

(رواہ ابن ابی الدنیا، وابن النجار، کذافی جامع الاحادیث [للسیوطی] جلد۳ صفحہ۹۸۔ وکنز العمال برقم ۴۹۹۹ جلد ۲ صفحہ ۶۵۲۔ طبع مؤسسۃ الرسالۃ)

گناہوں کے دنیوی نقصانات

گناہ کہتے ہیں...... اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو...... گناہوں سے توبہ اور استغفار میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے...... گناہوں کا اصل عذاب تو مرنے کے بعد ہے مگر گناہوں کی نحوست دنیا میں بھی ظاہر ہو جاتی ہے...... امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ گناہوں کی نحوست دنیا ہی میں آدمی پر آتی ہے...... یہاں تک کہ بعض اوقات گناہوں کی شامت سے روزی تنگ ہو جاتی ہے...... کبھی گناہوں کی وجہ سے لوگوں کے دلوں سے قدر ومنزلت گر جاتی ہے اور دشمن غالب آ جاتے ہیں...... حدیث شریف میں ہے بندہ گناہ کرنے کے باعث رزق سے محروم ہو جاتا ہے...... اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری دانست میں گناہ کے باعث آدمی علم بھول جاتا ہے اور یہی مراد حدیث میں ہے کہ جو شخص گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اس کی عقل اس سے علیحدہ ہو جاتی ہے اور پھر کبھی اس کے پاس نہیں آتی...... اور بعض اکابر کا قول ہے کہ لعنت منہ کے سیاہ ہونے اور مال کے کم ہونے کا نام نہیں بلکہ لعنت یہ ہے کہ آدمی ایک گناہ سے نکل کر دوسرے اسی جیسے یا اس سے زیادہ بڑے گناہ میں مبتلا ہو...... یعنی گناہ کی ایک سزا یہ ہے کہ ایک گناہ کی وجہ سے انسان دوسرے گناہ میں جا گرتا ہے...... حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آدمی پر جو مصیبتیں یا لوگوں کے ستم آئیں تو جانے کہ سب میرے گناہوں کی بدولت ہے...... اور بعض اکابر کا قول ہے اگر میرے گدھے کی عادت بھی بگڑ جائے تو میں یہی جانوں کہ میری ہی کسی غلطی کی وجہ سے ہے...... ایک صوفی بزرگ کا واقعہ ہے کہ انہوں نے ایک خوبصورت لڑکے کو دیکھا اور پھر دیکھتے ہی رہے ایک بزرگ نے آ کر ان کا

ہاتھ پکڑا اور کہا اس (بدنظری) کی سزا تمہیں چند دن بعد ملے گی چنانچہ تیس سال بعد سزا ملی...... حضرت ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ احتلام ہونا بھی ایک سزا ہے اور فرمایا کہ کسی آدمی کو جو نماز جماعت سے نہیں ملتی تو یہ کسی گناہ کا مرتکب ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے...... ایک حدیث قدسی میں مذکور ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جب بندہ اپنی شہوت کو میری طاعت پر مقدم سمجھتا ہے تو اس کی ادنی حالت یہ ہے کہ اس کو (اللہ تعالی) اپنی مزہ دار مناجات سے محروم کردیتا ہے...... (خلاصہ احیاء العلوم غزالی)

اہل طاعت پر جو مصیبت آتی ہے تو اس سے ان کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور اس پر صبر کرنے سے ان کے درجات بڑھتے ہیں...... (احیاء العلوم)

استغفار کا ایک مؤثر اور شاندار قرآنی وظیفہ

آیئے! ایک مفید وظیفہ سیکھ لیتے ہیں...... قرآن مجید کی ایک آیت مبارکہ ہے...... یہ آیت نازل ہوئی تو شیطان بہت رویا، بہت چیخا...... اس نے اپنے سر پر خاک ڈالی اور چیخ چیخ کر اپنے تمام چیلوں کو جمع کرلیا...... جو سمندر میں تھے وہ بھی جمع ہوئے اور جو خشکی میں تھے وہ بھی آگئے...... بس پھر کیا تھا لاکھوں کروڑوں کا مجمع...... مجمع ہی مجمع...... آپ کو معلوم ہے وہ کونسی آیت مبارکہ ہے؟...... پوری روایت مصنّف عبدالرزاق میں موجود ہے...... جی ہاں! یہ وہ آیت ہے جس کے بارے میں اس اُمت کے بہت بڑے فقیہ...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا......

اللہ تعالی نے ہمیں ایک ایسی ''آیت'' عطاء فرمائی ہے جو میرے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے...... (ابن المنذر)

لیجئے یہ ہے سورۃ آل عمران کی آیت رقم (۱۳۵)...... قرآن مجید لے کر چوتھا پارہ کھولیں......

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۝

مفہوم اس آیت مبارکہ کا یہ ہے کہ...... اللہ تعالیٰ کے متقی بندوں کی ایک صفت یہ ہے کہ جب

اُن سے کوئی کھلا یا چھپا...... چھوٹا یا بڑا گناہ ہو جاتا ہے...... کوئی بے حیائی والا کام ہو جاتا ہے...... تو وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہ پر توبہ اور استغفار کرتے ہیں...... اور وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا...... وہ اپنے گناہ اور غلطی پر اڑے اور جمے نہیں رہتے...... ایسے لوگوں کے لئے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے......

اچھا ہوگا کہ قرآن مجید کھول کر یہ آیت (۱۳۵) آج ہی یاد کر لیں...... اس کے ساتھ ایک اور آیت بھی ہے...... اُن دونوں کو ملانے سے ایک شاندار وظیفہ اور جاندار عمل بنتا ہے...... وہ دوسری آیت ابھی آتی ہے...... پہلے ایک بات سن لیں...... ''مغفرت''...... اللہ تعالیٰ کی بہت ہی عظیم نعمت ہے...... مغفرت کا مطلب یہ ہے کہ ایمان قبول ہو گیا اور اعمال قبول فرما لئے گئے...... سبحان اللہ! اور کیا چاہئے؟...... ایمان کا دعویٰ تو بہت لوگ کرتے ہیں...... سورۃ بقرہ کے دوسرے رکوع کے شروع میں دیکھیں...... کچھ لوگ کہتے ہیں، ہم ایمان لے آئے...... حالانکہ وہ ''مؤمن'' نہیں ہیں...... اسی طرح اعمال بہت لوگ کرتے ہیں...... مگر کتنے ایسے بدنصیب ہوتے ہیں جن کے اعمال اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں ہوتے...... ''مغفرت'' وہ نعمت ہے کہ جسے بھی اللہ تعالیٰ یہ نصیب فرما دیتے ہیں...... اُس کا بیڑہ پار ہو جاتا ہے...... اُس کا ایمان بھی قبول...... اُس کے اعمال بھی قبول...... اسی لئے تو جب ''سورۃ الفتح'' کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری اور محبوب ترین نبی حضرت محمد ﷺ کے لئے ''مغفرت'' کا اعلان فرمایا تو آپ ﷺ کی خوشی دیکھنے کے لائق تھی...... ہمارے ہاں لوگ ''مغفرت'' کو چھوٹی چیز سمجھتے ہیں...... کسی بزرگ کے انتقال پر اگر اُن کے لئے ''مغفرت'' کی دعاء کر دیں تو...... اُن کے معتقد اور چاہنے والے ناراض ہو جاتے ہیں کہ...... کیا ہمارے شیخ گناہ گار تھے؟...... اس لئے درجات کی بلندی کی دعاء دی جاتی ہے...... حالانکہ کسی کے لئے مغفرت کا دروازہ کھلے گا تو اُسے درجات ملیں گے...... مغفرت نہ ملی تو کونسے درجات اور کونسی بلندی؟...... حضرت آقا مدنی ﷺ اپنے لئے ''مغفرت'' کے اعلان پر خوشی کا اظہار فرمائیں...... اور ہمیں یہ لفظ چھوٹا لگے...... واقعی جہالت کی بات ہے...... دراصل ''مغفرت'' کے معنیٰ اور مغفرت کی حقیقت کو اکثر لوگ نہیں سمجھتے...... سبحان اللہ!

استغفار عجیب نعمت ہے...... اور توبہ اس سے بھی بڑھ کر...... الحمدللہ مسلمان کافی تعداد میں...... توبہ اور استغفار کی طرف متوجہ ہوئے ہیں اور خوب نفع اور فائدہ جمع کر رہے ہیں...... اکثر رفقاء اور اہل تعلق نے ایک ہزار بار استغفار کو اپنا معمول بنالیا ہے...... بارہ سو بار کلمہ طیبہ...... ایک ہزار بار درود شریف اور ایک ہزار بار استغفار...... اور تلاوت کلام پاک یہ چار معمولات بنیادی ہو گئے...... مگر عاشقوں کو ''اللہ اللہ'' کے ورد سے بھی شغف رہتا ہے...... اور تسبیح...... یعنی سبحان اللہ والے اذکار...... ایک بات یاد رکھیں جہاں تسبیح اور استغفار مل جائیں وہاں عجیب رحمتیں اور نعمتیں نازل ہوتی ہیں...... آخری پارے میں سورۃ النصر کی تفسیر پڑھ لیں پوری بات سمجھ آجائے گی...... فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ......

اس آیت مبارکہ کے نزول کے بعد...... میرے آقا ﷺ نے تسبیح اور استغفار کو جن الفاظ سے جمع فرمایا اُن کو پڑھیں تو دل...... حلاوت، نور اور مٹھاس سے بھر جاتا ہے...... مثلاً

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ (بخاری)

اب ایک اور بات سمجھیں...... اگر کلمہ طیبہ، تسبیح اور استغفار تینوں کسی دعاء میں جمع ہوجائیں تو اس میں...... ''اسم اعظم'' کی تاثیر آجاتی ہے...... ایسا اسم اعظم کہ سمندر کی گہرائی میں مچھلی کے پیٹ سے پکارا جائے تو...... سیدھا عرش تک جا پہنچے...... حضرت سیدنا یونس علیہ السلام کی ''دعاء'' جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی...... اس میں تینوں چیزیں ہیں...... لا الہ الا انت...... یہ ہوا کلمہ مبارکہ...... یاد رکھیں کلمہ طیبہ کئی طرح سے پڑھا جاتا ہے

لا الہ الا اللہ... لا الہ الا انت... لا الہ الّا ھو...

مگر جب صرف کلمہ کا ذکر کریں تو ''لا الہ الا اللہ'' کے الفاظ سے کریں...... ''سبحانک'' کے الفاظ میں تسبیح آگئی...... اور ''انی کنت من الظالمین'' کے الفاظ سے استغفار ہو گیا......

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

کلمہ بھی، تسبیح بھی اور استغفار بھی...... اس لئے اس مبارک دعاء میں اسم اعظم کی تاثیر آگئی ہے......

اچھا اب اپنے ''وظیفہ'' کی طرف واپس آتے ہیں......

یہ وظیفہ اس اُمت کے عظیم فقیہ اور محسن...... حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے...... اور حدیث شریف کی کئی کتابوں میں موجود ہے...... مثلاً مصنف ابن ابی شیبہ، طبرانی...... اور بیہقی وغیرہ......

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قرآن مجید میں دو آیتیں ایسی ہیں کہ اگر کسی بندے نے گناہ کیا اور پھر ان دو آیات کو پڑھا اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کیا تو اسے (ضرور) ''مغفرت'' عطاء کر دی جاتی ہے...... یعنی اُس کا گناہ معاف کر دیا جاتا ہے...... پہلی آیت تو وہی سورۃ آل عمران (۱۳۵) اور دوسری آیت سورۃ النساء (۱۱۰)

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

ترجمہ اور جو کوئی بُرائی کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے......

(یعنی اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور معافی مانگے...... تو وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا مہربان پائے گا......''

سبحان اللہ!...... کتنا آسان وظیفہ ہے...... آج ہی کوشش کر کے دونوں آیات کو ترجمے کے ساتھ یاد کر لیں...... جب بھی گناہ اور غلطی ہو وضو کر کے نماز ادا کر کے...... ان دو آیات کو توجہ سے پڑھیں اور پھر سچے دل سے استغفار کریں...... اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور معافی کی پکی امید رکھیں......

ویسے بھی استغفار سے پہلے ان دو آیات کو پڑھ لیا کریں تو...... ان شاء اللہ استغفار میں زیادہ تاثیر آ جائے گی...... اور وضو کرنا اور نماز ادا کرنا بھی کچھ ضروری نہیں مگر بہت بہتر ہے...... یہ آیت مبارکہ آئی تو ایک اور بات سامنے آ گئی...... ہمارے حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے سورۃ النساء کی اس آیت (۱۱۰) کو بھی . رمثال کے ''جہادی مفہوم'' کے ساتھ بیان فرمایا ہے...... وہ فرماتے ہیں کہ **من یعمل سوٓءً** کہ جو شخص کوئی بُرا کام کرے...... تو اس بُرے کام کی مثال یہ دی کہ مثلاً جہاد کی فرضیت کا انکار کرے...... اور **او یظلم نفسہ** یا اپنے نفس پر ظلم کرے...... کی مثال یہ دی ہے کہ نماز باجماعت ادا نہ کرے...... ایسے آدمی کے لئے ضروری ہے کہ وہ توبہ استغفار کرے...... اگر وہ سچے دل سے استغفار کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے معافی اور مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے...... حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''قرآن شریف کی تعلیم میں رخنہ ڈالنے کی دوصورتیں ہوسکتی ہیں، ایک یہ کہ ''روحِ تعلیم'' اڑادی جائے......مثلاً جہاد فرض قرار دیا گیا ہے......ایک جماعت پیدا ہو کہ وہ جہاد کی فرضیت کو اڑادے تو یہ یعمل سوأً میں داخل ہوگا اور دوسری صورت یہ ہے کہ حکم کی صورت کو توڑ دیا جائے تو یہ یظلم نفسہ ہوگا......مثلاً کوئی شخص باجماعت نماز پڑھنے میں نقص (یعنی کمی کوتاہی) پیدا کردے......ان (دو) جُرموں کا مرتکب بھی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے معاف فرمادے گا۔

(حاشیہ لاہوری تفسیر آیت (۱۱۰) سورۃ النساء)''

دعائیں ایمان والوں کے لئے سانس لینے کی طرح سکون آور ہیں

بعض لوگ کہتے ہیں اتنی دعائیں ہیں کس کس کو معمول بنائیں؟......ان کی خدمت میں عرض ہے کہ انسان کی زبان بولنے سے نہیں تھکتی......سبزی بیچنے والے کتنی آوازیں لگاتے ہیں؟......بسوں کے کنڈیکٹر کتنا بولتے ہیں؟......جن لوگوں کو بک بک یا گپ شپ کی عادت ہو وہ کتنا بکتے ہیں؟...... حضور اکرم ﷺ کی دعائیں تو ایمان والوں کے لئے سانس لینے کی طرح سکون آور ہیں......خود آپ ﷺ نے دین کا جتنا کام کیا کوئی اور اتنا کرسکتا ہے؟......ہرگز نہیں......پھر اتنے کام کے باوجود آپ ﷺ نے ان دعاؤں کو معمول بنایا تو معلوم ہوا کہ ہم فارغ لوگوں کے لئے تو اور زیادہ ممکن ہے......بس دل میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کا ذوق اور شوق پیدا ہوجائے اور یہ بات ذہن میں بیٹھ جائے کہ......ہم نے ذکر واستغفار کے ذریعے اپنی جنت کو آباد کرنا ہے......لوگ دنیا کا گھر بنانے کے لئے کتنی مشقت اٹھاتے ہیں؟......جنت تو بہت قیمتی ہے......بہت قیمتی

شیطان نے انسانوں کو گمراہ کرنے کی قسم کھائی ہے

اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان بناتے وقت ہی توبہ کا بہت بڑا دروازہ مغرب کی طرف بنادیا ہے تاکہ اس کے بندے اس دروازے سے گزر کر اس تک پہنچیں......شیطان ملعون ہمیں جہنم کی طرف کھینچ رہا

ہے...... ہمارا نفس شیطان کا تعاون کر رہا ہے...... شیطان تھوڑی دیر بھی چین سے نہیں بیٹھتا، اس نے قسم کھائی ہے کہ میں انسانوں کے آگے پیچھے، دائیں بائیں ہر طرف سے ان پر حملے کروں گا...... اس نے قسم کھائی ہے کہ میں انسانوں کو گمراہ کروں گا...... اس نے قسم کھائی ہے کہ میں انسانوں کو اپنے ساتھ جہنم میں لے جانے کی زوردار محنت کروں گا...... شیطان اپنے پیادے اور سوار لشکر کے ساتھ ہم پر حملہ آور ہے...... وہ طرح طرح کے روپ بدلتا ہے...... وہ ہمیں آخرت سے غافل کرتا ہے...... وہ ہمارے وقت کو برباد کرتا ہے...... وہ ہمیں گندی دوستیوں میں پھنساتا ہے...... وہ ہمیں جہاد سے دور کرتا ہے...... وہ ہمیں دنیا کی الجھنوں میں پھنساتا ہے...... اور ہم کمزور لوگ طوفان میں گھری کشتی کی طرح ہچکولے کھا رہے ہیں...... ہمارے نیچے جہنم کی گہرائی ہے اور جنت بہت اوپر ہے بہت دور...... عجیب پریشانی اور غم کا ماحول ہے...... ایک گناہ کے بعد دوسرا گناہ، ایک غلطی کے بعد دوسری غلطی...... اور ایک ناکامی کے بعد دوسری ناکامی...... شیطان آواز لگا رہا ہے کہ تم تو جنت کے قریب بھی نہیں جا سکتے اس لئے محنت چھوڑو...... اور دنیا میں تو چند دن آرام اور مزے کر لو...... اور ہمارا نفس شیطان کی ہاں میں ہاں ملا رہا ہے کہ نیکی کا راستہ بہت مشکل ہے...... اور تم کمزور ہو...... مایوسی کے اس اندھیرے میں...... قرآن پاک کے الفاظ نور بن کر برستے ہیں...... میرا اللہ شیطان سے فرما رہا ہے:

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ

(اے شیطان جتنا بھی زور لگا لے) ان انسانوں میں جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا زور نہیں چلے گا...... اللہ تعالیٰ کے بندے، اللہ تعالیٰ کے سچے غلام...... ان کی بڑی صفت ''اخلاص'' ہے کہ ہر عمل اللہ تعالیٰ کے لئے کرتے ہیں...... اور توبہ کے دروازے کی طرف دوڑتے چلے جاتے ہیں...... دوڑتے چلے جاتے ہیں...... شیطان ان کو گراتا ہے وہ اٹھ کر پھر دوڑ پڑتے ہیں...... نفس ان کو بٹھاتا ہے وہ کھڑے ہو کر پھر دوڑ پڑتے ہیں...... اللہ تعالیٰ کی طرف، توبہ کے دروازے کی طرف دوڑ رہے ہیں، دوڑ رہے ہیں...... وہ جانتے ہیں کہ ان کے گناہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے زیادہ نہیں ہیں...... وہ جانتے ہیں کہ رب تعالیٰ کا نظام دنیا کے لوگوں کے نظام سے مختلف ہے...... ایک دن میں ستر گناہ

ہو جائیں تب بھی توبہ مل جاتی ہے...... ایک آنسو جہنم کی آگ بجھا دیتا ہے...... وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہے کہ...... جس کی طرف ہمیں پناہ ملے...... اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت فضل فرمانے والا ہے......

استغفار کے بیس فائدے

ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''شیطان کہتا ہے میں نے اولادِ آدم کو گناہوں سے ہلاک کیا...... اور انہوں نے مجھے ''استغفار'' اور ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' سے ہلاک کیا......

میرے عزیز بھائیو! کثرتِ استغفار میں شیطان ملعون کی ہلاکت ہے...... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں...... استغفار کی کثرت کرو اپنے گھروں میں، اپنے دسترخوانوں پر اور اپنے راستوں میں اور اپنی مجلسوں میں...... کیا معلوم کہ کس وقت مغفرت نازل ہو جائے؟۔۔ استغفار کے بے شمار فوائد ہیں مثلاً......

۱. یہ اللہ تعالیٰ کا تاکیدی حکم ہے......
۲. یہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیارا عمل ہے......
۳. یہ گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہے......
۴. اس سے جنت ملتی ہے......
۵. یہ دل کی سیاہی کو دور کرتا ہے......
۶. اس سے قلبی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا ہے......
۷. اس سے اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے......
۸. یہ قبر کا بہترین پڑوسی ہے......

⑨ اس سے ہر طرح کی روحانی اور جسمانی قوت ملتی ہے......

⑩ یہ رزق حلال میں بے پناہ وسعت کا ذریعہ ہے......

⑪ یہ نفس کو غم، پریشانی، مایوسی، شہوت، وساوس اور میل کچیل سے پاک کرتا ہے......

⑫ یہ صالح اولاد کا ذریعہ ہے......

⑬ یہ ہر بیماری کا علاج ہے......

⑭ اس سے انسان کو دنیا کی بہترین زندگی نصیب ہوتی ہے......

⑮ یہ مقبول اعمال کی حفاظت ہے......

⑯ اس سے بلائیں، مصیبتیں دور ہوتی ہیں......

⑰ اس کی برکت سے انسان کو اپنا اصل مقام اور فضیلت نصیب ہوتی ہے......

⑱ اس سے مفید بارشیں برستی ہیں......

⑲ اس سے شرح صدر ہوتا ہے......

⑳ سب سے اہم فضیلت کہ یہ بندے کا تعلق اللہ پاک کیساتھ ٹھیک کرتا ہے......

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ...

میرے بھائیو! آج کسی وقت کسی مسجد یا خالی جگہ کی طرف نکل جاؤ......راستے میں روتے جاؤ اور کہتے جاؤ......اے میرے محبوب رب میں معافی مانگنے آ رہا ہوں......توبہ کرنے آ رہا ہوں......پھر وہاں پہنچ کر اپنے ہر گناہ کی معافی مانگو......ایمان کی کمزوری، فرائض کی سستی، نفاق، غیبت، حسد، بغض، بے حیائی، سستی، غفلت، حب دنیا، ذلت، رسوائی، بے شمار گناہ......روتے جاؤ معافی مانگتے جاؤ...... یہاں تک کہ رحمت کا نزول محسوس ہو......پھر دل پر جو بیتے کسی کو نہ بتاؤ......کبھی نہ بتاؤ......ارے مالک کے سامنے حاضر ہونا ہے...... پوری دنیا میں اسلام کے غلبے کی محنت کرنی ہے......گناہوں سے ہلکے ہوں گے تو کچھ کام بنے گا......

انسان کے لئے خطرناک لمحہ

اللہ کی نعمتیں بے شمار ہیں......انسان کے نفس پر پریشانیوں اور وساوس کا حملہ ہوجاتا ہے......اور وہ سمجھتا ہے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت نہیں ہے......میں دنیا کا سب سے مظلوم، سب سے بدحال اور سب سے زیادہ غمزدہ انسان ہوں......یہ بڑا خطرناک وقت ہوتا ہے......اکثر لوگ بڑی بڑی غلطیاں ایسے ہی لمحات میں کر بیٹھتے ہیں......اور پھر ساری زندگی پچھتاتے ہیں......ان کو یہاں تک یاد نہیں رہتا کہ ان کے پاس ''کلمہ طیبہ'' جیسی قیمتی نعمت ہے......وہ بھول جاتے ہیں کہ وہ جو سانس لے رہے ہیں وہ کتنی بڑی نعمت ہے......ان کو یہ بھی خیال نہیں رہتا کہ ان کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی غذا ہے......ان کو یہ بھی احساس نہیں ہوتا کہ ان کے دل ودماغ میں قرآن مجید کی کتنی آیات ہیں......وہ یہ بھی فراموش کر بیٹھتے ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ کے کتنے پردے ہیں......ایسے پردے کہ اگر وہ اتار لئے جائیں تو ان کا سارا غم وغصہ شرمندگی میں بہہ جائے......وہ یہ بھی نہیں سوچتے کہ اس وقت وہ جس غم و پریشانی کو محسوس کررہے ہیں......یہ بھی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بعض قوتوں کے بل بوتے پر ہے......ورنہ ایسا وقت بھی آجاتا ہے کہ......انسان بے بسی کے جال میں پھنس جاتا ہے......تب وہ مار کھاتا ہے مگر غصہ نہیں کر سکتا......تب وہ ایسا تشدد دیکھتا ہے کہ جسم میں کچھ محسوس کرنے کی سکت تک نہیں رہتی......اس لئے جب بھی نفس پر پریشانیوں اور وساوس کا شدید حملہ ہو......اس وقت کوئی فیصلہ نہ کریں......اس وقت صرف اور صرف استغفار میں لگ جائیں......اپنے گناہ یاد کریں، ان پر روئیں......ان کی معافی اللہ تعالیٰ سے مانگیں......اور اپنے دل کو سمجھائیں کہ......اس وقت جو کچھ مجھ پر بیت رہی ہے وہ حقیقی باتیں نہیں......محض شیطان کا حملہ ہے......اور شیطان ذکر اور استغفار سے بھاگتا ہے......فیصلے کرنے، دوسروں کو الزام دینے......اور زیادہ سوچنے سے نہیں......

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ○

استغفار شیطان کی کمر توڑتا ہے

شیطان اور اس کے چیلوں نے دراصل بہت محنت کی کہ...... مسلمان استغفار اور توبہ سے دور اور محروم رہیں...... وجہ واضح ہے...... توبہ، استغفار سے شیطان لعین کی کمر ٹوٹتی ہے...... اور وہ جن گناہوں کو اتنی محنت سے کراتا ہے...... وہ سب معاف ہوجاتے ہیں...... بلکہ سچی توبہ سے وہ گناہ بھی نیکیاں بن جاتے ہیں...... ماشاءاللہ امت میں کچھ لوگ ہمیشہ شیطان کے خلاف مورچہ لگا کر مسلمانوں کو...... توبہ، استغفار کی طرف لانے کا کام کرتے رہتے ہیں...... ایسے لوگ اُمت مسلمہ کے محسن ہوتے ہیں...... کہتے ہیں کسی عرب ملک میں ایک بوڑھے بزرگ مسجد میں مقیم تھے...... اور ان کا کام صرف یہ تھا کہ...... مسلمانوں کے ہر طبقے کو توبہ، استغفار پر لے آئیں...... ایک صاحب تھے ان کی اولاد نہیں ہو رہی تھی...... سالہا سال بیت گئے...... دونوں میاں بیوی پریشان...... کسی نے خاوند کو بتایا کہ فلاں مسجد میں جاؤ ایک بزرگ دواء دیتے ہیں اور سال بھر میں اولاد ہوجاتی ہے...... وہ آدمی مسجد گیا، ایک خستہ حال بزرگ...... نہ پیری نہ مریدی، نہ تحفے، نہ ہدیے، نہ کشف نہ دعوے...... اور نہ اپنی ذات کی کوئی بات...... سائل نے مسئلہ عرض کیا...... فرمانے لگے: بیٹا! ایک دواء ہے تم دونوں کو کھانی ہوگی...... مگر ہے کچھ کڑوی، کھالو گے؟...... عرض کیا بہت پریشان ہیں ضرور کھائیں گے...... فرمایا: فجر کے طلوع سے ایک گھنٹہ پہلے دونوں جاگ کر وضو کرلیا کرو...... آدھا گھنٹہ نماز اور آدھا گھنٹہ استغفار...... اور پھر فجر کی نماز...... بڑی مؤثر دوا ہے...... خاوند گھر گیا بیوی کو بتایا، رات کا وقت تھا، خاوند نے کہا کیا خیال ہے؟...... کل سے شروع کردیں؟...... اس اللہ کی بندی نے کہا: کل سے کیوں؟...... آج سے ہی ان شاء اللہ...... ایسی دواء تو نعمت ہی نعمت ہے...... دونوں نے عمل شروع کیا ماشاءاللہ چھ ماہ بعد...... بیوی کو حمل ٹھہر گیا...... اور پھر اولاد کا سلسلہ مستقل چل پڑا...... مگر اولاد سے بھی بڑھ کر ان کو جو چیز مل گئی...... وہ استغفار کی نعمت تھی......

استغفار کرنے والا جھوٹوں اور غافلوں کی فہرست سے خارج

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جو شخص روزانہ ستر مرتبہ استغفار کرے گا وہ جھوٹوں میں نہیں لکھا جائے گا، اور جو شخص کسی رات میں ستر بار استغفار کرے گا تو وہ غافلین میں نہیں لکھا جائے گا'' (ابن السنی، دیلمی)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وسلم ''مَنِ اسْتَغْفَرَ اللهَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ، وَمَنِ اسْتَغْفَرَ اللهَ فِيْ لَيْلَةٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ''

(رواه ابن سنی عن عائشة، كذا فی الجامع الصغير للسيوطی، ورقم عليه بالضعف واقر عليه المناوی وقال: ورواه الديلمی باللفظ المزبور)

استغفار مرہم اور حفاظت

استغفار دنیا اور آخرت میں خیر کی کنجی اور چابی ہے...... قرآن پاک میں غور فرمائیں...... کلمے کے بعد استغفار...... معلوم ہوا ایمان کی حفاظت کا ذریعہ ہے...... نماز کے بعد استغفار، زکوۃ کے بعد استغفار...... معلوم ہوا اعمال کی قبولیت کا ذریعہ ہے...... جہاد میں شکست کے بعد استغفار کا حکم دیا گیا...... معلوم ہوا کہ زخموں کو مندمل کرنے والا مرہم ہے...... جہاد میں فتح کے بعد استغفار...... معلوم ہوا کہ نعمتوں کی بقاء اور حفاظت کا ذریعہ ہے...... قرآن وسنت میں جگہ جگہ استغفار کا حکم...... مگر اس کے باوجود مسلمانوں کی ''توجہ'' نہیں جاتی...... معلوم ہوا کہ بہت بڑا شیطانی نیٹ ورک استغفار کے خلاف سرگرم رہتا ہے...... اس نیٹ ورک میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو کہتے ہیں کہ جب تک سارے گناہ نہ چھوٹیں ''استغفار'' کا کوئی فائدہ نہیں؟...... توبہ، توبہ، توبہ...... کیسی ظالمانہ اور جاہلانہ بات ہے...... استغفار کا معنیٰ ہے معافی مانگنا...... معافی تو گناہوں پر ہی مانگی جاتی ہے...... اور بار بار معافی مانگنے سے

سخت سے سخت گناہوں کی رسیاں بھی ٹوٹ جاتی ہیں...... گناہ ہو گیا فوراً معافی مانگ لی...... پھر ہو گیا پھر معافی مانگ لی...... پھر ہو گیا پھر معافی مانگ لی...... پوری ندامت اور شرم کے ساتھ......

بندے کا امن

حضرت فُضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ "بندہ جب تک استغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے"......(احمد)

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ "اَلْعَبْدُ آمِنٌ مِّنْ عَذَابِ اللهِ مَا اسْتَغْفَرَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ"

{اخرجہ احمد فی احادیث فضالہ بن عبید برقم ۲۳۴۳۴}

چار طرح کے افراد کے لئے بشارت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اربعة فی حديقة قدس الجنة"

چار طرح کے افراد جنت کے خاص مقدس باغیچے میں ہوں گے

۱. لا الہ الا اللہ، کو مضبوطی سے تھامنے والا جو اس میں شک نہ کرے
۲. وہ شخص جو نیکی کرے تو اسے خوشی ہو اور وہ اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے یعنی شکر ادا کرے
۳. اور وہ شخص جو گناہ کرے تو اسے بُرا لگے اور اس پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے (یعنی مغفرت مانگے)
۴. اور وہ جسے کوئی مصیبت پہنچے تو وہ "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ" کہے

(البھیقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ)

استغفار والا بنادے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعاء مانگا کرتے تھے:

''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اِسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاءُوْا اِسْتَغْفَرُوْا''

ترجمہ یا اللہ مجھے ان لوگوں میں سے کردے جو اچھے کام کرنے پر خوش ہوتے ہیں اور برے کام کرنے پر استغفار کرتے ہیں۔ (ابن ماجہ، احمد، بیہقی)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ ''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اِسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاءُوْا اِسْتَغْفَرُوْا''

{رواہ ابن ماجه فی الادب باب الاستغفار برقم ۳۸۲۰ واحمد فی مسند عائشه والبیهقی باب فی السرور بالحسنة والطیالسی فی مسنده}

اے لوگو! توبہ کرو

حضرت اغر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! اللہ کے حضور توبہ کرو، دیکھو میں خود دن میں سو بار اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرتا ہوں'' (مسلم)

عَنِ الْاَغَرِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ '' یَا اَیُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللهِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ فِی الْیَوْمِ اِلَیْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ''

{اخرجه مسلم فی کتاب الذکر والدعاء والتوبه، باب استحباب الاستغفار والاستکثار منه}

روزانہ ستر بار استغفار

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں جا رہے تھے فرمایا! استغفار کرو، ہم نے استغفار کیا، فرمایا! ستر مرتبہ پورا کرو ہم نے پورا کر دیا، پھر فرمایا: جو بھی بندہ یا بندی دن میں ستر مرتبہ

اللہ تعالیٰ سے (استغفار کرے یعنی) مغفرت طلب کرے اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔اور برباد ہوا وہ بندہ یا بندی جو دن میں سات سو مرتبہ سے (بھی) زیادہ گناہ کرے (یعنی ایسا عموماً نہیں ہوتا کہ کسی بندے کے گناہ سات سو تک پہنچ جائیں پس بندے کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں) (ابن ابی دنیا، بیہقی، اصفہانی)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيْرِهٖ فَقَالَ ''اِسْتَغْفِرُوْا اللهَ فَاسْتَغْفَرْنَا فَقَالَ: اَتِمُّوْهَا سَبْعِيْنَ مَرَّةً، فَاَتْمَمْنَاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ وَلَا اَمَةٍ يَسْتَغْفِرُ اللهَ فِيْ يَوْمِهٖ سَبْعِيْنَ مَرَّةً اِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهٗ سَبْعَمِائَةِ ذَنْبٍ وَقَدْ خَابَ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ عَمِلَ فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِمِائَةِ ذَنْبٍ''

{رواہ ابن الدنیا والبیھقی والاصفھانی کذاقالہ المنذری فی الترغیب (باب الترغیب فی الاستغفار)}

استغفار پر عظیم انعام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب سے حکایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک بندے نے ایک گناہ کیا۔فوراً (نادم ہوکر) عرض کیا اے میرے پروردگار! میرا گناہ بخش دے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اس کو پتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ کو بخش بھی سکتا ہے، اور گناہ پر پکڑ بھی سکتا ہے پھر اس نے گناہ کیا اور پھر (ندامت ہوئی اور) کہا اے میرے رب! میرے گناہ کو معاف فرما تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ کو بخش بھی سکتا ہے اور گناہ پر پکڑ بھی سکتا ہے (میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا) پھر اس نے گناہ کا ارتکاب کیا اور نادم ہوکر کہا اے میرے رب مجھے معاف فرما۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو

گناہ کو معاف بھی کر سکتا ہے اور پکڑ بھی سکتا ہے اے بندے! تو جو چاہے کر میں نے تجھے معاف کر دیا ہے۔ (بخاری، مسلم، احمد، حاکم)

فائدہ تو جو چاہے کر،، کا مطلب یہ ہے کہ تو جب تک اس روش پر رہے گا کہ ہر مرتبہ گناہ سرزد ہونے کے بعد ندامت کے ساتھ توبہ کرتا رہے تو میں تیری مغفرت کرتا رہوں گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَحْکِیْ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: ''اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَأْخُذُ بِالذَّنْبِ، ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ: اَیْ رَبِّ! اِغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَأْخُذُ بِالذَّنْبِ، ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ: اَیْ رَبِّ! اِغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَأْخُذُ بِالذَّنْبِ اِعْمَلْ مَاشِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ''۔

{رواہ البخاری فی التوحید باب قول اللہ تعالی یریدون ان یبدلوا کلام اللہ برقم ۷۵۰۷، ومسلم فی التوبۃ باب قبول التوبہ من الذنوب وان تکررت الذنوب والتوبۃ۔ ورواہ احمد فی مسند ابی ہریرۃ، والطحاوی فی مشکل الاثار، والحاکم فی المستدرک}

اللہ تعالیٰ کے پیارے نام

اللہ تعالیٰ ''غافر'' ہے ''غفور'' ہے اور ''غفار'' ہے......

بخشنے والا...... مکمل بخشش اور مغفرت فرمانے والا...... اور بار بار بخشنے والا......

اللہ تعالیٰ ''سَاتِرٌ'' ہے، ''سَتِّیر'' ہے اور ''سَتَّار'' ہے......

عیبوں پر پردہ ڈالنے والا...... برائیوں اور کمزوریوں کو چھپانے والا...... عیب دار انسانوں پر اچھائی کے پردے ڈالنے والا......

یہ اللہ تعالیٰ کے چھ اسماء الحسنیٰ ...... پیارے پیارے نام ہمارے سامنے آگئے ......

اَلْغَافِرُ... اَلْغَفُوْرُ... اَلْغَفَّارُ... اَلسَّاتِرُ، اَلسَّتِّيْرُ، اَلسَّتَّارُ...

اب نہایت ادب، بے حد توجہ اور عاجزی سے پکاریں......

یَاغَافِرُ ......اے بخشنے والے......

یَاغَفُوْرُ ......اے مکمل مغفرت فرمانے والے......

یَاغَفَّارُ ......اے بار بار بخشش اور معافی دینے والے......

اِغْفِرْلِیْ... اِغْفِرْلِیْ... اِغْفِرْلِیْ...

میری مغفرت فرما...... مجھے بخش دے...... مجھے مغفرت عطاء فرما......

یَاسَاتِرُ ......اے چھپانے والے......

یَاسَتِّيْرُ ......اے پردہ ڈالنے والے......

یَاسَتَّارُ ......اے ہر طرح کی کمزوریوں اور عیبوں کو ڈھانپنے والے......

اُسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَّوْعَاتِنَا

ہماری کمزوریوں پر اپنا پردہ ڈال دے اور ہمارے خوف پر اپنا امن ڈال دے......

پہلے تین نام قرآن مجید میں آئے ہیں......

① الغافر ...... یہ ایک مقام پر آیا ہے (غافر الذنب)

② الغفور ...... یہ قرآن مجید میں اکیانوے (۹۱) بار آیا ہے

③ الغفّار ...... یہ قرآن مجید میں پانچ بار آیا ہے......

مغفرت کا سمندر

قرآن مجید میں مغفرت کا یہ نور...... مسلمانوں پر سُتانوے بار برسا...... اگر ایک بار بھی برستا تو تمام اہل ایمان کی مغفرت کے لئے کافی تھا...... مگر یہاں تو ''ربِّ غفور'' کی مغفرت کا سمندر ہے، پورا

سمندر...... اسی لئے تو اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت سے مایوس ہونا...... بہت بڑا گناہ ہے، جی ہاں! اللہ تعالیٰ بچائے کبیرہ گناہ ہے...... حضرت امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں وہ احادیث اور اقوال جمع فرمائے ہیں، جن میں ''کبائر'' یعنی کبیرہ گناہوں کی تفصیل ہے...... سات سے لے کر سات سو تک...... مگر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ایک فرمان یہ ہے کہ...... کل کبیرہ گناہ چار ہیں......

۱ اَلْیَأْسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ...... اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مدد سے مایوس ہوجانا

۲ اَلْقُنُوْطُ مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ...... اللہ کی مغفرت اور رحمت سے ناامید ہوجانا

۳ وَالْأَمْنُ مِنْ مَّکْرِ اللّٰہِ...... اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور خفیہ تدبیر سے بے خوف ہوجانا

۴ وَالشِّرْكُ بِاللّٰہِ...... اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا

کچھ لوگ گناہ کرتے ہیں اور گناہوں کی دلدل میں پھنستے جاتے ہیں...... پھر جب خود کو ہر طرف سے گناہوں میں لتھڑا ہوا پاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مکمل طور پر مایوس ہو کر...... نہ استغفار کرتے ہیں اور نہ توبہ...... وہ کہتے ہیں کہ ہم تو گناہوں سے نکل ہی نہیں سکتے...... زبانی توبہ کا کیا فائدہ؟...... ہمیں استغفار سے شرم آتی ہے کہ بار بار توبہ توڑتے ہیں...... بظاہر یہ اچھی سوچ ہے مگر حقیقت میں شیطانی نظریہ اور سوچ ہے...... یہ اللہ تعالیٰ سے مکمل طور پر کٹ کر شیطان کی گود میں گرنے کا اعلان ہے...... یہ اللہ تعالیٰ کی صفت مغفرت اور قوت مغفرت کا انکار کرنا ہے...... کون سا گناہ اللہ تعالیٰ سے بڑا ہے...... کون سا گناہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت سے زیادہ وسیع ہے؟...... اللہ تعالیٰ جب مغفرت دینے پر آجائے تو ایسی قوت والی مغفرت دیتا ہے کہ...... گناہوں کے تمام اثرات تک مٹ جاتے ہیں...... اگر کسی کے گناہوں کا دائرہ بہت وسیع ہوگیا...... گناہوں کے انڈے بچے دور دور تک پھیل گئے...... تب بھی اللہ تعالیٰ کی مغفرت جب آتی ہے تو اُن تمام گناہوں اور ان کے اثرات کو ختم کر دیتی ہے...... اور جو حقوق گناہگار کے ذمہ لوگوں کے ہوتے ہیں...... وہ بھی ادا کروادیتی ہے...... اور جن گناہوں کا داغ بہت گہرا ہو...... ان کی جگہ گہری نیکیوں کی توفیق لے آتی ہے......

ایک آدمی کروڑوں روپے کی خیانت کر کے...... سچی توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کو اربوں روپے دے

دیتے ہیں کہ وہ کروڑوں کی خیانت بھی واپس کرآئے اور مزید کروڑوں کے صدقات جاریہ بھی چھوڑ آئے......اللہ تعالیٰ کوئی معمولی معافی دینے والے نہیں......غفور ہی غفور......غفّار ہی غفّار......حضرت وحشی رضی اللہ عنہ جنہوں نے حضرت سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا جرم کیا تھا......توبہ کرنے اور توبہ قبول ہوجانے کے باوجود غم میں کڑھتے تھے تو......ربّ غفور نے انتظام فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ کے ایک بڑے دشمن کو قتل کرنے کی سعادت عطا فرمادی......تاکہ دل کا بوجھ ہلکا ہوجائے......ارے سچے دل سے معافی تو مانگو، سچے دل سے توبہ کے دروازے پر تو آؤ......اللہ تعالیٰ غافر وغفور ہے......مغفرت کے اصل معنیٰ پردہ ڈالنے، ڈھانپنے اور چھپانے کے آتے ہیں......پرانے زمانے کی جنگوں میں سر پر جولوہے کی ٹوپی پہنی جاتی تھی......اسے ''مغفر'' کہتے تھے......وہ سر کو حفاظت سے ڈھانپ لیتی تھی......اسی طرح اللہ تعالیٰ کی مغفرت انسان کو گناہوں کے ہر شر سے......دنیا اور آخرت میں محفوظ کردیتی ہے......ڈھانپ لیتی ہے......اہل دل فرماتے ہیں کہ......گناہ ایک ظلم ہے جو انسان اپنی ذات پر ڈھاتا ہے......

ہر طرح کے گنہگار کے لئے مغفرت کی شان

گناہگار تین قسم ہیں:

① ظالم......یعنی عام گناہگار

② ظلوم......بڑے سخت گناہگار

③ ظلّام......یعنی بار بار گناہوں میں گرنے والے

مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت دیکھیں کہ......جو بندے ''ظالم'' ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے ''غافر'' ہے......بخشنے والا......جو ''ظلوم'' ہیں یعنی سخت گناہگار......ان کے لئے اللہ تعالیٰ ''غفور'' ہے......یعنی ''ٹھاٹھ'' کی مغفرت دینے والا......اور جو ''ظلّام'' ہیں بار بار گناہ کرنے والے ان کے لئے اللہ تعالیٰ ''غفّار'' ہے......بار بار بخشش فرمانے والا......تم دل سے بخشش مانگو تو سہی......مغفرت مانگنے اور بخشش طلب کرنے کو ہی استغفار کہتے ہیں......دل کی ندامت کے ساتھ استغفار......بات یہ چل رہی تھی کہ......

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت سے ناامید ہونا یہ بڑا سخت کبیرہ گناہ ہے...... دوسری طرف کچھ لوگ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ سے بدگمان ہوجاتے ہیں...... وہ دنیا میں تکلیفیں اور مصیبتیں دیکھ دیکھ کر شیطان کے اس جال میں پھنس جاتے ہیں کہ...... اللہ تعالیٰ (نعوذ باللہ) نہیں سنتا...... اللہ تعالیٰ مدد نہیں فرماتا...... تو ایسا نظریہ بنالینا بھی سخت کبیرہ گناہ ہے...... اللہ تعالیٰ ضرور سنتا ہے اور وہ نصرت بھی فرماتا ہے...... مگر جلد باز انسان اس کی نصرت کے انداز کو ہمیشہ نہیں سمجھ سکتا...... وہ سمجھتا ہے کہ نصرت نہیں آ رہی...... حالانکہ نصرت آئی ہوئی ہوتی ہے...... اگر وہ نہ آتی تو معلوم نہیں انسان کا کیا حشر ہوتا......

عملیات کے بارے میں ایک اہم وضاحت

ایک ضروری بات یاد رکھیں...... اگر اپنے ایمان کی سلامتی چاہتے ہیں تو...... غیر مسنون وظیفے اور عملیات زیادہ نہ کریں...... عامل بننے کا شوق دل سے نکالیں...... مومن اور تائب بننے کا شوق دل میں بسائیں...... اگر کوئی مرشد کامل نصیب ہے تو پوچھ پوچھ کر وظائف کریں...... اگر مرشد کامل نصیب نہیں تو...... تلاوت قرآن پاک...... نوافل...... نفل روزے، صدقہ...... کلمہ طیبہ، استغفار، درود شریف...... اور تیسرے کلمہ میں لگے رہیں...... یعنی فرض عبادت کے بعد جو وقت ملے...... ان میں بس یہی اعمال کریں اور مسنون دعاؤں کا اہتمام...... ان کے لئے نہ کسی مرشد کی اجازت ضروری...... اور نہ ان میں کوئی خطرہ...... باقی وظائف یا تو آخر میں مایوسی کی طرف کھینچ لیں گے...... یا نعوذ باللہ اپنی ذات کا تکبر دل میں آجائے گا جو تمام بیماریوں کی جڑ...... اور مہلک کینسر ہے......

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ...... ذی النورین تھے، جنت کی پکی بشارت رکھتے تھے...... آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب تھے...... سخاوت کے تاجدار تھے...... صدقات جاریہ کے امام تھے...... حیاء میں اپنی مثال آپ تھے...... مگر قبر پر جاتے تو زار و قطار روتے اور عذاب قبر کے خوف سے تھر تھر کانپتے...... پھر ہمیں یہ کیفیت کیوں نصیب نہیں ہوتی؟...... ہمیں قبر کا خوف ایک آنسو تک نہیں رلاتا...... معلوم ہوا کہ دل اور نفس میں خرابی اور تکبر ہے...... اسی لئے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ......

اللہ تعالیٰ کی دنیا اور آخرت میں پکڑ سے بے خوف ہو جانا بھی کبیرہ گناہ ہے...... یہ حالت بری صحبت سے بھی بن جاتی ہے......اور زیادہ غیر شرعی وظائف سے بھی کہ......انسان کو اپنے اصل مسائل موت، قبر، حشر اور آخرت کی فکر نہیں رہتی......اسی لئے جو وقت وظائف میں لگتا ہے......وہ سچے استغفار میں لگ جائے......استغفار کی برکت سے اللہ تعالیٰ انسان کی حالت تبدیل فرما دیتے ہیں......

گناہوں کی تشہیر نہ کریں

حضرت سیّدہ مطہرہ اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک عورت آئی......اور مسئلہ پوچھنے کے انداز میں اپنے گناہ کا تذکرہ کر گئی......شاید کسی نے احرام کی حالت میں اس کی پنڈلی کو پکڑا یا چھوا تھا......اس نے جیسے ہی یہ بات بتائی......حضرت اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فوراً چہرہ پھیر لیا اور فرمایا:

''رک جاؤ، رک جاؤ، رک جاؤ''

اور پھر ارشاد فرمایا: اے ایمان والی عورتو! اگر تم میں سے کسی سے کوئی گناہ ہو جائے تو وہ دوسروں کو نہ بتائے...... بلکہ فوراً اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے، استغفار کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرے......یاد رکھو! بندے عار میں ڈالتے ہیں بدل نہیں سکتے......جبکہ اللہ تعالیٰ بدلتا ہے......عار میں نہیں ڈالتا......یعنی تم اپنے گناہ لوگوں کو بتاؤ گی تو لوگ تمہارے اس گناہ کو مٹا نہیں سکتے......نہ تمہاری حالت کو تبدیل کر سکتے ہیں......اور نہ گناہ کے شر اور نقصانات سے تمہیں بچا سکتے ہیں......ہاں البتہ وہ تمہیں عار اور شرمندگی میں ضرور ڈال سکتے ہیں......جب بھی اُن کو موقع ملا وہ تمہیں اس گناہ کی وجہ سے رسوائی، شرمندگی اور بدنامی میں مبتلا کر سکتے ہیں......جبکہ اللہ تعالیٰ نہ شرمندہ کرتے ہیں، نہ بدنام فرماتے ہیں اور نہ عار دلاتے ہیں...... بلکہ وہ تمہاری بری حالت کو اچھی حالت میں تبدیل فرما دیتے ہیں......وہ تمہیں گناہ کے نقصانات سے بچا لیتے ہیں......وہ ''العفو'' ہیں......معاف فرمانے والے......کہ اس گناہ کو مٹا دیتے ہیں......اور ''الغفور'' ہیں کہ اس گناہ کو چھپا لیتے ہیں اور بعض اوقات تو ایسی رحمت اور تبدیلی فرماتے ہیں

کہ...... خود گناہگار بندے کو بھی...... اپنا گناہ یاد نہیں رہتا...... گویا کہ گناہ کا ہر طرف سے نام ونشان ہی مٹ گیا...... نہ وہ نامۂ اعمال میں باقی رہا، نہ وہ لکھنے والے فرشتے کو یاد رہا...... نہ وہ اُس زمین کو یاد رہا جس پر وہ ہوا تھا...... نہ وہ اُن اعضاء کو یاد رہا جن سے وہ گناہ کیا تھا...... اور نہ خود گناہگار بندے کو یاد رہا...... ایسا فضل اور ایسی مغفـــرت اور کون کرسکتا ہے؟...... زندگی کے سانس چل رہے ہیں...... سورج مشرق سے طلوع ہو رہا ہے...... توبہ کا دروازہ کھلا ہے...... بھائیو! کثرت استغفار، بہت استغفار، سچا استغفار......

اچھی توبہ، خالص توبہ، سچی توبہ، پکی توبہ

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ، نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ، نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ...

مفید سبق

دوسروں کے لئے استغفار کرنا اور دوسروں سے اپنے لئے استغفار کرانا

اللہ تعالیٰ میری، آپ سب کی...... اور تمام ایمان والوں کی مغفرت فرمائے......

دوسروں کے لئے استغفار کرنا...... اور دوسروں سے اپنے لئے استغفار کرانا...... یہ بہت اہم اور فضیلت والا عمل ہے...... اور آج یہ عمل مسلمانوں میں دوبارہ زندہ کرنے کی ضرورت ہے...... آج ''قرآن عظیم الشان'' کو لیتے ہیں...... اور کوشش کرتے ہیں کہ ایک ہی مجلس میں اس موضوع کی تمام آیات مبارکات سامنے آجائیں......

دیکھیں کتنا بڑا تحفہ...... اور اللہ تعالیٰ کا فضل کہ ایک مختصر سے مضمون میں...... قرآن پاک کے ایک پورے موضوع کا خلاصہ آجائے...... چلیں پہلے دل کے اخلاص کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں......

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ

اب آئیں...... اپنے تمام کبیرہ صغیرہ گناہوں سے توبہ کرتے ہیں......

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

اب اپنے والدین اور تمام مسلمانوں کے لئے استغفار کرتے ہیں......

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ...

اب اخلاص کے ساتھ درود شریف پڑھتے ہیں...... تاکہ قبولیت ساتھ ہو جائے......

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً كَثِیْرًا كَثِیْرًا...

دوسروں کے لئے استغفار کے بارے میں دو طرح کی آیات

اب سنیں! قرآن پاک میں دوسروں کے لئے استغفار کی آیات دو طرح کی ہیں...... ایک وہ جن میں دوسروں کے لئے استغفار کی ترغیب ہے...... یعنی کوئی مسلمان...... اپنے علاوہ دوسروں کے لئے بھی...... اللہ تعالیٰ سے مغفرت، اور معافی مانگے...... اور دوسری وہ آیات جن میں بعض لوگوں کے لئے ''استغفار'' کرنے کی ممانعت آئی ہے...... یعنی زمین پر کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے لئے نہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ''استغفار'' کرتے ہیں...... اور نہ مسلمانوں کو اجازت ہے کہ اُن کے لئے استغفار کریں......

کفار، مشرکین اور منافقین کے لئے استغفار کرنا جائز نہیں

یہ بدنصیب لوگ...... مشرکین، کفار اور منافقین ہیں...... پہلے ان آیات کو پڑھ لیتے ہیں تاکہ...... وہ لوگ معلوم ہو جائیں جن کے لئے ہم استغفار نہیں کر سکتے...... دیکھئے یہ ہے دسواں پارہ، سورۃ التوبہ آیت (۸۰)

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً فَلَنْ یَّغْفِرَ اللهُ لَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاللهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ

ترجمہ (اے نبی) چاہے آپ ان کے لئے استغفار کریں یا نہ کریں (دونوں برابر ہیں) اگر

آپ ان کے لئے ستر بار بھی استغفار کریں گے تب بھی اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز معاف نہیں فرمائے گا، یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا......(التوبہ،۸۰)

یہ منافقین کے بارے میں نازل ہوئی...... جو زبان سے اسلام لائے تھے اور دل سے کافر تھے...... جب جہاد کا حکم ملا تو اُن کا ''نفاق'' کھل گیا...... ایسے لوگوں کو نبی کریم ﷺ کے استغفار سے بھی فائدہ نہیں ہوتا......

دوسری آیت دیکھیں! یہ گیارھواں پارہ ہے سورۃ التوبہ آیت (۱۱۳)

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ.

ترجمہ نبی (ﷺ) کو اور مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکوں کے لئے استغفار کریں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں اس بات کے واضح ہو جانے کے بعد کہ وہ لوگ جہنمی ہیں۔ (التوبہ ۱۱۳)

اس آیت میں تمام مشرکوں اور کافروں کے لئے ...... استغفار کرنے کی ممانعت آگئی...... خود نبی کریم ﷺ نے اس آیت کے نزول کے بعد اپنے چچا ''ابوطالب'' کے لئے ''استغفار'' کرنا چھوڑ دیا...... ہاں زندہ مشرکوں اور کافروں کے لئے ہدایت کی دعاء کرنا جائز ہے......

یہ دو واضح آیات سامنے آگئیں...... مزید یہ مسئلہ جن آیات میں بیان ہوا ہے ان کا حوالہ عرض کیا جا رہا ہے تا کہ آپ قرآن مجید میں دیکھ لیں......

① سورۃ التوبہ آیت (۱۱۴)

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ.

② سورۃ الفتح آیت (۱۱)

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا.

يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا۔

۞ سورۃ الممتحنہ آیت (۴)

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ط رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔

۞ سورۃ المنافقون آیت (۶)

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ط لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۔

ان آیات میں دو طرح کے منافقین کا تذکرہ ہے...... ایک وہ جو اوپر اوپر سے ہی سہی مگر رسول اللہ ﷺ سے استغفار کی درخواست کرتے تھے...... اور دوسرے وہ موذی، متکبر اور گھمنڈی منافق...... جو رسول اللہ ﷺ سے اپنے لئے استغفار کرانا ہی نہیں چاہتے تھے...... اللہ تعالیٰ میری اور آپ سب کی ''نفاق'' سے حفاظت فرمائے...... آمین! اخلاص کے ساتھ ایمان تازہ کر لیں

لا الہ الا اللہ۔ لا الہ الا اللہ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ایک بات مکمل ہوگئی کہ...... ہم کسی مشرک، کافر اور عقیدے کے منافق کے لئے استغفار نہیں کر سکتے...... اب آتے ہیں دوسرے اور اصل موضوع کی طرف...... قرآن پاک میں دوسروں کے لئے استغفار کے جو احکامات ہیں ہم ان کو درج ذیل عنوانات سے سمجھ سکتے ہیں......

۞ فرشتوں کا عمل کہ وہ زمین پر موجود ایمان والوں اور توبہ کرنے والوں کے لئے استغفار کرتے ہیں...... معلوم ہوا کہ دوسروں کے لئے استغفار کرنا اللہ تعالیٰ کو اتنا محبوب ہے کہ...... عرش اٹھانے

والے مقرب فرشتوں اور دیگر بے شمار ملائکہ کو اس عبادت میں لگا دیا ہے...... سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم......

(۲) کسی مسلمان کا تمام مؤمنین اور مؤمنات کے لئے استغفار کرنا......

(۳) اپنے والدین کے لئے استغفار کرنا

(۴) والدین کا اپنی اولاد کے لئے استغفار کرنا

(۵) کسی مسلمان کا اپنے بھائی...... یا بھائیوں کے لئے استغفار کرنا

(٦) بڑوں کا اپنے چھوٹوں کے لئے استغفار کرنا

(۷) چھوٹوں کا اور بعد میں آنے والوں کا...... اپنے بڑوں اور اپنے سابقین کے لئے استغفار کرنا

(۸) توبہ کے لئے آنے والی خواتین کے لئے استغفار کرنا......

(۹) جو کسی واقعی سچے عذر کی وجہ سے کسی فضیلت یا سعادت سے محروم ہوئے ہوں...... اُن کے لئے استغفار کرنا

(۱۰) جو گناہ گار لوگ اللہ تعالیٰ سے توبہ اور معافی مانگتے ہوں اُن کے لئے استغفار کرنا......

اب ان تمام عنوانات کو...... بغیر ترتیب کے آگے چلاتے ہیں......

بھائی کے لئے استغفار

حضرت موسیٰ علیہ السلام...... اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام پر ناراض ہوئے کہ...... قوم گمراہ ہوگئی...... آپ نے سمجھایا تک نہیں...... اسی ناراضی میں بال بھی پکڑ لئے...... بھائی نے صورتحال بتائی تو فوراً حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اور اپنے بھائی کے لئے استغفار کے ہاتھ پھیلا دیئے......

دیکھئے: سورۃ الاعراف آیت ۱۵۱......

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔

ترجمہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعاء کی) اے میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو معاف

فرما اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل فرما اور آپ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔(الاعراف:۱۵۱)

دوسرا واقعہ سورۃ یوسف میں ہے...... جہاں حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے لئے استغفار فرمایا:

قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔

ترجمہ (حضرت یوسف علیہ السلام نے) کہا کہ آج کے دن (میری طرف سے) تم پر کوئی سزا نہیں اللہ تعالیٰ تم کو معاف کرے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے......(یوسف:۹۲)

نکتہ: بھائیوں کے ایک دوسرے کے لئے استغفار میں...... دونوں جگہ اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک ''ارحم الراحمین'' استعمال ہوا ہے......

اولاد کے لئے استغفار

اپنی اولاد کے لئے استغفار کا مسئلہ بھی سورۃ یوسف میں ہے...... حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنے والد محترم حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنے لئے ''استغفار'' کی درخواست کی...... والد محترم نے درخواست قبول فرمائی کہ عنقریب تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کروں گا......

قَالُوْا يٰاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِئِيْنَ ۝ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

ترجمہ بیٹوں نے کہا اے ہمارے ابو جی! ہمارے گناہوں کی معافی کے لئے ہمارے لئے استغفار کیجئے، بلاشبہ ہم خطا کار تھے،(حضرت یعقوب علیہ السلام نے) کہا: عنقریب میں اپنے رب سے تمہارے لئے ''استغفار'' کروں گا بلاشبہ وہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔(یوسف ۹۷،۹۸)

ایک بات بتائیں

ایک بات بتائیں، بالکل سچ سچ......کیا آپ نے کبھی اپنے والدین سے اپنے لئے استغفار کرایا؟...... آہ! کتنوں کے والدین تو چلے گئے......مگر جن کے پاس یہ انمول نعمت موجود ہے، انہوں نے کب اس سے یہ عظیم فائدہ اٹھایا......ارے بھائیو! اور بہنو! والدین کا ''استغفار'' بڑی سعادت ہے......رعب اور رسم کے انداز میں نہیں......ندامت اور التجا کے انداز میں......اپنی ضرورت سمجھ کر والدین سے اپنے لئے استغفار کرالیں......اور کراتے رہیں......ارے بھائیو! اور بہنو! والدین کے سامنے تواضع اختیار کرو...... اونچا بھی نہ بولا کرو......اور اُن پر رعب جھاڑنا تو بیوقوفی ہے اور بدفطرتی......ہاں بالکل بدفطرتی...... یااللہ ہم سب کی حفاظت فرما......ہم سب کو معاف فرما......آئیں اخلاص کے ساتھ ایمان تازہ کرلیں......

لا الہ الا اللہ. لا الہ الا اللہ. لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یہ درجات کہاں سے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''اللہ عزوجل جنت میں نیک بندے کا درجہ بڑھا دیتے ہیں وہ (توقع سے زیادہ درجات کی بلندی دیکھ کر حیرت سے) پوچھتا ہے اے میرے پروردگار! مجھے یہ درجات کیونکر ملے؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں آپ کی اولاد کے آپ کے لئے استغفار کی وجہ سے'' (احمد، طبرانی)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ''اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَیَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّةِ. فَیَقُوْلُ: یَا رَبِّ! اَنّٰی لِیْ هٰذِهٖ؟ فَیَقُوْلُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ''

{رواہ احمد والطبرانی فی الاوسط، و رجالهما رجال الصحیح غیر عاصم بن بهدلة، و قد وثق۔ کذافی مجمع الزوائد، کتاب التوبة، باب استغفار الولد لوالدہ رقم الحدیث 17595

مسلمان خواتین کے لئے استغفار

قرآن پاک کی سورۃ الممتحنہ کے آخر میں......عورتوں کی "بیعت اسلام" کا تذکرہ ہے......خواتین کی اصلاح کے لئے یہ آیت مبارکہ......بنیادی حیثیت رکھتی ہے...... ہر مسلمان عورت کولازمی چاہئے کہ اس آیت مبارکہ کو ترجمے کے ساتھ پڑھے، سمجھے، مانے......اوراس پر پوری مضبوطی سے عمل کرے......اس آیت مبارکہ کے آخر میں رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ......جو عورتیں یہ چند شرطیں جو آیت میں مذکور ہیں قبول کرلیں تو آپ ان کو بیعت فرمالیجئے اوراُن کے لئے استغفار فرمائیے......دیکھئے اٹھائیسواں پارہ......سورۃ الممتحنہ آیت ۱۲......

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○

معلوم ہوا کہ......امیر، شیخ، استاذ اور دیگر اہل رُتبہ اپنے مریدین اور دینی استفادہ کرنے والی مسلمان خواتین کے لئے استغفار کیا کریں......

خواتین کو استغفار کا خصوصی تاکیدی حکم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (عورتوں سے مخاطب ہوکر) فرمایا اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو اور زیادہ استغفار کیا کرو کیونکہ میں نے دیکھا کہ جہنمیوں کی اکثریت تم عورتیں ہی ہو۔ توان میں سے ایک عقل مند عورت نے کہا یارسول اللہ! ہم کیوں جہنم میں زیادہ جاتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لعنت بہت کرتی ہو اور شوہر کی نافرمانی کرتی ہو۔ جتنی تم ایک عقل مند پر غالب آتی ہو، میں نے کسی اور ناقص عقل اور ناقص دین کو نہیں دیکھا کہ وہ اتنا غالب

آ سکتا ہو۔اس عورت نے پوچھا عقل اور دین کی کیا کمی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا عقل کا نقص تو یہ ہے کہ دوعورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے۔تو یہ ہوئی عقل کی کمی اور (دوسری بات یہ کہ) کئی دنوں تک نماز نہیں پڑھتی (ایامِ حیض ونفاس میں) اور رمضان میں روزے نہیں رکھتی تو یہ ہے دین کی کمی۔ (مسلم،ابن ماجہ،ابوداود)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: "يَامَعْشَرَ النِّسَاءِ! تَصَدَّقْنَ وَاَكْثِرْنَ الْاِسْتِغْفَارَ. فَاِنِّيْ رَأَيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ". فَقَالَتِ امْرَءَةٌ مِّنْهُنَّ جَزْلَةٌ: وَمَالَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: "تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ. وَمَارَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَغْلَبَ لِذِيْ لُبٍّ مِنْكُنَّ". قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّيْنِ؟ قَالَ: "اَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَئَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ، فَهٰذَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ، وَتَمْكُثُ اللَّيَالِيَ مَا تُصَلِّيْ، وَتُفْطِرُ فِيْ رَمَضَانَ فَهٰذَا نُقْصَانُ الدِّيْنِ".

{رواه مسلم فی كتاب الايمان باب نقصان الايمان۔۔الخ وابن ماجه فی الفتن (باب فتنة النساء) برقم ۴۰۰۳، وابو داود والبيهقی فی السنن وفی الشعب}

والدین کے لئے استغفار

اب آتے ہیں والدین کے لئے استغفار کی طرف......یعنی اولاد اپنے والدین کے لئے استغفار کرے......یہ عمل اللہ تعالیٰ کے محبوب انبیاء علیہم السلام نے اختیار فرمایا......اور اُن کا اپنے والدین کے لئے استغفار کرنا قرآن پاک کی آیات بنا......حضرت ابراہیم علیہ السلام کا عمل......اگرچہ ان کو بعد میں اس عمل سے روک دیا گیا کیونکہ اُن کے والد......مسلمان نہیں ہوئے تھے......اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام کا عمل......دیکھئے انتیسواں پارہ، سورہ نوح کی آخری آیت......

رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ

الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا۝

ترجمہ (پھر حضرت نوح علیہ السلام نے دعاء کی) اے میرے رب! مجھے بخش دیجئے اور میرے والدین کو اور جو ایمان قبول کر کے میرے گھر آئے...... اور تمام ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو...... اور ظالموں کے لئے اور زیادہ تباہی بڑھا دیجئے۔ (نوح:۲۸)

اس موضوع پر مزید یہ آیات دیکھئے......

(۱) سورۃ ابراہیم آیت:۴۱

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

ترجمہ اے ہمارے رب! میری، میرے والدین کی اور تمام ایمان والوں کی حساب کے دن مغفرت فرما......

(۲) سورۃ مریم آیت:۴۷

قَالَ سَلٰمٌ عَلَیْكَ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْ اِنَّهٗ كَانَ بِیْ حَفِیًّا۔

ترجمہ ابراہیم نے کہا: "میں آپ کو (رخصت کا) سلام کرتا ہوں۔ میں اپنے پروردگار سے آپ کی بخشش کی دعاء کروں گا۔

(۳) سورۃ الشعراء، آیت ۸۶

وَاغْفِرْ لِاَبِیْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّیْنَ۔

ترجمہ اور میرے باپ کی مغفرت فرما۔ یقیناً وہ گمراہ لوگوں میں سے ہے۔

اور والدین کے لئے استغفار کی ایک دعاء قرآن پاک نے خود سکھادی ہے......

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

اے ہمارے رب! میرے، میرے والدین کی اور تمام ایمان والوں کی حساب کے دن مغفرت فرما......(سورۃ ابراہیم:۴۱)

اہل ایمان کے لئے ملائکہ کا استغفار

اب آتے ہیں...... ایمان والوں کے لئے ملائکۃ اللہ کے استغفار کی طرف...... یہ قرآن پاک میں دو جگہ پر ہے...... پارہ چوبیس سورۃ المومن آیت : ۷......

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○

ترجمہ وہ (فرشتے) جو عرش اٹھائے ہوئے ہیں، اور جو اس کے گرد موجود ہیں، وہ سب اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں، اور اس پر ایمان رکھتے ہیں، اور جو لوگ ایمان لے آئے ہیں ان کے لئے مغفرت کی دعاء کرتے ہیں (کہ) ''اے ہمارے پروردگار! تیری رحمت اور علم ہر چیز پر حاوی ہے، اس لئے جن لوگوں نے توبہ کر لی ہے، اور تیرے راستے پر چل پڑے ہیں، ان کی بخشش فرما دے، اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔

اس میں ''حملۃ العرش''، یعنی عرش کو اٹھانے والے عظیم الشان اور مقرب فرشتوں کا تذکرہ ہے کہ...... وہ ایمان والوں کے لئے استغفار کرتے ہیں...... اب آپ خود اندازہ لگا لیں کہ...... یہ عمل اللہ تعالیٰ کو کس قدر محبوب ہے...... پھر دیر کیسی آپ بھی آج سے یہ عمل شروع کر دیں کہ...... بہت توجہ اور خشوع کے ساتھ تمام ایمان والوں کے لئے...... زندہ ہوں یا اموات...... روزانہ صبح شام استغفار کیا کریں...... جتنا زیادہ ہو سکے اچھا ہے...... ورنہ کم از کم ستائیس بار روزانہ...... جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے...... اور اسی طرح پارہ پچیس سورۃ الشوریٰ آیت (۵) میں فرمایا گیا ہے کہ...... فرشتے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید بھی کرتے ہیں اور زمین والوں کے لئے استغفار بھی کرتے ہیں......

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○

ترجمہ ایسا لگتا ہے کہ آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں گے، اور فرشتے اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کررہے ہیں، اور زمین والوں کے لئے استغفار کررہے ہیں۔ یادرکھو کہ اللہ ہی ہے جو بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

ان دونوں آیات کا ترجمہ ایک بار ضرور پڑھ لیں تاکہ...... اس موضوع کی اہمیت دل میں اُتر جائے...... اسی موضوع کو آگے بڑھاتے ہیں...... اللہ تعالیٰ نے اپنے سب سے محبوب اور آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو حکم فرمایا کہ...... آپ ایمان والوں کے لئے استغفار فرمایا کریں...... دیکھئے چھبیسواں پارہ سورۃ محمد آیت (۱۹)......

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰكُمْ۔

ترجمہ (اے نبی ﷺ) یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اپنے اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگئے (یعنی استغفار کرتے رہیں) (محمد:۱۹)

یہ اُمت کو بڑی مفید تعلیم ہوگئی کہ...... لا الہ الا اللہ پر استقامت اور ترقی کے لئے اپنے لئے بھی خوب استغفار کریں...... اور سب مؤمنین اور مؤمنات کے لئے بھی استغفار کو اپنا معمول بنائیں......

معلوم ہوا کہ بہت ہی اہم اور عظیم عمل ہے......

اپنے رفقاء اور چھوٹوں کے لئے استغفار

اب رہا اپنے رفقاء کے لئے...... اور اپنے چھوٹوں کے لئے استغفار کا حکم...... تو دو مقامات دیکھ لیجئے...... ایک تو سورۃ آل عمران کی آیت (۱۵۹)...... اور دوسرا سورۃ النور کی آیت (۶۲)...... پہلی آیت غزوہ اُحد کے تناظر میں ہے...... ظاہر بات ہے عجیب پریشانی اور افراتفری کا وقت تھا...... لشکر اسلام غموں سے چور چور تھا...... اور ساتھ اس بات کا دکھ بھی کہ ہم سے حضرت آقا ﷺ کی نافرمانی ہوئی ہے...... تب رسول کریم ﷺ سے فرمایا گیا کہ!!!......

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ۔

ان کومعاف فرمائیے اوران کے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کیجئے اوراپنے کاموں میں ان سے مشورہ لیجئے......(آل عمران:۱۵۹)

دوسری آیت میں......دو بڑے سبق ہیں......اجتماعی کاموں سے چھٹی لینے کی ترتیب......کوئی بھی بغیر اجازت اجتماعی کاموں سے غائب نہ ہو......اور جو آپ ﷺ سے چھٹی یا رخصت اپنے کسی عذر کی وجہ سے مانگے تو آپ ﷺ ...... جسے چاہیں رخصت دیں......اب چونکہ رخصت پر جانے والا شخص معذور ہے......مگر اجتماعی عمل کی سعادت سے محروم ہوا......تو چونکہ وہ عذر کی وجہ سے گیا ہے...... تو آپ ﷺ اُس کے لئے استغفار فرمائیں......معلوم ہوا کہ استغفار کی برکت سے بہت سے کاموں کی تلافی بھی ہوجاتی ہے......دیکھئے سورۃ النور آیت (۶۲)......

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

ترجمہ: مؤمن تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اوراس کے رسول کو دل سے مانتے ہیں، اور جب رسول کے ساتھ کسی اجتماعی کام میں شریک ہوتے ہیں تو ان سے اجازت لئے بغیر نہیں جاتے۔(اے پیغمبر!) جو لوگ تم سے اجازت لیتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ اوراس کے رسول کو دل سے مانتے ہیں۔ چنانچہ جب وہ اپنے کسی کام کے لئے تم سے اجازت مانگیں تو ان میں سے جن کو چاہو، اجازت دے دیا کرو۔ اوران کے لئے اللہ سے مغفرت کی دعاء کیا کرو۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

معلوم ہوا کہ...... جو کسی مُلک، جماعت، ادارے...... یا خاندان کا بڑا ہو وہ اپنے ماتحتوں اور مأمورین کے لئے استغفار کیا کرے...... آج کوئی کرتا ہے؟...... ارے بھائیو! اور بہنو! سعادت کے راستوں کو سمجھو اور اختیار کرو...... آج بڑوں نے چھوٹوں کو حقیر بنا رکھا ہے...... اور چھوٹوں نے بڑوں کو بوجھ سمجھ رکھا ہے...... جبکہ ہر دو طرف کے لئے استغفار جیسے تحفے اور عمل کا حکم ہے......

چھوٹوں کو بڑوں کے لئے استغفار کرنے کا حکم

چھوٹوں کی طرف سے بڑوں کے لئے استغفار کا حکم اٹھائیسویں پارے کی سورۃ الحشر کی آیت (۱۰) میں بہت عجیب ترتیب اور شان کے ساتھ آیا ہے...... ملاحظہ کیجئے!

مال فئ کے مصارف بیان ہو رہے ہیں...... دشمنان اسلام اگر ہتھیار ڈال دیں تو جو مال اُن سے مسلمانوں کو ملتا ہے...... بغیر لڑائی اور جنگ کے...... صرف اسلامی لشکر کے رعب کی برکت سے...... اُس کو "مال فئ" کہتے ہیں...... حکم قرآن پاک میں موجود ہے مگر آج کے مسلمانوں نے یہ مال چکھا تک نہیں...... یہ ترک جہاد کا وبال ہے...... خیر مال فئ کا حصہ بیان فرماتے ہوئے اُن لوگوں کو بھی شریک کیا گیا جو بعد میں ایمان لائے...... مگر وہ اپنے پہلے والوں کے ایسے خیر خواہ ہیں کہ اُن کے لئے استغفار کرتے ہیں......

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِ هِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○

ترجمہ اور (مال فئ) ان کے لئے بھی ہے جو مہاجرین کے بعد آئے اور دعاء مانگا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہماری اور ہمارے اُن بھائیوں کی مغفرت فرما جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کینہ قائم نہ ہونے پائے اے ہمارے رب! بے شک تو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے...... (الحشر: ۱۰)

بعد میں آنے والے اور چھوٹے...... اپنے بڑوں کے لئے استغفار کر رہے ہیں...... اور اللہ تعالیٰ اس

عمل کو پسند فرما رہے ہیں...... کیا آج کے بعد والے اور چھوٹے بھی یہ مبارک عمل زندہ کریں گے؟...... ارے بھائیو! استغفار عجیب نعمت ہے...... بندے کو رب سے تو جوڑتی ہی ہے خود مسلمانوں میں بھی باہمی اتفاق اور محبت پیدا کر دیتی ہے......

دوسروں سے استغفار کرانا

اللہ تعالیٰ ایمان کو ہمارے دلوں میں اتار دے...... اب ایک بات سنیں! جن حضرات نے ایمان کی حالت میں کسی صحابی رضی اللہ عنہ کی صحبت پائی اور پھر ایمان پر ان کا خاتمہ ہوا...... انہیں تابعین کہتے ہیں...... ان تابعین حضرات کے سردار کون تھے؟ ۔۔ سیّد التابعین...... حضرت سیّدنا اویس رحمۃ اللہ علیہ...... کئی اور حضرات کا نام بھی آتا ہے......

مثلاً حضرت سعید ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ...... دراصل کوئی علم میں سردار تھا کوئی زہد اور تقوی میں اور کوئی کسی اور میدان میں...... حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ خیر التابعین تھے...... حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ پایا...... اور والدہ کی مجبوری اور خدمت کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے...... ان کا مقام بہت اونچا اور قصہ بہت میٹھا ہے...... اسی میں گم نہ ہو جاؤں اصل بات عرض کرتا ہوں...... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کی علامات بیان فرمائیں...... اور فرمایا اگر آپ کی ان سے ملاقات ہو تو ان سے اپنے لئے بھی استغفار کرائیے اور میری امت کے لئے بھی...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں بڑی محنت سے ان کو ڈھونڈ لیا...... اور ان سے اپنے لئے اور اُمت کے لئے استغفار کرایا...... تھوڑا سا سوچیں! استغفار کتنی بڑی چیز ہے...... حکم فرمانے والے کون ہیں؟...... جن کو حکم فرمایا جا رہا ہے وہ کون ہیں؟ ۔۔ اتنے عظیم خلیفہ ایک فقیر کو سالہا سال سے ڈھونڈ رہے ہیں...... کیوں؟...... تعویذ کے لئے؟ ۔۔ نہیں صرف استغفار کرانے کے لئے...... حالانکہ بخشے بخشائے تھے، جنت کے بشارت یافتہ تھے...... اور عظیم فضائل کے مالک تھے...... مگر استغفار تو استغفار

ہے......اس سے یہ نکتہ معلوم ہوا کہ استغفار پانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ مقربین سے اپنے لئے استغفار کرایا جائے......اور خود بھی دوسروں کے لئے استغفار کیا جائے......میں استغفار کرتا ہوں اپنے لئے اور آپ سب کیلئے اور سب مؤمنین اور مؤمنات کیلئے......

اَسْتَغْفِرُ اللهَ لِیْ وَلَکُمْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ...

دوسروں کے لئے استغفار

ویسے تو امت مسلمہ میں استغفار کے بارے میں عمومی غفلت ہے......مگر دوسروں کے لئے استغفار کرنے کا معاملہ تو بہت کمزور ہو چکا ہے......حالانکہ سب دن رات سنتے ہیں کہ......حضور اقدس ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کی علامات ارشاد فرمائیں......اور حکم دیا کہ اگر وہ مل جائیں تو آپ رضی اللہ عنہ ان سے اپنے لئے اور میری پوری اُمت کے لئے استغفار کرائیں......تھوڑا سا سوچیں......حکم دینے والے کون ہیں......اور جن کو حکم دیا جا رہا ہے وہ کون ہیں؟......اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں کئی سال کی کوشش کے بعد حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کو تلاش کر لیا......اور اُن سے اپنے لئے اور پوری امت کے لئے ''استغفار'' کرایا......آج آپ کسی بزرگ یا نیک آدمی سے جا کر کہیں کہ میں آپ کے لئے ''استغفار'' کرتا ہوں تو......اُن کا رنگ بدل جائے گا کہ......میں نے کونسے ایسے گناہ کر لئے ہیں کہ آپ میرے لئے استغفار کر رہے ہیں؟......معلوم ہوا کہ......استغفار کا مقام آج عمومی طور پر مسلمانوں کی نظر میں نہیں ہے......اسی طرح آپ کسی کے پاس جا کر درخواست کریں کہ میرے لئے استغفار فرما دیں......وہ گھور کر دیکھیں گے کہ ابھی کس شراب خانے سے آئے ہو؟......معلوم ہوا کہ استغفار سے محرومی......ہمارے عمومی مزاج کا حصہ بن چکی ہے......حالانکہ قرآن پاک کی کئی آیات میں......دوسروں کے لئے استغفار کرنے......اور دوسروں سے استغفار کرانے کی اہمیت آئی ہے......

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تائب مجرم کے لئے استغفار

حضرت ابواُمیہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک چور لایا گیا جس نے پختہ اعتراف کیا لیکن اس کے ہاں سامان برآمد نہیں ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ میرا خیال نہیں کہ تو نے چوری کی ہے۔اس نے کہا نہیں بلکہ میں نے چوری کی ہے آپ ﷺ نے وہی بات دو یا تین مرتبہ دہرائی (وہ ہر مرتبہ اعتراف کرتا رہا) آپ ﷺ کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹا گیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ سے مغفرت مانگ اور توبہ کر، تو اس نے کہا......

''اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ''

تو آپ ﷺ نے دعاء کی یا اللہ اس کی توبہ قبول فرما۔آپ نے یہ دعاء تین مرتبہ کی۔(ابوداؤد)

عن ابی امیة الخزومی ان النبی صلی الله علیه وسلم اتی بلص قد اعترف اعترافا، ولم یوجد معه متاع۔ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ''ما اخالك سرقت''۔ قال: بلیٰ، فاعاد علیه مرتین او ثلاثا، فامر به فقطع وجیء به، فقال: ''اِستغفِرِ الله وتب الیه''۔ فقال: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ فقال: ''اللهم تب علیه'' ثلاثا۔ (رواہ ابو داود فی الحدود باب التلقین فی الحد)

دوسروں کیلئے استغفار پر مستجاب الدعوات

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص روزانہ مؤمن مردوں اور عورتوں کے لئے ستائیس یا پچیس مرتبہ استغفار کرے تو اس کا شمار ان لوگوں میں سے ہوگا جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور جن کی وجہ سے زمین والوں کو رزق ملتا ہے۔(طبرانی)

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: ''مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعًا وَّ عِشْرِیْنَ مَرَّۃً اَوْ خَمْسًا وَعِشْرِیْنَ مَرَّۃً کَانَ مِنَ الَّذِیْنَ یُسْتَجَابُ لَھُمْ وَ یُرْزَقُ بِھِمْ اَھْلُ الْاَرْضِ''۔

{رواہ الطبرانی و فیہ عثمان بن ابی العاتکہ، وقال فیہ: حدثت عن ام الدرداء، و عثمان ھذا وثقہ غیر واحد، و ضعفہ الجمھور، و بقیۃ رجالہ المسمین ثقات، کذا فی مجمع الزوائد للھیثمی رقم 17600 کتاب التوبۃ بااب الاستغفار للمومنین و المومنات، وضعفہ السیوطی فی الجامع الصغیر رقم الحدیث 8420}

دوسروں کیلئے استغفار پر بے شمار نیکیاں

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو شخص مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لئے استغفار کرے اس کے لئے ہر مؤمن مرد اور ہر مؤمن عورت کے بدلے نیکی لکھ دی جاتی ہے۔'' (طبرانی)

عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: ''مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَتَبَ اللہُ لَہٗ بِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَۃٍ حَسَنَۃً۔''

{رواہ الطبرانی واسنادہ جید۔ کذا فی مجمع الزوائد (10/255) رقم الحدیث 17598 کتاب التوبہ، باب الاستغفار للمومنین والمومنات۔ وعزاہ الیہ السیوطی فی الجامع الصغیر برقم 4819، وضعفہ ولکن القول قول الھیثمی}

زندوں کا ہدیہ مرنے والوں کیلئے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قبر میں میت کی

مثال اس آدمی کی طرح ہے جو ڈوب رہا ہو اور مدد کے لئے پکار رہا ہو (جس طرح ڈوبنے والے کو سہارے کا انتظار ہوتا ہے اسی طرح مردہ) انتظار کرتا ہے کہ کوئی دعاء اسے پہنچے والد یا والدہ یا بھائی یا کسی دوست کی طرف سے۔ جب اسے کوئی دعاء ملتی ہے تو یہ اسے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قبر والوں کو دنیا والوں کی دعائیں پہاڑوں کی طرح (بڑھا کر) دیتے ہیں۔ اور زندوں کی طرف سے مردوں کے لئے ہدیہ یہ ہے کہ ان کے لئے استغفار کیا جائے'' (شعب الایمان بیہقی)

وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ. يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيْقٍ، فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا. وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى لَيُدْخِلُ عَلَى أَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ. وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ الْإِسْتِغْفَارُ لَهُمْ.''

{رواه البیهقی فی شعب الایمان ـ كذا فی مشكوٰة المصابیح (كتاب الدعوات باب الاستغفار و التوبة) رقم الحدیث 2355}

استغفار کے بعض مسائل اور مقامات

بس یہ موضوع...... کسی حد تک مکمل ہوا اور اس میں ایک آیت مبارکہ رہ گئی...... اُس آیت مبارکہ سے استغفار کے کئی مسائل اور مقامات معلوم ہوتے ہیں...... اس لئے اچھا ہے کہ پہلے آیت مبارکہ ہی پڑھ لیں...... یہ دیکھیں! پانچواں پارہ سورۃ النساء آیت (۶۴)

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْٓا أَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○

ترجمہ اور جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا (تو) آپ کے پاس آتے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے اور رسول بھی اُن کے لئے استغفار کرتے تو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول فرمانے

والا، رحم کرنے والا پاتے......(النساء:۶۴)

آپ اس آیت کی مکمل تفسیر پڑھیں تو کئی احکامات معلوم ہوں......بس اتنا سمجھ لیں کہ......جب کوئی بڑا گناہ ہو جائے تو انسان فوراً خود بھی استغفار کرے اور پھر اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں سے بھی اپنے لئے استغفار کرائے......

اسی طرح جو دین کے پیشوا ہیں اُن کے پاس اگر گناہ گار لوگ......استغفار کرتے ہوئے آئیں......اور اُن سے اپنے لئے استغفار کی درخواست کریں تو وہ اُن کے لئے استغفار کرلیں......یعنی اللہ تعالیٰ سے اُن کے لئے معافی مانگیں......یہ دو مسئلے تو بالکل واضح معلوم ہو گئے......

استغفار کی درخواست کرنے والوں کے لئے ضروری نہیں کہ وہ......اپنا گناہ بھی بتائیں......خصوصاً آج کل جبکہ فساد عام ہے اپنا گناہ نہ بتائیں صرف استغفار کی درخواست کریں......کیونکہ معلوم نہیں کہ......سامنے والا کتنے ظرف کا ہے......بعض لوگ اتنے کم ظرف ہوتے ہیں کہ اُن کو اگر کسی کا ایک گناہ بھی معلوم ہو جائے تو زندگی بھر اپنا دل اُس سے صاف نہیں کر سکتے......خواہ وہ توبہ کر کے صدیقین کے مقام تک پہنچ چکا ہو اور اس کا وہ گناہ بھی نامۂ اعمال میں نیکی بن چکا ہو......اسی طرح اگر آپ کے پاس کوئی استغفار کی درخواست لے کر آئے کہ......میرے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں تو آپ اُس سے اُس کا گناہ نہ پوچھیں اور نہ ہی اس ٹوہ میں پڑیں کہ یہ کون کون سے گناہ کرتا ہے......بلکہ یہ سوچیں کہ کتنا اچھا مسلمان ہے جو......اللہ تعالیٰ کے خوف سے استغفار کرانے آیا ہے......اور میں کتنا ناقص ہوں کہ مجھے اپنے گناہوں کی معافی کی فکر ہی نہیں......الحمدللہ......اس موضوع کا خلاصہ مکمل ہوا......قرآن پاک کے کسی ایک موضوع کا احاطہ بھی ممکن نہیں......بس اپنی سی کوشش ہوتی ہے......اللہ تعالیٰ قبول فرمائے......اور نافع بنائے......اگر کسی مسلمان بھائی یا بہن کو اس سے فائدہ ہو تو وہ بندہ کے لئے ایمان کامل اور حسن خاتمہ کی دعاء اور استغفار کردے......احسان ہوگا......

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ

آخری عمر، زیادہ استغفار

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اپنی آخری عمر میں) کثرت سے یہ دعاء پڑھا کرتے تھے:

''سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْه''

دعاء کا ترجمہ ''میں اللہ کی خوب پاکی بیان کرتا ہوں اور تعریف (بھی) کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں''

فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! (کچھ عرصے سے) میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ یہ دعاء بہت پڑھنے لگے ہیں:

''سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ''

(اس کی کیا وجہ ہے؟) فرمایا: میرے رب نے مجھے بتایا تھا کہ میں عنقریب اپنی امت میں ایک علامت دیکھ لوں گا، اور جب میں وہ علامت دیکھوں تو میں یہ دعاء زیادہ پڑھوں

''سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ''

اب میں وہ علامت دیکھ چکا ہوں (اور وہ یہ ہے) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ (یعنی فتح مکہ) وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ......الخ (مسلم)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ: ''سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ''. قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اَرَاكَ تُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ ''سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ''. فَقَالَ: خَبَّرَنِيْ رَبِّيْ اَنِّيْ سَاَرٰى عَلَامَةً فِيْ اُمَّتِيْ فَاِذَا رَاَيْتُهَا اَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلِ ''سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْه'' فَقَدْ رَاَيْتُهَا {اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ} فَتْحَ مَكَّةَ {وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللهِ اَفْوَاجًا. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ

رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴾

{اخرجه مسلم فی الصلاة باب مایقال فی الرکوع والسجود برقم ۱۰۸۸}

مجلس میں استغفار

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو کچھ کلمات ادا فرماتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کلمات کے بارے پوچھا۔ حضرت نے فرمایا اگر انہوں نے اچھی باتیں کی ہیں تو یہ کلمات مہر کی طرح ہو جائیں گے قیامت تک اور اگر کچھ اور باتیں کی ہیں تو یہ کلمات کفارہ ہو جائیں گے (کلمات یہ ہیں)

''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ''

ترجمہ اے پروردگار آپ پاک ہیں، (پاکی بیان کرنے کے ساتھ ساتھ) میں آپ کی تعریف بھی بیان کرتا ہوں، میں آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، اور آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ (سنن کبریٰ نسائی، مسند احمد)

عن عائشة رضی اللہ عنها ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم كان اذا جلس مجلسا اوصلى تكلم بكلمات .فسالته عائشة عن الكلمات فقال: ان تكلم بخير كان طابعا عليهن الى يوم القيامة .وان تكلم بغير ذالك كان كفارة له ''سبحانك اللهم وبحمدك .استغفرك واتوب اليك''

(رواه النسائی فی الكبرى فی الصلاة نوع آخر من الذكر بعدالتسليم واحمد من حديث ابی هريرة رضی اللہ عنه)

مجلس کا کفارہ

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اپنی عمر کے آخری زمانے میں) جب

مجلس سے اٹھتے تو آخر میں یہ دعاء پڑھتے :

''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ''

ترجمہ: تو پاک ہے اے میرے رب اور میں آپکی تعریف کرتا ہوں۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ (ابوداؤد، ترمذی، احمد)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان اور شہادت پر حسنِ خاتمہ نصیب فرمائے، ہر طرف ظلم اور گناہ کی آندھیاں چل رہی ہیں...... بس وہی بچ سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچائے اور اللہ تعالیٰ اس کو بچاتا ہے جس میں بچنے کی فکر ہو...... ہمیں چاہئے کہ اپنی ہر مجلس کا اختتام اللہ تعالیٰ کی تسبیح، ذکر اور استغفار پر کرنے کی پختہ عادت ڈال لیں...... کیونکہ موت بھی زندگی کی اس مجلس کا خاتمہ اور اگلی مجلس کا آغاز ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

من جلس فی مجلس فکثر فیه لغطه فقال قبل ان یقوم من مجلسه ذلك ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ'' الا غفر له ما کان فی مجلسه ذلك۔

یعنی جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور وہاں فضول، لغو اور بے فائدہ باتیں زیادہ ہوتی رہیں تو اگر وہ مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ کلمات پڑھ لے تو اس مجلس کے گناہ اس کے لئے معاف کر دیئے جائیں گے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

(ترمذی)

سبحان اللہ کتنی بڑی نعمت ہے...... احادیث سے ثابت ہے کہ گناہ کی مجلسیں انسان کے لئے قیامت کے دن کا بڑا خسارہ ہوں گی...... آج کل تو گناہ کی مجلسیں بے شمار ہیں...... ٹی وی کی مجلس، موبائل گیمز کی مجلسیں، کمپیوٹر اور نیٹ کی مجلسیں...... اوّل تو ہمیں ان مجالس سے بچنا چاہئے لیکن اگر شیطان پھنسا لے تو ہم اس دعاء کو پڑھنا نہ بھولیں...... انشاء اللہ گناہ مٹ جائیں گے...... اور اگر ہم اس دعاء کا دل کی توجہ

سے اہتمام کرتے رہے تو بہت سی بری مجلسوں سے انشاء اللہ ہماری جان چھوٹ جائے گی...... ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ جب کسی مجلس سے اٹھتے تو اس دعاء کا اہتمام فرماتے، اس پر ایک صاحب نے پوچھا کہ آپ ﷺ کا یہ معمول پہلے تو نہیں تھا...... آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ذلك كفارة لما يكون في مجلس

کہ یہ کلمات مجلس کے گناہوں کا کفارہ ہیں (ابوداؤد)

آپ ﷺ تو گناہوں سے پاک اور معصوم تھے مگر امت کی تعلیم کے لئے...... اور اپنے عظیم درجات کی مزید بلندی کے لئے آپ ﷺ ان مبارک کلمات کا اہتمام فرماتے تھے...... بلکہ ایک روایت سے تو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ...... ان کلمات کے دو عظیم الشان فائدے ہیں پہلا فائدہ یہ ہے کہ مجلس میں جو نیکی ہوئی اس پر ان کلمات کی برکت سے قبولیت کی مہر لگ جاتی ہے کہ اب یہ نیکی ضائع نہیں ہوگی اور دوسرا فائدہ وہی ہے کہ مجلس کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے...... چنانچہ اچھی مجلس، تلاوت کی مجلس، ذکر و نماز کی مجلس، دعوت و بیان کی مجلس کے بعد بھی اس کا اہتمام کرلیا جائے...... نسائی کی روایت میں بالکل واضح طور پر آیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز ادا کرتے تو یہ کلمات پڑھتے تھے، اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان کلمات کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان تكلم بخير كان طابعاً عليهن الى يوم القيمة وان تكلم بشرٍّ كان كفارة له

یعنی اگر مجلس میں اچھی بات کہی ہے تو اس پر قیامت کے دن تک کے لئے حفاظت کی مہر لگ جاتی ہے اور اگر بری بات کہی ہے تو اس کے لئے یہ کلمات کفارہ بن جاتے ہیں...... (نسائی)

دوسری ایک روایت میں ''مجلس ذکر'' کی تصریح ہے کہ اگر مجلس ذکر میں یہ دعاء پڑھے تو وہ مجلس اس کے لئے قیامت تک محفوظ ہوجاتی ہے

فقالها في مجلس ذكر كان كالطابع يطبع عليه. ومن قال في مجلس لغوٍ كان كفارة له (نسائی)

بعض روایات میں اس دعاء کو تین بار پڑھنے کا تذکرہ ہے اس لئے تین بار پڑھنا زیادہ مفید ہے...... حقیقت میں یہ دعاء بہت بڑا خزینہ ہے...... ہر نیکی کے بعد اور ہر غلطی کے بعد اس کا اہتمام ہو تو ''حسن خاتمہ'' کی منزل انشاءاللہ آسان ہو جائے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

ترجمہ اے میرے اللہ آپ پاک ہیں اور تمام تعریفیں آپ کے لئے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں آپ سے معافی چاہتا ہوں اور آپ کی طرف توبہ کرتا ہوں......

جن مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو یہ دعاء یاد ہے وہ اس کے پڑھنے کا اہتمام کریں...... آج سے جب تلاوت کریں، دینی مضمون پڑھیں اور کسی بھی اچھی یا بُری مجلس میں بیٹھیں یا اٹھیں تو یہ دعاء توجہ سے پڑھ لیں...... انشاءاللہ دل میں عجیب سا سکون محسوس ہوگا...... نیکیاں محفوظ ہوتی اور گناہ مٹتے محسوس ہوں گے......

عن ابی برزۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بأخرۃ اذا اراد ان یقوم من المجلس ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ'' فقال رجل: یارسول اللہ انک لتقول قولا ما کنت تقولہ فیما مضی؟ قال: کفارۃ لما یکون فی المجلس۔

(رواہ ابو داؤد فی الادب باب فی کفارۃ المجلس، رواہ الترمذی فی الدعوات، باب مایقول اذاقام من المجلس، واحمد وغیرھم)

مُہر اور کفارہ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ ایسے کلمات ہیں کہ مجلس سے اٹھتے وقت جو بھی تین مرتبہ کہے گا تو ان کی وجہ سے اس مجلس کا کفارہ ہو جائے گا، اور جو بھی اسے مجلس خیر اور مجلس ذکر

میں کہے گا تو اس کے لئے مہر کی طرح ہو جائیں گے جیسے خط پر مہر لگتی ہے (اور وہ کلمات یہ ہیں)

''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ''

ترجمہ یا اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیری تعریف کرتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (ابوداؤد، نسائی، احمد)

فائدہ جب کوئی صحابی کسی عمل سے متعلق یہ فرمادیتا ہے کہ اس کا اتنا ثواب ہے یا اتنا عذاب ہے تو وہ بات رسول اللہ ﷺ سے ہی سنی ہوئی ہوتی ہے اس لئے وہ مرفوع حدیث کے حکم میں ہوتی ہے۔

عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ انہ قال: کلمات لا یتکلم بھن احد فی مجلسہ عند قیامہ ثلاثۃ مرات الا کفر بھن عنہ ولا یقولھن فی مجلس خیر ومجلس ذکر الا ختم لہ بھن کما یختم بالخاتم علی الصحیفۃ: ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ''۔

(رواہ ابو داؤد فی الادب، باب فی کفارۃ المجلس والنسائی واحمد)

تسبیح واستغفار کی قوت

تفسیر ابن کثیر میں ہے:

جب قرعہ حضرت یونس علیہ السلام کے نام نکلا تو آپ سمندر میں کود گئے...... اللہ تعالیٰ نے بحر اخضر سے...... جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے...... ایک بڑی مچھلی بھیجی جو سمندروں کو چیرتی ہوئی آئی اور اس نے حضرت یونس علیہ السلام کو اس وقت نگل لیا جب آپ نے کشتی سے چھلانگ لگائی...... اللہ تعالیٰ نے اس مچھلی کو حکم دیا کہ نہ تو ان کے گوشت کو کھائے اور نہ جسم کی ہڈی کو نقصان پہنچائے کیونکہ یونس علیہ السلام تمہارا ''رزق'' نہیں ہیں بلکہ تمہارا پیٹ ان کے لئے ''قید خانہ'' ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

مچھلی جب حضرت یونس علیہ السلام کو اپنے پیٹ میں لیکر سمندر کی تہہ میں پہنچی تو آپ نے وہاں اس کی

قرارگاہ میں کنکریوں کی "تسبیح" سنی تو آپ نے بھی تسبیح پڑھی:

"لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ"

عوف الاعرابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت یونس علیہ السلام جب مچھلی کے پیٹ میں پہنچے تو آپ کو گمان ہوا کہ میرا انتقال ہو چکا ہے پھر آپ نے اپنے پاؤں کو حرکت دی، جب پاؤں نے حرکت کی تو آپ نے اس جگہ سجدہ کیا اور عرض کیا: اے میرے رب! میں نے آپ کے لئے ایسی جگہ کو سجدہ گاہ بنایا ہے جہاں لوگوں میں سے کوئی بھی نہیں پہنچا۔ (تفسیر ابن کثیر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ نے یونس (علیہ السلام) کو مچھلی کے پیٹ میں قید فرمانے کا ارادہ کیا تو اس مچھلی کو حکم فرمایا کہ ان کو (اپنے پیٹ میں) لے لو، نہ تو ان کے گوشت کو خراش آئے اور نہ ان کی کوئی ہڈی ٹوٹے...... جب مچھلی ان کو لیکر سمندر کی تہہ میں پہنچی تو یونس (علیہ السلام) نے کچھ ہلکی آواز سنی۔ آپ نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ کیا ہے؟...... اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ یہ سمندری جانوروں کی "تسبیح" ہے...... تب حضرت یونس (علیہ السلام) نے مچھلی کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھنا شروع کی...... فرشتوں نے آپ کی تسبیح سنی تو کہنے لگے...... اے ہمارے رب! ہم کسی اجنبی جگہ سے ایک کمزور سی آواز سن رہے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ میرا بندہ یونس ہے اس نے میری نافرمانی کی تو میں نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں ڈال کر سمندر میں قید کر دیا...... فرشتوں نے عرض کیا: وہی بندہ جن کے نیک اعمال ہر دن اور رات آپ تک پہنچتے تھے؟...... ارشاد فرمایا ہاں! تب فرشتوں نے ان کی سفارش کی تو اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو حکم دیا کہ آپ کو ساحل پر چھوڑ دے۔ (رواہ ابن جریر، تفسیر ابن کثیر)

(۱)...... انبیاء کرام علیہم السلام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ نافرمانی سے مراد خلاف افضل کو اپنی رائے سے اختیار کرنا۔

۲ ...... ''لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ'' اس تسبیح اور استغفار کی قوت، پرواز اور طاقت دیکھیں کہ مچھلی کے پیٹ سے عرش تک جا پہنچی اور فرشتوں نے سنی اور فرشتوں نے شفاعت کی۔

نماز کے افتتاح میں استغفار

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بریدہ! جب تو نماز کو شروع کرے تو یہ دعاء پڑھ......

''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ. ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ''

عن بريدة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا بريدة !اذا كان حين تفتتح الصلاة فقل: ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ الخ

(رواه البزار كذافى مجمع الزوائد للهيشمى وضعفه برقم 2801)

سواری کے وقت استغفار

حضرت علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے سامنے سوار ہونے کے لئے جانور لایا گیا۔ جب آپ نے رکاب میں اپنا پاؤں مبارک رکھا تو تین مرتبہ فرمایا:

''بِسْمِ اللهِ''

جب آپ سواری پر بیٹھ گئے تو فرمایا:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ''

پھر یہ آیت پڑھی:

''سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ''

آیت کا ترجمہ

پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں دے دیا ورنہ ہم میں یہ طاقت نہیں تھی کہ اس کو قابو میں لا سکتے اور بے شک ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

پھر تین بار فرمایا:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' پھر تین مرتبہ فرمایا، ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' پھر یہ دعاء پڑھی......

''سُبْحَانَکَ اِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ''

پھر آپ مسکرائے میں نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین! مسکرانے کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ انہوں نے ایسا ہی کیا جیسے میں نے کیا۔ پھر آپ مسکرائے تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ کے مسکرانے کی وجہ کیا ہے؟ تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ آپ کا رب اس بندے سے راضی ہوتا ہے جو یہ دعاء پڑھتا ہے

''رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرُکَ'' (ترمذی)

عن علی ابن ربیعة قال: شهدت علیا اتی بدابة لیرکبها فلما وضع رجله فی الرکاب قال: بسم الله ثلاثا، فلما استوی علی ظهرها قال: الحمدلله: ثم قال: سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم قال: ''الحمدلله ثلاثا، الله اکبر ثلاثا، سبحانك انی قد ظلمت نفسی فاغفرلی فانه لا یغفر الذنوب الا انت'' ثم ضحك فقلت من ای شئی ضحکت یا امیر المؤمنین؟ قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم صنع کما صنعت ثم ضحك فقلت من ای شئی ضحکت یا رسول الله؟ قال ان ربك لیعجب من عبده اذا قال رب اغفرلی ذنوبی انه لا یغفر الذنوب غیرك۔

(رواه الترمذی فی الدعوات باب مایقول اذا رکب دآبة)

استغفار کے وہ کلمات جو حضرت آدم علیہ السلام کو تلقین ہوئے

حضرت انس رضی اللہ عنہ (فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ یہ کلمات ہیں:

''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّكَ اَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ''

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہے۔ لیکن اس میں شک کیا گیا۔

دعاء کا ترجمہ اے اللہ آپ پاک ہیں، میں آپ کی تعریف کرتا ہوں، میں نے برا کیا اپنے آپ پر ظلم کیا، میری مغفرت فرما، آپ تمام بخشنے والوں میں سب سے بہتر ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ تعریف کے لائق ہیں، میں نے برا کیا اپنے آپ پر ظلم کیا، میرے اوپر رحم فرما، کیونکہ آپ تمام رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ پاک ہیں اور تعریف کے لائق ہیں، میں نے برا کیا اور اپنے آپ پر ظلم کیا، میری توبہ قبول فرما، حقیقت یہ ہے کہ آپ بار بار توبہ قبول کرنے والے ہیں، بھرپور رحم کرنے والے ہیں۔ (بیہقی، ترغیب وترہیب)

عن انس رضی الله عنه فی قوله عز وجل (فتلقى ادم من ربه كلمات فتاب عليه انه هو التواب الرحيم) قال: قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ الخ

ذكر انه عن النبی صلى الله عليه وسلم. ولكن شك فيه۔

(رواه البيهقی۔قال المنذری ۲۳۱۱ فی اسناده من لا يحضرنی حاله انظر الترغيب برقم ۲۵۱۱ طبع دار الكتب العلميه)

اِغْفِرْ لِیْ

حضرت یحیٰ ابن بکیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند ابوعبیدہ نے خط لکھا جس میں چند باتیں تھیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ التحیات کے بعد یہ دعاء مانگنا مجھے پسند ہے......

''سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اِغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ عَمَلِيْ اِنَّكَ تَغْفِرُ الذُّنُوْبَ لِمَنْ تَشَاءُ وَاَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ يَا غَفَّارُ اِغْفِرْلِيْ، يَا تَوَّابُ تُبْ عَلَيَّ، يَا رَحْمَانُ اِرْحَمْنِيْ، يَا عَفُوُّ اعْفُ عَنِّيْ، يَا رَءُوْفُ ارْءُفْ بِيْ، يَا رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ، وَطَوِّقْنِيْ حُسْنَ عِبَادَتِكَ يَا رَبِّ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرٍ كُلِّهٖ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّهٖ، يَا رَبِّ افْتَحْ لِيْ بِخَيْرٍ وَاخْتُمْ لِيْ بِخَيْرٍ، آتِنِيْ شَوْقًا اِلٰى لِقَائِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ وَقِنِي السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ''

دعاء کا ترجمہ یا اللہ! آپ پاک ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں میرے گناہ کو بخش دیجئے اور میرے عمل کی اصلاح فرما دیجئے آپ جس کے لئے چاہیں گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں آپ غفور رحیم ہیں۔ اے غفار! میری مغفرت فرما اے تواب میری توبہ قبول فرما۔ اے رحمان میرے اوپر رحم فرما۔ اے عفو (معاف کرنے والے) مجھے معاف فرما۔ اے رؤف! میرے اوپر رحم فرما اے میرے رب مجھے اس بات کا پابند بنا دیجئے کہ میں ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو آپ نے میرے اوپر کی ہیں۔ اور مجھے طاقت دے کہ میں آپ کی اچھی عبادت کر سکوں۔ اے میرے رب میں خیر کی تمام انواع میں سے حصہ مانگتا ہوں اور شر کی تمام انواع سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے پروردگار میری ابتداء بھی خیر کے ساتھ فرما اور انتہاء بھی خیر کے ساتھ فرما۔ مجھے اپنی ملاقات کا شوق عطاء فرما۔ بغیر کسی ضرر پہنچانے والی بات اور بغیر کسی گمراہ کن فتنہ کے

اور مجھے برائیوں سے بچا۔اوراس دن جسے تونے برائیوں سے محفوظ کرلیااس پر تونے بڑا رحم فرمایااور یہی زبردست کامیابی ہے۔(معجم کبیر طبرانی۔مجمع الزوائد 337/2 حدیث نمبر 2862)

عن یحی ابن ابی کثیر قال : کتب الی ابو عبیدۃ بن عبداللہ ... وکان یقول: احب ان تکون مسئلتکم اللہ حین یقعد احدکم فی الصلاۃ ویقضی التحیۃ ان یقول بعد ذلك: ''سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اِغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ الخ

(رواہ الطبرانی فی الکبیر کذا قالہ الھیثمی فی المجمع ۔کتاب الصلاۃ باب التشھد 2/337 برقم 28/62 ط...دار الفکر بیروت)

تسبیح ،حمد ،استغفار

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ''اذا جاء نصر اللہ والفتح'' نازل ہوئی تب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اس کو پڑھتے تو بکثرت رکوع میں یہ دعاء کرتے......

''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ''

ترجمہ یا اللہ!اے ہمارے پروردگار آپ پاک ہیں اور تعریف کے لائق ۔اے اللہ!میری مغفرت فرما بلاشبہ آپ بار بار توبہ قبول کرنے اور پوری طرح رحمت کرنے والے ہیں۔(ابویعلی)

عن عبداللہ قال : لما انزلت اذا جآء نصر اللہ والفتح کان یکثر اذا قرء ھا و رکع ان یقول: ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ''۔

(رواہ ابو یعلی الموصلی۔کذا فی اتحاف الخیرۃ المھرۃ 2/189 ط...دار الوطن الریاض)

فالج سے حفاظت کی دعاء

آج کل فالج کا مرض بہت عام ہے......حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے حفاظت کا عمل بیان فرمایا

ہے...... حضرت قبیصہ بن المخارق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں بوڑھا ہو چکا ہوں میری ہڈیاں کمزور پڑ گئی ہیں آپ مجھے کوئی ایسی دعاء سکھا دیجئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطاء فرمائے، آپ ﷺ نے انہیں فرمایا فجر کے بعد تین بار یہ دعاء پڑھ لیا کریں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ

آپ اندھے پن، کوڑھ اور فالج سے بچ جائیں اور آپ ان الفاظ سے دعاء کیا کریں

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِمَّا عِنْدَكَ وَأَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ

اے میرے پروردگار! میں آپ سے ان نعمتوں کا سوال کرتا ہوں جو آپ کے پاس ہیں اور مجھ پر اپنا فضل فرما دیجئے اور اپنی برکتیں مجھ پر برسا دیجئے......

(مسند احمد و فی اسنادہ راو لم یسمّ)

حدیث کی سند تو ظاہر ہے زیادہ مضبوط نہیں ہے مگر بندہ نے اہل علم کو یہ وظیفہ بتاتے سنا ہے...... اور ہمارے ایک استاذ محترم فرمایا کرتے تھے کہ میاں فجر کے بعد تین بار

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

پڑھا کرو، انشاء اللہ چلتے پھرتے اس دنیا سے رخصت ہو گے...... بعد میں ہم نے دیکھا کہ ان کا انتقال اسی حالت میں ہوا کہ خود چلتے پھرتے تھے اور کسی کے محتاج اور معذور نہیں تھے...... حقیقت میں یہ بہت بڑی نعمت ہے کہ انسان کسی کا محتاج نہ ہو خصوصاً اس زمانے میں جبکہ ''خدمت کا جذبہ'' اور ''بڑوں کا ادب'' بہت کم ہو چکا ہے...... اور اکثر لوگوں کی اولاد نالائق، گستاخ اور نافرمان ہے...... کاش اولاد کو اپنے والدین کے حقوق کا احساس ہو جائے تو وہ...... اپنی حالت پر بے حد شرمندہ ہوں...... اور توبہ کی طرف لپکیں......

اللہ تعالیٰ کی عظمت

اللہ اکبر...... اللہ سب سے بڑا ہے...... آپ سورج کو دور سے دیکھیں، کتنا چھوٹا سا نظر آتا ہے......

بس ایک دوفٹ کا......جی ہاں! ہمیں سورج اپنے سے بھی چھوٹا نظر آتا ہے......کیونکہ ہم سورج سے دور ہیں......اب اگر ہم سورج کی طرف سفر کریں اور اُس کے قریب ہوتے جائیں، قریب ہوتے جائیں تو......سورج بڑا ہوتا جائے گا اور ہم چھوٹے......اور اگر ہم سورج کے بالکل قریب ہو جائیں تو کیا ہو گا؟......ہم خود کو اُس کے مقابلے میں ایک ذرہ کے برابر بھی نہیں پائیں گے......کیونکہ سورج زمین سے کئی گنا بڑا ہے......اور ہم زمین تو کیا......زمین کی چھوٹی چھوٹی چیزوں سے بھی چھوٹے ہیں......اب بغیر تشبیہ کے سمجھیں......جو شخص اللہ تعالیٰ سے جتنا دور ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو نہیں سمجھتا......وہ خود کو اور اپنے نفس کو بڑا سمجھتا ہے......اسی لئے تو اللہ تعالیٰ کے حکم اور اللہ تعالیٰ کے نام پر وہ کھڑا نہیں ہوتا......لیکن جیسے جیسے آدمی اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا جاتا ہے......تو اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت بڑھتی جاتی ہے، بڑھتی جاتی ہے اور اس کی عظمت کی کوئی حد ہی نہیں ہے، سورج تو بہت چھوٹا ہے......اللہ اکبر...... اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بڑے ہیں......اسی لئے جب عشق و محبت میں ڈوب کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کر دی......اے میرے رب مجھے اپنی زیارت کرا دے......ارشاد ہوا......لن ترانی...... اے موسیٰ! آپ مجھے نہیں دیکھ سکتے......دنیا کی آنکھیں تو ایک پہاڑ کو پورا نہیں دیکھ سکتیں......ایک سمندر کا احاطہ نہیں کر سکتیں......اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کے سامنے یہ چیزیں کچھ بھی نہیں......دنیا کی آنکھوں میں کہاں طاقت کہ وہ......اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکیں......اللہ تعالیٰ جسم سے پاک، جہت سے پاک......اور مثال سے پاک......اُن جیسا کوئی ہے ہی نہیں کہ......اُس چیز کا خیال لا کر اندازہ لگایا جا سکے......ہاں آخرت میں اہل جنت کو ایسی آنکھیں دی جائیں گی جن سے وہ "رؤیتِ باری تعالیٰ" کی عظیم ترین نعمت حاصل کر سکیں گے......اتنے عظیم رب کا حق کون ادا کر سکتا ہے؟......اسی لئے استغفار ہے......اتنے عظیم رب کی نافرمانی؟......توبہ توبہ......اسی لئے توبہ ہے......اور اُدھر اتنی عظمت کے باوجود اتنی رحمت کہ...... ہر گناہ سے توبہ کا دروازہ کُھلا ہے......بلکہ اپنے بندوں کو بُلایا جا رہا ہے کہ......آجاؤ، آجاؤ......توبہ کر لو......اور پھر معافی بھی اتنی جلدی کہ تصور سے باہر......

اللہ تعالیٰ کا خوف

اللہ تعالیٰ کی بندگی اور غلامی اختیار کرنے والے کبھی ناکام نہیں ہوتے......دل کی گہرائی سے اعلان کردیجئے

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

یا اللہ ہم صرف اور صرف آپ کی بندگی اور غلامی اختیار کرتے ہیں......اور صرف اور صرف آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں......حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

من خاف اللہ خاف منہ کل شئی ولم یخف اللہ اخافہ اللہ من کل شئی

یعنی جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، ہر چیز اس سے ڈرتی ہے......اور جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز سے ڈراتے ہیں......یعنی اس کے دل میں ہر چیز کا خوف پیدا ہو جاتا ہے

اللہ تعالیٰ کا خوف ہر بہتری کی جڑ ہے

استغفار اور توبہ وہی خوش نصیب کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں......اور اللہ تعالیٰ کا خوف نصیب ہونا بہت بڑی بھلائی...... بلکہ ہر بھلائی کی جڑ ہے......ایسی جڑ جو مضبوط ہو جائے تو اس سے خیر، بھلائی اور نیکی کی شاخیں پھوٹتی ہیں......

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

کسی شخص نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھ کو وصیت فرمایئے، آپ نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ کا خوف اپنے اوپر لازم کر، ہر ایک بہتری کی جڑ یہی ہے......اور جہاد کرنا اپنے اوپر لازم کر کہ اس اسلام کی رہبانیت اسی کو کہتے ہیں......اور قرآن مجید کو ہمیشہ پڑھا کر کہ وہ تیرے لئے زمین والوں میں نور ہوگا اور آسمان کے لوگوں میں تیری یاد رہے گا اور بہتر بات کے سوا سکوت اختیار کر کہ اس کی بدولت شیطان پر غالب ہو جائے گا......(احیاء العلوم)

اور کسی شخص نے ابوحازم رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ مجھے وصیت کیجئے......انہوں نے فرمایا کہ جو کام ایسا ہو کہ اگر بالفرض اس میں تجھ کو موت آ جائے تو اس پر مرنا اچھا معلوم ہو ایسے کام کو ضرور کیا کر اور جو فعل اس طرح کا ہو کہ شاید اگر اس کے ارتکاب کے وقت موت آ جائے تو (ایسی حالت میں) مرنے کو مصیبت (یعنی برا) جانے ایسے کام سے اجتناب کیا کر۔ (احیاء العلوم)

یعنی اچھے خاتمے کی خواہش ہو اور برے خاتمے سے ڈرتا رہے......

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھا کہ......

جس چیز سے اللہ تعالیٰ خوف دلاتا ہے اور ڈراتا ہے اس سے ڈرنا اور خوف کرنا چاہیے اور جو تمہارے پاس موجود ہے اس میں سے آگے کے واسطے لے لو اور موت پر یہ حال ٹھیک ٹھیک معلوم ہوگا......

ایک اور خط میں تحریر فرمایا: واضح ہو کہ سب سے زیادہ ہولناک اور دہشت ناک حالات وہ ہیں جو تمہارے آگے آنے والے ہیں (یعنی موت اور اس کے بعد) اور تم نے ان حالات کو ضرور دیکھنا ہے یا نجات کے ساتھ یا تباہی کے ساتھ......(یعنی یا تو ان حالات سے نجات مل جائے گی یا ان میں ڈالا جائے گا) جب تم سے کوئی لغزش (غلطی یا گناہ) ہو جائے تو اس سے باز آنا چاہیے (یعنی دوبارہ نہ کرو) اور جب ندامت (یعنی توبہ) کرو تو خطا کو جڑ سے اکھاڑ دو (یعنی بالکل چھوڑ دو) اور اگر کوئی بات نہ آتی ہو تو پوچھ لو اور جس وقت تم کو غصہ آئے اس کو روکو......(احیاء العلوم)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے عدی بن ارطاۃ کو لکھا:

یہ دنیا ان کی بھی دشمن ہے جو اللہ کے دوست ہیں......اور ان کی بھی دشمن ہے جو اللہ تعالیٰ کے اعداء (یعنی باغی اور دشمن) ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء کو رنج پہنچاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو مغالطہ (دھوکہ) دیتی ہے......

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عاملوں (یعنی گورنروں اور عہدیداروں) کو تحریر فرمایا:

تم کو آج لوگوں پر ظلم کرنے کی قدرت حاصل ہے مگر جب کسی پر ظلم کا ارادہ کرو تو یاد رکھنا کہ تمہارے اوپر بھی اللہ تعالیٰ قادر ہے......اور اس بات کو خوب سمجھ لینا کہ جو کچھ ظلم و ستم تم

لوگوں پر کرو گے وہ ان پر گزر جائے گا مگر تم پر وہ باقی رہے گا اور یہ بھی جان لو کہ اللہ تعالیٰ مظلوموں کے انتقام میں ظالموں کو پکڑے گا۔ والسلام......(احیاء العلوم)

ایمان خوف و اُمید کا نام ہے

ایمان تو نام ہی خوف اور امید کا ہے......ایسا خوف جس کے آخری سرے پر مایوسی نہیں اُمید ہو...... اور ایسی اُمید جس کے آخری سرے پر غفلت نہیں خوف ہو......جس کو یہ کیفیت نصیب ہو جائے وہ مبارک باد کا مستحق ہے......شیطان ظالم یا تو مایوسی میں گرا پھینکتا ہے...... یا غفلت میں بھٹکا دیتا ہے...... مگر شیطان اُن مسلمانوں سے بہت تنگ ہے جو توبہ، استغفار، کسی حال میں بھی نہیں چھوڑتے......وہ اُن سے گناہ کرواتا ہے......اور یہ توبہ کر کے اُس گناہ کو نیکیوں سے بدلوا لیتے ہیں......شیطان سمجھاتا ہے کہ......تم گندے ہو گئے، خائن ہو گئے، ناپاک ہو گئے......اب کیسی توبہ......بس گناہ کرو......مگر اللہ تعالیٰ کے بندے پھر اپنے رب کے سامنے کھڑے ہو کر رونے لگتے ہیں......معافی مالک، معافی مالک، توبہ مالک توبہ......تب شیطان روتا ہے، پچھتاتا ہے کہ......کاش میں ان سے گناہ ہی نہ کرواتا......

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ......وہ میری اُمت میں سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا......اور پھر ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار......اور تین مٹھیاں میرے رب کی مٹھیوں میں سے......(احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

سبحان اللہ...... ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار......اور اللہ تعالیٰ کی تین مٹھیاں...... یہ سمجھانے کے لئے فرمایا...... ہر آدمی اپنے ہاتھ کے تناسب سے مٹھی بھرتا ہے......جس کا ہاتھ جتنا بڑا......اُس کی مُٹھی بھی اتنی بڑی......اللہ تعالیٰ جسم سے اور تشبیہ سے پاک ہے...... سمجھانا یہ ہے کہ......دنیا میں جب کوئی کسی سے خوش ہوتا ہے تو اُسے مٹھی بھر بھر کے مال دیتا ہے......اللہ تعالیٰ بھی......رحمت کے ہاتھوں سے بھر بھر کے اس اُمت کے افراد کو جنت میں بلا حساب داخل فرمائیں گے...... بلا حساب جنت...... یہ لفظ پڑھ کر دل کو وجد آجاتا ہے...... یا اللہ ہمیں بھی اپنی رحمت سے ان میں شامل فرما......

دل کی مہر

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے راوی ہیں کہ دل کی مثال ایسی ہے جیسے ہتھیلی ہو...... جب آدمی گناہ کرتا ہے تو ایک انگلی بند ہو جاتی ہے...... یہاں تک کہ (گناہ کرتے کرتے) سب انگلیاں بند ہو جاتی ہیں...... جب دل بند ہوتا ہے تو وہی اس کا قفل (تالا) ہے ......اور حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے...... کہ بندے کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان گناہوں کی ایک حد معلوم ہے، جب بندہ اس پر پہنچ جاتا ہے (اور توبہ نہیں کرتا) تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے اور پھر کبھی اسے نیک کام کی توفیق نہیں دیتا......

بعض اکابر فرماتے ہیں کہ جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے تو زمین پر جس جگہ ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اجازت چاہتی ہے کہ مجھ کو حکم ہو تو اس کو دھنسا دوں اور اس کے سر پر آسمان اجازت چاہتا ہے کہ مجھ کو حکم ہو تو اس پر ٹوٹ پڑوں...... اللہ تعالیٰ ان دونوں سے فرماتا ہے کہ میرے بندے سے باز رہو شاید وہ توبہ کرے اور میں اس کو معاف کر دوں یا اس گناہ کے عوض کوئی عمل صالح کرے اور میں اس گناہ کو بھی اس کی وجہ سے نیکی سے بدل دوں...... (احیاء العلوم)

اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے

اللّٰھم صل علی سیّدنا محمد...... اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو دنیا اور آخرت میں اپنے عذاب سے بچائے...... ہمیں کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف اور بے پرواہ نہیں ہونا چاہئے...... دیکھو! قرآن مجید صاف اعلان فرما رہا ہے:

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ○ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ○ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ○

ترجمہ تو کیا بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے خوف ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب راتوں

رات آئے جب وہ پڑے سوتے ہوں......اور کیا بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے فکر ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے نازل ہو جب وہ کھیل کود میں مشغول ہوں، کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی اچانک پکڑ سے بے خوف ہیں، تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی اچانک پکڑ سے وہی لوگ بے خوف ہوتے ہیں، جو خسارہ پانے والے ہوتے ہیں......

ایک مبارک دعاء

ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ دعاء فرمایا کرتے تھے......اَللّٰھُمَّ لَا تُؤْمِنَّا مَکْرَکَ یا اللہ! ہمیں اپنی اچانک پکڑ سے بے خوف نہ فرما......''مَکْرُ اللّٰہ'' یعنی اللہ تعالیٰ کی پوشیدہ تدبیر......اور اللہ تعالیٰ کی اچانک پکڑ...... جب کوئی انسان کسی گناہ کو نیکی سمجھنے لگے...... یا وہ اس بات پر جری ہو جائے کہ مجھ پر تو اللہ تعالیٰ کا عذاب آ ہی نہیں سکتا...... میں فلاں نیکی کرتا ہوں......اور فلاں نیک کام کرتا ہوں......اللہ، اللہ، اللہ......حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھو! اتنے اونچے اعمال کر کے بھی وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے تھے، لرزتے تھے اور کانپتے تھے......ادھر ہم ہیں کہ......ریاکاری سے آلودہ دو چار نیکیاں کر کے اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بے خوف ہو جاتے ہیں......ارے ہم اپنے گناہوں کو تو شمار کریں......کوئی بے نمازی ہے تو کسی کی نماز سستی کی ماری اور بے جان ہے......جھوٹ ہے کہ منہ کا ساتھ چھوڑتا نہیں......فخر، تکبر، ضد اور ریاکاری کی گندی بوریاں ہم پر لدی ہیں...... چہرے اور لباس سنت کے مطابق نہیں......شادیاں ہر طرح سے غیر شرعی......اور بدعات، رسومات کے میلے...... ہر گھر میں فحاشی، عریانی اور بے حیائی......اور تو اور بیوی کی زبان تک میں خاوند کے لئے پردہ نہیں...... اللہ تعالیٰ نے خاوند اور بیوی کو ایک دوسرے کا لباس اور ایک دوسرے کی عزت بنایا......مگر آج ہر گھر میں یہ لباس تار تار......اور یہ عزت رسوا ہے......آنکھیں بے حیا، زبانیں بے حیا...... چہرے بے حیا اور خیالات تک بے حیا......تنہائی ملتے ہی ہر کوئی یہ بھول جاتا ہے کہ میرا اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے...... رشوت، چوری، خیانت، اور سود......اجتماعی اموال میں عیاشیاں اور بے احتیاطیاں......اور ہر کسی کو بس

یا اللہ! آپ تو آپ ہیں......

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پچھلی امتوں میں سے ایک آدمی کا گزر ایک کھوپڑی پر ہوا تو اس نے اسے دیکھا، اس کے دل میں کچھ خیال آیا اس نے یوں کہا:

''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَنْتَ، وَاَنَا اَنَا، اَنْتَ الْعَوَّادُ بِالْمَغْفِرَۃِ، وَاَنَا الْعَوَّادُ بِالذُّنُوْبِ، فَاغْفِرْلِیْ''

اور یہ کہہ کر سجدہ میں گر گیا، اس کو آواز دی گئی اپنا سر اٹھاؤ، کیونکہ آپ گناہوں کے عادی، اور میں مغفرت کا عادی ہوں، میں نے آپ کی مغفرت کر دی، تو اس نے اپنا سر اٹھایا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمالی۔

دعاء کا ترجمہ یا اللہ آپ آپ ہیں، اور میں میں، میں گناہوں کا عادی، اور آپ مغفرت کے عادی، پس میری مغفرت فرما۔ (دیلمی، خطیب، ضیاء، ابن عساکر، جامع الاحادیث، کنز العمال)

{مر رجل ممن كان قبلكم بجمجمة فنظر اليها فحدث نفسه بشئى فقال: (اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَنْتَ وَاَنَا اَنَا، اَنْتَ الْعَوَّادُ بِالْمَغْفِرَةِ، وَاَنَا الْعَوَّادُ بِالذُّنُوْبِ، فَاغْفِرْلِیْ) وخر على وجهه ساجدا فنودي: ارفع راسك، فانك انت العواد بالذنوب، وانا العواد بالمغفرة۔ قد غفرت لك، فرفع راسه وغفر الله عزوجل له۔}

(رواه الديلمى، والخطيب، والضياء، وابن عساكر عن جابر، كذا فى جامع الاحاديث للسيوطى ۲۱۰۸۲، وكنز العمال ۱۰۲۷٦، جلد۴ صفحه ۲۲٦ طبع مئوسسة الرسالة)

بڑی بشارت

حدیث میں آیا ہے کہ ایک بندے نے گناہ کیا تو عرض کیا:

''رَبِّ اَذْنَبْتُ فَاغْفِرْلِیْ''

یعنی اے پروردگار میں نے گناہ کیا مجھے بخش دیجئے۔تو پروردگار نے فرمایا: کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ کو معاف بھی کرسکتا ہے اور گناہ پر پکڑ بھی سکتا ہے، میں نے اپنے بندہ کی مغفرت کردی۔ پھر کچھ وقت گزرنے کے بعد اس بندہ نے ایک اور گناہ کیا تو عرض کیا: اے میرے رب میں نے ایک اور گناہ کیا ہے مجھے بخش دیجئے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے کو پتہ ہے کہ اس کا ایک رب ہے، جو گناہ کو معاف کرسکتا ہے، اور گناہ پر پکڑ بھی سکتا ہے، میں نے اپنے بندہ کو معاف کردیا۔ پھر اس بندے نے ایک اور گناہ کیا تو عرض کیا: اے پروردگار میں نے ایک اور گناہ کیا میری مغفرت فرما، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے کو پتہ ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ کو معاف کرسکتا ہے، اور گناہ پر پکڑ بھی سکتا ہے، میں نے اپنے بندے کو معاف کیا، پس وہ جو چاہے کرے۔ (مسند احمد)

ان عبدا اصاب ذنبا فقال: (رَبِّ اَذْنَبْتُ فَاغْفِرْلِیْ. فَقَالَ رَبُّهٗ: عَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ. غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ. ثُمَّ مَكَثَ مَاشَآءَ اللهُ. ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا آخَرَ. فَاغْفِرْلِیْ فَقَالَ: عَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ. قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ. ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا آخَرَ فَاغْفِرْلِیْ. قَالَ: عَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُا لذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ. قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ فَلْیَفْعَلْ مَاشَآءَ)

(رواه احمد عن ابی هريرة رضی الله عنه، كذا فی كنز العمال ۲۰۷/۴ برقم ۱۰۱۷۳ طبع مؤسسة الرسالة)

قیمتی دعاء

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ نے فرمایا: اے جبیر جو گھر میں گیارہ بکریاں ہیں وہ آپ کو پسند ہیں، یا وہ چند کلمات جو مجھے ابھی جبریل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔ وہ آپ کے لئے دنیا اور آخرت کی خیر کو جمع کریں گے۔ میں نے عرض کیا: یارسول

اللہ، واللہ میں محتاج ہوں، اور یہ کلمات مجھے بکریوں کی بنسبت زیادہ پسند ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یوں کہو:

’’اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْخَلَّاقُ الْعَظِیْمُ. اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ. اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ. اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ. اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَنْتَ الْجَوَّادُ الْکَرِیْمُ. فَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ، وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ، وَاسْتُرْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ، وَارْفَعْنِیْ وَاھْدِنِیْ، وَلَا تُضِلَّنِیْ وَاَدْخِلْنِیَ الْجَنَّۃَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ‘‘

فرمایا: خود بھی سیکھو اور اپنے بعد اپنی اولاد کو بھی سکھاؤ۔

دعاء کا ترجمہ یا اللہ آپ ہر چیز کو پوری طرح پیدا کرنے والے اور عظیم ہیں، یا اللہ آپ خوب سننے والے خوب جاننے والے ہیں، یا اللہ آپ بار بار مغفرت کرنے والے خوب رحم کرنے والے ہیں، یا اللہ آپ عرش عظیم کے رب ہیں، یا اللہ آپ سخاوت اور کرم والے ہیں، میری مغفرت فرما، میرے اوپر رحم فرما، مجھے عافیت دے، مجھے رزق عطاء فرما، میری پردہ پوشی فرما، میری بگڑی بنادے، مجھے اونچی شان عطاء فرما، مجھے ہدایت عطا فرما، اور مجھے گمراہ نہ فرما، یا ارحم الراحمین مجھے اپنی رحمت سے اپنی جنت میں داخل فرما۔

(ابن عساکر، جامع الاحادیث، کنز العمال)

{عن جابر رضی اللہ عنہ قال: دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یاجبیر! ھٰؤلاء احدی عشر فی الدار احب الیك، ام كلمات علمنیهن جبریل آنفا، تجمع لك خیر الدنیا والآخرة. قلت: یارسول الله والله انی محتاج. وھٰؤلاء الكلمات احب الی. قال: قل "اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْخَلَّاقُ الْعَظِیْمُ الخ تعلمهن وعلمهن عقبك من بعدك.}

(اخرجه ابن العساكر ۱۱/۲۳۱ كذافی جامع الاحادیث للسیوطی فی مسند جابر بن عبدالله برقم ۱۷۸۶۳، وكنز العمال برقم ۵۱۰۸)

توبہ کا لغوی معنیٰ

قال الازھری: اصل تاب عاد الی اللہ ورجع واناب......

تاب کا اصل معنیٰ اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا، رجوع کرنا اور دل سے متوجہ ہونا

''وتاب اللہ علیه ای عاد علیه بالمغفرة'' اس کی طرف توجہ فرمائی اور ''تاب اللہ علیه''
کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی۔

قال اللہ عزوجل: وتوبوا الی اللہ جمیعا (سورۃ النور: ۳۱)

''ای عودوا الی طاعته وانیبوا''

یعنی اللہ تعالیٰ کی طاعت کی طرف لوٹ آؤ اور انابت اختیار کرو (تہذیب اللغۃ)

والتوبة الرجوع من الذنب...... توبہ کا معنیٰ گناہ سے لوٹ آنا......یعنی گناہ کو چھوڑ دینا۔

(لسان العرب)

وفی الحدیث الندم توبه۔ (ابن ماجہ)

یعنی حدیث میں آیا ہے کہ پشیمانی اور ندامت توبہ ہے (توبہ ندامت کا نام ہے)

وقال الاصفهانی: التوب ترك الذنب علی اجمل الوجوه وهو ابلغ وجوه الاعتذار (مفردات الفاظ القرآن)

یعنی التوب کا معنیٰ بہت اچھے طریقے سے گناہ کو چھوڑ دینا اور یہ معذرت کی سب سے بہترین صورت ہے

''وتاب الی اللہ یتوب توبا وتوبة ومتابا: ای اناب ورجع عن المعصية الی الطاعة'' یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرنے کا مطلب......اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا اور گناہ سے نیکی کی طرف لوٹ آنا......(گویا مسلمان کا اصل مقام ''طاعت'' ہے وہ کبھی بھٹک کر ''معصیت'' کی گھاٹیوں میں جا نکلتا ہے......پھر اسے ندامت ہوتی ہے تو ان ہلاکت خیز گھاٹیوں سے بھاگ کر واپس

اپنے مقام یعنی ''طاعت'' کی طرف آجاتا ہے یہ توبہ ہے) وتاب اللہ علیہ: وفقہ لھا...... اور اللہ تعالیٰ نے اس پر توبہ فرمائی.......... یعنی اس کو گناہ چھوڑ کر نیکی کی طرف آنے کی توفیق عطا فرمائی......(لسان العرب)

التواب: العبد الکثیر التوبہ۔ وذلك بترکہ کل وقت بعض الذنوب علی الترتیب حتی یصیر تارکا لجمیعہ

تواب: کا معنیٰ زیادہ توبہ کرنے والا بندہ.......... اور اس کو تواب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ہر وقت گناہوں سے بچنے میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سارے گناہ ترک کر دیتا ہے......

وقد یقال ذلك للہ تعالیٰ لکثرۃ قبولہ توبۃ العباد حالا بعد حال

اور اللہ تعالیٰ کو بھی ''تواب'' کہتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ بار بار قبول فرماتے ہیں......(مفردات الفاظ القرآن)

واستتبت فلانا: ای عرضت علیہ التوبۃ مما اقترف، ای الرجوع والندم علی مافرط منہ

یعنی استتبت فلانا کا معنی یہ ہے کہ میں نے فلاں پر توبہ پیش کی کہ وہ اپنے گناہوں اور غلطیوں پر نادم ہو اور ان سے رجوع کرے اور ان کو چھوڑ دے (تہذیب اللغۃ)

(الحب والبغض فی القرآن الکریم)

توبہ کے دو معانی

قرآن پاک میں ''توبہ'' کا لفظ عام طور سے دو معنی پر آیا ہے

① کسی بندے کا گناہوں کو چھوڑ دینا

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی (طٰہٰ:۸۲)

ترجمہ: بے شک میں بڑا بخشنے والا ہوں اُس کو جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے کام کرے پھر

ہدایت پر قائم رہے۔

۳ اللہ تعالیٰ کا بندے کی توبہ کو قبول فرمانا

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ (البقرۃ:۱۶۰)

ترجمہ مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کر لی اور (اللہ تعالیٰ کے احکامات کو) ظاہر کر دیا پس یہی لوگ ہیں کہ میں اُن کی توبہ قبول کرتا ہوں......

جب بندہ سچے دل سے توبہ کرتا ہے......یعنی گناہ چھوڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اُس پر توبہ فرماتا ہے......یعنی اُس کی واپسی کو قبول فرمالیتا ہے......پھر دیر کس بات کی؟......ہم سب کو فوراً توبہ کے لئے اٹھ کھڑا ہونا چاہئے......اور معافی کے پورے یقین کے ساتھ توبہ کرنی چاہئے......ہم کیوں اپنے اوپر ''رحمت'' کے دروازے بند کریں......اور یہ سوچیں کہ میرا معاف ہونا مشکل ہے...... استغفر اللہ، استغفر اللہ......ایسا سوچنا بہت بری بات ہے کیونکہ......اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی کام مشکل نہیں ہے......

انابت کا معنیٰ توبہ اور رجوع الی اللہ

لغت کی معتبر کتاب ''لسان العرب'' میں مرقوم ہے:

ناب فلانٌ الی اللہ تعالیٰ، واناب الیہ انابةً فھو منیبٌ :اقبل وتاب و رجع الی الطاعة

یعنی ناب اور اناب الی اللہ کا معنیٰ ہے......متوجہ ہونا، توبہ کرنا اور اس کی اطاعت کی طرف لوٹنا......

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وانیبوا الی ربکم واسلموا لہ ای توبوا الیہ وارجعوا...

یعنی اپنے رب کی طرف توبہ کرو اور لوٹ آؤ۔

ایک قول ہے کہ یہ آیت ان افراد کے بارے میں نازل ہوئی جو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے مکہ میں بہت ستائے گئے اور سخت اذیت میں ڈالے گئے تو انہوں نے کلمہ کفر کہہ دیا...... تب ان کے بارے میں کہا گیا کہ یہ لوگ اگر اب دوبارہ مسلمان ہو بھی گئے تو ان کی مغفرت نہیں ہوگی تو اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ اگر یہ توبہ کرلیں اور اسلام قبول کریں تو ان کی مغفرت ہو جائے گی۔ (لسان العرب: ۳۱۹، ج/ ۱۴)

اور لغت کی مشہور کتاب ''الصحاح'' میں ہے:

وانأب الی اللہ، ای اقبل وتاب

یعنی انابت الی اللہ کا معنیٰ ہے متوجہ ہونا اور توبہ کرنا۔ (الصحاح ص: ۲۲۹، ج/ ۱)

اللہ تعالیٰ توبہ سے کتنے خوش ہوتے ہیں؟

اللہ توبہ کرنے والے کی توبہ سے پیاسے کے پانی پالینے اور بانجھ کے بچہ جننے اور گم کردہ کے گمشدہ چیز پانے سے زیادہ خوش ہوتے ہیں جو شخص اللہ کے حضور سچی توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی خطائیں اور گناہ اس کے دونوں فرشتوں اور اس کے اعضاء اور زمین کے تمام خطوں کو بھلا دیتے ہیں۔ (ابو العباس)

یعنی جتنی خوشی کسی پریشان حال پیاسے کو پانی ملنے سے ہوتی ہے...... یا اولاد سے مایوس آدمی کو اولاد نصیب ہونے سے ہوتی ہے یا کسی کو اپنی گمشدہ چیز پانے پر جو خوشی ہوتی ہے...... اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتے ہیں......

{لَلّٰہُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ التَّائِبِ مِنَ الظَّمْاٰنِ الْوَارِدِ، وَمِنَ الْعَقِیْمِ الْوَالِدِ وَمِنَ الضَّالِّ الْوَاجِدِ، فَمَنْ تَابَ اِلَی اللّٰہِ تَوْبَةً نَصُوْحًا اَنْسَی اللّٰہُ حَافِظَیْہِ وَجَوَارِحَہٗ وَبِقَاعَ الْاَرْضِ کُلَّھَا خَطَایَاہُ وَذُنُوْبَہٗ}

(رواہ ابو العباس احمد بن ابراھیم ترکان الھمدانی فی کتاب التائبین عن الذنوب من طریق بقیہ عن عبد العزیز الوصابی عن ابی الجون مرسلا کذا فی الکنز فی کتاب التوبۃ)

توبہ کب تک؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول فرماتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اس کے غرغرے (یعنی نزع اور سکرات الموت) والی کیفیت شروع ہو (پھر توبہ قبول نہیں ہوتی)......(ترمذی، ابن ماجہ، احمد، ابویعلی)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ يُغَرْغِرْ''۔

{اخرجه الترمذی فی الدعوات بات 98 رقم الحدیث 3537، وابن ماجه فی الزهد باب ذکر التوبة رقم الحدیث 4253، واحمدفی مسند ابن عمر، ابویعلی فی مسند ابن عمر، والبیهقی فی شعب الایمان والحاکم فی المستدرک}

توبہ صرف اللہ کے لئے

حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک قیدی کو لایا گیا جس نے کہا یا اللہ! میں تیرے دربار میں توبہ کرتا ہوں نہ کہ محمد (ﷺ) کے دربار میں، رسول اللہ ﷺ نے سن کر فرمایا ''عرف الحق لاهله'' یعنی اس نے حق کو اس کے حق دار کے لئے پہچان لیا......(احمد، طبرانی)

یعنی توبہ صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے......اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی طرف توبہ کرنا جائز نہیں

{عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِاَسِيْرٍ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَيْكَ وَلَا اَتُوْبُ اِلٰى مُحَمَّدٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَرَفَ الْحَقَّ لِاَهْلِهٖ}

(رواه احمد والطبرانی وفيه محمد بن مصعب وثقه احمد وضعفه غيره وبقية رجاله رجال الصحيح۔ كذافی مجمع الزوائد ۱۰/۲۳۸ كتاب التوبة باب التوبة الی الله رقم الحديث ۱۷۵۲۳)

توبہ کی قبولیت کی پانچ شرطیں

گناہ کبیرہ سرزد ہوجائے یا صغیرہ توبہ کا دروازہ کھلا ہے...... دیر ہرگز نہیں کرنی چاہیے...... فوری توبہ، سچی توبہ...... اور خوب استغفار...... سچی توبہ کے لئے پانچ شرطیں ہیں

① الاخلاص للّٰہ تعالیٰ:

یعنی توبہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو...... اور اسے توبہ پر ابھارنے والی چیز اللہ کا خوف ہو...... کسی اور کے خوف، ڈر یا دنیوی نقصان سے بچنے کے لئے توبہ نہ ہو...... بس یہی فکر ہو کہ میں نے اپنے عظیم رب اور مالک کی نافرمانی کی ہے اب میں اسے راضی کروں...... اس کے عذاب سے بچوں اور اس کے اجر کو پاؤں......

② الندم علیٰ فعل الذنب:

یعنی اپنے گناہ پر ندامت ہو...... ہائے مجھ سے یہ غلطی اور گناہ کیوں ہوا؟...... شرمندگی افسوس اور پشیمانی...... کیونکہ اگر ندامت نہ ہوتو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ اپنے گناہ پر راضی ہے

③ الاقلاع عن الذنب:

یعنی جس گناہ سے توبہ کر رہا ہے اسے بالکل چھوڑ دے...... اگر اس کا تعلق کسی کام کے کرنے سے ہو...... مثلاً چوری، شراب خوری، جھوٹ...... اور اگر اس گناہ کا تعلق فرائض و واجبات میں غفلت سے ہے تو ان کی ادائیگی کا اہتمام شروع کردے......

④ العزم علیٰ ان لا یعود الیہ:

یعنی اس بات کا پختہ عزم ہو کہ آئندہ یہ گناہ نہیں کروں گا......

⑤ ان تکون التوبۃ فی الوقت المسموح:

یعنی توبہ ایسے وقت میں ہو جس میں توبہ قبول کی جاتی ہے اگر وہ وقت گزر گیا تو پھر فرعون کی طرح اس کی توبہ بھی قبول نہیں ہوگی...... توبہ کا وقت ''نزع'' سے پہلے پہلے ہے...... اگر نزع یعنی جان کنی کا وقت

شروع ہو گیا تو توبہ قبول نہیں ہوگی......اسی طرح جس دن سورج مغرب سے طلوع ہوا اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا......اور ایسا قرب قیامت میں ہوگا......حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے مغرب میں توبہ کے لئے ایک دروازہ قائم فرمایا ہے جس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے (یہ دروازہ کھلا رہے گا) (الترمذی)

ندامت کا مطلب

سچی توبہ اور استغفار وہ ہے جس میں اپنے گناہوں پر ندامت ہو......ندامت کا کیا مطلب ہے؟...... ندامت دراصل دل کے اس درد کا نام ہے جو محبوب اور پسندیدہ ترین چیز کے ہاتھ سے نکل جانے یا فوت ہونے سے ہوتا ہے......مثلاً کسی کو اس بات کا علم ہو جائے کہ عنقریب اس کی اولاد پر کوئی بڑی مصیبت یا آفت آنے والی ہے تو ظاہر ہے کہ اس خبر سے اس کے دل پر بڑا صدمہ ہوگا اور وہ خوب روئے گا......ایک شخص کو کسی ماہر طبیب نے بتا دیا کہ تیرے بیٹے کا مرض لاعلاج ہے اور یہ عنقریب مر جائے گا تو اس شخص کے دل پر رنج و غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑے گا......

اب اسی مثال سے گناہوں پر ''ندامت'' کو سمجھیں......انسان کی اپنی ذات اسے اپنے بیٹے سے زیادہ محبوب ہوتی ہے......اور گناہ دنیا کی ہر بیماری سے خطرناک بیماری ہے......اور جہنم کی آگ موت سے زیادہ بڑی بلا ہے......اور گناہوں کے عوض جہنم میں جانیکی خبر دینے والے خود اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہیں......جن کی خبر ایک طبیب کی خبر سے بہت زیادہ سچی ہے......پس گناہ ہونے کے بعد کی ندامت یعنی رنج و غم اس سے زیادہ ہونا چاہیے جو کسی کو اپنے بیٹے کے لاعلاج ہونے اور عنقریب مرنے کی خبر سن کر ہوتا ہے......یاد رکھیں! اپنے گناہوں پر جس قدر رنج و غم زیادہ ہوگا، اسی قدر گناہوں کے دور ہونے کی توقع زیادہ ہوگی......چنانچہ صحیح ندامت کی پہچان یہ ہے کہ دل نرم ہو اور اور آنسو کثرت سے نکلیں......اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ توبہ کرنے والوں کے ساتھ بیٹھا کرو ان کے قلب نرم ہوتے ہیں اور ندامت کی ایک پہچان یہ بھی ہے کہ گناہوں کی مٹھاس اور رغبت دل سے دور

ہوجائے اوران کی تلخی اوران سے نفرت دل میں بیٹھ جائے……(امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر کا خلاصہ، احیاء العلوم)

گناہ پر غمگین ہونا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ کوئی گناہ کر گزرتا ہے جب وہ گناہ اسے یاد آتا ہے تو اسے غمگین کر دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ دیکھتے ہیں کہ گناہ نے اسے غمگین کر دیا ہے تو نماز روزے اور کفارے میں لگنے سے پہلے ہی اس کے لئے گناہوں کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔……(حلیۃ الاولیاء)

{عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ الذَّنْبَ فَاِذَا ذَكَرَهُ اَحْزَنَهُ وَاِذَا نَظَرَ اللهُ اِلَيْهِ قَدْ اَحْزَنَهُ غَفَرَلَهُ مَاصَنَعَ قَبْلَ اَنْ يَّاْخُذَ فِیْ كَفَّارَتِهٖ بِلَا صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ}

(اخرجه ابو نعيم فی الحلية و ابن عساكر عن ابی هريره رضی الله عنه۔قاله المتقی الهندی فی كنز العمال برقم ۱۰۱۸۶ كتاب التوبة)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

جب کسی بندے کو اپنا گناہ یاد کر کے دُکھ ہو……اور اُس کا دل ڈر جائے تو بس اُسی وقت اُس کا وہ گناہ……اُس کے نامہ اعمال سے مٹا دیا جاتا ہے……(موجب دارالسلام)

یہ کیفیت کن لوگوں کو نصیب ہوتی ہے؟……انہیں جو اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی کو مانتے ہیں؟……

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا فرمان

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں جو باتیں بتاتا ہوں……یا تو وہ کسی نبی کا فرمان ہوتی ہیں یا کسی آسمانی کتاب کا فرمان……بے شک جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے……

اور پھر اُس پر پلک جھپکنے کے برابر نادم ہوتا ہے تو...... اُس کا وہ گناہ پلک جھپکنے سے بھی جلدی معاف ہوجاتا ہے۔ (الطبرانی)

توبہ خالص ہو

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''گناہ سے توبہ یہ ہے کہ اس گناہ سے باز آجائے اور پھر اس کو دوبارہ نہ کرے'' (احمد)

یعنی اس کا عزم ہو کہ دوبارہ گناہ نہیں کروں گا۔

عَنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم : ''اَلتَّوْبَۃُ مِنَ الذَّنْبِ اَنْ یَّتُوْبَ مِنْہُ ثُمَّ لَا یَعُوْدَ فِیْہِ''۔

(رواہ احمد و اسنادہ ضعیف۔ کذا فی مجمع الزوائد ۱۰/۲۳۹ کتاب التوبۃ باب اخلاص التوبہ من الذنوب رقم الحدیث ۱۷۵۲۴)

توبہ کا طریقہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (واقعہ افک کے دوران) مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عائشہ! اگر تو نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو کیونکہ گناہ سے توبہ یہی ہے کہ اس پر ندامت ہو اور استغفار ہو۔ (بخاری، احمد)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت نازل فرمادی اور ان پر گناہ کی تہمت لگانے والوں کے لئے اپنے غضب اور سزا کا اعلان فرمایا۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ، قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : یَا عَائِشَۃُ! اِنْ کُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِیْ اللّٰہَ فَاِنَّ التَّوْبَۃَ مِنَ الذَّنْبِ اَلنَّدَامَۃُ وَالْاِسْتِغْفَارُ۔

(فی صحیح طرف منه رواه احمد ورجاله رجال الصحیح غیر محمد بن یزید الواسطی وهو ثقة۔قاله الهیشمی فی مجمع الزوائد ۱۰/۲۳۶ کتاب التوبة باب الندامة علی الذنب رقم الحدیث ۱۷۵۱۴)

توبہ کا ضابطہ

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’جب تم کوئی گناہ کرو تو گناہ ہوتے ہی توبہ کرلیا کرو چھپے گناہ کے لئے چھپی توبہ، علانیہ گناہ کے لئے علانیہ توبہ‘‘......(کتاب الزہد امام احمد)

عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہُ صلی الله علیه وسلم: ’’اِذَا عَمِلْتَ سَیِّئَۃً فَاَحْدِثْ عِنْدَھَا تَوْبَۃً: اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃُ بِالْعَلَانِیَۃِ‘‘

(رواه احمد فی کتاب الزهد عن عطاء مرسلا کذافی الجامع الصغیر للسیوطی برقم ۷۶۳ وجعل علیه علامة الضعف واقره علیه المناوی)

توبہ کریں مذاق نہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’گناہ سے توبہ کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے وہ شخص جس کا کوئی گناہ نہ ہو، اور گناہ پر قائم رہنے کے باوجود استغفار کرنے والا اپنے رب کے ساتھ مذاق کرنے والے کی طرح ہے، اور جو شخص کسی مسلمان کو تکلیف دے اس پر کھجور کی جڑوں جتنے گناہ ہوں گے (مطلب بہت زیادہ گناہ۔ مدینے میں چونکہ کھجوروں کی کثرت تھی اس لئے اسی کی مثال دیدی) (شعب الایمان بیہقی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّاذَنْبَ لَہٗ، وَالْمُسْتَغْفِرُ مِنَ الذَّنْبِ وَھُوَمُقِیْمٌ عَلَیْہِ کَالْمُسْتَھْزِیْ بِرَبِّہٖ وَمَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الذُّنُوْبِ مِثْلُ مَنَابَتِ

النَّخْلِ"

(رواہ البیہقی فی الشعب، السابع والاربعون من شعب الایمان وھو معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ)

توبہ قبول ہونے کی علامات

جب کوئی بندہ سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو...... اللہ تعالیٰ ایسے توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتے ہیں......

"اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ" (البقرۃ)

جس آدمی کی توبہ قبول ہوجاتی ہے...... اسے اللہ تعالیٰ کی محبت کی برکت سے کئی علامات نصیب ہوتی ہیں مثلاً

① صالحین اور اہل ایمان کی صحبت کا شوق اور برے دوستوں اور غلط لوگوں کی صحبت سے بچنا۔

② گناہوں سے دوری نیکیوں کی رغبت

③ دل سے دنیا کی محبت کا نکل جانا کہ دنیا اس کے ہاتھ میں رہے دل میں داخل نہ ہو...... اور وہ اپنی دنیا کو بھی دین کے مطابق چلائے اور خرچ کرے

④ اللہ تعالیٰ کے اوامر اور رسول کریم ﷺ کی سنتوں کے اتباع کا شوق......

(ملخص مافی الحب والبغض فی القران)

ندامت ہوتے ہی مغفرت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس نے کوئی گناہ کیا پھر نادم ہوگیا تو اس گناہ سے استغفار کرنے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتے ہیں" (المعجم الاوسط للطبرانی)

سبحان اللہ ندامت سے ہی گناہ معاف ہوگیا اور پھر جو استغفار کیا تو وہ مستقل نیکی بن گیا...... ایسی نیکی جو گناہوں کو بھی نیکیاں بنوادے......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا قَالَتْ. قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ''مَنْ اَصَابَ ذَنْبًا فَنَدِمَ غَفَرَ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ ذَالِكَ الذَّنْبَ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّسْتَغْفِرَہٗ''

(الحدیث)

(رواہ الطبرانی فی الاوسط باسنادین فی احدھما بزیع بن حسان ابو الخلیل وفی الاخر سلیمان بن داؤد المنقری، وکلاھما ضعیف۔ کذاقالہ الھیثمی فی مجمع الزوائد ۱۰/۲۳۸ کتاب التوبہ باب الندامۃ علی الذنب برقم ۱۷۵۲۲)

توبہ کل نہیں آج

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''(توبہ اور اعمال خیر کو) ٹالنا شیطان کا طریقہ ہے جو وہ ایمان والوں کے دلوں میں ڈالتا ہے''

(فردوس دیلمی)

توبہ میں دیر نہیں کرنی چاہیے موت کا کچھ پتا نہیں کب آ پکڑے ''کل توبہ کروں گا، کل کروں گا'' شیطان کا دھوکہ ہے جو وہ مومنوں کے دلوں میں ڈالتا رہتا ہے...... پس ایمان والوں کو شیطان کی فرمانبرداری نہیں کرنی چاہیے......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ''اَلتَّسْوِیْفُ شِعَارُ الشَّیْطَانِ یُلْقِیْہِ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ''.

(اخرجه الدیلمی فی مسند الفردوس کذا فی الکنز برقم ۱۰۲۰۴ وفی الجامع الصغیر للسیوطی ورقم علیه بالضعف برقم ۳۴۰۵ واقرہ علیه المناوی فی الفیض)

بُرے دن کونسے ہوتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو ''برے دن'' اور ''بری راتوں'' سے بچائے...... آپ کو معلوم ہے برا دن کونسا ہوتا ہے؟...... جی ہاں وہ دن جس میں انسان سے کوئی گناہ ہوجائے، ظلم ہوجائے اور توبہ کی

توفیق نہ ملے......ہم سمجھتے ہیں کہ جس دن ہمارے پاس پیسے نہ ہوں یا کوئی مصیبت آجائے وہ دن برا ہوتا ہے......ایسا نہیں ہے......ایک روایت میں آیا ہے:

موت غنیمت ہے، گناہ مصیبت ہے، فقر وفاقہ راحت ہے مالداری سزا (یعنی آزمائش) ہے، عقل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدیہ ہے، جہالت گمراہی ہے، ظلم ندامت ہے، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا جہنم سے نجات ہے، ہنسنا بدن کی ہلاکت ہے اور گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ وہ شخص جس کا کوئی گناہ ہی نہ ہو......(بیہقی)

بہترین خطا کار کون؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''بنی آدم میں سے ہر ایک سے بکثرت خطائیں سرزد ہوتی رہتی ہیں اور خطا کاروں میں بہترین وہ ہیں جو بکثرت توبہ کرتے ہیں'' (ترمذی، ابن ماجہ)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ''کُلُّ بَنِیْ آدَمَ خَطَّآءٌ وَخَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ''۔

{اخرجہ الترمذی فی صفۃ القیامۃ، باب 49 رقم الحدیث 2499، وابن ماجہ فی الزھد باب ذکر التوبہ برقم 4251، واللفظ لہ، والحاکم، قال الحاکم: صحیح الاسناد}

بار بار پھسلنے اور سنبھلنے والے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو ایسا مومن بندہ پسند ہے جو بار بار گناہ میں (شیطان کی طرف سے) مبتلا کیا جاتا ہے (اور) وہ بار بار توبہ کرتا ہے'' (عبداللہ بن احمد زوائد احمد۔ ابویعلی)

توبہ اگر بار بار ٹوٹ جائے تو شیطان کے اس دھوکے میں نہیں آنا چاہیے کہ کب تک تو اپنے رب

کے ساتھ مذاق کرتا رہے گا توبہ پر توبہت توڑتا رہے گا چھوڑ دو توبہ..... نہیں بلکہ بار بار توبہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم:
''اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتِنَ التَّوَّابَ''

(رواہ عبداللہ وابویعلی وفیہ من لم اعرفہ۔ قالہ الھیثمی فی مجمع الزوائد ۰/۲۴۰ ۱ کتاب التوبہ باب فیمن یستغفر ویتوب کلما اذنب رقم الحدیث ۱۷۵۲۹)

توبہ...... ایک دلچسپ نکتہ

ہمیشہ گناہوں سے پاک رہنا یہ صرف فرشتوں کا کام ہے......اور انہی کے بس میں ہے...... اور ہر وقت گناہوں میں غرق رہنا اور حق کی مخالفت میں سرگرم رہنا یہ شیطان کا پیشہ ہے......اور ان دونوں کے درمیان رہتے ہوئے گناہوں کو ترک کر کے تائب ہونا اور حق تعالیٰ سے رجوع کرنا یہ حضرت آدم علیہ السلام اور اولاد آدم کا شیوہ ہے......اور سچ تو یہ ہے کہ جس آدمی نے توبہ کر کے گذشتہ گناہوں کی تلافی اور تدارک کی کوشش کی اس نے گویا (اپنے والد) حضرت آدم علیہ السلام سے اپنی نسبت درست کر لی......اور جو آخر عمر تک گناہ اور معصیت پر ڈٹا رہا اس نے گویا شیطان سے اپنا رشتہ جوڑ لیا اور اسی کو مضبوط کرنے میں لگا رہا۔ (کیمیائے سعادت)

تائب محنتی عابد سے بڑھ سکتا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جو یہ چاہے کہ مسلسل محنت کرنے والے سے آگے بڑھ جائے اسے چاہیے کہ گناہوں سے رکا رہے'' (ابویعلی)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ''مَنْ

سَرَّہٗ اَنْ یَّسْبِقَ الدَّائِبَ الْمُجْتَہِدَ فَلْیَکُفَّ عَنِ الذُّنُوْبِ۔‘‘

(رواہ ابو یعلی و فیہ یوسف بن میمون، وثقہ ابن حبان، وضعفہ الجمهور، وبقیة رجاله رجال الصحیح۔ کذافی مجمع الزوائد ۱۰/۲۳۹ کتاب التوبة باب فیمن یکف عن الذنوب رقم الحدیث ۱۷۵۲۸)

اگر آپ کے اڑوس پڑوس ایسا کوئی شخص ہے جس کی محنت وعبادت پر آپ کو رشک آتا ہے لیکن کم ہمتی کی وجہ سے اس جیسی عبادت کی بس حسرت ہی ہے تو آپ کے لئے یہ بہترین موقع ہے تمام گناہوں سے توبہ کیجئے شبہات سے بھی دور رہیے آپ کی مراد پوری ہوگی یعنی توبہ ایک ایسا نسخہ اکسیر ہے جو ایک عام انسان کو اہل ریاضت کے مقام تک پہنچادیتا ہے

اللّٰھم ارزقنا صدق النیة واجعلنا من التوابین

توبہ کا دروازہ سب کے لئے کھلا ہے

اے مسلمانو! توبہ کا دروازہ سب کے لئے کھلا ہے...... اللہ تعالیٰ جو ہمارا عظیم رب ہے خود ہم سب کو توبہ کے لئے بُلا رہا ہے...... کوئی ڈاکو ہو یا چور...... کوئی شرابی ہو یا زانی...... کوئی جھوٹا ہو یا فریبی...... کوئی خائن ہو یا قاتل...... کوئی جواری ہو یا نشئی

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (الزمر:۵۳)

فرمادیجئے! اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بے شک اللہ تعالیٰ سب گناہ بخش دے گا بے شک وہ بخشنے والا رحم والا ہے......

سبحان اللہ! کسی کے لئے توبہ کا دروازہ بند نہیں...... نہ کسی مشرک کے لئے اور نہ کسی کافر کے لئے...... وہ بھی توبہ کر کے ایمان قبول کر سکتے ہیں...... اور نہ کسی کبیرہ گناہ کرنے والے مسلمان کے لئے...... آؤ! سارے آجاؤ...... رب کی رحمت کی طرف، رب کی مغفرت کی طرف...... اور رب کی جنت کی

طرف...... یا اللہ ہم سب کو سچی توبہ کی توفیق عطاء فرما...... اور ہم سب کی توبہ قبول فرما...... اور ہم سب کو ''توّابین'' میں سے بنا...... آمین یَا غَفَّارُ یَا غَفُوْرُ یَا تَوَّابُ یَا عَفُوُّ یَا رَءُوْفُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

آیئے! اس آیت مبارکہ پر ''کلام برکت'' بھی پڑھ لیتے ہیں...... یعنی حضرت شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر...... آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کیا...... جو کفار دشمنی میں لگے رہے تھے سمجھے کہ لاریب (یعنی بلاشبہ) اُس طرف ''اللہ'' ہے...... یہ سمجھ کر اپنی غلطیوں پر پچھتائے لیکن شرمندگی سے مسلمان نہ ہوئے کہ اب ہماری مسلمانی کیا قبول ہوگی؟...... دشمنی کی، لڑائیاں لڑے اور کتنے خدا پرستوں کے خون کئے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ ایسا گناہ کوئی نہیں جس کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے، ناامید مت ہو، توبہ کرو، اور رجوع کرو، بخشے جاؤ گے، مگر جب سر پر عذاب آیا یا موت نظر آنے لگی، اُس وقت کی توبہ قبول نہیں'' (موضح از تفسیر عثمانی)

ہم مسلمانوں سے شکست کھا کر جانے والے...... سوویت فوجی اور حکمران...... اور عراق اور افغانستان میں ہم مسلمانوں کے ہاتھوں شکست اور زخم کھا کر واپس جانے والے اتحادی فوجی...... اس آیت مبارکہ...... سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں کہ...... توبہ کر کے ایمان قبول کر لیں...... ان لوگوں نے تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ساتھ ہے...... ورنہ اتنی خوفناک عسکری طاقتوں کو نہتے مجاہدین کے سامنے اتنی بے بسی محسوس نہ ہوتی......

توبہ کا دروازہ کتنا بڑا ہے؟

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''توبہ کا ایک دروازہ ہے جس کے کیواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے...... یہ دروازہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو''

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اِنَّ لِلتَّوْبَةِ

بَابًا، عَرْضُ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْهِ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَايُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا"

(رواہ الطبرانی فی الکبیر عن صفوان بن عسال کذا فی الکنز برقم ۱۰۱۸۹)

مؤمن کی مثال

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مؤمن اور ایمان کی مثال ایسی ہے جیسے کہ گھوڑا جو کھونٹی میں لگی رسی میں باندھ گیا ہو وہ گھومتا پھرتا ہے پھر اپنی کھونٹی کہ جگہ واپس آجاتا ہے (رسی اس کو دور جانے اور بھٹکنے نہیں دیتی) مومن (کی مثال بھی اسی جیسی ہے کہ وہ) بھول جاتا ہے (گناہ کرتا ہے) پھر واپس آجاتا ہے.. اس لئے اپنا کھانا نیک لوگوں کو کھلایا کرو اور اپنا احسان مومنین کے ساتھ کیا کرو"

{عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال: "مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْاِيْمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِيْ آخِيَّتِهٖ يَجُوْلُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى آخِيَّتِهٖ، وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوْ ثُمَّ يَرْجِعُ، فَاَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ الْاَتْقِيَاءَ، وَاَوْلُوْا مَعْرُوْفَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ." } (مسند احمد)

مؤمن بار بار توبہ کرنے والا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ہر مومن کے کچھ گناہ ہوتے ہیں جو اس سے وقتاً فوقتاً سرزد ہوتے رہتے ہیں یا کچھ گناہ ہوتے ہیں جو وہ کرتا رہتا ہے اور تب تک نہیں چھوڑتا جب تک دنیا کو نہ چھوڑے...... حقیقت یہ ہے کہ مومن کو پیدا ہی ایسا کیا گیا ہے کہ وہ بارہا گناہ میں مبتلا ہوتا ہے...... بار بار توبہ کرتا رہتا ہے بار بار بھولتا رہتا ہے جب اس کو (توبہ کی) یاددہانی کرائی جائے تو قبول کرتا ہے (یا جب اسے اللہ یاد دلایا

جائے تو وہ اللہ کو یاد کر لیتا ہے یعنی توبہ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے)''......(طبرانی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَامِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّاوَلَهُ ذَنْبٌ يَعْتَادُهُ الْفَيْنَةَ بَعْدَالْفَيْنَةِ اَوْذَنْبٌ هُوَ مُقِيْمٌ عَلَيْهِ لَا يُفَارِقُهُ حَتّٰى يُفَارِقَ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ خُلِقَ مُفْتَنًا تَوَّابًانَسَّاءً اِذَاذُكِّرَ ذَكَرَ.

(رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط باختصار، واحد اسانید الکبیر رجالہ ثقات، قالہ الھیثمی فی مجمع الزوائد ۱۰/۲۰۱ کتاب التوبۃ باب المومن نساء اذاذکرذکر رقم الحدیث ۱۷۵۳۳)

موت نہیں توبہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ وہ اگر نیک ہے تو ممکن ہے کہ وہ خیر میں اضافہ کرے اور اگر وہ برا ہے تو ہوسکتا ہے وہ (توبہ کر کے) اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کرے''۔(بخاری)

{عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ اَنْ يَّزْدَادَ خَيْرًاوَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهُ اَنْ يَّسْتَعْتِبَ''} (اخرجہ البخاری)

سونے کا پہاڑ نہیں توبہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: اپنے رب سے دعاء کیجئے کہ وہ صفا کو ہمارے لیے سونا بنادے اگر وہ سونا بن جائے گا تو ہم آپ کی بات مان لیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (چونکہ ان کے ایمان کے بہت حریص تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دعاء شروع کی، حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ سے یہ فرماتا

ہے: اگر آپ چاہیں تو میں کوہ صفا کو سونے کا بنا دیتا ہوں لیکن پھر کوئی کفر کرے گا تو میں اس کو وہ عذاب دوں گا کہ اس طرح کا عذاب دنیا میں کسی اور کو نہیں دیتا اور اگر آپ چاہتے ہیں تو میں ان کے لیے توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (میں کوہ صفا کو سونا بنانا نہیں) بلکہ توبہ اور رحمت کا (کھلا ہوا) دروازہ چاہتا ہوں۔ (طبرانی)

''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَتْ قُرَيْشٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ يَجْعَلْ لَنَا الصَّفَا ذَهَبًا فَإِنْ اَصْبَحَ ذَهَبًا اِتَّبَعْنَاكَ فَدَعَا رَبَّهُ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: اِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ لَكَ: اِنْ شِئْتَ اَصْبَحَ لَهُمُ الصَّفَا ذَهَبًا فَمَنْ كَفَرَ مِنْهُمْ عَذَّبْتُهُ عَذَابًا لَا اُعَذِّبُهُ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ وَاِنْ شِئْتَ فَتَحْتُ لَهُمْ بَابَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ قَالَ: بَلْ بَابُ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ۔''

(رواہ الطبرانی ورجالہ رجال الصحیح، کذا قالہ الھیشمی فی مجمع الزائد فی باب التوبۃ من کتاب التوبۃ برقم ۱۷۴۹۶)

استغفار اور توبہ پوری زندگی

① اگر کوئی کافر اور مشرک ہے تو وہ کفر اور شرک سے توبہ کرلے...... یہ اس کے لئے لازم ہے ورنہ ہمیشہ ہمیشہ کی ناکامی میں جا پڑے گا......

② جو شخص مسلمان ہے مگر صرف نام کا...... کہ مسلمانوں کے گھر پیدا ہوا، جبکہ اس کا دل غافل ہے اور وہ دین و ایمان سے جاہل ہے...... تو اس کے لیے لازم ہے کہ اپنی اس غفلت اور جہالت سے توبہ کرے...... اور اس توبہ کے لیے ضروری ہے وہ ایمان کے معنیٰ اور فرائض کو سمجھے اور پھر لازم ہے کہ ایمان کا بادشاہ اس کے دل پر غالب ہو جائے...... اور ایمان کی یہ حکومت اس کے جسم کے ہر حصے پر نافذ ہو جائے اور شیطان کی حکمرانی اور بالادستی کا مکمل خاتمہ ہو جائے...... گناہ جب صادر ہوتا ہے تو

اس وقت یہ حالت ہوتی ہے کہ ایمان کامل نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ...... جو شخص زنا کرتا ہے یا چوری کا مرتکب ہوتا ہے تو ہوتا ہی اس لئے ہے کہ ان گناہوں کا ارتکاب کرتے وقت اس کا دل مؤمن نہیں ہوتا...... تاہم اس سے یہ مراد بھی نہیں کہ وہ بالکل کافر ہی ہو چکتا ہے۔ ایمان کی دراصل متعدد شاخیں ہیں......

③ کافر نے کفر سے توبہ کر لی...... غافل مسلمان نے غفلت اور جہالت سے توبہ کر لی تو اب اس کا مقابلہ باطنی گناہوں کی جڑوں سے ہوگا...... کھانے کی حرص، شہرت کی حرص، مال وجاہ کی حرص، حسد وغصہ کا جذبہ، کبر ونخوت کی طمع اور ریا کاری کی عادت وغیرہ...... یہی وہ جڑیں ہیں جن سے تمام گناہ پھوٹتے ہیں...... چنانچہ اب ان سے توبہ کرنی ہوگی......

④ اگر ان تمام شہوات پر قابو نصیب ہو گیا تو اب وسوسوں کا حملہ شروع ہوگا...... نفس کے بے جا مطالبات اور ناجائز خیالات اور تصورات...... اب ان سے توبہ کرنی ہوگی تا کہ وہ غلط راہ پر نہ ڈال دیں......

⑤ ان سے نجات مل گئی تو غفلت کے لمحات سے توبہ کا مرحلہ شروع ہوگا......

⑥ ان سے بھی نجات مل گئی تو قرب الٰہی کا ہر اگلا درجہ پچھلے درجے سے اونچا ہے...... جب اگلے درجے پر پہنچے گا تو پچھلے کے بارے میں ندامت ہوگی تو توبہ کرے گا...... پس ہر انسان ہمیشہ اور ہر حال میں توبہ کا محتاج ہے۔ (کیمیائے سعادت)

استغفار اور توبہ میں کیا فرق ہے؟

چند باتیں سمجھ لیں:

①...... استغفار کا مطلب...... اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور معافی مانگنا...... گناہ کے شر اور نقصان بچنے کی درخواست کرنا

②...... توبہ کا مطلب...... اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا...... اپنے گناہوں پر نادم ہونا...... گناہ کو چھوڑ کر

آئندہ نہ کرنے کا عزم رکھ کر ''طاعت'' یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی طرف لوٹنا......

۳......توبہ بغیر استغفار کے نہیں ہوتی......یعنی توبہ میں استغفار شامل ہے......اور کامل استغفار بغیر توبہ کے حاصل نہیں ہوتا......اس اعتبار سے دونوں کا معنیٰ ایک ہے......اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا، اپنے گناہ پر نادم ہونا، گناہ کو چھوڑ دینا، آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم کرنا......اس کو استغفار بھی کہتے ہیں اور توبہ بھی......

۴......دونوں میں کچھ فرق بھی ہوسکتا ہے......جب استغفار بغیر توبہ کے ہو......یعنی استغفار کا مطلب اپنے گناہوں پر نادم ہوکر اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت چاہنا......مگر گناہ مکمل چھوڑ انہیں تب استغفار ایک دعاء ہے......اور دعاء عبادت ہے، مغفرت کی یہ دعاء کبھی قبول ہو جاتی ہے اور کبھی قبول نہیں ہوتی......دیگر دعاؤں کی طرح

۵......ایک فرق استغفار اور توبہ میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ استغفار کا مطلب ماضی میں جو کچھ ہوا اس کے شر سے بچنے کی درخواست اور توبہ کا مطلب......رجوع کرنا اور مستقبل میں برے اعمال اور ان کے شر سے بچنے کی درخواست کرنا......اس لئے استغفار اور توبہ دونوں کو مانگا جاتا ہے:

اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

۶......اللہ تعالیٰ بندے کے گناہوں کو معاف فرماتے ہیں......کبھی توبہ سے یعنی گناہ چھوڑنے اور ندامت سے اور کبھی......نیکیوں کے بدلے......کبھی مصیبتوں کے عوض......اور کبھی صرف استغفار......یعنی بندے کے معافی اور مغفرت کی دعاء کرنے سے......اس تفصیل سے بھی استغفار اور توبہ کا فرق واضح ہوگیا......

خلاصہ یہ کہ کبھی استغفار اور توبہ دونوں ایک معنیٰ میں استعمال ہوتے ہیں......اور کبھی دونوں کے معنیٰ میں کچھ فرق ہوتا ہے......استغفار کا معنیٰ نادم ہوکر معافی مانگنا......اور توبہ کا مطلب گناہ چھوڑ کر نیکی کی طرف آنا......

توبہ کرنے سے تھکنا نہیں چاہیے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی گناہ کرے تو......؟

آپ (ﷺ) نے فرمایا: ''لکھا جائے گا''

اس نے پوچھا: وہ توبہ واستغفار کرے تو......؟

آپ (ﷺ) نے فرمایا: ''اس کی توبہ قبول کی جائے گی اور اسے مغفرت سے نوازا جائے گا''

اس نے پوچھا: وہ دوبارہ گناہ کرے تو......؟

آپ (ﷺ) نے فرمایا: ''تو وہ بھی اس کے خلاف لکھا جائے گا''

اس نے کہا: وہ پھر توبہ کرے اور استغفار کرے تو......؟

آپ (ﷺ) نے فرمایا: ''اس کی بخشش کی جائے گی اور توبہ قبول کی جائے گی اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے سے نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم ہی (بار بار گناہوں اور توبہ سے) اکتا جاؤ۔'' (طبرانی)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اَحَدُنَا يُذْنِبُ قَالَ: يُكْتَبُ عَلَيْهِ قَالَ: ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَتُوبُ. قَالَ: يُغْفَرُ لَهٗ وَيُتَابُ عَلَيْهِ قَالَ: فَيَعُوْدُ فَيُذْنِبُ. قَالَ: فَيُكْتَبُ عَلَيْهِ قَالَ: ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَتُوْبُ. قَالَ: يُغْفَرُ لَهٗ وَيُتَابُ عَلَيْهِ وَلَا يَمَلُّ اللهُ حَتّٰى تَمَلُّوا۔

(قال الهيثمي في مجمع الزوائد ۱۰/۲۴۰ برقم ۱۷۵۳۰ في كتاب التوبة باب ماجاء فيمن يستغفر ويتوب كما اذنب۔ رواه الطبراني في الكبير والاوسط واسناده حسن)

مطلب یہ ہے کہ ہر مرتبہ صدق دل سے توبہ کرو۔ اور اس شیطانی وسوسے کو چھوڑ دو کہ میں بار بار توبہ شکنی کر چکا ہوں اب کس منہ سے معافی مانگوں پتا نہیں کب میری یہ توبہ بھی ٹوٹ جائے کیونکہ اس طرح

شیطان آپ کو مایوسی اور گناہوں کے اندھے کنویں میں دھکیل دے گا۔توبہ اگر سچی ہو تو دن میں اگر ستر مرتبہ بھی گناہ سرزد ہو جائے تو بھی مایوس نہ ہوں اور نہ ہی تھک کر توبہ چھوڑ دیں اکہتر ویں مرتبہ صدق دل سے توبہ کرلیں اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے سے نہیں اکتاتے۔

توبہ کی عجیب فضیلت

روایت میں ہے:

جو شخص توبہ واستغفار کرتا ہے:

① حق تعالیٰ کی حکمت سے وہ فرشتے جو گناہ لکھنے پر مامور ہیں اس کا گناہ لکھنا بھول جاتے ہیں

② اس شخص کے ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء بھی اس گناہ کو بھول جاتے ہیں جس سے اس نے وہ گناہ کیا تھا اور

③ وہ جگہ بھی اس گناہ کو بھلا بیٹھتی ہے، جہاں پر اس گناہ کا ارتکاب ہوا تھا۔تاکہ جب گناہ گار (جو توبہ کر چکا) حق تعالیٰ کے حضور میں پہنچے تو اس کے خلاف کوئی گواہ موجود ہی نہ ہو (کہ فرشتے، اعضائے بدن اور مقام گناہ ہی وہ گواہ ہیں جو گناہ گاروں کے خلاف گواہی دیں گے)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ...... حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا توبہ کرو توبہ، کہ میں ہر روز ایک سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں ...... حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا......وہ کون شخص ہے جو گناگار نہ ہو لیکن ان گناہگاروں میں اچھا وہی ہے جو توبہ کرلے......اور فرمایا گناہ گار توبہ کرلے تو ایسا ہو جاتا ہے گویا اس نے گناہ کبھی کیا ہی نہیں تھا......اور فرمایا...... گناہ سے توبہ کا مطلب یہ ہے کہ...... پھر اس گناہ کا کبھی نام تک نہ لے......(کیمیائے سعادت)

توبہ حضرت آدم علیہ السلام کی میراث

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ:

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تو ان کو فرشتوں نے مبارکباد دی، اور حضرت جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

اے آدم! اللہ تعالیٰ نے جو آپ کی توبہ قبول فرمائی تو آپ کا کلیجہ ٹھنڈا ہوا،

حضرت آدم علیہ السلام نے جواب دیا، اے جبرائیل! اگر توبہ قبول ہونے کے بعد بھی مجھ سے سوال ہو تو پھر میرا ٹھکانہ کہاں ہے...... اسی وقت ان پر وحی ہوئی کہ اے آدم! آپ نے اپنی اولاد کے لئے وراثت میں رنج ومشقت چھوڑی ہے اور توبہ بھی...... تو جو کوئی ان میں مجھ کو پکارے گا میں اس کی سنوں گا جیسے آپ کی سنی...... اور جو کوئی مغفرت کا سوال کرے گا اس پر بخل نہ کروں گا کیونکہ میرا نام ''قریب'' اور ''مجیب'' ہے...... اے آدم! توبہ کرنے والوں کو قبروں سے ہنستے ہوئے اور بشارت سنتے ہوئے اٹھاؤں گا...... (تلخیص: احیاء العلوم)

جنت تک پہنچانے والا استغفار

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام فرشتوں سے بات کر کے انسیت حاصل کرتے تھے جب انہیں فرشتوں سے بات کرنے سے روک دیا گیا تو حضرت آدم علیہ السلام جنت (کے جانے) پر سو سال تک روئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم! تجھے کس چیز نے غمگین کر رکھا ہے تو عرض کیا میں کیوں غمگین نہ ہوں حالانکہ آپ مجھے جنت سے اتار کر زمین پر لے آئے مجھے معلوم نہیں دوبارہ جنت جاؤں گا یا نہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو یہ دعاء پڑھ......

''اَللّٰھُمَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ رَبِّ اِنِّی عَمِلْتُ سُوْءً اوَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّکَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ''

ترجمہ یا اللہ! آپ ایک ہیں آپ کے سواء کوئی معبود نہیں آپ کا کوئی شریک نہیں۔ آپ پاک ہیں یا اللہ اور تعریف کے لائق اے میرے رب میں نے برا عمل کیا اور اپنے اوپر ظلم کیا پس مجھے بخش دیجئے بلاشبہ آپ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔

اور دوسری دعاء یہ پڑھے......

''اَللّٰھُمَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ سُبْحَانَکَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّکَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ''

ترجمہ یا اللہ! صرف ایک آپ ہی عبادت کے لائق ہیں آپ کا کوئی شریک نہیں آپ پاک ہیں اے رب میں نے اپنے اوپر ظلم کیا پس میری مغفرت فرما حقیقت یہی ہے کہ آپ تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔

اور تیسری دعاء یہ پڑھے......

''اَللّٰھُمَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ رَبِّ عَمِلْتُ سُوْءً ا وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ''

ترجمہ یا اللہ! صرف ایک آپ ہی معبود ہیں آپ پاک ہیں میں آپ کی تعریف کرتا ہوں آپ کا کوئی شریک نہیں اے میرے رب میں نے برا کیا اور اپنے آپ پر ظلم کیا پس میری مغفرت فرما بلاشبہ آپ بار بار توبہ قبول کرنے والے رحم کرنے والے ہیں۔

پس یہی کلمات اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر بھی اتارے ہیں (جس کی طرف اشارہ اس آیت میں کیا گیا ہے)

''فَتَلَقّٰی آدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ اِنَّہٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ''

ترجمہ پھر آدم نے اپنے پروردگار سے (توبہ کے) کچھ الفاظ سیکھ لئے چنانچہ اللہ نے ان کی توبہ قبول کی بے شک وہ بہت معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

عن ابی برزۃ قال: ان آدم لما طوطی عن کلام الملائکۃ وکان یستانس لکلامھم بکی علی الجنۃ مائۃ سنۃ فقال اللہ تعالی: یا آدم ما یحزنك؟ قال: کیف لا احزن و قد اھبطتنی من الجنۃ ولا ادری اعود الیھا ام لا فقال اللہ: یاآدم! قل ''اللھم لا الہ الا انت وحدك الخ

فھذہ الکلمات التی انزل اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم (فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ انہ ھو التواب الرحیم)...الحدیث

(رواہ الطبرانی کذافی مجمع الزوائد فی کتاب الانبیاء باب ذکر آدم علیہ السلام برقم 13753)

دنیا میں خوف آخرت میں امن

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ توبہ گناہ کو دھودیتی ہے اور نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں اور جب بندہ اپنے رب کو (خوشی اور) اُمید (کے زمانے) میں یادر کھے تو اللہ تعالیٰ اسے آزمائش کے وقت نجات عطا فرماتے ہیں اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں کبھی بھی اپنے بندے کے لئے دو امن اور دو خوف جمع نہیں کروں گا اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو اس دن مجھ سے ڈرے گا جس دن میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرا تو میں اسے اس دن امن دوں گا جس دن میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا حظیرۃ القدس میں تو اس کا امن اس کے لئے ہمیشہ ہوگا اور میں اسے مٹائے جانے والوں کے ساتھ نہیں مٹاؤں گا (حلیۃ الاولیاء)

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ التَّوْبَۃَ تَغْسِلُ الْحَوْبَۃَ وَاِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّئَاتِ، وَاِذَا ذَکَرَ الْعَبْدُ رَبَّہٗ فِی الرَّجَآءِ اَنْجَاہُ فِی الْبَلَآءِ، وَذَالِکَ لِاَنَّ اللہَ یَقُوْلُ: لَا اَجْمَعُ لِعَبْدِیْ اَبَدًا اَمْنَیْنِ، وَلَا اَجْمَعُ لَہٗ خَوْفَیْنِ، اِنْ ھُوَ اَمِنَنِیْ فِی الدُّنْیَا خَافَنِیْ یَوْمَ اَجْمَعُ فِیْہِ عِبَادِیْ، وَاِنْ ھُوَ خَافَنِیْ فِی الدُّنْیَا اَمَّنْتُہٗ یَوْمَ اَجْمَعُ فَیْہِ عِبَادِیْ فِیْ حَضِیْرَۃِ الْقُدُسِ فَیَدُوْمُ لَہٗ اَمْنُہٗ وَلَا اَمْحَقُہٗ فِیْمَنْ اَمْحَقُ۔

(رواہ ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء فی ترجمۃ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ)

جنت کا ایک دروازہ توبہ کے لئے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جنت کے آٹھ دروازے ہیں......سات بند ہیں اور ایک توبہ کیلئے (اس وقت تک) کھلا ہے جب تک سورج مشرق سے طلوع نہیں ہوتا'' (ابویعلی،طبرانی)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم: ''لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ، سَبْعَةٌ مُغْلَقَةٌ، وَبَابٌ مَفْتُوْحٌ لِلتَّوْبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهٖ''

(رواہ ابویعلی والطبرانی باسناد جید، کذافی الترغیب للمنذری کتاب التوبۃ)

توبہ ایک نور ہے

توبہ کی ابتدا...... یوں ہوتی ہے کہ دل میں ایک ''نور معرفت'' پیدا ہوتا ہے......یعنی ایک روشنی نصیب ہوتی ہے......اور اس نور کی روشنی میں اسے دکھائی دیتا ہے کہ گناہ ایک زہر قاتل ہے......اور یہ زہر اس نے بڑی مقدار میں کھالیا ہے......تو جس طرح دنیا میں زہر کھانے والا شخص یا جسے کسی زہریلے سانپ نے ڈس لیا ہو پشیمان اور خوفزدہ ہو کر اپنے بچاؤ کی ہر تدبیر کرتا ہے......اور اس کی خواہش ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح اس زہر کا اثر زائل ہو جائے اور وہ ہلاکت سے بچ جائے......اسی طرح توبہ کی طرف مائل ہونے والا شخص جب یہ محسوس کرتا ہے کہ میری تمام شہوت پرستیاں دراصل اس شہد کی مانند تھیں جس میں زہر ملا ہوا تھا، کھاتے وقت تو بڑا لذیذ اور شیریں معلوم ہوتا رہا لیکن انجام کار سانپ کے ڈنک کی طرح زہر سے بھرپور نکلا......اب اگر اسی زہر کو وہ اپنے ساتھ لے کر مرا تو ہلاکت وعذاب میں جا پڑے گا......پس اس وقت گناہ کی پشیمانی اور ندامت اسے مضطرب کر دیتی ہے اور اس کے اندر بے قراری کی ایک آگ لگ جاتی ہے......اور اپنے کئے ہوئے گناہوں کی معافی اور تلافی کا ارادہ دل میں بیدار ہو جاتا ہے اور بار بار اس کی زبان سے یہی الفاظ نکلتے ہیں کہ ہائے اللہ! میں پھر کبھی گناہ کے قریب نہ پھٹکوں گا......تب اسکی تمام حرکات وسکنات میں ایک انقلاب برپا ہو جاتا ہے......وہ ظلم اور جفا چھوڑ کر خلوص اور وفا کے راستے پر آتا ہے...... پہلے وہ فخر، غرور، غفلت اور سستی کا پتلا تھا تو اب

ندامت کے آنسو اس کو غم واندوہ اور فکر کا مجسمہ بنادیتے ہیں...... پہلے غافل لوگوں کی صحبت اسے مرغوب تھی تو اب اہل معرفت کی صحبت اس کی دل پسند چیز بن جاتی ہے اور بری صحبت سے اسے وحشت اور نفرت ہونے لگتی ہے...... پس یہی پشیمانی، یہی ندامت اور یہی بے قراری درحقیقت توبہ ہے...... اور اس کی جڑ وہ نور ہے جسے ''نور ایمان'' یا ''نور معرفت'' کا نام دیا جاتا ہے...... (خلاصہ کیمیائے سعادت)

رات دن توبہ اور ندامت

طلق بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

حقوق اللہ کا ادا کرنا انسان کے لئے کہاں ممکن ہے کہ وہ تو بے پناہ اور بے حساب ہیں...... ہاں شاید یہ چیز کام آجائے کہ صبح اٹھیں تو توبہ کے ساتھ اور رات کو سوئیں بھی تو توبہ کے ساتھ...... حبیب بن ثابت کہتے ہیں کہ بندہ کے سارے گناہ ایک ایک کر کے اسے دکھائے جائیں گے...... ایک گناہ کو دیکھ کر وہ (بے ساختہ) پکار اٹھے گا کہ...... آہ اے کمبخت! میں تجھی سے ہمیشہ ڈرتا رہا...... اس ڈر کا اظہار ہی حق تعالیٰ کو پسند آجائے گا (اور اسے معاف کردیا جائے گا)

وہ گناہ انسان کے لئے جنت میں جانے کا ذریعہ بن جاتا ہے جس گناہ پر انسان مرتے دم تک نادم رہے...... اور پچھتاتا رہے......

اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب آواز

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(گناہ پر ندامت کی وجہ سے) غمگین شخص کی آواز سے زیادہ محبوب آواز اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی نہیں، وہ ایسا بندہ ہوتا ہے کہ اس سے کوئی گناہ سرزد ہوجاتا ہے چنانچہ جب بھی وہ اپنے گناہ کو یاد کرتا ہے تو اس کا دل اللہ تعالیٰ کے خوف سے بھر جاتا ہے اور وہ پکارتا ہے ہائے میرے رب! (فردوس، دیلمی، حلیۃ الاولیاء، نوادر الاصول)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وسلم: ''مَامِنْ صَوْتٍ اَحَبُّ اِلَى اللهِ مِنْ صَوْتِ عَبْدٍ لُهْفَانٍ، عَبْدٌ اَصَابَ ذَنْبًا فَكُلَّمَاذَ كَرَ ذَنْبَهُ اِمْتَلَأَ قَلْبُهُ فَرَقًا مِنَ اللهِ فَقَالَ: يَارَبَّاهُ'' (رواہ الحکیم الترمذی وابو نعیم فی الحلیۃ والدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ، کذا فی الکنز برقم ۱۰۲۰۶)

توبہ کے بعض فوائد

توبہ دراصل ''روحانی پاکی'' کا نام ہے...... یہ انسان کے اندر کی میل کچیل اور گندگیوں کو دور کر دیتی ہے...... توبہ کا دروازہ چوبیس گھنٹے کُھلا رہتا ہے...... جب تک موت کا ''غرغرہ'' شروع نہ ہو جائے انسان کی توبہ قبول ہوتی ہے...... توبہ کے بہت سے فائدے ہیں...... مثلاً

① توبہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی محبت نصیب ہو جاتی ہے......

② توبہ کرنے سے گناہ مٹ جاتے ہیں، اُن کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں...... اور بسا اوقات وہ گناہ بھی نیکیاں بنا دیئے جاتے ہیں......

③ توبہ سے انسان کو فلاح اور کامیابی ملتی ہے......

وَتُوْبُوْا اِلَى اللهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (النور:۳۱)

سچی توبہ کی شرائط

سچی توبہ کے لئے کچھ شرطیں ہیں...... صرف زبان سے توبہ توبہ کہنا کافی نہیں ہے...... ان چند چیزوں کا لحاظ رکھ کر توبہ کریں تو وہ توبہ انشاء اللہ قبول ہوتی ہے......

① اخلاص...... یعنی توبہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کی جائے...... بہت سے لوگ صرف اس لئے توبہ کرتے ہیں کہ...... دنیا میں اُن پر کوئی مصیبت نہ آجائے......

② ندامت...... یعنی اپنے گناہ پر نادم اور شرمندہ ہونا......

۳ اقلاع......یعنی اُس گناہ کو چھوڑ دینا......

۴ عزم......یعنی آئندہ گناہ نہ کرنے کی مضبوط نیت رکھنا......

۵ وقت......یعنی موت کی سکرات شروع ہونے سے پہلے پہلے توبہ کر لینا......

ہم سب کو چاہئے کہ......ان پانچ باتوں کا لحاظ رکھ کر اپنے تمام گناہوں سے آج ہی توبہ کر لیں...... اگر خدانخواستہ توبہ کی ہمت نہیں ہو رہی تو...... ہر نماز کے بعد یہ دعاء شروع کر دیں کہ...... یا اللہ مجھے سچی توبہ کی توفیق نصیب فرما...... جب رو رو کر عاجزی کے ساتھ توبہ کی دعاء کریں گے تو......انشاء اللہ توبہ کا سکون بھرا دروازہ ہمارے لئے کُھل جائے گا......

قبولیت توبہ کی چند علامات

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو توبہ کی توفیق دیتے ہیں......اور پھر اُس کی توبہ قبول بھی فرما لیتے ہیں تو......کچھ ایسی علامات ظاہر ہوتی ہیں جن سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ......اس بندے کی توبہ قبول ہو چکی ہے......اور یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا مستحق بن چکا ہے......

اُن علامات میں سے چند یہ ہیں......

۱ اچھی صحبت......توبہ قبول ہونے کی بڑی علامت یہ ہے کہ......انسان کو صدیقین، مجاہدین......اور صالحین کی صحبت نصیب ہو جاتی ہے......اور بُرے دوستوں سے جان چھوٹ جاتی ہے...... یاد رکھیں اچھی صُحبت ہزاروں نیک اعمال کو آسان بنا دیتی ہے......

۲ نیکیوں کی رغبت......توبہ قبول ہو جائے تو دل نیکیوں کی طرف راغب ہوتا ہے اور گناہوں سے اُسے وحشت ہوتی ہے......

۳ حُبِّ دنیا سے چھٹکارا......توبہ قبول ہونے کے بعد انسان کا رُخ دنیا سے ہٹ کر آخرت کی طرف ہو جاتا ہے......یعنی اُس کا اصل مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی تیاری بن جاتا ہے......دنیا اُس کے ہاتھ میں تو رہتی ہے مگر اُس کے دل میں اُتر کر اُس کا مقصود نہیں بن جاتی کہ......بس اُسی کی

خاطر جیتا مرتا ہو......

گناہ پر ندامت نہ کہ نیکی پر گھمنڈ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ (گناہ پر) نادم توبہ کا انتظار کرتا ہے اور (نیکی پر) گھمنڈ میں مبتلا ہونے والا اللہ کے غضب کا۔ (طبرانی)

اللہ تعالیٰ بچائے بعض لوگ نیکی کر کے بھی برباد ہو جاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے صرفِ نظر کر کے اسے اپنا کمال سمجھ کر اللہ کی ناراضی مول لیتے ہیں اور بعض خوش نصیب گناہ کر کے بھی کامیاب ہو جاتے ہیں اور وہ اس طرح کی ندامت ہوتی ہے اور یوں وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر لیتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ''اَلنَّادِمُ يَنْتَظِرُ التَّوْبَةَ وَالْمُعْجِبُ يَنْتَظِرُ الْمَقْتَ''

(رواہ الطبرانی فی الصغیر وفیہ مطرف بن مازن وھوضعیف ـقالہ الھیثمی فی مجمع الزوائد کتاب التوبة باب الندامه علی الذنب رقم الحدیث ۱۷۵۱۶)

خوش نصیب وہ جو توبہ پر مرے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن گناہ گار توبہ کرنے والا ہوتا ہے (یعنی کبھی گناہ کرتا ہے کبھی توبہ) خوش قسمت ہے وہ شخص جس کی موت توبہ کی حالت میں آئے۔ (بزار، طبرانی)

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اَلْمُؤْمِنُ وَاهٍ رَاقِعٌ فَسَعِيْدٌ مَّنْ هَلَكَ عَلٰى رَقْعِهٖ۔''

(رواہ البزار والطبرانی فی الصغیر والاوسط وقال: معنی واہ: مذنب، و راقع تائب مستغفر، کذافی الترغیب للمنذری فی کتاب التوبة)

مکمل پاکی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''گناہ سے توبہ کرنے والے کی مثال اس بندے جیسی ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو''

(ابن ماجہ، بیہقی، طبرانی)

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ''.

{اخرجه ابن ماجه فی الزهد باب و ذكر التوبه، رقم الحديث 4250، و اخرجه البيهقی فی السنن كتاب الشهادات باب شهادة القاذف، قال المنذری فی الترغيب و رواه الطبرانی و رواته رواة الصحيح، و رواه ابن ابی الدنيا و البيهقی مرفوعا ايضا من حديث ابن عباس}

شیطان کا سبق

شیطان کہتا ہے کہ...... کب تک تمہاری توبہ قبول ہوگی؟...... روز توبہ توڑتے ہو...... اب توبہ کرنا چھوڑ دو، توبہ تمہارے بس کی بات نہیں ہے...... گناہ تم سے نہیں چھوٹ سکتے...... تم تو ہو ہی بدنصیب...... اس لئے یہ روز روز کا توبہ کرنا اور پھر اُسے توڑ کر پھر توبہ کرنا بس کرو...... میرے سامنے ہتھیار ڈالو اور خود کو بدنصیب سمجھ کر گناہوں میں ڈوب جاؤ...... یہ ہے شیطان کا سبق...... مگر ہمارا عظیم رب سمجھاتا ہے کہ...... توبہ کرتے رہو، توبہ کرتے رہو...... تائب بنو، توّاب بنو...... جتنا بڑا گناہ ہو جائے فوراً بھاگ کر میرے پاس آکر توبہ کرو...... تمہارا کوئی گناہ میری رحمت سے بڑا نہیں ہے...... توبہ توڑنے کا گناہ ہوگیا تو اس گناہ پر بھی توبہ کرو...... ایک دن میں ستر بار توبہ ٹوٹے تو...... ہر بار سچی توبہ کرتے رہو...... تم جتنی زیادہ توبہ کرو گے اُتنے میرے محبوب بنو گے......

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ (البقرة:۲۲۲)

بے شک اللہ تعالیٰ زیادہ توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے

جلد استغفار تو فرشتہ گناہ نہیں لکھتا

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بائیں طرف کا فرشتہ چھ ساعتیں مسلمان خطا کار بندے سے قلم اٹھا کر رکھتا ہے اور انتظار کرتا ہے کہ شاید توبہ کر لے۔ پس اگر اسے ندامت ہوتی ہے اور اس گناہ سے استغفار کر لیتا ہے تو وہ اسے لکھے بغیر چھوڑ دیتا ہے اور اگر وہ توبہ نہیں کرتا تو اس کا ایک مرتبہ گناہ لکھا جاتا ہے'' (طبرانی، بیہقی)

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''اِنَّ صَاحِبَ الشِّمَالِ لَیَرْفَعُ الْقَلَمَ سِتَّ سَاعَاتٍ عَنِ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ الْمُخْطِیِٔ اَوِ الْمُسِیْءِ فَاِنْ نَدِمَ وَاسْتَغْفَرَ مِنْهَا اَلْقَاهَا وَاِلَّا کُتِبَتْ وَاحِدَةً''۔

{رواہ الطبرانی باسانید و رجال احدھا وثقوا۔ کما فی مجمع الزوائد (رقم الحدیث 17576) بکتاب التوبہ باب العجلة بالاستغفار، ورواہ البیہقی فی شعب الایمان۔}

بار بار توبہ ٹوٹے تو بندہ کیا کرے

جب گناہ بار بار ہو...... توبہ بار بار ٹوٹے تب بھی...... بندہ اللہ تعالیٰ سے نہ بھاگے بلکہ روتے روتے اُس کے سامنے گر پڑے...... وضو کر کے کسی مسجد کے کونے میں جا بیٹھے...... اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرے...... اللہ تعالیٰ سے بھاگ جانا ''محرومی'' ہے...... اور اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگ پڑنا سعادت ہے......

فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰهِ (الذاریات:۵۰)

ترجمہ: پس اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑو

یعنی گناہ ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو کہ...... اے عظیم مالک پھر ظلم ہو گیا...... میں نے اپنی جان پر ظلم کر ڈالا...... آپ مجھے بخش دیجئے...... شیطان روکے گا مگر اُس ملعون کی باتوں میں نہ آئیں......

اور اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑ پڑیں...... اور اللہ تعالیٰ کے سامنے گر پڑیں...... ؎

سنبھل کر یوں تو ہم گزرے کسی کی راہ میں لیکن
کچھ ایسے بھی مقام آئے کہ گر پڑنا ہی کام آیا

چھوٹے گناہوں سے بھی توبہ کرو

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان گناہوں سے بچو جن کو چھوٹا خیال کیا جاتا ہے کیونکہ ایسے گناہ جمع ہوتے رہتے ہیں یہاں تک کہ انسان کو ہلاک کر دیتے ہیں'' (احمد، طبرانی)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم قَالَ: ''اِيَّاكُمْ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّهُنَّ يَجْتَمِعْنَ عَلَى الرَّجُلِ حَتّٰى يُهْلِكْنَهٗ''

(رواہ احمد والطبرانی فی الاوسط ورجالهما رجال الصحیح غیر عمران بن داؤد القطان وقد وثق کذا فی مجمع الزوائد للهیثمی، کتاب التوبه الباب الثانی منه رقم الحدیث ۱۷۴۵۹)

توبہ کی دوا اور گناہوں پر اصرار کا علاج

آدمی دو قسم کے ہوتے ہیں:

① ایک وہ جن کی توجہ اور رغبت گناہوں کی طرف نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ نے ان کی نشو ونما ہی ایسے فرمائی کہ وہ شر سے بچتے ہیں...... اور خیر کی طرف لپکتے ہیں...... جیسا کہ حدیث میں وارد ہے......

تیرے رب کو ایسا جوان پسند ہے جس کا میلان جہالت اور لہو کی طرف نہ ہو...... (مسند احمد)

اس طرح کے لوگ کم اور نادر ہوتے ہیں......

② دوسرے وہ جن سے گناہ سرزد ہو جاتے ہیں...... پھر دوسری قسم کے بندے دو طرح کے ہوتے ہیں......

① ......ایک وہ جو گناہ ہونے پر فوری توبہ کرتے ہیں، استغفار کرتے ہیں......

② ......دوسرے وہ جو گناہوں پر اصرار کرتے ہیں اور توبہ واستغفار کی طرف متوجہ نہیں ہوتے......بس یہی لوگ ہیں جو ''دوا'' اور ''علاج'' کے محتاج ہیں......

جاننا چاہیے کہ..........گناہوں پر اصرار کے دوسبب ہیں......

① غفلت: یعنی یہ معلوم نہ ہونا کہ کونسا کام گناہ ہے...... یا گناہ کے کیا کیا نقصانات اور ہلاکتیں ہیں...... اور انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے......آگے کون کون سی منازل ہیں ......اور گناہوں کا انجام کتنا برا ہے......جو شخص ان تمام باتوں سے غافل ہوتا ہے وہ مستقل گناہوں میں لگا رہتا ہے......

② ......شہوت: یعنی نفس کی خواہشات کا غالب ہونا..........گناہوں کی برائیاں اور سزائیں سب معلوم ہیں مگر نفس کی خواہشات ایسی غالب ہیں کہ گناہ چھوڑنے نہیں دیتیں......

اب آتے ہیں علاج کی طرف تو ہر چیز کا علاج اس کی ضد ہوتا ہے......غفلت کی ضد ''علم'' ہے اور شہوت کی ضد ''صبر'' ہے......پس گناہوں پر اصرار کے مرض کا علاج اسی معجون سے ہوگا جس میں علم کی مٹھاس......اور صبر کی تلخی دونوں موجود ہوں......علم کے لئے سننا شرط ہے......پس ایسے علماء کرام کی مجالس میں جایا جائے جو خود دنیا کی محبت سے پاک ہوں......ان سے نصیحت سنے......اور صبر کے لئے مجاہدہ شرط ہے۔ گناہوں کے اسباب سے خود کو دور کرے......اپنے نفس پر کچھ سختی کرے......ہمت کر کے گناہوں سے باز رہے......گناہوں والے تعلقات اور مقامات سے دور ہو جائے......روزے رکھ کر نفس کو صبر کا عادی بنائے اچھی صحبت اختیار کرے (امام غزالی رحمہ اللہ کی ایک طویل تقریر کا خلاصہ)

تاخیر نہ کریں

توبہ سے تھکنا نہیں چاہیے

اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے......حضرت ہجویری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:۔

''مشائخ میں سے ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میں نے ستر مرتبہ توبہ کی مگر ہر بار توبہ کے بعد مجھ سے گناہ ہو گیا...... پھر اکہترویں مرتبہ توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اُس پر استقامت عطاء فرمائی'' (کشف المحجوب)

حضرت ہجویری رحمۃ اللہ علیہ یہ بات بھی سمجھاتے ہیں کہ اگر کسی نے ایک مرتبہ گناہ چھوڑنے کے پختہ ارادے کے ساتھ توبہ کی...... اور پھر اپنی توبہ پر قائم نہ رہ سکا...... تب بھی اُسے اپنی گزشتہ توبہ کا اجروثواب ملے گا...... (کشف المحجوب)

اے میرے بھائیو! اور بہنو! توبہ سے تھکنا نہیں چاہئے...... البتہ گناہ سے ضرور تھک جانا چاہئے...... شیطان ہمیں گناہ کرانے سے نہیں تھکتا تو ہم سچی توبہ کرنے سے کیوں تھکیں؟...... بعض لوگ گناہ کرنے کے بعد...... نیک عمل چھوڑ دیتے ہیں کہ ہم اس کے قابل نہیں رہے...... یا نیک بزرگوں کی صحبت چھوڑ دیتے ہیں کہ ہم انہیں کیا منہ دکھائیں...... اللہ کے بندو! گناہ کے بعد تو نیک اعمال میں اضافہ کر دینا چاہئے...... اور نیک لوگوں کی صحبت میں زیادہ جانا چاہئے تاکہ ''گناہ'' کے بُرے اثرات ختم ہو جائیں...... ایک شخص نے گناہوں سے توبہ کی مگر کچھ دن بعد اُس کو توڑ ڈالا...... اور گناہ کر بیٹھا...... اُس وقت اُس کے دل میں سخت ندامت پیدا ہوئی...... اُس نے اپنے دل میں کہا کہ اب میں کیسے اللہ تعالیٰ کے دربار میں توبہ کے لئے حاضری دوں؟...... اور کس منہ سے توبہ کروں گناہ تو چھوٹتا ہی نہیں...... تب غیب سے ایک آواز آئی:

اے ہمارے بندے! تو نے ہماری اطاعت کی...... یعنی توبہ کی تو ہم نے تجھے قبول کر لیا...... پھر تو نے ہمیں چھوڑ دیا...... یعنی گناہ کر بیٹھا تو ہم نے تجھے مہلت دی...... یعنی فوری عذاب میں گرفتار نہیں کر دیا...... اب اگر تو لوٹ کر ہمارے پاس آئے گا تو ہم تجھے قبول کر لیں گے...... جی ہاں اللہ تعالیٰ حلیم ہے، غفور ہے، غفّار ہے اور عَفُوّ ہے...... پس انسان اپنے دل کو اللہ تعالیٰ سے ''غافل'' نہ ہونے دے بلکہ...... ہر وقت یہ بات یاد رکھے کہ میرا ایک ربّ ہے اور اُس رب کی اطاعت اور عبادت مجھ پر فرض ہے...... شیطان جب بھی بہکا دے تو انسان فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑ پڑے کہ یا اللہ! مجھ سے غلطی ہو

گئی، نافرمانی ہوگئی......اب میں واپس آ گیا ہوں مجھے قبول فرمالے......

جوانی کی توبہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے نوجوان کو دوست رکھتے ہیں......

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الشَّابَّ التَّائِبَ۔

(رواہ ابوالشیخ عن انس، کذا فی کنزالعمال للھندی برقم ۱۰۱۸۱ کتاب التوبۃ، وفی الجامع الصغیر للسیوطی وضعفہ ھو والمناوی انظر الجامع وشرحہ الفیض برقم ۱۸۶۶)

واپس آجاؤ قبول کرلیں گے

حضرت ابراہیم بن شیبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......ہمارے ساتھ ایک بیس سالہ نوجوان تھا......ایک بار شیطان اُس کے پاس آیا اور کہنے لگا......اے جوان آدمی تم نے توبہ میں جلدی کرلی......ابھی کچھ دن اور دنیا کے مزے لوٹ لو توبہ تو تمہارے ہاتھ میں ہے......کچھ جوانی ڈھلے تو توبہ کرلینا......وہ شیطان کی باتوں میں آکر دوبارہ گناہوں میں ڈوب گیا......مگر فطرت اور قسمت اچھی تھی......چند دن کی غفلت کے بعد اُسے ہوش آ گیا......وہ تنہائی میں جا بیٹھا......اور نیکی کے دنوں کو یاد کرکے رونے لگا کہ وہ کیسے پیارے دن تھے......اور کہنے لگا اب پتہ نہیں اللہ تعالیٰ مجھے قبول فرمائیں گے یا نہیں؟......اچانک اُسے آواز آئی......اے فُلان! تم نے ہماری عبادت کی تو ہم نے تمہاری قدر کی......پھر تم نے ہماری نافرمانی کی تو ہم نے تمہیں مہلت دی......اور اب پھر تم اگر واپس آ ؤ گے تو ہم تمہیں قبول کرلیں گے......(بیہقی)

اے میرے مالک! میں آرہا ہوں

حضرات انبیاء علیہم السلام سے کوئی گناہ نہیں ہوتا تھا مگر وہ کتنی زیادہ توبہ کرتے تھے......ہم بھی وضو کرکے

تیز تیز قدم مسجد کی طرف یا محاذ جنگ کی طرف چل پڑا کریں اور کہا کریں...... اے میرے اللہ، اے میرے مالک میں آ رہا ہوں...... گناہوں سے معافی مانگنے کے لئے آ رہا ہوں...... اور اپنی مصیبتوں کے بارے میں سوچا کریں کہ میرے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے وہ میرے گناہوں کی سزا سے بہت کم ہے...... اگر اللہ تعالیٰ سزا دینے پر آ جائے تو ہم ایک سانس بھی نہ لے سکیں...... ہم سوچتے ہیں ہم پر یہ مصیبت ہے، یہ پریشانی ہے...... حالانکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل ہم پر برس رہا ہوتا ہے...... حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ کی مصیبت میں فرما رہے تھے کہ...... یا اللہ جو کچھ ہوا ٹھیک ہوا، غلطی مجھ سے ہوئی آپ تو ''سبحان'' ہیں......

ملاقات کا شوق

ہاں مسلمانوں ہاں!...... رب تعالیٰ کا توبہ والا دروازہ چوبیس گھنٹے کھلا ہوا ہے...... رمضان المبارک کے آخری عشرے میں بندہ نے کسی سے پوچھا کہ بہاولپور کی مسجد عثمان وعلی رضی اللہ عنہما میں کیا ماحول ہے؟...... جواب ملا کہ یہاں تو کسی کو رب کی رضا کے سواء کوئی فکر ہی نہیں...... ہر وقت مسجد میں یا تو رونے کی آواز آتی ہے یا تلاوت اور ذکر کی...... یہاں اعتکاف میں بیٹھے ہوئے افراد اللہ تعالیٰ سے رو رو کر شہادت مانگتے ہیں...... گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے شوق میں بس اُسی کا نام رٹتے رہتے ہیں...... اللہ، اللہ، اللہ...... واہ میرے مالک آپ کی شان بھی عجیب ہے کہ...... اپنے پیاروں کو اپنا نام محبت سے لینے کی توفیق عطاء فرماتا ہے...... اور جس سے ناراض ہو جاتا ہے اُسے اپنے نام اور کام سے محروم کر دیتا ہے...... رمضان المبارک میں کمانے والوں نے بہت کچھ کمایا...... اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کے اعمال قبول فرمائے...... ماشاء اللہ مجاہدین نے تو بہت کمایا...... محاذوں والے محاذوں پر ڈٹے رہے جبکہ دعوت والے دیوانوں کی طرح ہر مسجد اور گلی میں ''حیّ علی الجہاد'' کی صدا لگاتے رہے......

توبہ کو ٹوٹنے نہ دیں

رمضان المبارک کی بہاریں چلی گئیں تو شیطان زخمی سانپ کی طرح پھنکارتا ہوا پھر میدان میں اُتر آتا ہے...... وہ توبہ کرنے والوں کی توبہ ختم کرانے کے لئے زور لگاتا ہے............ اسی لئے عرض کیا کہ ہم توبہ کو نہ ٹوٹنے دیں...... اور اگر ٹوٹ جائے تو دوبارہ جوڑنے میں دیر نہ لگائیں...... رمضان المبارک میں تو بہت تلاوت ہوتی تھی...... اب بھی تلاوت کا ناغہ نہ کریں...... نوافل کا بھی حتی الوسع اہتمام رکھیں...... اور اپنے دینی کاموں میں بغیر کسی وقفے اور چھٹی کے...... خود کو اس کا محتاج سمجھ کر...... پوری طرح سے جُڑے رہیں...... رمضان المبارک کے بعد پندرہ دن تک زیادہ محنت کی ضرورت ہوتی ہے...... کیونکہ نفس اور شیطان بہت زور لگاتا ہے...... سنو اے مسلمانو سنو...... اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے......

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. (الزمر: ۵۳)

ترجمہ فرما دیجئے! اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بے شک اللہ تعالیٰ سب گناہ بخش دے گا بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے......

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جن مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اخلاص والا تعلق ہے...... انہیں اپنے گناہوں کی وجہ سے مغفرت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے...... حضرت شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں...... یہ آیت اُن کافروں کے بارے میں نازل ہوئی جو جہاد میں مسلمانوں کی فتوحات کے بعد نادم ہوئے کہ...... ہم تو مسلمانوں کے خلاف لڑتے رہے ہیں اور ہم نے کفر کیا ہے تو اب ہماری توبہ کہاں قبول ہوگی...... تب اُن کو فرمایا گیا کہ...... موت آنے تک توبہ کا دروازہ کُھلا ہوا ہے...... اللہ اکبر...... اتنے عظیم اور خطرناک گناہوں پر ایسا سخاوت والا اعلان...... تو پھر جو مسلمان ہیں اُن کو

گھبرانے اور مایوس ہونے کی کیا ضرورت ہے؟......بس دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اخلاص پیدا کریں تب ہر منزل آسان ہے......اور یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے توبہ میں تاخیر اور سستی نہیں کرتے......ہم بھی تاخیر نہ کریں......

اگر توبہ ٹوٹ جائے

اگر کوئی شخص سچی توبہ کر کے......زندگی کا رخ درست کر لے مگر پھر اچانک گناہوں میں جا پڑے تو وہ اب کیا کرے؟......مایوس بالکل نہ ہو بلکہ بلا تاخیر پھر توبہ اور کفارہ کی طرف متوجہ ہو......آثار سے دلیل لی جائے تو بزرگوں کے نزدیک آٹھ کام ایسے ہیں جو گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں......پس فوراً ان آٹھ کاموں کی طرف لپکے اور گناہ سے گردن چھڑا لے......ان آٹھ کاموں میں سے چار کا تعلق دل سے ہے یعنی:

① توبہ کرنا یا توبہ کا عزم نو کرنا

② یہ خواہش کرنا کہ آئندہ اس گناہ کا ارتکاب نہ کروں گا

③ اس گناہ کے عذاب سے خوف زدہ رہنا

④ اللہ تعالیٰ سے معافی اور رحم و کرم کا امیدوار رہنا

اور چار کا تعلق بدن سے ہے یعنی

⑤ توبہ کی دو رکعت نماز ادا کرے

⑥ اس کے بعد ستر مرتبہ استغفار اور سو بار ''سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ'' پڑھے

⑦ جس قدر دے سکے صدقہ دے

⑧ ایک دن روزہ رکھے

بعض آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگوں کے نزدیک اچھی طرح طہارت کے بعد مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرے......(خلاصہ کیمیائے سعادت)

اگرچہ ستر بار روزانہ توبہ ٹوٹے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جو شخص گناہ کے بعد نادم ہو کے استغفار کرے تو (اللہ تعالیٰ کے نزدیک گناہ پر) اصرار (یعنی ہٹ دھرمی) کرنے والا نہیں ہے خواہ وہ دن میں ستر مرتبہ وہی گناہ کرے'' (ابوداود، ترمذی، بیہقی)

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ ؓ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ''مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً''

{اخرجہ ابو داود قبل کتاب الزکواۃ بسبعۃ ابواب (باب فی الاستغفار) برقم ۱۵۰۹ والترمذی فی الدعوات فی باب بلاترجمہ (باب ۱۰۶) برقم ۳۵۵۹، وقال ھذا حدیث غریب، والبیھقی فی الشعب، والنسائی فی الکبری وابو یعلی فی مسندہ فی احادیث ابی بکر}

توبہ پر اللہ تعالیٰ کی خوشی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ سے بہت خوش ہوتے ہیں، اس آدمی سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جو (فرض کریں) ایک ایسے بے آب و گیاہ صحرا میں (مسافر) ہو جس میں (ہر طرف ـــــ) ہلاکت ہو۔ اس کے ساتھ اس کی سواری ہو جس پر اس کا کھانا پینا ہو، وہ (تھکاوٹ کی وجہ سے) سویا، جاگ کر دیکھا کہ اس کی سواری جا چکی ہے، اس نے اس کو تلاش کیا گھومتے گھومتے اسے پیاس لگی، تو اس نے (مایوس ہو کر اپنے دل میں) کہا (چلو) اس جگہ چلتا ہوں جہاں پر تھا، وہاں پر سوتا ہوں تاکہ مر جاؤں (کیونکہ زندہ بچنا تو یہاں محال ہے۔ نہ دور دور آبادی، نہ کھانے پینے کی کوئی چیز) اس نے اپنے ہاتھ پر اپنا سر مرنے کے لئے رکھ دیا (اسے اس حالت میں نیند آ گئی) جاگ کر کیا دیکھتا ہے کہ اس کی وہی سواری سامنے کھڑی ہے اس پر اس کا سامان سفر اور کھانا پینا بھی ہے (اب آپ بتائیں کہ اس بندے کا

اس وقت خوشی کا کیا ٹھکانا ہوگا) اب (بات یہ ہے کہ) اللہ کو اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس سے بھی بڑھ کر خوشی ہوتی ہے جتنی اس شخص کو اپنی سواری اور سامان کے ملنے سے ہوتی ہے۔ (مسلم، ترمذی)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ، مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ، فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَ قَدْ ذَهَبَتْ، فَطَلَبَهَا حَتّٰى اَدْرَكَهُ الْعَطَشُ، ثُمَّ قَالَ: اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ، فَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى سَاعِدِهٖ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ وَ عِنْدَهٗ رَاحِلَتُهٗ وَعَلَيْهَا زَادُهٗ وَطَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ، فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهٖ وَزَادِهٖ۔"

{رواہ مسلم فی التوبۃ باب فی الحض علی التوبۃ والفرح بہ، واللفظ لہ، والبخاری فی الدعوات باب التوبۃ برقم 6308، والترمذی فی ابواب صفۃ القیامۃ برقم 2498 عن ابن مسعود، و فی ابواب الدعوات عن ابی ہریرۃ برقم 3538، وابن ماجہ فی الزھد باب ذکر التوبۃ}

اپنی ذات پر رحم کھائیں

میں اپنے تمام مسلمانوں بھائیوں اور بہنوں سے کہتا ہوں کہ...... اپنی ذات پر رحم کھائیں...... جی ہاں ہم سب اپنے اوپر رحم کھائیں اور خود کو عذاب سے بچانے کے لئے تمام گناہوں سے توبہ کرلیں...... اور پھر سب سے پہلا کام یہ کریں کہ...... اپنی نماز کو بالکل ٹھیک کرلیں...... باجماعت، مکمل اہتمام، پوری محبت، مکمل توجہ...... اور لذت وشوق کے ساتھ نمازیں ادا کریں...... ارے بھائیو! نماز تو جنت کی حور سے زیادہ لذیذ اور میٹھی ہے...... یہ کیا ہوجاتا ہے کہ مسلمان ہوکر نماز میں غفلت کرنے لگتے ہو...... اللہ کے لئے ایسا نہ کرو...... اللہ تعالیٰ نے خود ہمیں پانچ وقت اپنے عالیشان دربار میں حاضری کے لئے بلایا ہے...... جی ہاں بہت تاکید سے بلایا ہے...... پس سچی توبہ کا تقاضا یہ ہے کہ ہم نماز کے ساتھ عشق کی

حد تک محبت رکھیں......

گناہوں کے بعد نیکیاں

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''اس شخص کی مثال جو گناہوں کے بعد نیکیاں کرتا ہے ایسی ہے جیسے کوئی شخص ہو جس (کے بدن) پر تنگ زرہ ہو اتنی تنگ کہ گلا گھونٹے جارہی ہو پھر وہ ایک نیکی کرتا ہے تو ایک کڑی کھل جاتی ہے پھر وہ ایک اور نیکی کرتا ہے تو ایک اور کڑی کھل جاتی ہے (اسی طرح ہوتے ہوتے) وہ زمین کی طرف آزاد ہو جاتا ہے'' (احمد، طبرانی)
گناہ پر نادم ہونا ہی توبہ ہے۔ ''تکمیل توبہ'' یہ ہے کہ گناہ کے بعد نیکی کی جائے تا کہ وہ اس نحوست کو بھی دھوڈالے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:
''اِنَّ مَثَلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ، ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلَقَةٌ، ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً أُخْرٰى فَانْفَكَّتْ أُخْرٰى حَتّٰى يَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ''
(رواہ احمد و الطبرانی، و احد اسنادی الطبرانی رجالہ رجال الصحیح، کذافی مجمع الھیثمی ۱۰/۲۴۲ کتاب التوبۃ باب فیمن یعمل الحسنات بعد السیئات رقم الحدیث ۱۷۵۳۶)

گناہ گار صدیق بن گیا

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
بنی اسرائیل کے ایک شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا...... وہ اس پر سخت غمگین ہوا اسی غم کی حالت میں کبھی اِدھر جاتا کبھی اُدھر اور کہتا...... میں اپنے رب کو کیسے راضی کروں؟...... میں اپنے رب کو کیسے راضی کروں؟...... اللہ تعالیٰ نے اُسے ''صدیقین'' میں شامل فرما

لیا۔(شعب الایمان للبیہقی)

دیکھا آپ نے ندامت اور خوف نے ایک گناہ گار کو...... ''صدیق'' کے مقام تک پہنچا دیا...... یقیناً توبہ اور استغفار بہت بڑی نعمت ہے...... اور یہ نعمت اُن کو نصیب ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں......

اسلام کے بعد اسلام لانا

حضرت عبدالرحمن بن ابی القاسم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک بار ان کی مجلس میں ''توبہ کفار'' کا تذکرہ ہوا...... ارشاد باری تعالیٰ ہے......

''اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ'' (التوبۃ، آیت:۳۸)

کہ یہ دشمنان اسلام کافر اگر اپنے کفر سے باز آ کر اسلام قبول کر لیں تو اللہ تعالیٰ ان کے سابقہ تمام جرائم اور گناہ معاف فرما دے گا...... اس پر حضرت عبدالرحمن نے فرمایا کہ (جب کفار کے ساتھ یہ معاملہ ہے تو) مجھے توقع ہے کہ مسلمان کا حال اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھا ہوگا اور مجھ کو روایت پہنچی ہے کہ مسلمان کا توبہ کرنا ایسا ہے، جیسا اسلام قبول کرنے کے بعد پھر اسلام لانا...... (یعنی توبہ سے گذشتہ تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں)(تلخیص احیاء العلوم)

توبہ کا وعظ کہنے والوں کے لئے

غفلت اور گناہوں کا مرض عام ہے اس مرض کے طبیب (یعنی معالج اور ڈاکٹر) علماء کرام ہیں...... چونکہ تمام امراض کی جڑ دنیا کی محبت ہے اس لئے علماء کرام کو چاہیے کہ وہ دنیا کی محبت سے خود بچیں تاکہ اُمت کا درست علاج کر سکیں...... مسلمانوں کو توبہ اور استغفار پر لانے کے لئے...... علماء کرام کو اپنے بیانات اور تقاریر میں یہ چار باتیں ضرور بیان کرنی چاہیں......

① قرآن مجید کی وہ آیات...... اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ احادیث مبارکہ جو نافرمانوں اور

گناہگاروں کو خوف دلاتی ہیں......

۲ حضرات انبیاء علیہم السلام اور سلف صالحین کے وہ واقعات اور حکایات جن میں لغزشوں اور گناہوں پر نازل ہونے والے مصائب کا تذکرہ ہے......اور توبہ کے واقعات......

۳ گناہوں کے دنیا میں کیا کیا نقصانات ہوتے ہیں......کیونکہ عام لوگ دنیا کے مصائب سے زیادہ ڈرتے ہیں......

۴ ہر ہر گناہ کی الگ الگ وعیدیں جو قرآن وسنت میں آئی ہیں......

(امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک طویل تقریر کا خلاصہ از احیاء العلوم)

عقلمند کون؟

آج کل جون کے مہینے کی گرم راتیں چل رہی ہیں......مجھے آج سے پندرہ سال پہلے والے ''جون'' کی کچھ راتیں یاد آ رہی ہیں......خوف، غم اور پریشانی سے بھرپور راتیں......لیکن وہ بُری راتیں ہرگز نہیں تھیں......اللہ تعالیٰ کے راستے میں خوف کی راتیں کہاں بُری ہوسکتی ہیں......بُری راتیں تو وہ ہوتی ہیں......جو غفلت اور گناہ میں گزر جائیں......جن میں نہ نماز ہو نہ ذکر اور نہ استغفار......بہت سے لوگ رنگین راتوں کے خواب دیکھتے ہیں......رنگین راتیں تو بہت کالی ہوتی ہیں......لذت ختم ہوجاتی ہے اور گناہ لازم ہوجاتا ہے......ٹی وی، فلم، شراب، کباب اور غیبت، گناہ......اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطاء فرمائے کہ ہم اچھے اور بُرے کو سمجھ سکیں......آج کل تو معاملہ الٹا ہے......وہ بے وقوف جو آخرت کی حقیقی زندگی سے غافل ہوکر......دنیا کمانے اور بنانے میں لگے رہتے ہیں اور کچھ تھوڑی سی بنا بھی لیتے ہیں لوگ اُن کو عقلمند سمجھتے ہیں......اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ......ارے پورے قرآن پاک کو پڑھ لو......میرے محبوب آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ کو دیکھ لو......عقلمند وہ ہے جو اس دنیا میں رہتے ہوئے اپنی آخرت بنالے......اور اُسے خوب سجالے......

توبہ انابت، توبہ استحیاء

حضرت ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے...... توبہ دو طرح کی ہوتی ہے...... ایک ''توبہ انابت'' اور ایک ''توبہ استحیاء''...... ''توبہ انابت'' تو یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈر کر توبہ کرے...... یہ توبہ بھی بہت اونچی اور بہت بڑی ہے...... مگر ''توبہ استحیاء'' یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے شرم کرتے ہوئے توبہ کرے کہ اللہ تعالیٰ کے مجھ پر کتنے احسانات ہیں...... پس مجھے نہیں چاہئے کہ ایسے کریم رب کی نافرمانی کروں...... آپ نے کبھی غور کیا کہ ہم دن میں کتنی بار وضو کرتے ہیں؟...... جی ہاں بار بار کرتے ہیں تا کہ پاک ہو جائیں اور نماز ادا کر سکیں، قرآن پاک کو چھو سکیں...... اسی طرح ہمیں اپنے دل کی پاکی کے لئے بھی بار بار توبہ کا وضو کرنا چاہئے...... ہم نے کبھی غور کیا کہ ہم پر ''بعض لوگوں'' کو راضی کرنے کی کتنی فکر سوار رہتی ہے...... بس اس سے بڑھ کر ہم اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی فکر بٹھالیں اور ہر غلطی کے بعد چونک کر فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جایا کریں......

توبہ کا ایمان افروز واقعہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے قتل کئے تھے (پھر اسے ندامت ہوئی) تو روئے زمین پر سب سے بڑے عالم کے بارے پوچھا، اسے ایک راہب (نصاریٰ کے عابد) کا پتا دیا گیا، وہ اس کے پاس گیا اور پوچھا کہ میں نے ننانوے قتل کئے ہیں کیا میرے لئے توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ اس نے کہا نہیں تو اس کو بھی قتل کیا اور سو کی گنتی پوری کی (پھر اسے ندامت ہوئی) تو روئے زمین پر بڑے عالم کے بارے میں پوچھا اسے ایک عالم کے بارے میں بتایا گیا وہ گیا اور پوچھا کہ میں نے سو (100) قتل کیے ہیں کیا میرے لئے توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ انہوں نے فرمایا بالکل آپ کے اور توبہ کے درمیان کون حائل

ہوسکتا ہے؟ فلاں جگہ چلے جاؤ، وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہیں آپ بھی ان کے ساتھ عبادت کریں، اور اپنے علاقے کی طرف واپس نہیں آنا کیونکہ وہ (تمہارے حق میں) بری زمین ہے۔ وہ گیا یہاں تک کہ جب آدھے راستے تک پہنچا تو موت آ گئی، چنانچہ رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں اس کے بارے اختلاف ہو گیا۔ ملائکہ رحمت نے کہا یہ تائب ہو کر دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر آیا تھا (اس لئے ہم ہی اس کے مستحق ہیں) ملائکہ عذاب نے کہا اس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی (لہذا ہم ہی اس کو لیں گے) پھر (اللہ کے حکم سے) ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا انہوں نے اسے اپنے لئے حَکَم مقرر کیا۔ اس نے یہ فیصلہ دیا کہ زمین کو ناپا جائے جس زمین کی طرف قریب پایا گیا وہ اسی کا ہوگا، چنانچہ انہوں نے زمین کو ناپا تو اسے اس زمین کے قریب پایا جس کا اس نے ارادہ کیا تھا چنانچہ ملائکہ رحمت اسے لے گئے۔ (بخاری، مسلم)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ نَبِیَّ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَاهِبٍ فَأَتَاهُ. فَقَالَ: اِنَّهٗ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَّهٗ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: لَا. فَقَتَلَهٗ. فَکَمَّلَ بِهٖ مِائَةً. ثُمَّ سَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَجُلٍ عَالِمٍ. فَقَالَ: اِنَّهٗ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَّهٗ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. وَمَنْ یَّحُوْلُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ التَّوْبَةِ. اِنْطَلِقْ اِلٰی اَرْضِ کَذَا وَ کَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا یَّعْبُدُوْنَ اللهَ فَاعْبُدِ اللهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰی اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سُوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰی اِذَا نَصَفَ الطَّرِیْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِیْهِ مَلَائِکَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِکَةُ الْعَذَابِ. فَقَالَتْ مَلَائِکَةُ الرَّحْمَةِ: جَآءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَی اللهِ. وَقَالَتْ مَلَائِکَةُ الْعَذَابِ: اِنَّهٗ لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ. فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِیْ صُوْرَةِ اٰدَمِیٍّ. فَجَعَلُوْهُ بَیْنَهُمْ فَقَالَ: قِیْسُوْا مَا بَیْنَ الْاَرْضَیْنِ فَاِلٰی اَیِّهِمَا کَانَ اَدْنٰی فَهُوَ لَهٗ فَقَاسُوْهُ

فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِي اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ۔

(اخرجہ مسلم فی کتاب التوبۃ باب قبول توبۃ القاتل و البخاری فی کتاب الانبیاء برقم ۳۴۷۰)

دو اعلان ہو رہے ہیں

اب دو اعلان ہو رہے ہیں...... ایک اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ میرا بندہ جب بھی...... اور جتنی بار بھی معافی مانگے گا، نادم ہوگا...... اور پچھتائے گا میں اسے معاف کرتا جاؤں گا...... اور دوسرا اعلان شیطان کی طرف سے...... وہ کان میں آکر کہتا ہے...... تو تو منافق ہو گیا ہے...... دھوکے باز! بار بار جھوٹی توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتا ہے...... چھوڑ دے ایسی توبہ...... تیری یہ توبہ بھی گناہ ہے...... تو اللہ تعالیٰ کا گستاخ ہے...... اللہ تعالیٰ ہی نہیں چاہتا کہ تو گناہوں سے بچے...... تو پھر منافقوں کی طرح بار بار توبہ کر کے آنسو کیوں بہاتا ہے اور پھر گناہوں میں جا پڑتا ہے...... یہ ہے شیطان کا اعلان......

اب آپ بتائیں کہ...... پہلے اعلان کو قبول کریں گے یا...... نعوذ باللہ دوسرے کو...... یقیناً جو ایمان والے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے اعلان کو قبول کریں گے...... اور بار بار اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑیں گے...... بھائیو! اور بہنو! دنیا میں کوئی کسی سے ڈرتا ہے تو اس سے دور بھاگتا ہے...... مگر جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف بھاگنے کا اس کو حکم ہے......

''پس دوڑو اللہ تعالیٰ کی طرف'' (القرآن)

یہ دوڑنا اسی صورت میں ہوگا جب ہر گناہ پر دل سے توبہ کی جائے...... اور پھر زیادہ سے زیادہ نیکیاں کر کے اُس کی تلافی کی فکر کی جائے...... ہم اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑ رہے ہیں...... اچانک گناہ ہوا...... اس کا مطلب ہے گر گئے...... اب استغفار ہے...... معافی مانگی اور کھڑے ہو گئے...... اور پھر توبہ ہے کہ...... نیک اعمال کئے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑ پڑے...... مسند احمد کی روایت ہے...... نبی کریم فرماتے ہیں، اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں:

''اے ابن آدم! میری طرف کھڑے ہو جاؤ میں تیری طرف چل پڑوں گا اور میری طرف چل

پڑو میں تمہاری طرف دوڑ پڑوں گا''......(رواہ احمد)

سبحان اللہ!......یعنی ہماری طرف سے تھوڑی سی کوشش اور......اور اُدھر سے فوری قبولیت اور رحمت......

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ......رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتِنَ التَّوَّابَ

یعنی اللہ تعالیٰ ایسے مؤمن بندے سے محبت فرماتے ہیں جو بار بار گناہوں میں جا گرتا ہے اور بہت توبہ کرتا ہے......(ابویعلی)

یعنی بے چارہ گرتا ہے......مگر پھر اٹھ کر دوڑ پڑتا ہے......مگر پھر گر جاتا ہے......تب بھی دیر نہیں لگاتا اور فوراً دوڑ پڑتا ہے......معلوم ہوا کہ کمزور ہے مگر رخ اس کا اللہ تعالیٰ کی طرف ہے......ضعیف ہے مگر راستہ سیدھا ہے......امتحان میں ہے......مگر اپنے مالک کی طرف ہی گھسٹ گھسٹ کر بڑھ رہا ہے......تب ایسے بندے کو اللہ تعالیٰ کی ''محبت'' نصیب ہوتی ہے......

دو طرح کے گناہ گار

ایک شخص گناہ نہیں کرنا چاہتا مگر اس سے بار بار گناہ ہو جاتا ہے اور بار بار توبہ کرتا ہے......اس میں اور اُس بندے میں بہت فرق ہے جو یہ سوچ کر گناہ کرتا ہے کہ......اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے......اس لئے میں گناہ کر لیتا ہوں وہ معاف فرما دے گا......یہ غلط سوچ اور بُری حرکت ہے......اور اپنے مالک سے کھلی بے وفائی ہے......ارے اُن کے غفور رحیم ہونے کا تقاضا تو یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احسان سے اتنا شرمندہ ہو کہ......اُسے گناہوں کے خیال سے بھی نفرت ہو جائے......مگر جس بندے کو حدیث پاک میں مفتن اور تواب کہا گیا ہے......یعنی بار بار گناہ میں مبتلاء ہونے اور توبہ کرنے والا......وہ گناہ نہیں کرتا مگر اس سے گناہ ہو جاتا ہے......وہ خود کو گناہوں کا حقدار نہیں سمجھتا بلکہ گناہوں سے بچنا چاہتا ہے......وہ گناہوں پر جرأت نہیں کرتا مگر گناہ اس پر چڑھ دوڑتے ہیں......تب وہ سچی توبہ کو لازم

پکڑ لیتا ہے...... اور ''تواب'' بن جاتا ہے...... بار بار توبہ، ندامت، رونا دھونا...... مگر مایوسی نہیں...... بلکہ توبہ...... دل چھوڑنا نہیں...... توبہ، توبہ، اور توبہ...... تب وہ اُن اولیاء کے برابر پہنچ جاتا ہے...... جو اکثر گناہوں سے محفوظ رہتے ہیں...... اور پھر جب وہ ''محبت الٰہی'' کے مقام پر جا بیٹھتا ہے تو بہت سے گناہوں سے بچ جاتا ہے...... یہ بات اپنی طرف سے عرض نہیں کی بلکہ ایک اور حدیث میں جس کی سند ''حسن'' ہے...... پوری تفصیل کے ساتھ یہ بشارت وارد ہوئی ہے...... لیجئے پڑھیئے!

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم میں سے کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ گناہ اس پر لکھ دیا جاتا ہے...... (یعنی اُس کے نامۂ اعمال میں وہ برائی درج ہو جاتی ہے)...... اس آدمی نے عرض کیا: پھر وہ اُس گناہ پر استغفار کرتا ہے اور توبہ کر لیتا ہے...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تب اس کا وہ گناہ معاف کر دیا جاتا ہے اور اس کی توبہ قبول فرمالی جاتی ہے...... اس آدمی نے عرض کیا...... پھر وہ دوبارہ گناہ کر بیٹھتا ہے...... ارشاد فرمایا: تب وہ اس پر لکھ لیا جاتا ہے...... عرض کیا: پھر وہ اس گناہ پر استغفار اور توبہ کر لیتا ہے...... ارشاد فرمایا! تب وہ گناہ معاف کر دیا جاتا ہے اور توبہ قبول کر لی جاتی ہے...... اور اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا جب تک کہ تم نہ اکتا جاؤ...... (رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط)

ایک اور صحابی ہیں...... حضرت حبیب بن الحارث رضی اللہ عنہ...... انہوں نے یہی شکایت عرض کی کہ...... گناہ ہو جاتے ہیں...... ارشاد فرمایا: توبہ کرو...... عرض کیا توبہ کرتا ہوں پھر ہو جاتے ہیں...... ارشاد فرمایا...... جب بھی گناہ ہو جائے توبہ کرلو...... انہوں نے عرض کیا...... تب تو میرے گناہ بہت زیادہ ہو جائیں گے...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

عَفْوُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ ذُنُوْبِكَ يَا حَبِيْبَ بْنَ الْحَارِثِ

اے حبیب بن حارث! اللہ تعالیٰ کی معافی تمہارے گناہوں سے بہت بڑی ہے (الطبرانی فی الاوسط)

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کی عظیم رحمت دیکھیں...... اور مغفرت کا دریا......

پھر کیا دیر ہے...... صبح استغفار، شام استغفار...... ایک ایک گناہ کو یاد کر کے استغفار...... ہر گناہ کے

بعد سچی توبہ، استغفار...... اور ہر نیکی کے بعد استغفار...... روزانہ سینکڑوں، ہزاروں بار استغفار...... اخلاص اور توجہ کے ساتھ استغفار......

جو توبہ نہ چاہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:

''جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا، اور جو نہیں بخشتا اسے کو نہیں بخشا جاتا اور جو توبہ نہیں کرتا اس کی توبہ قبول نہیں کی جاتی'' (طبرانی، احمد)

یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے توبہ کی توفیق تب ملتی ہے جب بندے کی طرف سے اپنے کئے پر پشیمانی ہو۔ معاذ اللہ! اپنے گناہوں سے بالکل بے پرواہ ہونا خطرناک ہے منافق کے ہاں گناہ ایسے ہیں جیسے مکھی آئی بیٹھی اور اڑ گئی۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ''مَنْ لَّا یَرْحَمْ لَا یُرْحَمْ وَمَنْ لَّا یَغْفِرْ لَا یُغْفَرْ لَہٗ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ لَمْ یُتَبْ عَلَیْہِ''

(رواہ الطبرانی واحمدباختصار''من لم یتب لم یتب علیہ''ورجال احمد رجال الصحیح، کذافی مجمع الزوائد للھیثمی کتاب التوبہ باب من لم یتب لم یتب علیہ رقم الحدیث ۱۷۴۷۸)

ایمان افروز واقعہ

کتاب التوّابین میں لکھا ہے...... مدینہ منورہ میں ایک عبادت گزار خاتون تھیں...... اُس خاتون کا ایک بیٹا تھا بہت غافل، بہت گناہ گار...... خاتون کو جب موقع ملتا تو اُسے سمجھاتی...... اے بیٹے توبہ کر لے...... دیکھ! ماضی میں غفلت کی زندگی گزارنے والے کیسی بُری موت مرے...... اور اُن کا کتنا بُرا انجام ہوا...... اے بیٹے...... موت کو یاد کر اور اُس کی تیاری میں لگ جا...... مگر بیٹے پر اس نصیحت کا کوئی اثر نہ ہوتا...... وہ ماں کی تقریر سن کر گاتا گاتا ہوا باہر نکل جاتا...... اور کہتا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل بہت بڑا

ہے......اسی طرح دن رات گزرتے رہے......

ایک بار اہل حجاز کے مشہور دردمند واعظ حضرت ابو عامر البنانی رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک میں مدینہ منورہ تشریف لائے......لوگوں نے اُن سے ''بیان'' کی درخواست کی......چنانچہ شب جمعہ تراویح کی نماز کے بعد اُن کا ''بیان'' طے ہوا......لوگ جمع ہو گئے......قسمت کی خوبی کہ وہ نوجوان بھی مجلس میں آ بیٹھا......شیخ نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے وعظ شروع فرمایا......کبھی ترغیب اور کبھی ترہیب......کبھی جنت کا شوق تو کبھی جہنم کا خوف......سچے رب کی سچی باتیں سامنے آئیں تو مردہ دل زندہ ہونے لگے......اُس نوجوان کا رنگ بدل گیا اور نصیحت اُس کے دل میں اُتر گئی......وہ مجلس سے اُٹھ کر اپنی والدہ کے پاس آیا اور بے ساختہ رونے لگا......اے ماں! آج توبہ نے میرے جسم کے تالے کھول دیئے ہیں......اے ماں! رب تعالیٰ کے راستے کے حُدی خواں کی حُدی نے شیطانی زنجیروں کو توڑ دیا ہے......اے میری ماں! میں نے بھی اس پکار پر لبیک تو کہہ دیا ہے......مگر کیا میرا مالک مجھ جیسے بُرے انسان کو قبول فرمالے گا؟......ہائے اگر انہوں نے مجھے قبول نہ فرمایا تو میرے لئے بہت بُرا ہوگا......پھر وہ نوجوان عبادت میں لگ گیا......سارا دن روزہ......اور رات بھر عبادت......اور اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسا کہ نہ زبان رُکے اور نہ جسم تھکے......چند دن ہی گزرے تھے کہ شدید بخار ہوا......چار دن وہ بخار اور کمزوری میں دن رات عبادت کرتا رہا......ایک دن اُس نے دعاء میں کہا:

یاالٰہی! جب میں طاقتور تھا تو آپ کی نافرمانی کرتا رہا......جب کمزور ہوا تو طاعت میں لگا......جب مضبوط تھا تو آپ کو ناراض کرتا رہا......جب نحیف ہوا تو آپ کے کام میں لگا......ہائے کاش آپ مجھے قبول فرمالیں......یہ کہتے ہوئے بے ہوش ہو کر گر گیا......ماں نے آوازیں اور دلاسے دیکر ہوش میں لایا تو کہنے لگا......امی جی! وہ وقت آ گیا ہے جس سے آپ مجھے ڈارتی تھیں......ہائے افسوس اُن دنوں پر جو عبادت سے خالی گزرے......مجھے ڈر ہے کہ میرے گناہوں کی وجہ سے مجھے طویل عرصہ آگ کی قید کاٹنی پڑے گی......اے ماں! آپ کو اللہ کا واسطہ اُٹھ کر اپنا پاؤں میرے چہرے پر رکھ دیں تا کہ میری اس ذلت کو دیکھ کر میرے رب کو مجھ پر رحم آئے......ماں نے ایسا ہی کیا کہ......اُس کا انتقال ہو

گیا...... جمعہ کی رات ماں نے خواب میں دیکھا کہ اُس کے بیٹے کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا ہے......اُس نے پوچھا......اے بیٹے !اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا اُس نے کہا...... بہت اچھا معاملہ فرمایا اور مجھے اونچا درجہ عطاء فرمایا......ماں نے پوچھا......ابو عامر کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟......ابو عامر وہی واعظ جن کا وعظ سُن کر اس نو جوان کو ہدایت ملی تھی......اور وہ بھی انتقال فرما چکے تھے......جوان نے کہا......امی جی......کہاں ہم اور کہاں ابو عامر! پھر اُس نے کچھ اشعار پڑھے جن کا مفہوم یہ ہے:

ابو عامر کو ایسے قبّے میں رکھا گیا ہے کہ......جس کی نچلی چوبیں بھی دوسرے جنتیوں کے لئے عرش کی طرح اونچی ہیں......وہ ایسی حوروں کے درمیان ہیں جو انہیں پیالے بھر بھر کر پیش کرتی ہیں اور ترنم سے کہتی ہیں لیجئے، لیجئے......مبارک ہو آپ کو اے لوگوں کو نصیحت کرنے والے......(کتاب التوابین)

اے مسلمانو! توبہ کا دروازہ کُھلا ہوا ہے......دیکھو! کسی وقت اچانک بند نہ ہو جائے......بس بہت ہو گئی غفلت......اور بہت ہو گئے گناہ......آج ہی سے......بلکہ ابھی اسی وقت سے ہم دل کے یقین کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھیں......لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ......اپنے تمام گناہوں سے توبہ کریں...... نماز کا معاملہ درست کریں......جہاد فی سبیل اللہ کی نیت کریں......اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کو اپنا مقصود بنالیں......توبہ کا راستہ دلکش ہے، پرنور......اور پرسکون ہے......

دروازہ سب کے لئے کھلا ہے

گناہ گاروں کے لئے بشارت

اللہ تعالیٰ زیادہ توبہ کرنے والوں سے ''محبت'' فرماتا ہے

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ (البقرۃ:۲۲۲)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے:

سبحان اللہ! گناہ گاروں کے لئے کتنی عظیم بشارت ہے کہ.....توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے ''محبوب'' بن جائیں......

توبہ کرو میری بہنو! توبہ کرو

توبہ کرو میری بہنو! توبہ کرو......مسلمان عورت نماز میں سکون اور قرار پاتی ہے اور وہ نماز میں ہرگز سستی نہیں کرسکتی......بلکہ وہ تو اپنا ہر مسئلہ نماز کے ذریعہ حل کراتی ہے......یہ بازاروں میں جانے کی نحوست ہے......کیا آج کل کے بازار اس قابل ہیں کہ کوئی مسلمان بہن ان میں جاسکے؟......میری بہنو! اللہ کیلئے، اللہ کے لئے بازار جانا چھوڑ دو......بہت ہی سخت مجبوری میں جانا پڑے......

توصرف اور صرف خاوند کے ساتھ جاؤ......نہ والد کے ساتھ نہ بھائی اور بیٹے کے ساتھ......صرف خاوند کے ساتھ......اور مسلمان خاوندوں سے گزارش ہے کہ وہ اپنی بیویوں کو بازار لیکر ہی نہ جائیں...... بلکہ سارا سامان خود لاکر دیا کریں......یادرکھیں اگر جوان عورتیں بازاروں میں جاتی رہیں تو بہت کچھ تباہ ہوجائے گا......

ہماری مسلمان بہنیں بہت اونچے مقام والی ہیں

ہماری مسلمان بہنیں بہت اونچے مقام والی ہیں......ان کا یہ کام نہیں ہے کہ......بازار جاکر مردوں سے خرید وفروخت کریں......یا موبائل فون پر اپنا وقت برباد کریں......آج کی مسلمان عورت نماز کی لذت اور طاقت سے محروم ہوئی ہے تو اس کی بڑی وجہ......بازاروں میں جانا اور موبائل کا ناجائز یا فضول استعمال کرنا ہے......میری بہنو! قبریں منہ پھاڑ کر انتظار کررہی ہیں......شکر کرو ابھی جسم میں جان ہے اور توبہ کا دروازہ کھلا ہے......

ایک دردناک واقعہ

کچھ عرصہ پہلے ایک بزرگ کے پاس جانا ہوا......وہاں معلوم ہوا کہ کچھ دن پہلے یہ بزرگ بہت

پریشان اور غمگین ہو گئے تھے......ان کا رنگ زرد پڑ گیا تھا اور ہر وقت آنسو جاری رہتے تھے......لوگوں نے بہت پوچھا تو بالآخر بتایا کہ......گاؤں کے قبرستان میں ایک عورت پر عذاب ہو رہا ہے......اس کے عذاب کی شدت نے میری یہ حالت بنادی ہے......پھر ان بزرگوں نے اور تمام اہل مسجد نے خوب گڑگڑا کر دعائیں مانگیں......تب وہ عذاب کا سلسلہ ٹھنڈا ہوا......کہاں گئیں سجدوں میں رونے والی عبادت گزار خواتین؟......کہاں گئیں حیاء کی پیکر وہ خواتین جنہوں نے پردے کو رب تعالیٰ کی نعمت سمجھ کر......دل سے قبول کیا اور پھر اپنے چہرے، کانوں اور آنکھوں کی ہر گناہ سے حفاظت کی......کہاں گئیں وہ اللہ تعالیٰ کی بندیاں جو اٹھتے بیٹھتے توبہ اور استغفار میں لگی رہتی تھیں؟۔

بنی اسرائیل کے ایک تائب کا قصہ

کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک بار بہت زور کا قحط پڑا......حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم میں سے ستر (۷۰) نیک افراد منتخب فرمائے اور ان کو لے کر توبہ، استغفار اور دعاء کے لئے باہر نکلے......سب نے مل کر خوب آہ وزاری کی مگر......آسمان پر کوئی تبدیلی نہ آئی، سورج سینہ تان کر گرمی برساتا رہا......اور بارش و بادل کا دور دور تک کوئی نام ونشان نہیں......حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی......یا اللہ! اتنی آہ وزاری، اتنی توبہ اور اتنی فریاد کے باوجود کوئی قبولیت نہیں......ارشاد ہوا ان ستر (۷۰) میں سے ایک ایسا ہے جس نے ابھی تک توبہ نہیں کی......وہ اپنے گناہ پر ڈٹا ہوا ہے......جب تک تم اُسے اپنے سے الگ نہیں کرو گے......تمہاری دعاء قبول نہ ہوگی......اُس کو نکال کر دعاء کرو گے تو قبول ہو گی......حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اعلان فرما دیا کہ......وہ شخص جو توبہ نہیں کر رہا وہ نکل جائے......اُس شخص نے جب اعلان سنا تو رسوائی کے ڈر سے دل کی حالت بدل گئی......دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف آیا اور اُس نے دل ہی دل میں سچی توبہ کر لی......اسی وقت ہوائیں جھوم اٹھیں، بادل چھا گئے اور بارش موسلا دھار برسنے لگی......حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا......یا اللہ! وہ شخص ابھی نکلا نہیں اور آپ نے دعاء قبول فرمالی......ارشاد ہوا: اے موسیٰ! اُس نے سچی توبہ کر لی ہے......عرض کیا وہ کون سا شخص ہے؟......ارشاد

ہوا......اے موسیٰ! وہ ہماری نافرمانی کرتا تھا تو ہم اُس پر پردہ ڈالتے رہے......اب وہ تائب ہو چکا تو کیا ہم اُسے رسوا کر دیں؟......

گناہ بخشش کا ذریعہ

جس طرح میلا کپڑا صابن کے ساتھ دھونے سے صاف ہو جاتا ہے......اسی طرح دل عبادت کے نور کی بدولت گناہ کی سیاہی سے پاک ہو جاتا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر بدی کے بعد ایک نیکی ضرور کر لیا کرو جو اس بدی کے اثر کو زائل کر دے اور فرمایا اگر تمہارے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں تو بھی توبہ کرو گے تو قبول ہو جائے گی......ایک بندہ ایسا بھی ہوگا کہ گناہ ہی اس کی بخشش کا سبب ہو جائے گا اور وہ جنت میں چلا جائے گا......لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ: وہ کون ہے؟ فرمایا......وہ جو گناہ کرے اور پشیمان ہو جائے لیکن کچھ اس طرح کہ وہ پشیمانی (یعنی ندامت) جنت تک اس کے پیش نظر رہے......ایسے ہی آدمی کے بارے میں شیطان کہے گا......اے کاش: میں نے اسے اس گناہ میں مبتلاء ہی نہ کیا ہوتا......اور فرمایا نیکیاں گناہوں کو اس طرح مٹا دیتی ہیں جیسے پانی میلے کپڑے سے میل کچیل نکال باہر کرتا ہے......اور فرمایا......جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو لعنت میں گرفتار کیا تو اس نے کہا......یا اللہ: تیری عزت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آدمی کی جان جب تک اس کے بدن سے نہ نکل جائے گی میں بھی اس کے اندر موجود رہوں گا (یعنی اسے گناہوں پر اکساتا رہوں گا) اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ملا...... مجھے اپنی عزت کی قسم ہے کہ جب تک اس کے بدن میں جان باقی رہے گی میری طرف سے توبہ کا دروازہ اس پر مسلسل کھلا رہے گا......(خلاصہ کیمیائے سعادت)

اے مسلمان تجھے کیا ہو گیا؟

اے مسلمان تجھے کیا ہو گیا...... مال کی اتنی محبت؟ توبہ، توبہ، توبہ......مال کی خاطر بھائی بھائی کا دشمن......اور مال کی خاطر گھر گھر میں جھگڑا......آخر کس منہ سے اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری ہوگی......

کوئی ہے جو آج سچے دل سے توبہ کرے اور دنیا کی محبت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے...... کوئی ہے جو سچے دل سے توبہ کرے اور ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی مضبوط رسی کو تھام لے...... اللہ تعالیٰ کی رحمت، مغفرت اور حلم دیکھو! کہ ہر وقت توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے...... کوئی آ کر تو دیکھے......

ایک خطرناک بیماری

اللہ تعالیٰ میری اور آپ سب کی مغفرت فرمائے...... اب کثرت استغفار کو اپنے معمولات کا مستقل حصہ بنالیں...... تلاوت، کلمہ طیبہ اور درود شریف کی طرح...... کل آپ نے کیا کرنا ہے؟...... کل تمام گناہوں کی ''ماں'' سے توبہ کرنی ہے...... کثرت استغفار سے دعاء قبول ہوتی ہے...... کس کس گناہ سے بچنے کی فکر کرتے پھریں اصل بیماری سے نجات کی دعاء مانگتے ہیں جو ہر وقت گناہ ہی گناہ کراتی ہے...... ہر دن گناہوں کے انڈے بچے دیتی ہے...... اس بیماری کا نام ہے...... حب دنیا...... یعنی دنیا کی محبت...... ہمارے محبوب آقا ﷺ نے ہمیں فرمایا...... ''دنیا سے محبت نہ کرو'' ورنہ خسارے میں جا پڑو گے......

خسارہ ہی خسارہ...... جس چیز کو آقا ﷺ نے خسارہ فرمایا خود سوچیں کہ وہ کتنی نقصان دہ ہوگی...... بھائیو نہ غربت بری نہ مالداری بری...... غربت اور مالداری اپنے بس کی چیز بھی نہیں...... روزی مقدر ہو چکی...... صحابہ میں بعض مالدار تھے بعض بہت غریب...... مگر وہ سب دنیا کی محبت سے پاک صاف تھے تو کامیاب رہے...... ''دل کا سکون'' اور ''دنیا کی محبت'' یہ دو کبھی جمع نہیں ہو سکتے...... اسی طرح دنیا کی محبت میں جو مبتلا ہوا اسے اخلاص اور قربانی کا مقام بھی نصیب نہیں ہوتا...... اور اسکے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور محبت بھی نہیں آتی...... وجہ کیا ہے؟...... دنیا سے محبت رکھنے والے اپنے اصل راستے سے بھٹک جاتے ہیں...... جو راستہ ہی غلط پکڑے اسے منزل کہاں ملتی ہے؟...... کبھی قبرستان جا کر پوچھو کہ دنیا کی محبت اور فکر کرنے والے اپنے ساتھ کیا لے کر گئے ہیں؟...... موضوع طویل ہے...... بس اتنا سمجھ لیں کہ یہ کینسر ہے کینسر...... کل کلمہ طیبہ، استغفار اور درود شریف کا عمل کر کے ہم سب اللہ تعالیٰ سے التجا

کریں...... یااللہ! حب دنیا سے حفاظت فرما......

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ حُبِّ الدُّنْیَا...

سورۂ ''اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ'' صبح شام تین بار پڑھ کر حب دنیا سے حفاظت کی دعاء کا پکا معمول بنا لیں......کل بھی یہ سورۃ پڑھتے جائیں اور دنیا کی محبت سے پناہ مانگتے جائیں نفل نماز کے سجدوں اور فرض نمازوں کے بعد اور سارا دن جب کوئی نیکی کریں تو آخر میں یہ دعاء......ارے بھائیو! یہ دعاء قبول ہوگئی تو ایمان، اخلاص، جہاد، جنت کے دروازے کھل جائیں گے......اور آپ بادشاہ بن جائیں گے بادشاہ......دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ان شاء اللہ......پھر نہ غربت ناشکری میں ڈالے گی اور نہ مالداری تکبر میں......ایک جوڑا کپڑے ہوں گے تو سکون اور اگر کروڑوں کے مالک بنو گے تو بھی پاؤں جہاد میں جانے سے نہیں کانپیں گے......یہ دنیا مٹی ہے......دھوکا ہے......تماشا ہے......فنا کا بلبلہ ہے......مؤمن کی شان نہیں کہ اس کو اہمیت دے اور اسکی خاطر جیئے مرے یا اسکو اپنا مقصود بنائے......یا اس پر روئے......یا اس پر فخر کرے......

یااللہ ہم سب کی ''حب دنیا'' سے حفاظت فرما اور ہمیں اپنی مقبول محبت نصیب فرما......آمین......

نسخہ آسان ہے

نسخہ آسان ہے......دین کے معاملے میں اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کسی کو نہ رکھو......خالص اللہ تعالیٰ سے محبت......خالص اللہ تعالیٰ کا خوف......اور ہر عمل خالص اللہ تعالیٰ کے لئے......کوئی مسلمان اپنی زندگی کا ایک دن تو اس طرح سے گزار کر دیکھے......اگر اُس کے جسم میں کلمے کا نور نہ دوڑنے لگے تو بات کرے......ہم نے اپنے دین کو لوگوں کے ساتھ لٹکا رکھا ہے......لوگ دیکھیں تو ہم پکے مسلمان......اور جب کوئی نہ دیکھے تو پھر ہر گناہ......جب بھی کوئی نیکی ہو تو بس اس کی فکر کہ لوگوں کو پتہ چل جائے......خواہ کسی بھی بہانے سے ہو......اور اگر چھپ کر نیکی کی تو پھر اس کی توقع کہ لوگ میری قدر کریں......مجھے نیکی کے بدلے عزت دیں......ایسی نیکیاں زیادہ دن ساتھ نہیں دیتیں......یہ دنیا ہی

میں چھوٹ جاتی ہیں...... آخرت میں کیا کام دیں گی...... ارے بھائیو! اری بہنو! دین کا معاملہ خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کرلو...... دیکھو! سیلاب کا پانی گھروں کے دروازوں تک آپہنچا ہے...... اگر ہمارا دین ٹھیک ہوگیا تو...... پھر نہ سیلاب کی پرواہ ہے نہ زلزلے کی...... نہ جل کر مرنے میں کوئی نقصان ہے اور نہ کٹ کر مرنے میں...... لیکن اگر توبہ نصیب نہ ہوئی تو پھر خسارہ ہی خسارہ ہے...... اللہ تعالیٰ ہمارا رب ہے...... وہ ہمارا خالق بہت مہربان ہے...... اُسی نے ہمیں پیدا کیا...... اور ہم نے مر کر اُسی کی طرف جانا ہے...... آؤ آج سے پکا عزم کرلیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے...... اور اللہ تعالیٰ کا ہر حکم ماننا ہے...... بس یہ عزم جس کو نصیب ہوگیا وہ خوش نصیب ہے......

استغفار کا ایک وظیفہ

ہمارے آقا حضرت رسول اکرم ﷺ نے ہمیں بہت تاکید سے ''توبہ، استغفار'' کا حکم فرمایا ہے......

اسی سے اندازہ لگائیں کہ کتنا مفید اور ضروری عمل ہے...... بندہ آپ کو ایک عظیم خزانہ اور ایک مجرب ترین عمل عرض کررہا ہے...... ایسا عمل کہ جس کا فائدہ آپ عمل کے بعد خود دیکھیں گے ان شاء اللہ...... صرف ایک دن گپ شپ کی قربانی...... زیادہ سونے اور موبائل استعمال کرنے کی قربانی...... اور اتنا مفید عمل...... آج فجر سے لے کر مغرب تک تیس ہزار باران الفاظ سے استغفار اور توبہ کریں......

''اَسْتَغْفِرُ اللہ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ''

یہ زیادہ سے زیادہ ۴ تا ۵ گھنٹہ کا عمل ہے...... سبحان اللہ نامہ اعمال میں تیس ہزار توبہ استغفار...... ایک مجلس میں کریں تو سرخ موتی ہے ورنہ جیسے ممکن ہو...... باوضو کریں درمیان میں بات چیت نہ ہو تو اچھا ہے...... اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو آج یہ نعمت نصیب فرمائے اور شیطان کے حملے اور نفس کی سستی سے بچائے۔ آمین......

استغفار کا ایک مفید وظیفہ

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں لکھتے ہیں:

علقمہ رحمۃ اللہ علیہ اور اسود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا:

قرآن مجید میں دو آیتیں ایسی ہیں کہ جو بندہ (کوئی) گناہ کرے پھر ان آیات کو پڑھ کر استغفار کرے تو اس کا کوئی گناہ ایسا نہیں جسے بخش نہ دیا جائے (اور وہ دو آیات یہ ہیں)

① وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ

(آل عمران:۱۳۵)

ترجمہ: اور وہ لوگ جب کر بیٹھیں کوئی گناہ یا ظلم کریں اپنی جانوں پر تو یاد کریں اللہ تعالیٰ کو اور معافی مانگیں اپنے گناہوں کی۔

② وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

(النساء:۱۱۰)

ترجمہ: اور جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان کا نقصان کرے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہے تو اللہ تعالیٰ کو بڑی مغفرت والا اور بڑی رحمت والا پائے گا......(احیاء العلوم، کیمیائے سعادت)

اندھیروں سے نکلنے کا طریقہ

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو "توابین" میں شامل فرمائے...... بیشک اللہ تعالیٰ "توابین" سے محبت فرماتا ہے...... "توابین" یعنی زیادہ استغفار اور توبہ کرنے والے...... میرے پیارے بھائیو! کیا آپ شیطان کی کمر توڑنا چاہتے ہیں؟...... شیطان کہتا ہے میں نے لوگوں کو گناہوں سے ہلاک کیا...... اور لوگوں نے مجھے لا الہ الا اللہ اور استغفار سے ہلاک کر ڈالا...... کیا آپ اندھیروں سے نکلنا چاہتے

ہیں؟......نفس کے اندھیرے......گناہوں کے اندھیرے......ظلم کے اندھیرے...... بے بسی کے اندھیرے......تو پھر زیادہ استغفار کیجئے......وہ دیکھیں! سیّدنا یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں...... استغفار فرما رہے ہیں......اتنے سخت اندھیرے میں......مگر استغفار کی برکت......ان کو چاندیوں نظر آ رہا تھا جیسے وہ آسمان پر نہیں مچھلی کے پیٹ میں ہو......روشنی ہی روشنی......اور حضرت کی آواز پتا ہے کہاں تک جا رہی تھی؟......جی ہاں! عرش کے پاس موجود فرشتے صاف صاف سن رہے تھے......اور آپس میں کہہ رہے تھے کہ آواز تو جانی پہچانی لگتی ہے......اگر۔ مجاہدین میں استغفار آ گیا تو وہ طاقتور ہو جائیں گے......وہ طاقتور ہوں گے تو جہاد طاقت والا ہوگا......اور جب جہاد طاقتور ہوگا تو اسلام اور اُمت مسلمہ کو طاقت اور قوت ملے گی...... بھائیو! استغفار......استغفار......استغفار...... پوری توجہ اور شوق سے استغفار......

اسم اعظم کی تاثیر

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مچھلی والے (یعنی حضرت یونس علیہ السلام) کی دعاء جبکہ وہ مچھلی کے پیٹ میں دعاء کر رہے تھے یہ تھی:

''لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ''

ترجمہ ''یا اللہ! آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے آپ پاک ہیں بیشک میں قصور کرنے والوں میں سے ہوں''

جو مسلمان بھی اپنے کسی مقصد کے لئے یہ کلمات پڑھ کر دعاء کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعاء کو ضرور قبول فرمائیں گے۔ (الترمذی، ۳۵۰۵، کتاب الدعوات)

یہ روایت درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

① ......مسند احمد

۲......نسائی

۳......نوادرالاصول

۴......مستدرک حاکم

۵......طبری ابن جریر

۶......بزاز

۷......ابن مردویہ

۸......ابن ابی حاتم

۹......الشعب للبیہقی

معلوم ہوا کہ یہ آیت مبارکہ اسم اعظم کی تاثیر رکھتی ہے۔

"لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ"

قبولیت، شفاء اور مغفرت

تفسیر درمنثور میں بحوالہ مستدرک حاکم حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ......

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا اسم نہ بتادوں؟ وہ یہ ہے

"لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ"

جو بھی کوئی مسلمان چالیس بار اس کے ذریعے اپنے رب سے دعاء کرے گا پھر اس مرض میں مرجائے جس میں یہ دعاء کی اسے شہداء کا ثواب دیا جائے گا اور اگر اچھا ہو گیا (یعنی اگر اس کی دعاء قبول ہوئی اور اسے شفاء مل گئی) تو اس حالت میں اچھا ہو گا کہ اس کے گناہ بخشے جاچکے ہوں گے۔ (انوارالبیان، صفحہ/۱۶۱ ج:۶)

ہر مسلمان کے لئے

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ......

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مچھلی والے (یعنی حضرت یونس علیہ السلام) کی دعاء جب انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی دعاء یہ تھی......

"لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ"

جو مسلمان بھی اپنے کسی مقصد کے لئے ان کلمات کے ذریعہ دعاء مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعاء ضرور قبول فرمائیں گے۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور انہوں نے ایک اور سند سے اس روایت میں یہ الفاظ بھی ذکر فرمائے ہیں:

ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ دعاء حضرت یونس علیہ السلام کے لئے خاص تھی یا سب مؤمنین کے لئے عام ہے؟......تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں سنا"

فَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ (الانبیاء:۸۸)

ترجمہ: پس ہم نے یونس (علیہ السلام) کو غم سے نجات دی اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں...... (الترغیب والترہیب، صفحہ: ۳۲۰، ج/۲)

یعنی یہ دعاء اور اسکی تاثیر ہر مسلمان کے لئے ہے۔

والحمد للہ رب العالمین

"لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ"

مقبول اور مؤثر دعاء

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل فرماتے ہیں:

جب (اللہ تعالیٰ کے) نبی یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں ان کلمات سے دعاء کی:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

تو آپ کی دعاء عرش تک پہنچی...... فرشتوں نے عرض کیا یہ ایک کمزور اور جانی پہچانی آواز کسی اجنبی جگہ سے آرہی ہے...... اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کیا تم انہیں نہیں پہچانتے؟

فرشتوں نے عرض کیا اے ہمارے رب! یہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہ میرے بندے یونس ہیں...... فرشتوں نے عرض کیا وہی آپ کے بندے یونس جن کے مقبول اعمال مستجاب دعائیں ہمیشہ آپ تک پہنچتی ہیں...... اے ہمارے رب کیا آپ رحم نہیں فرماتے کہ وہ آسانی کے زمانے اعمال کرتے تھے تو آپ مصیبت کے وقت انہیں نجات عطا فرمائیں...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا...... کیوں نہیں...... پھر اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو حکم دیا تو اس نے آپ کو اگل دیا...... (ابن کثیر، روح المعانی)

حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں کتنے دن رہے؟ اسمیں کئی اقوال ہیں:

① ...... چالیس دن...... (سعید بن ابی الحسن البصری، ابن کثیر)

② ...... سات دن...... (عن جعفر الصادق رحمۃ اللہ علیہ، روح المعانی)

③ ...... تین دن...... (عن قتادہ رحمۃ اللہ علیہ، روح المعانی)

④ ...... صرف چند گھنٹے رہے مچھلی نے دن چڑھے نگلا اور شام کو اگل دیا...... (الشعبی، روح المعانی)

امام آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کا مشاہدہ

مشہور زمانہ تفسیر ''روح المعانی'' کے مصنف حضرت علامہ سیّد محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

میں نے الحمدللہ خود اس دعاء:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

کی تاثیر کا مشاہدہ کیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے ایک ولی مسافر نے مجھے اس دعاء کا حکم فرمایا...... اس وقت مجھ پر ایسی آزمائش آئی ہوئی تھی جسے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے...... (یعنی بہت سخت آزمائش اور تکلیف تھی جو اس دعاء کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے دور فرما دی) (تفسیر روح المعانی)

واخرج ابن ابی حاتم عن الحسن ان ذلک اسم اللہ تعالیٰ الاعظم واخرج ذالک الحاکم عن سعد مرفوعا وقد شاھدت اثر دعائہ وللہ تعالیٰ الحمد حین امرنی بذالک ... الخ

اُمت محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات

اُمت محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات ہیں...... اس اُمت میں شامل ہونے کا ٹکٹ

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ"

ہے...... اور نماز اور جہاد اس کلمے کی صداقت کی دلیل ہیں کہ...... واقعی ہم نے دل سے کلمہ پڑھا ہے...... ایک روایت میں تو یہاں تک آتا ہے کہ...... قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہنستے ہوئے تجلّی فرمائیں گے اور ارشاد ہوگا...... اے مسلمانو! میں نے تم میں سے ہر ایک کے بدلے جہنم میں اُس کی جگہ کسی یہودی یا نصرانی کو ڈال دیا ہے...... اللہ اکبر کبیرا...... یہ رحمت بھی اس اُمت کے افراد پر ہوگی...... ہاں مگر یہ بھی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ...... اس اُمت کے کئی افراد بھی اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں ڈالے جائیں گے...... جہاں سزا بھگت کر پھر وہ جنت میں آئیں گے...... یا اللہ! جہنم سے آپ کی پناہ...... اللہ، اللہ، اللہ...... رحمت یا اللہ، رحمت یا اللہ...... جہنم بہت شدید ہے، بہت سخت ہے...... بہت ہی مشکل ہے......

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ

ایک روایت میں آیا ہے:

جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملا کہ وہ دنیا میں کسی کو اللہ تعالیٰ کے برابر نہیں سمجھتا تھا...... پھر اگر اُس پر پہاڑوں کے برابر گناہ بھی ہوں گے تو اُسے بخش دیا جائے گا......(رواہ البیہقی)

اعلان کردو مسلمانو! لا الہ الا اللہ...... اللہ تعالیٰ جیسا کوئی بھی نہیں...... وہ اپنی ذات میں بھی ایک...... اپنی صفات میں بھی ایک...... اپنی اطاعت میں بھی ایک...... نہ کوئی اُس کا شریک...... نہ کوئی اُس کا مقابل اور نہ کوئی اُس کا ہمسر...... عبادت صرف اُسی کے لئے...... جینا مرنا صرف اُسی کے لئے...... قربانی صرف اُسی کے لئے...... صرف وہی مشکل کشا، صرف وہی حاجت روا...... ہم اُسی سے ڈرتے ہیں...... اُس جیسا ڈر کسی اور سے نہیں...... ہم اُسی سے محبت کرتے ہیں اُس جیسی محبت کسی اور سے نہیں...... ہمارا دل بھی اُسی کے لئے، ہماری جان بھی اُسی کے لئے...... اور وہ بہت رحیم ہے، بہت رحیم ہے...... بے حد رحیم ہے...... بہت مہربان......

میرے سامنے اپنے عظیم رب کی رحمت کو بیان کرنے والی بہت سی...... احادیث مبارکہ چمک رہی ہیں...... اللہ، اللہ، اللہ...... اور اُن سے بڑھ کر قرآن پاک کی بعض آیات جن میں بہت اُمید ہے...... اور رحمت کا کھلا پیغام...... اے مسلمانو! استغفار بہت بڑی نعمت ہے...... یہ انسان کو ادنیٰ درجے سے اٹھا کر اونچے درجے تک لے جاتا ہے...... اور گندے کاموں سے بچا کر اللہ تعالیٰ کے محبوب اعمال میں لگاتا ہے...... اور ناقص اعمال کو...... کامل اعمال میں بدلتا ہے......

اللہ تعالیٰ کی رحمت دل میں بٹھاؤ...... اور استغفار کی صبح، شام رات دن اور سحری کے وقت کثرت...... ان شاء اللہ اجتماعی، اور انفرادی مسائل بھی حل ہوں گے...... اور ہم اپنے عظیم رب کی رحمت کے بھی ان شاء اللہ مستحق بن جائیں گے......

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

دو ۲ امانیں

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے میرے اُوپر میری اُمت کے لئے دو امانیں اتاری ہیں

''وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ. وَمَا كَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ''(سورۃ الانفال،آیت:۳۳)

ترجمہ اور (اے پیغمبر) اللہ ایسا نہیں ہے کہ ان کو اس حالت میں عذاب دے جب آپ ان کے درمیان موجود ہو، اور اللہ اس حالت میں بھی ان کو عذاب دینے والا نہیں ہے جب وہ استغفار کرتے ہوں۔

جب میں چلا جاؤں گا تو قیامت تک کے لئے ان میں استغفار چھوڑ جاؤں گا (یعنی جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے عذاب نہیں آئے گا اور یہ قانون قیامت تک ہے) (ترمذی)

عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ''اَنْزَلَ اللهُ عَلَيَّ اَمَانَيْنِ لِاُمَّتِي {وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ ،وَمَا كَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ} فَاِذَا مَضَيْتُ تَرَكْتُ فِيهِمُ الْاِسْتِغْفَارَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ''

{رواه الترمذی فی تفسیر سورة الانفال برقم 3082، وقال هذا حديث غريب، و اسماعيل بن ابراهيم يضعف فی الحديث}

گناہوں کو مٹانے کا آلہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

استغفار گناہوں کو مٹانے کا آلہ ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

''اَلْاِسْتِغْفَارُ مِمْحَاةٌ لِلذُّنُوبِ''

(رواه الديلمی عن حذيفة كذا فی الكنز ۱/۲۴۱،وفی الجامع الصغير ،قال المناوی :وفيه عبيد بن كثير التمار قال الذهبی قال الازدی متروک عن عبيد الله بن خراش ضعفه الدار القطنی وغيره عن عمه العوام بن الحوشب)

استغفار ہر حال میں مفید ہے

جو آدمی استغفار دل سے کرتا ہو یعنی دل کی ندامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا رہتا ہو مگر توبہ کے اس مقام تک نہ پہنچا ہو کہ تمام گناہ چھوڑ دے...... وہ اپنے استغفار کو فضول نہ سمجھے...... یا جو شخص دل کی توجہ کے بغیر استغفار کرتا ہو ایسا استغفار بھی فائدے سے خالی نہیں...... استغفار ایک نیکی اور عبادت ہے...... نیکی اور عبادت کا ایک ایک ذرہ قیمتی ہے...... ارشاد فرمایا:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ

یعنی جس نے ذرہ بھر اچھائی اور نیکی کی وہ اسے دیکھ لے گا...... وہ چھوٹا سا ترازو یا کانٹا جس سے ''صراف'' سونا تولتے ہیں اس کے ایک پلڑے میں چاول کا ایک دانہ ڈالو تو جھک جاتا ہے...... اگر ایک چاول کے دانے سے نہ جھکے تو دوسرا دانہ ڈال دو...... یہی حال نیکی کا ہے کہ اس کا ایک ایک ذرہ میزان اعمال پر ضرور اثر ڈالتا ہے اور بہت سے گناہوں کے پلڑے کو ہلکا کر دیتا ہے...... پس آدمی کو چاہیے کہ کسی حال میں بھی تھوڑی سی خیر اور ذرہ بھر نیکی کو حقیر جان کر نہ چھوڑے...... اور نہ کسی گناہ کو چھوٹا سمجھ کر اس کا ارتکاب کرے...... جیسے سوت کاتنے والی ایک بے وقوف عورت یہ سوچ کر سوت کاتنا چھوڑ دے کہ میں تو ایک گھڑی میں صرف ایک دھاگہ بنا سکتی ہوں اس ایک دھاگے سے کون سا مال جمع ہو جائے گا یا کون سا کپڑا تیار ہوگا؟...... اس احمق کو یہ معلوم نہیں دنیا کے جتنے کپڑے ہیں سب ایک ایک تار ہی سے بنے ہیں اور تمام دنیا خود بھی باوجود اتنی وسعت کے ''ذرات'' ہی سے بنی ہے۔ استغفار کہنا بھی ''حسنہ'' (نیکی) میں داخل ہے کیونکہ زبان کو غفلت والے استغفار کے لئے ہلانا اس سے تو بہتر ہے کہ اس وقت کسی مسلمان کی غیبت یا فضول باتوں میں اسے حرکت دے...... (خلاصہ مضمون احیاء العلوم)

قوت کا راز

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے......

مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰہُ لَہٗ مِنْ کُلِّ ھَمٍّ فَرَجًا وَّمِنْ کُلِّ ضِیْقٍ مَخْرَجًا وَّرَزَقَہٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ......

یعنی جو استغفار کی ہمیشہ کثرت کرے اللہ تعالیٰ اسے ہر پریشانی سے نجات...... ہر مصیبت سے خلاصی اور بے گمان رزق عطا فرماتے ہیں...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تعجب ہے اس پر جو ہلاک ہو باوجود اسکے کہ اس کے پاس نجات ہو...... عرض کیا گیا نجات کیا ہے؟...... فرمایا: ''استغفار''

میرے بھائیو! استغفار نجات بھی ہے اور امان بھی...... کوئی حاجت، مصیبت، دنیا اور آخرت کی ایسی نہیں جس کا علاج استغفار نہ ہو...... آج ملک کا دینی طبقہ کمزور ہے...... پرویز گیا تو زرداری آیا وہ جائے گا تو نواز تیار...... دونوں جائیں تو عمران خان تیار...... اور سب جائیں تو فوجی جرنیل حاضر...... کیا ہماری قسمت میں ایک بھی ایسا حکمران نہیں جو پورے دین اسلام کو مانتا ہو اور مسلمانوں کا خیر خواہ ہو...... آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کا جانثار غلام ہو...... دراصل دینی طبقے کو گناہ کی کثرت، استغفار سے غفلت اور فخر بازی اور کم ہمتی نے کمزور کردیا ہے...... قرآن پاک سمجھاتا ہے کہ قوت کا راز استغفار اور توبہ میں ہے...... اگر آپ روزانہ ہزار تا دس ہزار بار استغفار نہیں کرسکتے تو چلیں اتنی بار کرلیں جتنے گناہ کیے ہیں...... یا اتنا وقت کرلیں جتنا وقت گناہوں میں صرف کیا ہے...... یا اتنی بار کرلیں جتنی بار رب کریم نے ہمارے گناہوں کے باوجود اپنی نعمتوں کی بوچھاڑ فرمائی ہے...... استغفار... استغفار... استغفار... توبہ...... آنسو...... استغفار......

مغفرت ایک عظیم نعمت

اللہ تعالیٰ میری اور آپ سب کی ''مغفرت'' فرمائے......

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

مغفرت بہت عظیم الشان نعمت ہے...... اندازہ لگائیں کہ جب قرآن مجید میں رسول پاک ﷺ کے لئے ''مغفرت'' کا اعلان کیا گیا تو آپ ﷺ بے حد خوش ہوئے...... یقیناً وہی مؤمن کامیاب ہے

جس کی ''مغفرت'' ہوجائے......اسی مغفرت اور معافی کو اللہ تعالیٰ سے مانگا جائے تو اسے ''استغفار'' کہتے ہیں......اللہ تعالیٰ جس قوم کو اپنے عذاب سے بچانا چاہتے ہیں اُسے ''استغفار'' کی توفیق اور موقع اور سمجھ عطاء فرما دیتے ہیں......حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کا واقعہ قرآن پاک میں موجود ہے......انسان کی دعاء اور عرش کے درمیان گناہوں کی وجہ سے جو رکاوٹیں اور پردے آجاتے ہیں......استغفار اُن سب پردوں اور رکاوٹوں کو دور کر دیتا ہے......

ہر پریشانی کا حل استغفار

① یہ ایک ڈاکٹر صاحب ہیں......ہسپتال کے پانچ ڈاکٹروں نے ان کے خلاف سازش کر کے ان کو نوکری سے نکلوا دیا......کہتے ہیں میں نے اس مسنون استغفار کا کثرت سے ورد کیا......

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

چند دن ہی میں نوکری بحال ہوگئی......اور حاسدوں کا ایسا بُرا حشر ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ......

② یہ ایک خوش نصیب جوڑا ہے......مگر بے اولاد......دنیا کے کئی ملکوں میں علاج کرایا مگر لاحاصل......پھر قرآن پاک کی وہ آیت سنی جس میں فرمایا گیا کہ استغفار کرو اللہ تعالیٰ تمہیں خوب مال و اولاد عطاء فرمائے گا......سب علاج بند اور استغفار شروع......اب ماشاء اللہ اُن کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں......

③ یہ ایک خاتون ہے......خاوند صبح شام گالیاں بکتا ہے، مارتا ہے......اور تذلیل کرتا ہے......اس مؤمنہ بندی نے استغفار کو اپنایا......ایک دن خاوند نے بہت مارا......یہ اُس کے جانے کے بعد استغفار کرتی رہی......بے حد غمزدہ اور زخمی دل کے ساتھ اپنے رب سے شکوہ نہیں معافی مانگتی رہی......اچانک دھماکہ ہوا اور گھر میں ایک جگہ سے کوئی ٹونا، تعویذ باہر نکل آیا......معلوم ہوا خطرناک جادو تھا......اُس کو گھر سے نکال دیا......شام کو خاوند آیا تو آتے ہی بیوی سے معافیاں مانگنے لگا......اور پھر وہ ایسا تبدیل ہوا کہ زندگی ہی بدل گئی......

۴ یہ ایک مسلمان بہن ہے...... چاہتی ہے کہ نیک، صالح، مجاہد...... اور اللہ پاک کا ولی خاوند ملے......
استغفار کا معمول بناتی ہے...... روزانہ پندرہ سو بار
اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ
اور اس کے علاوہ چھوٹے استغفار کی کثرت
اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ
اب ماشاء اللہ شادی شدہ ہے...... عالم، مجاہد اور محبت کرنے والا خاوند اُسے نصیب ہوا......

۵ ایک عورت کو کینسر ہوا...... استغفار کی کثرت کی، جب دوبارہ ٹیسٹ کرایا تو بیماری کا نام و نشان ہی نہیں تھا......

۶ ایک عورت کو شادی کے تیس سال بیت گئے...... اولاد نہیں...... کسی نے استغفار کا بتایا تو دن رات اُسی میں لگ گئی...... تیس سال بعد اللہ تعالیٰ نے اولاد عطاء فرمائی......

قصے اور واقعات بہت ہیں...... اور ان کو لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ قصوں سے عمل کی ترغیب ملتی ہے...... اور ان قصوں میں کوئی مبالغہ نہیں ہے...... کیونکہ ''استغفار'' پر بے شمار نعمتوں کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے...... اور اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں فرماتے...... غور سے دیکھئے قرآن پاک سورہ ھود آیت (۳) میں ارشاد باری تعالیٰ:

ترجمہ اور (اللہ تعالیٰ کا حکم) یہ (ہے) کہ تم اپنے ربّ سے استغفار کرو (یعنی مغفرت اور معافی مانگو) پھر اسی کی طرف رجوع کرو وہ تم کو ایک وقتِ مقرر (یعنی موت) تک (دنیا میں) خوش عیشی دے گا اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا (ہود:۳)

یعنی اصل اجر اور نعمتیں تو آخرت کی ہیں...... مگر دنیا میں بھی سکون، چین اور راحت اور طرح طرح کی نعمتیں عطاء فرمانے کا وعدہ ہے...... دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ میں نے کہا کہ اپنے ربّ سے ''استغفار'' کرو (یعنی معافی مانگو) وہ بڑا معاف کرنے والا ہے، وہ تم پر آسمان سے (موسلا دھار) بارش برسائے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا

اور تمہیں باغات عطاء فرمائے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری فرمائے گا (نوح:۱۰ تا ۱۲)

جامع استغفار نبوی

حضرت ابوموسیٰ اشعری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ دعاء مانگا کرتے تھے:

رَبِّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ كُلِّهٖ ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَايَایَ، وَعَمْدِیْ وَجَهْلِیْ وَ هَزْلِیْ وَكُلَّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ اے میرے پروردگار! میری خطا، نادانی، اور اپنے معاملے میں میرے تمام تر تجاوز کو بخش دیجئے اور ان گناہوں کو بھی جو آپ کو مجھ سے زیادہ معلوم ہیں...... یا اللہ! میری خطاؤں کو اور جان کر کئے ہوئے، اور نادانی میں کئے ہوئے، اور مذاق میں کیے ہوئے گناہوں کو معاف فرما اور ایسے ہر قسم کے گناہ جو میں نے کئے ہیں...... یا اللہ! میرے اگلے پچھلے تمام گناہوں کو معاف فرما اور وہ جو میں نے چھپ کر کئے ہیں اور وہ بھی جو میں نے علانیہ کیے ہیں۔ آپ ہی آگے کرنے والے ہیں اور آپ ہی پیچھے کرنے والے ہیں، اور آپ ہی ہر چیز پر قادر ہیں...... (بخاری، مسلم)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ "رَبِّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ كُلِّهٖ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَايَایَ الخ

(رواہ البخاری فی الدعوات باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت برقم ۶۳۹۸، ومسلم باب التعوذ من شر ما عمل، وابن ابی شیبۃ، واللفظ للبخاری)

استغفار ہر نعمت اور آسانی کی چابی ہے

آپ قرآنی آیات میں غور کریں تو معلوم ہوگا کہ......استغفار ہر نعمت اور آسانی کی چابی ہے...... اسی لئے قرآن پاک بار بار توبہ، استغفار کا حکم فرماتا ہے......اور ہمارے آقا و محسن حضرت محمد ﷺ ایک طرف تو معصوم ہونے کے باوجود خود بہت زیادہ استغفار کا اہتمام فرماتے تھے......ایک ایک مجلس میں سوسو بار صحابہ کرام نے آپ ﷺ کے استغفار کو سنا......اور دوسری طرف آپ نے اُمت کو اس کی بہت زیادہ تلقین فرمائی......آپ صرف مسنون دعاؤں کو ہی دیکھ لیں اکثر دعاؤں میں ''استغفار'' ملتا ہے......تھوڑی دیر پہلے میں وضو کر رہا تھا......وضو کی مسنون دعاء میں بھی استغفار تھا......پھر مسجد جانے لگا تو مسجد جاتے ہوئے راستے میں پڑھنے والی مسنون دعاء میں بھی استغفار تھا......نماز سے فارغ ہوئے تو مسنون عمل یاد آیا......اور وہ ہے تین بار استغفار...... ہمارے شفیق، رحیم اور کریم نبی ﷺ نے اتنا زیادہ استغفار سکھایا تو خود اندازہ لگالیں کہ اُمت کے لئے استغفار میں کتنے فائدے ہیں......

فرمان حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

اَلْعَجَبُ مِمَّنْ يَّهْلِكُ وَمَعَهُ النَّجَاةُ قِيْلَ وَمَاهِيَ قَالَ: ''اَلْاِسْتِغْفَارُ''

حیرت ہے اُس پر جو ہلاک ہوا حالانکہ اُس کے پاس نجات کا نسخہ موجود تھا......عرض کیا گیا نجات کا نسخہ کیا ہے......فرمایا: استغفار......

تمام ضروریات کا جامع استغفار

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے، آپ عصا پر ٹیک لگائے ہوئے تھے......جب ہم نے آپ کو دیکھا تو ہم کھڑے ہو گئے تو آپ نے یہ دعاء دی:

''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا، وَتَقَبَّلْ مِنَّا، وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ، وَاَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهٗ''

ترجمہ یا اللہ ہماری مغفرت فرما اور ہم سے راضی ہوجا اور ہمارے اعمال قبول فرما اور جہنم سے نجات عطاء فرما اور ہمارے تمام احوال درست فرما......

صحابی فرماتے ہیں گویا ہمیں اچھا لگا کہ آپ مزید ہمیں دعاء دیں......تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے آپ کے لیے تمام کاموں کو جمع نہیں کیا؟ (یعنی یہ دعاء تمام ضروری حاجات کی جامع ہے) (ابن ماجہ، احمد)

عن ابی امامة الباهلی رضی الله عنه قال: خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو متکئ علی عصاً۔ فلما رایناه قمنا، فَقَالَ: ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا الخ

(رواه ابن ماجة ۲۱۲۶۱ برقم ۳۸۳۶ طبع دار الکفر بیروت، والبیهقی فی شعب الایمان ۱۱۲۷۵ برقم ۸۵۳۸ طبع مکتبة الرشد الریاض، واحمد ۵۲۵۳ برقم ۲۲۱۸۱۔ طبع عالم الکتب بیروت)

مغفرت اور سیدھا راستہ

استغفار کے یہ الفاظ بھی حدیث میں وارد ہوئے ہیں......

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِيْ لِلسَّبِيْلِ الْاَقْوَمِ۔

ترجمہ یا اللہ مغفرت فرما، رحم کر، اور مجھے سیدھا راستہ دکھا۔ (احمد عن ام سلمۃ)

(اخرجه احمد ۶۳۱۵۔ رقم ۲۶۷۲۷، واخرجه ایضا عبد بن حمید صفحه ۴۴۴ رقم ۱۵۳۹، وابویعلی ۱۲۳۱۸ رقم ۶۸۹۳ قال الهیثمی (۱۰۱۷۴) رواه احمد وابویعلی باسنادین صحیحین)

کافی دعاء

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے......آدمی کی دعاء کے

لیے یہ کافی ہے کہ وہ یوں کہے:

''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَدْخِلْنِیَ الْجَنَّةَ''

دعاء کا ترجمہ یا اللہ میری مغفرت فرما، میرے اوپر رحم فرما' اور مجھے جنت میں داخل فرما......

(طبرانی' مجمع الزوائد)

عن السائب بن یزید رضی اللہ عنہ: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول: بحسب امرئ یدعوا ان یقول: اللّٰھم اغفرلی وارحمنی وادخلنی الجنہ۔

(رواہ الطبرانی، ورجالہ رجال الصحیح غیر ابن لھیعۃ وھو حسن الحدیث کذا قال الھیثمی فی مجمع الزوائدبرقم ۱۷۴۰۵ طبع دارلفکر بیروت)

دنیا آخرت کی ہر خیر و بھلائی

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ میں تمہیں پانچ ہزار بکریاں دوں، یا پانچ ایسے کلمے سکھاؤں جس میں تمہارے لئے دین، دنیا کی خیر ہو۔ تم یہ کہو......

''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ، وَ وَسِّعْ لِیْ خُلُقِیْ، وَ طَیِّبْ لِیْ کَسْبِیْ، وَ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ، وَلَا تُذْهِبْ طَلَبِیْ اِلٰی شَیْءٍ صَرَفْتَهٗ عَنِّیْ''

دعاء کا ترجمہ یا اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے، میرے اخلاق میں وسعت عطا فرما، میری کمائی کو پاک بنادے، جو کچھ آپ نے مجھ کو عطا فرمایا ہے اس پر مجھ کو قناعت عطا فرما دیجیے، اور میری ہمت ان چیزوں میں نہ لگا جو آپ نے مجھ سے پھیر لی ہیں......(یعنی جو چیزیں میری قسمت میں نہیں ہیں ان کی فکر، تلاش اور طلب میں مجھے نہ لگایئے) (ابن نجار)

عن علی رضی اللہ عنہ مرفوعا قال: اعطیك خمسة الاف شاة او اعلمك خمس کلمات فیھا صلاح دینك ودنیاك۔ قل "اللھم اغفرلی ذنبی، الخ

(رواہ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ، کذافی کنز العمال برقم ۳۸۳۴، وبرقم ۵۰۶۱، وبرقم ۷۱۴۶)

دعاء جبریل علیہ السلام

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: میں آپ کو وہ چیز نہ سکھاؤں جو مجھے جبریل علیہ السلام نے سکھائی ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمایئے: فرمایا: یوں کہو......

''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَئِیْ وَعَمْدِیْ، وَھَزْلِیْ وَجِدِّیْ، وَلَا تَحْرِمْنِیْ بَرَکَۃَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ، وَلَا تَفْتِنِّیْ فِیْ مَا حَرَمْتَنِیْ''

دعاء کا ترجمہ یا اللہ میری خطا اور قصد اور مذاق اور سنجیدگی (میں کیے گیے گناہوں کو) معاف فرما، اور مجھے اس چیز کی برکت سے محروم نہ فرما جو آپ نے مجھے عطا کی ہیں، اور ان چیزوں کی آزمائش میں نہ ڈال جو آپ نے میری قسمت میں نہیں لکھیں...... (معجم اوسط، طبرانی)

عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ علیہ و سلم: الا اعلمك ما علمنی جبریل قلت: بلی یا رسول اللہ۔ قال قل: (اللھم اغفر لی الخ

(رواہ الطبرانی فی الاوسط ۷۱۴۴ برقم ۷۱۱۰ طبع دار الحرمین)

حضرت لقمان علیہ السلام کی نصیحت

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا:

اے میرے پیارے بیٹے! اپنی زبان کو ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ'' کا عادی بناؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بعض اوقات ایسے ہیں جن میں وہ کسی سائل کی دعاء رد نہیں فرماتے...... دیکھیں ''مغفرت'' کتنی ضروری چیز ہے کہ ہر وقت مانگتے رہنے کا حکم فرمایا...... قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! یہ قرآن پاک تمہاری بیماری بھی بتاتا ہے اور اُس کا علاج بھی...... پس تمہاری بیماری ''گناہ'' ہیں اور تمہاری دوا ''استغفار'' ہے...... ابوالمنہال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قبر میں کسی بندے کے لئے استغفار سے زیادہ

محبوب ساتھی اور کوئی نہیں ہوگا...... علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ ہم تسبیح زیادہ کریں یا استغفار...... فرمایا اگر کپڑے پاک صاف ہوں تو خوشبو اچھی ہوتی ہے...... اور اگر میلے کچیلے اور گندے ہوں تو صابن اچھا ہوتا ہے...... اور ہم لوگ تو اکثر میلے کچیلے ہی رہتے ہیں...... یعنی تسبیح خوشبو کی طرح ہے...... اور استغفار صابن کی طرح...... دراصل استغفار...... پاکی اور طہارت کی وہ موسلا دھار بارش ہے...... جو انسان کو اندر باہر سے پاک کر دیتی ہے...... سب سے بڑی پاکی تو یہ ہے کہ نامہ اعمال پاک ہو جاتا ہے...... یہی نامۂ اعمال کسی کو دائیں ہاتھ میں اور کسی کو بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا...... ایک فلم دیکھنے میں نامۂ اعمال کتنا سیاہ ہوتا ہے؟...... جھوٹ بولنے سے نامۂ اعمال کتنا کالا ہوتا ہے؟...... زیادہ بولنے والے تو نان سٹاپ بولتے ہیں...... فرائض میں کوتاہی...... اور بدنظری...... حرام خوری اور خیانت...... کس کس گناہ نے آج اُمت کو گھیرا ہوا ہے، فہرست لکھی جائے تو پوری کتاب بن جائے...... اس کے مقابلے میں توبہ کتنی ہے؟ اور استغفار کتنا ہے؟...... گناہ دراصل اُس چربی کی طرح ہیں جو دل کی شریانوں میں جم جاتی ہے تو ہارٹ اٹیک ہو جاتا ہے...... گناہ اُس جالے کی طرح ہیں جو موتیا بن کر آنکھوں پر آ جاتا ہے تو آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں...... گناہ اُس کچرے کی طرح ہیں جو پانی کے پائپ میں پھنس جائے تو پانی رک جاتا ہے...... گناہ اس میل کچیل کی طرح ہیں جو کسی جگہ جمع ہو جائے تو کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں...... گناہ اُس زنگ کی طرح ہیں جو بڑی بڑی کارآمد مشینوں کو بیکار کر دیتا ہے...... اور گناہ اُس زہر کی طرح ہے جو خون یا کسی عضو پر آ جائے تو کینسر ہو جاتا ہے...... اور ''استغفار'' ان سب کا علاج ہے...... ہمارے گناہوں نے اُن غیر مرئی پائپوں، لائنوں اور راستوں کو بند کر رکھا ہے جن سے رحمت، سکون، قوت اور رزق حلال اترتا ہے...... اور جن سے گزر کر ہماری دعائیں اوپر عرش تک جاتی ہیں......

استغفار کے واقعات

ایک خاتون نے اپنا واقعہ لکھا ہے...... وہ تیس سال کی عمر میں بیوہ ہوگئی اور ساتھ پانچ بچے...... نہ

رہنے کی معقول جگہ اور نہ کھانے پینے کا کوئی مستقل انتظام...... پانچ بچے اور اکیلی بیوہ عورت...... غم اور پریشانی کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے...... اضطراب اور قلق کے انہی ایام میں انہوں نے ریڈیو پر یہ حدیث شریف سنی......

مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰہُ لَہٗ مِنْ کُلِّ ھَمٍّ فَرَجًا وَّ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ مَخْرَجًا وَّرَزَقَہٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ (مسند احمد)

رسول اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو استغفار کو لازم پکڑے...... یعنی ہمیشہ کثرت سے کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے ہر پریشانی سے نجات اور ہر مصیبت سے خلاصی عطاء فرماتے ہیں اور اُسے بے گمان رزق دیتے ہیں......

وہ ایمان والی بندی تھی...... کہنے لگی بس سارے مسئلے حل ہو گئے...... اُس نے خود بھی اور اپنے بڑے بچوں کو صبح شام استغفار پر لگا دیا...... رات دن استغفار، ہزاروں بار استغفار...... ابھی چھ ماہ گزرے تھے کہ...... کسی جدّی پشتی جائیداد کے کاغذات مل گئے...... دیکھتے ہی دیکھتے اپنا ذاتی گھر مل گیا، ساتھ لاکھوں کروڑوں روپے...... اور ہر آسودگی...... سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کو معافی مانگنے والے بہت محبوب ہیں...... وہ انہیں کسی دوسرے کا محتاج نہیں فرماتا...... اُس اللہ تعالیٰ کی بندی نے شکر کیا...... اور استغفار کو جاری رکھا اور بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم اور حفظ میں لگا دیا......

چند سال پہلے ایک بزرگ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا...... وہ سخت شرائط والے ''ولی'' تھے...... بعض اللہ والے بہت نرم ہوتے ہیں اور بعض کچھ سخت...... دونوں طرح کے بزرگوں سے مخلوق کو فائدہ پہنچتا ہے...... ہمارے آقا ﷺ کی حدیث میں جن چیزوں کو ''شفاء'' فرمایا گیا ہے...... ان میں ''شہد'' بھی ہے اور ''حجامہ'' بھی...... دونوں میں اللہ تعالیٰ نے شفاء رکھی ہے...... بس اسی طرح اللہ تعالیٰ کے مقبول اولیاء ہوتے ہیں...... کوئی شہد یعنی نرمی سے علاج کرتا ہے اور کوئی حجامہ یعنی سختی سے...... وہ بزرگ سخت تھے...... اکثر بیعت کے لئے آنے والوں سے بیعت منظور نہیں فرماتے تھے...... اور اگر کسی پر نرمی کرتے تو فرماتے تین دن روزے رکھو اور ان تین دنوں میں سوا لاکھ بار استغفار پورا کرو......

سبحان اللہ! استغفار کی کثرت کے عجیب ثمرات ظاہر ہوتے...... کسی کو رسول اقدس ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی تو کسی کو کوئی اور فوری نعمت ملتی...... قاضی ابوعلی الحسن التنوخی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب لکھی ہے...... ''کتاب الفرج بعد الشدّۃ''...... یعنی سخت حالات کے بعد کشادگی اور راحت...... یہ مختصر مگر بہت مفید اور مؤثر کتاب ہے...... اُس میں وہ اپنا واقعہ لکھتے ہیں کہ مجھے دشمنوں نے قید کر لیا اور اُن کا ارادہ مجھے قتل کرنے کا تھا...... میں نے قید کے ان ایام میں حضرت یونس علیہ السلام کی دعاء بہت کثرت سے پڑھی...... اس دعاء میں توحید بھی ہے، تسبیح بھی ہے اور استغفار بھی......

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

فرمایا کہ صرف نو ۹ دن کے مسلسل ورد کی برکت سے مجھے ایسی سخت قید سے خلاصی مل گئی......

ایک عرب نوجوان نے اپنا واقعہ لکھا ہے...... اور اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی ہے کہ میں جو کچھ لکھ رہا ہوں وہ سچ ہے...... ''میں ایک غریب اور پریشان حال شخص تھا...... کوڑی کوڑی کا محتاج...... کسی طرح سعودیہ گیا کہ کچھ کما سکوں مگر وہاں گرفتار ہو گیا...... مجھے معلوم تھا کہ سعودیہ میں گرفتار ہونے والا اگرچہ بے گناہ ہو تب بھی اُسے چھوٹتے چھوٹتے سال دو سال لگ ہی جاتے ہیں...... میں نے ''استغفار'' کا معمول اپنایا...... رات دن استغفار...... روزانہ ہزاروں بار استغفار...... تب صرف چوراسی (۸۴) دن بعد میں چھوٹ گیا...... اور اگلے دن کسی نے مجھے ساٹھ ہزار ریال ہدیہ کر دیئے...... اور پھر حالات مستقل بہتری کی طرف بڑھتے گئے''...... یہ بالکل سچے واقعات ہیں اور یہ اُس سمندر کے چند قطرے ہیں...... جو استغفار میں پوشیدہ ہے......

استغفار کی برکت کا ایک عجیب واقعہ

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ایک بار سفر میں تھے...... عراق کے کسی دور دراز گاؤں میں...... رات آپڑی نہ کوئی تعارف تھا اور نہ ٹھکانہ...... ارادہ فرمایا کہ مسجد میں رات گزاریں گے...... مسجد گئے تو چوکیدار نے داخل ہونے سے منع کر دیا...... اُسے بہت سمجھایا مگر وہ ضد کا پکا کسی طرح نہ مانا......

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں پھر اسی جگہ سو جاتا ہوں، مسجد کے باہر فرش...... اُسی پر لیٹ گئے، مگر چوکیدار پیچھے پڑا تھا وہ آپ کے پاؤں پکڑ کر گھسیٹ کر مسجد سے دور کر رہا تھا...... ایک نانبائی (روٹی پکانے، بیچنے والے) نے یہ منظر دیکھا تو امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے گذارش کر کے اُن کو اپنے گھر رات گزارنے کے لئے لے گیا...... اور آپ کا بہت اکرام کیا...... پھر وہ آٹا گوندھنے باہر نکلا...... امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا اور سنا کہ وہ چلتے، پھرتے، آٹا گوندھتے مسلسل ''استغفار'' کر رہا ہے...... صبح اُس سے پوچھا تو کہنے لگا جی! یہ میرا مستقل معمول ہے...... فرمایا اس کا کوئی ظاہری فائدہ اور ثمرہ بھی دیکھا...... کہنے لگا جی ہاں! جو دعاء بھی کرتا ہوں قبول ہو جاتی ہے...... اب تک صرف ایک دعاء قبول نہیں ہوئی...... پوچھا کونسی؟...... کہنے لگا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی دعاء...... فرمایا: میں احمد بن حنبل ہوں، تمہاری یہ دعاء بھی قبول ہوئی...... اور مجھے گھسیٹ کر تمہارے پاس لایا گیا......

استغفار کی دوا کیوں نہیں استعمال کرتی؟

استغفار کے فضائل، فوائد...... اور اثرات بہت ہی عجیب ہیں...... مگر عام طور پر لوگوں کی اس طرف توجہ نہیں ہوتی...... یہ بھی گناہوں کی ایک نحوست ہے کہ استغفار کے اتنے بڑے بڑے فائدے قرآن وسنت میں پڑھ کر بھی...... لوگ ''استغفار'' کو اختیار نہیں کرتے...... قرآن مجید میں توبہ اور استغفار کے جو فضائل اور فوائد بیان ہوئے ہیں ان پر پوری کتابیں لکھی جا سکتی ہیں...... چند دن پہلے ایک عرب عالمہ کی ایک عبارت نظروں سے گزری...... اُنہیں اللہ تعالیٰ نے استغفار کی بڑی بڑی برکتیں اور فوائد نصیب فرمائے...... وہ لکھتی ہیں...... اے غموں، مصیبتوں اور پریشانیوں میں جلنے والی مسلمان بہن...... اے رو رو کر خود کو ہلاک کرنے والی بہن...... اے آزمائشوں، ناقدریوں اور تکلیفوں میں پسی ہوئی بہن...... استغفار کی دوا کیوں نہیں استعمال کرتی...... یہ ہر زخم کا مرہم اور ہر پریشانی، غم، فکر اور مصیبت کا علاج ہے...... یقیناً یہ تمام باتیں سچ ہیں اور استغفار کے فوائد کی محض ایک جھلک ہے...... ورنہ جو بار بار معافی مانگ کر اپنے رب کو راضی کر لے اُسے دنیا اور آخرت کی کونسی چیز ہے جو نہیں ملے گی......

استغفار کے فوائد ہر طبقے کے لئے

ایک بات اچھی طرح دل اور دماغ میں بٹھالیں کہ...... توبہ، استغفار بہت ہی بڑی اور عظیم نعمت ہے...... مگر افسوس کہ...... ہم اس نعمت سے غافل...... اور اس کے ثمرات سے محروم ہیں...... یقین کریں کہ...... اگر مجاہدین میں توبہ، استغفار کی کثرت آجائے تو تمام محاذوں پر اُن کی طاقت بے پناہ بڑھ جائے...... اور دشمنوں کو بھاگنے کا راستہ نہ ملے...... یقین کریں کہ...... اگر علماء کرام میں کثرت سے توبہ، استغفار کا عمل جاری ہوجائے تو اُن کے علوم میں بے پناہ برکت ہوجائے...... اور اُن کے قلم اور زبانوں پر وہ نصرت نازل ہو جو اسلاف پر نازل ہوئی...... اللہ تعالیٰ تو وہی ہے...... جو پہلے تھا...... وہ اوّل بھی ہے اور آخر بھی...... ظاہر بھی ہے اور باطن بھی...... اسلاف کا ''اللہ'' بھی وہی...... اور اب موجودہ لوگوں کا ''اللہ'' بھی وہی......

آپ یقین کریں کہ...... اگر امت مسلمہ کی عورتوں میں استغفار اور توبہ کی کثرت ہوجائے تو زمین پر اسلام کے غلبے کا راستہ ہموار ہوجائے...... عورتیں جب صدقہ اور استغفار کی کثرت کرتی ہیں تو وہ جہنم کے راستے اور کاموں سے ہٹ کر جنت کی راہوں اور کاموں پر آجاتی ہیں...... تب وہ دین محمد ﷺ کے لئے ''انصار'' بناتی ہیں...... میرے آقا ﷺ نے عورتوں کو حکم فرمایا کہ...... صدقہ اور استغفار کی کثرت کریں......

آپ یقین کریں کہ...... اگر مصیبت زدہ، بیمار، پریشان حال، مقروض اور بدحال مسلمانوں میں...... کثرت سے توبہ، استغفار آجائے تو ان کی حالت تیزی سے درست ہوجائے...... اور وہ ایسی تبدیلی دیکھیں کہ ان کی اپنی آنکھیں بھی اعتبار نہ کریں...... آپ یقین کریں کہ...... ان باتوں میں کوئی مبالغہ یا لفاظی نہیں...... بلکہ قرآن پاک کی آیات اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ...... اس سے بڑھ کر توبہ، استغفار کے فوائد، خواص...... اور اثرات بیان فرماتی ہیں......

اس لیے جو کچھ عرض کیا گیا وہ مبالغہ تو کیا...... محض ناقص ترجمانی ہے......

آپ صرف چالیس دن...... پوری توجہ، اخلاص اور کثرت کے ساتھ توبہ، استغفار کا روزانہ ہزاروں بار اہتمام کریں...... تب آپ سسکیاں بھریں گے کہ...... ماضی میں اس نعمت کی محرومی سے ہم نے معلوم نہیں کیا کچھ کھودیا......

عیدالاضحیٰ کے بعد سے ''مکتوبات'' کی صورت میں الحمدللہ...... استغفار کی مہم چلی...... اب ہزاروں لاکھوں افراد...... الحمدللہ روزانہ ہزاروں بار استغفار کر رہے ہیں...... اور ظاہری نتائج ماشاء اللہ حیران کن ہیں...... اور اصل تو جو کچھ ملنا ہے...... آخرت میں ملنا ہے......

رزق میں وسعت کا طریقہ

ہمارے بہت سے مسلمان بھائی اور بہنیں رزق میں وسعت کا وظیفہ پوچھتے ہیں...... بہت سے لوگ مقروض ہیں...... اور بہت سے مہنگائی کی وجہ سے پریشان...... بندہ ایسے خطوط کے جواب میں ہر ایک کے مناسب حال جو وظیفہ یا عمل سمجھ میں آتا ہے عرض کر دیتا ہے...... الحمدللہ بہت سے افراد کو اللہ تعالیٰ نے فائدہ بھی پہنچایا ہے...... اور بعض کو یہ نقصان بھی پہنچا کہ وہ زیادہ مالدار ہونے کے بعد بگڑ گئے...... انبیاء علیہم السلام میں سے حضرت داؤد علیہ السلام خود بادشاہ اور حکمران بھی تھے مگر آپ ایسی مالداری سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے جو سرکش کر دے...... آپ کی دعاؤں میں یہ تین دعائیں بھی مذکور ہیں:

① اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ فَقْرٍ يُّنْسِيْنِي

ترجمہ یا اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ہر ایسی غریبی اور فقر سے جو مجھے اپنا آپ بھلا دے......

② اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ غِنًى يُّطْغِيْنِي

ترجمہ: یا اللہ میں آپ کی پناہ پکڑتا ہوں ہر ایسی مالداری سے جو مجھے سرکش کر دے

③ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ يُّخْزِيْنِي

ترجمہ یا اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں ہر ایسے کام سے جو مجھے رسوا کردے......

خیر اپنی اپنی قسمت...... اللہ تعالیٰ میری اور آپ سب کی قسمت اچھی بنائے...... آج ایک ایسا وظیفہ عرض کررہا ہوں کہ جو بھی...... اخلاص اور توجہ کے ساتھ کرے گا اُسے ان شاء اللہ اور بہت سے فوائد کے ساتھ ساتھ یہ فائدہ بھی پہنچے گا کہ مالی تنگی ختم ہوجائے گی...... اور ان شاء اللہ رزق کی فراوانی ہوجائے گی...... یہ ایک ایسا عمل اور وظیفہ ہے کہ جس کے فضائل قرآن پاک میں بھی آئے ہیں...... اور احادیث شریف میں بھی...... اور اس عمل کی برکت سے رزق کی تنگی دور ہونے کا پکّا وعدہ ہے...... اور بڑی بات یہ ہے کہ یہ وظیفہ خود حضرت آقا مدنی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے......

حافظ اسماعیل بن فضل الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ ایک دیہاتی شخص خلیفہ منصور عباسی کے پاس آیا اور اُس نے امداد مانگی، خلیفہ منصور نے کہا میں تمہیں مال تو نہیں دیتا البتہ ایک حدیث سناتا ہوں...... مجھے یہ حدیث میرے والد نے اپنے والد سے اور اُن کے والد نے اپنے دادا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی پورا سال روزانہ ایک ہزار بار اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے گا، وہ سال ختم ہونے سے پہلے غنی ہوجائے گا...... یہ سن کر اُس دیہاتی نے یہ عمل شروع کردیا...... جب سال کا اختتام ہونے والا تھا تو ایک دن شدید بارش ہوئی جس میں اولے بھی برس رہے تھے...... وہ اعرابی (یعنی دیہاتی) پناہ لینے کے لئے ایک کنیسے میں جا گھسا...... اچانک اس کے سامنے کی زمین پھٹی تو وہاں ایک مٹکا تھا جس میں چھتیس ہزار درہم کا خطیر مال موجود تھا...... یہ معاملہ منصور عباسی تک پہنچا...... وہ مدفون خزانوں سے پانچواں حصہ وصول کرتا تھا...... مگر اُس نے وہ بھی اس اعرابی کو معاف کردیا......

یہ ہے وہ وظیفہ جس کی تائید قرآن پاک کی کئی آیات اور کئی احادیث سے ہوتی ہے...... اُن سب آیات اور احادیث کو لکھوں تو مستقل ایک بڑے مضمون کی صورت بن جائے...... اس لئے آج صرف ایک حدیث پاک پر اکتفا کرتے ہیں......

ابوداؤد، ابن ماجہ اور مسند احمد کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰہُ لَہٗ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ کُلِّ ھَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَہٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ

ترجمہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو استغفار کو لازم پکڑ لے تو اللہ تعالیٰ اُسے ہر تنگی اور مشکل سے نکلنے کا راستہ عطاء فرمائے گا اور اُسے ہر پریشانی سے نجات عطاء فرمائے گا اور اُسے ایسے راستوں سے رزق دے گا کہ جن کا اسے گمان بھی نہیں ہوگا......(مسند احمد)

اس حدیث شریف میں تین انعامات کا تذکرہ ہے......جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایسے طریقے سے رزق ملے گا جو اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوگا......استغفار کہتے ہیں......گناہوں پر ندامت اور شرمندگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے کو......اب آپ پوچھیں گے کہ......ہم کونسا استغفار پڑھیں...... بات یہ ہے کہ صرف پڑھنا نہیں...... بلکہ استغفار کرنا ہے...... باقی استغفار کے کئی الفاظ ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ نے ہمیں سکھائے ہیں......ان میں سے کوئی بھی پڑھ لیا کریں......

کشادگی، اطمینان اور بے گمان رزق

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ’’جو شخص استغفار کو لازم پکڑے (یعنی استغفار کو اپنا ہمیشہ کا معمول بنالے) اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے راستہ نکال لیں گے اور اس کی ہر فکر اور پریشانی کو دلی اطمینان سے بدل دیں گے اور ان طریقوں سے رزق دیں گے جہاں سے اس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوگا‘‘ (ابوداود، ابن ماجہ، طبرانی، حاکم)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰہُ لَہٗ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ مَخْرَجًا، وَمِنْ کُلِّ ھَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَہٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ"

{اخرجہ ابوداود قبل کتاب الزکاۃ بسبعۃ ابواب (باب فی الاستغفار) رقم ۱۵۱۳، وابن ماجہ فی الادب (باب الاستغفار) برقم ۳۸۱۹، والطبرانی فی الکبیر والاوسط، والبیھقی فی السنن

(کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب مایستحب من کثرۃ الاستغفار فی خطبۃ الاستسقاء) برقم ۲۴۱۲، واحمد فی مسند ابن عباس، والحاکم، والنسائی فی الکبری۔۔}

استغفار کا ایک مجرّب وظیفہ

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو کوئی روزانہ نماز فجر کے بعد تین مرتبہ ان الفاظ کے ساتھ استغفار کرے...... تو اسے تین فائدے...... ان شاء اللہ نصیب ہوتے ہیں......

① علم کی فہم اور سمجھ......

② مال کی کثرت......

③ رزق میں وسعت......

استغفار کے الفاظ یہ ہیں:

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيْمَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا مِنْ جَمِيْعِ جُرْمِىْ وَاِسْرَافِىْ عَلٰى نَفْسِىْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اس کا ترجمہ کسی عالم سے پوچھ لیں اور معمولات کا حصہ بنالیں...... اوپر کے تین فائدے شائد آپ کو کھٹکے ہوں کہ...... مال کی کثرت اور رزق میں وسعت تو ایک ہی بات ہوئی...... نہیں جناب! ایک بات نہیں...... دونوں الگ الگ ہیں...... رزق کا معنیٰ وسیع ہے، انسان کے فائدے کے لئے اللہ تعالیٰ نے طرح طرح کے ''رزق'' اتارے ہیں...... اولاد بھی رزق ہے، نیک اعمال کی توفیق بھی رزق ہے...... اور مال بھی رزق ہے...... مگر ہر مال انسان کا رزق نہیں بنتا...... بہت سا مال انسان کو ملتا ہے اور وہ ضائع ہو جاتا ہے...... بہت سا مال انسان کا رزق تو دور کی بات الٹا وبال بن جاتا ہے...... اور بہت سا مال انسان کے کسی کام نہیں آتا بلکہ وہ اپنی یہ ساری محنت اور دولت چھوڑ کر مر جاتا ہے...... نہ خود اس سے کوئی فائدہ اٹھاتا ہے...... اور نہ اپنی زندگی میں اور کسی کو اس سے فائدہ اٹھانے دیتا ہے بس کالے سانپ کی طرح اس مال پر کنڈلی جما کر...... بیٹھا رہتا ہے...... اللہ تعالیٰ ایسی حالت سے حفاظت فرمائے......

حضرات تبع تابعین میں سے ایک بڑے بزرگ گزرے ہیں...... حضرت احمد بن الحواری رحمۃ اللہ علیہ...... وہ فرماتے ہیں:

''دنیا گندگی کا ڈھیر اور کتوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے اور وہ آدمی تو کتوں سے بھی کم درجہ کا ہے جو ہر وقت اس دنیا پر گرا رہتا ہے اس لئے کہ کتا تو گندگی کے ڈھیر سے اپنی ضرورت پوری کر کے واپس لوٹ جاتا ہے لیکن دنیا سے محبت کرنے والا ہر وقت اس سے چمٹا رہتا ہے اور کسی حال میں بھی اس کو نہیں چھوڑتا'' (کشف المحجوب)

اب آپ پوچھیں گے کہ پھر ایسا وظیفہ کیوں لکھا جس سے مال میں کثرت ہوتی ہے؟...... جواب یہ ہے کہ حقیقی مؤمن کے لئے زیادہ مال بڑی نعمت ہے...... اُس کے مال سے دین کو فائدہ پہنچتا ہے اور دکھی انسانیت سکون پاتی ہے...... اُس کے مال سے محاذوں کا جہاد گرم ہوتا ہے...... اسیران اسلام کو رہائی ملتی ہے...... شہداء کے خوش قسمت بچوں کی کفالت ہوتی ہے...... جہادی گھوڑے اور اسلحہ کی کثرت ہوتی ہے ...... غریبوں، یتیموں اور مسکینوں کی مدد ہوتی ہے...... مساجد پر مساجد تعمیر ہوتی ہیں...... بھوکے کھانا کھاتے ہیں، پیاسے پانی پیتے ہیں...... مقروضوں کے قرض اتارے جاتے ہیں، علم دین اور خدمت خلق کے ادارے قائم ہوتے ہیں...... اور خیر کے چشمے پھوٹتے ہیں......

استغفار کے ساتھ وسعت رزق کی دعائیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری۔ رات کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے پھر ایک طویل قصہ ذکر فرمایا اس کا ایک حصہ یہ ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع کیا پس میں نے آپ کو دیکھا کہ رکوع میں یہ دعاء پڑھ رہے ہیں...... ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ''

پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا۔ پھر اللہ کی حمد کی جس قدر چاہی...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ کیا۔ اور آپ سجدے میں یہ دعاء پڑھ رہے تھے

''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی''

پھر آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا۔ آپ ﷺ سجدوں کے درمیان یہ دعاء پڑھ رہے تھے......

''رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاهْدِنِیْ''

دعاء کا ترجمہ: اے میرے رب! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما میری بگڑی بنا اور مجھے اونچی شان عطا فرما مجھے رزق عطا فرما اور مجھے ہدایت دے۔ (مسند احمد)

عن ابن عباس رضی الله عنه قال : بت عند خالتی میمونة قال : فانتبه رسول الله صلی الله علیه وسلم الخ

(رواه احمد من حدیث ابن عباس، وروی نحوه الحاکم والبیهقی فی السنن)

استغفار پر مشتمل جامع دعاء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کیا! یا رسول اللہ! میں نے رات کو آپ کی دعاء سنی تو دعاء کا جو حصہ مجھ تک پہنچا وہ یہ تھا کہ آپ فرما رہے ہیں......

''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ''

دعاء کا ترجمہ یا اللہ! میرے گناہ کو معاف فرما اور میرے رزق میں وسعت دے اور جو کچھ آپ نے مجھے دیا ہے اس میں میرے لئے برکت ڈال دے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ ان دعاؤں نے کچھ چھوڑا؟ (ترمذی)

فائدہ یعنی یہ ایک جامع دعاء ہے اس میں تمام انسانی ضرورتیں سما گئی ہیں۔

عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رجلا قال؛ یا رسول الله! سمعت دعاءك اللیلة فکان الذی وصل الی منه انك تقول : اللهم اغفرلی ذنبی ووسع لی فی داری وبارك لی فیما رزقتنی : قال : فهل تراهن ترکن شیئا

(رواه الترمذی فی کتاب الدعوات فی باب بلا ترجمة)

نومسلموں کے لئے

حضرت ابو مالک اشجعی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو نماز سکھاتے اور حکم دیتے کہ یہ دعاء پڑھا کرے:

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ"

دعاء کا ترجمہ یا اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما۔ (صحیح مسلم)

عن ابی مالك الاشجعی عن ابيه رضی الله عنه قال: كان الرجل اذا اسلم علمه النبی صلی الله عليه وسلم الصلاة ثم امره ان يدعو بهولاء الكلمات: اللهم اغفرلی وارحمنی واهدنی وعافنی وارزقنی۔

(رواه مسلم فی كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء وابن ماجة وغيرهما)

وضو کے بعد استغفار

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ کو یہ دعاء پڑھتے ہوئے سنا......

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ"

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میں نے آپ کو یہ دعاء پڑھتے سنا:

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ"

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ ان دعاؤں نے کچھ چھوڑا؟ (یعنی ہر چیز اس میں آ گئی کوئی

چیز باقی نہیں رہی)

دعاء کا ترجمہ یا اللہ میرے گناہوں کو بخش دیجیے' اور میرے گھر میں وسعت عطا فرما' اور جو کچھ آپ نے مجھے دیا ہے اس میں میرے لیے برکت عطا فرما۔

(ترمذی، ابن ابی شیبہ، نسائی کبری)

عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال: اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتوضا فسمعتہ یقول: اللھم اغفر لی ذنبی الخ

(رواہ الترمذی' فی الدعوات، باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید، والنسائ فی الکبری۔ ۲۴/۶ برقم ۹۹۰۸۔ طبع دار الکتب العلمیۃ، و ابن ابی شیبۃ برقم ۳۹۱/۲۹ طبع مکتبۃ الرشد الریاض)

استغفار کیجئے...... مرنے سے پہلے حوروں کی زیارت ہوگی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص ہر نماز کے بعد ستر بار اللہ عزوجل سے مغفرت مانگتا رہے (استغفار کرتا رہے) تو اللہ تعالیٰ اس کے کئے ہوئے گناہوں کو معاف کر دیں گے اور وہ اس وقت تک دنیا سے نہیں نکلے گا (یعنی اس وقت تک وفات نہیں پائے گا) جب تک اپنی بیویوں حور عین اور اپنے رہائشی محلات کو نہ دیکھ لے" (دیلمی)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنِ اسْتَغْفَرِ اللهَ عَزَّوَجَلَّ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ غُفِرَلَهٗ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الذُّنُوْبِ، وَلَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يَرَى اَزْوَاجَهٗ مِنَ الْحُوْرِ وَمَسَاكِنَهٗ مِنَ الْقُصُوْرِ

(رواہ دیلمی۔ کذا فی الکنز فی کتاب الاذکار باب الاستغفار برقم ۲۱۰۱)

استغفار والوں سے اللہ تعالیٰ کی محبت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر (بالفرض) تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں ختم کر دیں گے اور ایسے لوگوں کو لے آئیں گے جو گناہ کریں گے اور ان گناہوں پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں گے۔ (مسلم، احمد، بیہقی)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ''وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللهُ بِكُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ''

{رواہ مسلم فی التوبہ بات سقوط الذنوب بالاستغفار، و احمد فی احادیث ابی ہریرہ و ابن عباس، و ابن ابی شیبۃ فی کتاب ذکر رحمۃ اللہ عن ابی ایوب الانصاری و البیہقی فی الشعب۔}

استغفار نبوی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی ایک ایک نشست میں شمار کر لیتے تھے کہ آپ ﷺ سو سو بار فرماتے:

"رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ"

اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما بلاشبہ آپ توبہ قبول کرنے والے، رحم فرمانے والے ہیں۔ (ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ)

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنَّا كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ "رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ"

{رواہ ابو داود قبل کتاب الزکاۃ بسبعۃ ابواب (باب فی الاستغفار) رقم الحدیث ۱۵۱۱ بترقیم الشیخ محمد عوامہ والترمذی فی الدعوات (باب مایقول اذاقام من مجلسہ) برقم ۳۸۱۴ وفیہ الغفور بدل الرحیم وقال حسن صحیح غریب، وابن ماجہ فی الادب (باب ۵۷ باب الاستغفار) برقم ۳۸۱۴ قبیل کتاب الدعاء، واحمد فی احادیث ابن عمر، وابن ابی شیبہ برقم ۳۰۰۵۲ بترقیم الشیخ محمد عوامہ، والبیہقی فی شعیب الایمان وابن حبان فی الادعیہ، و لفظہ لابی داود}

استغفار سے زبان کی اصلاح

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: کہ میں نے عرض کی! یارسول اللہ! میں بہت تیز زبان ہوں اور اکثر میری تیز زبانی میرے گھر والوں کے خلاف ہوتی ہے (کچھ علاج بتادیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر آپ استغفار کیوں نہیں کرتے؟ میں تو دن رات میں یا فرمایا رات میں یا فرمایا دن میں سومرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ (حاکم، احمد، بیہقی)

عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اِنِّيْ رَجُلٌ ذَرِبُ اللِّسَانِ وَاِنَّ عَامَّةَ ذٰلِكَ عَلٰى اَهْلِيْ فَقَالَ: فَاَيْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللهَ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ اَوِ اللَّيْلَةِ اَوْ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ

{اخرجہ الحاکم فی کتاب الدعاء والتکبیر والتھلیل والتسبیح والذکر (برقم ۱۸۸۱) واللفظ لہ، واحمد والبیہقی فی الشعب، والطیالسی}

دنیوی آزمائشوں اور مصائب سے خلاصی

ایک روایت میں ارشاد گرامی ہے: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم میں سے کسی پر کوئی مصیبت یا دنیاوی معاملات میں کوئی بلا (یعنی آزمائش اور تکلیف) آجائے تو وہ اس کے ذریعہ دعاء کرے...... تو وہ مصیبت اور آزمائش اس سے ہٹ جائے گی...... وہ چیز مچھلی والے (یعنی

حضرت یونس علیہ السلام) کی دعاء ہے......

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِیْنَ"

(ابن الدنیا فی الفرج عن سعد: کنز العمال ۳۴۱۹)

اور ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جو مصیبت زدہ بھی اسے پڑھے تو اللہ تعالی اس کی مصیبت دور فرما دیتا ہے وہ میرے بھائی یونس علیہ السلام کی دعاء ہے......

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِیْنَ"

(زاد المعاد صفحہ ۱۵۷ ج ۴ ابن سنی فی عمل یوم و لیلۃ عن سعد کنز العمال ۳۴۲۷)

تفکرات، غم، مصیبت اور قرض سے نجات

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ......

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے بھائی یونس کی دعاء عجیب تھی......اس کی ابتدا تہلیل ہے......درمیانی حصہ تسبیح اور آخری حصہ گناہ کا اقرار

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِیْنَ"

جو پریشان حال، غمزدہ، مصیبت زدہ اور مقروض روزانہ تین بار ان کلمات کے ذریعہ دعاء کرے تو اسکی دعاء ضرور قبول کی جاتی ہے۔

(الدیلمی عن عبدالرحمن بن عوف، کنز العمال، الاذکار)

اس روایت میں چار طرح کے افراد کا تذکرہ ہے......

① ......مہموم: یعنی وہ شخص جسے کوئی پریشانی اور فکر لاحق ہو

② ......مغموم: جسے کوئی غم اور مصیبت اور تنگی پہنچی ہو

③ ......مکروب: جو کسی سخت آفت اور مصیبت میں گرفتار ہو

۴......مدیون: یعنی مقروض

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ''

بوجھ ہلکا کریں

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے جس کو (گناہوں کے بوجھ سے) بوجھل لوگ پار نہیں کر سکیں گے (حاکم، شعب الایمان بیہقی)

پس چاہیے کہ زیادہ استغفار اور توبہ سے اپنا بوجھ ہلکا کرتے رہیں......

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةٌ كَئُوْدٌ لَّا يَجُوْزُهَا الْمُثْقِلُوْنَ

(اخرجه الحاكم فى المستدرك فى الاهوال وقال هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه، والبيهقى فى الشعب الحادى والسبعون من شعب الايمان، وهوباب فى الزهد وقصر الامل)

چار قرآنی تحفے

حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو چار چیزوں میں مبتلا ہو پھر وہ (دوسری) چار چیزوں سے کیسے غافل رہتا ہے

۱......تعجب ہے اس پر جو غم (اور پریشانی) میں مبتلا ہو تو وہ یہ دعاء کیوں نہیں پڑھتا

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ''

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ (الانبیاء:۸۸)

کہ جب حضرت یونس علیہ السلام نے یہ دعاء پڑھی تو ہم نے ان کی دعاء قبول فرمائی اور انہیں غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں۔

۲...... تعجب ہے اس پر جسے کسی مصیبت کا خوف ہو تو وہ کیوں نہیں کہتا:

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ... (ال عمران: ۱۷۴)

کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دشمنوں کے حملے اور تیاری کی اطلاع کو سن کر یہ الفاظ کہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹ آئے انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی

۳...... تعجب ہے اس پر جسے لوگوں (یعنی دشمنوں) کی سازشوں کا ڈر ہو اور وہ یہ نہ پڑھے:

وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ... (المؤمنون: ۴۴)

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا ... (المؤمن: ۴۵)

کہ جب آل فرعون میں سے ایمان والے مرد نے یہ کلمات پڑھے تو اللہ تعالیٰ نے اسے انکی سازشوں کے شر سے بچا لیا۔

۴...... تعجب ہے اس پر جو جنت کی رغبت رکھتا ہو تو وہ کیوں نہیں پڑھتا......

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ... (سورۃ الکہف: ۳۹)

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے......

فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ ... (الکہف: ۴۰)

یعنی ایمان والے شخص نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے تیرے باغ سے بہتر دے......

(حدائق الروح والریحان صفحہ ۱۷۹ ج ۱۸)

لیجئے چار قرآنی دعائیں اور وظیفے مل گئے......

(۱)...... جو غم مصیبت اور پریشانی میں پھنس جائے وہ پڑھے

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ''

(۲)...... جسے کسی مصیبت یا برائی کا خوف اور اندیشہ ہو وہ پڑھے

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ

(۳)...... جو دشمنوں کی سازشوں کے شر سے بچنا چاہے وہ پڑھے

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ

(۴)...... جسے جنت اور اچھے انجام کی رغبت ہو وہ پڑھے

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

فائدہ ان قرآنی آیات کے قصے اور معانی اگر کسی مستند تفسیر میں دیکھ لیں تو ان شاء اللہ بہت فائدہ ہوگا......

''تریاق مجرب''

حضرت شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ تفسیر عزیزی میں تحریر فرماتے ہیں:

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو عاجز اور کسی مصیبت میں پھنسا ہوا، اس آیت

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ''

کو پڑھتا ہے تو حق تعالیٰ اس کو رنج اور مصیبت سے نجات دیتا ہے اور معتبر مشائخوں سے بھی سند آئی ہے کہ ہر رنج اور مصیبت کے واسطے اس آیت کا پڑھنا ''تریاق مجرب'' ہے یعنی آزمودہ بات ہے کچھ شک اور شبہ نہیں ہے اور اس آیت کے پڑھنے کا طریقہ دو طور سے ہے......

اوّل یہ کہ ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ ایک طور اور شکل سے ایک جلسے یا تین جلسے میں پڑھنا اور......

دوسرا طور یہ ہے کہ ایک شخص اکیلا اندھیرے گھر میں طہارت سے قبلے کی طرف منہ کر کے بعد نماز عشاء کے بیٹھ کر تین سو مرتبہ اس آیت کو پڑھے اور ایک پیالہ پانی سے بھرا ہوا اپنے پاس رکھ لے اور دم بدم

اپنا ہاتھ اس پانی میں ڈال کر اپنے منہ اور بدن پر ملتا جاوے، تین دن یا سات دن یا چالیس دن تک اسی طور اور ترتیب سے پڑھے...... (تفسیر عزیزی جلد سوم بلفظہ)

بیماروں کے لئے خوشخبری

حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے...... فرمایا: کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم بتادوں؟ وہ یونس علیہ السلام کی دعاء ہے......

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ''

جس مسلمان نے اپنی بیماری میں چالیس مرتبہ یہ دعاء پڑھ لی اور پھر وہ اپنی اس بیماری میں فوت ہو گیا تو اسے شہید کا ثواب عطاء کیا جائے گا اور اگر وہ صحت یاب ہو گیا تو گناہ بخشا ہوا ہو کر صحت یاب ہوگا۔ (مستدرک حاکم، فضائل حفظ القرآن...... ۴۹۳)

یعنی جس شخص کو کوئی بیماری اور مرض لاحق ہو تو وہ یہ دعاء چالیس بار پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے شفاء مانگے......

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ''

اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے

خالد بن معدان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

میرے بندوں میں سے مجھ کو زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جو میری محبت کے باعث آپس میں محبت رکھتے ہیں، اور ان کے دل مسجدوں سے وابستہ ہیں اور تڑکے سے اٹھ کر (یعنی صبح سویرے) استغفار کرتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں کہ جب میں زمین والوں کو سزا دینا چاہتا ہوں تو وہ یاد آجاتے ہیں اس لئے ان کے طفیل میں زمین والوں کو جانے دیتا ہوں......اور عذاب کو ان پر سے ہٹا لیتا ہوں......(احیاء العلوم)

بعض علماء فرماتے ہیں:

بندہ گناہ اور نعمت کے درمیان ہے، ان دونوں چیزوں کی اصلاح استغفار اور شکر کے سوا اور کوئی نہیں......(احیاء العلوم)

یعنی نعمت پر شکر اور گناہ پر استغفار......

بعض حکماء نے فرمایا ہے:

جو کوئی ندامت سے پیشتر استغفار کرے (یعنی اپنے گناہ پر نادم ہوئے بغیر استغفر اللہ، استغفر اللہ کہے) تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہنسی کرتا ہے......(معاذ اللہ)......(احیاء العلوم)

پس چاہیے کہ استغفار اپنے گناہوں پر نادم ہو کر، دل کی توجہ سے کرنا چاہیے......

خوش کرنے والا اعمال نامہ

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو یہ چاہے کہ (کل قیامت کو) اس کا اعمال نامہ اسے خوش کر دے تو اسے چاہیے کہ اس میں استغفار زیادہ کر دے۔

(طبرانی، بیہقی)

عَنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ اَحَبَّ اَنْ تَسُرَّهٗ صَحِيْفَتُهٗ فَلْيُكْثِرْ فِيْهَا مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ"

{رواه الطبرانی فی الاوسط ورجاله ثقات (كذافی المجمع) ورواه البیهقی فی شعب الایمان (فصل فی ادامة ذكر الله)}

گناہوں کا تدارک

جن گناہوں کا تعلق "حقوق اللہ" سے ہے، مثلاً نماز میں سستی، زکوٰۃ میں غفلت، غیر محرم کی طرف دیکھنا، بے وضو قرآن مجید کو ہاتھ لگانا، کسی بدعت کا معتقد ہونا، گانے باجے سننا یا شراب پینا وغیرہ......ان

گناہوں پر استغفار کے بعد ان کے تدارک کی کوشش کرنی چاہیے......اپنی قضاء نمازیں ادا کرے، قضاء روزے پورے کرے، حج اور زکوٰۃ میں جو کمی کی اسے پورا کرے......نظروں کی زیادہ حفاظت کرے ،قرآن مجید کی پہلے سے زیادہ تعظیم کرے......غریبوں کو عمدہ شربت پلائے......جتنی دیر گانے سنے اپنے وقت کا اندازہ لگا کر اتنی دیر تلاوت سنے کوئی دینی درس، وعظ یا بیان سنے......قرآن مجید خرید کر وقف کرے......یعنی جس قسم کا گناہ ہوا اس کے بالکل برعکس اور ضد والی نیکی کرے۔

تاکہ گناہ کی تاریکی، نیکی کے نور سے زائل ہو جائے......مگر بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا کفارہ صرف رنج وغم ہی ہوتا ہے...... چنانچہ سچی توبہ کے بعد اگر کچھ مشکل حالات اور کچھ رنج وغم کی کیفیت آجائے تو اس پر پریشان نہ ہو...... یہ تو اس کے گناہوں کے مٹانے کا ذریعہ ہوتی ہے......چنانچہ ایک روایت کا مفہوم ہے کہ جب بندے کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں اور اسکے پاس ایسے اعمال نہیں ہوتے جو گناہ کا کفارہ بن جائیں تو اللہ تعالیٰ اس پر بہت رنج ڈال دیتا ہے وہی اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں......(تقریر امام غزالی رحمہ اللہ کا خلاصہ، احیاء العلوم)

گناہ چھوڑنے کی برکات

قصوں میں مذکور ہے کہ ایک شخص نے کسی دوسرے شہر میں نکاح کیا تھا اس نے اپنے غلام کو بھیجا کہ وہ اس عورت کو لے آئے......راستے میں غلام کے نفس میں اس عورت کے ساتھ گناہ کا ارادہ آیا مگر اس نے مجاہدہ کر کے اپنے نفس کو روک لیا اور نفس کی خواہش کا مغلوب نہ ہوا، اللہ تعالیٰ نے اس کے تقویٰ کی بدولت اسکو بنی اسرائیل کا پیغمبر بنا دیا......اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصوں میں مذکور ہے کہ آپ نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تکوینی چیزوں کا علم کس سبب سے عطاء فرمایا؟......انہوں نے فرمایا اس وجہ سے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے واسطے گناہ چھوڑ دیئے......(یعنی گناہوں سے ہمیشہ باز رہا) (احیاء العلوم)

دلوں کا زنگ کیسے دور ہوگا؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جیسا کہ لوہے کو اور اس کو صاف کرنے کا ذریعہ استغفار کرنا ہے۔

(شعب الایمان بیھقی، المعجم الاوسط و المعجم الکبیر للطبرانی ابن عدی نوادر الاصول)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْقُلُوْبِ صَدَاً کَصَدْءِ الْحَدِیْدِ وَجِلَاءُ ھَا الْاِسْتِغْفَارُ

(اخرجہ ابن عدی فی الکامل عن انس ،والحکیم الترمذی کذا قالہ السیوطی فی الجامع الصغیر برقم ۲۳۸۹ ،وقال شارحہ المناوی:ورواہ عنہ ای عن انس باللفظ المزبور البیھقی فی الشعب والطبرانی فی الاوسط والصغیر قال الھیشمی وفیہ الولید بن سلمہ الطبرانی وھو کذاب)

اپنا اعمال نامہ استغفار سے بھر دیں

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’خوشخبری (اور خوشی) ہے اس شخص کے لئے جو (دنیا میں استغفار کرتا رہے اور کل قیامت کو) اپنے اعمال نامے میں بہت سا استغفار پائے‘‘ (ابن ماجہ، بیہقی)

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: طُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِہٖ اِسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا۔

{اخرجہ ابن ماجہ فی الادب باب الاستغفار برقم ۳۸۱۸ و البیھقی فی شعب الایمان}

خوشخبری

ہم زیادہ استغفار کر کے ہر دکھ، ہر محرومی، ہر ذلت، ہر غم، ہر بیماری، ہر صدمے......اور ہر آفت

سے بچ سکتے ہیں......اوراصل اجراورثواب توآخرت کا ہے جس کے بارے میں اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے

طُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِہٖ اِسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا

بہت عظیم خوشخبری......یعنی اللہ پاک کی رضا اور جنت......اُس کے لئے ہے جس کے نامہ اعمال میں زیادہ استغفار ہوگا......کلمہ طیبہ،نماز اور جہاد کی برکت سے ''جماعت'' کوالحمدللہ کثرتِ استغفار کی طرف رہنمائی ہوئی ہے......کلمہ طیبہ کا ورد ہرگز نہ چھوڑیں......کم از کم مقدار بارہ سو......اللہ کیلئے بہت اہتمام کریں......تلاوت اور درود شریف ہرگز نہ چھوڑیں......اوراب کثرت استغفار کوبھی اپنے معمولات کا حصہ بنالیں......

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استغفار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''اللہ کی قسم میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ کے حضور استغفار اور توبہ کرتا ہوں''

(بخاری، ترمذی، بیہقی)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "وَاللهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً"

{رواہ البخاری فی الدعوات باب استغفار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الیوم واللیلة برقم 6307، واللفظ له، ورواہ الترمذی فی تفسیر سورة محمد من ابواب تفسیر القرآن، والبیهقی فی شعب الایمان فصل فی ادامة ذکر اللہ}

استغفار مقربین کا عمل ہے

جو اللہ تعالیٰ کے جتنا قریب ہے وہ اسی قدر زیادہ استغفار کرتا ہے......حضرت آدم علیہ السلام کے آنسو......حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کے آنسو......تمام اہل زمین کے آنسوؤں سے زیادہ

تھے...... ہمارے آقا ﷺ ایک ایک مجلس میں سوسو بار استغفار فرماتے تھے...... ایک عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر آئی۔ چٹائی کو گیلا دیکھ کر بولی کسی بچے نے پیشاب کیا ہے؟...... حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا نے فرمایا...... یہ شیخ یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آنسو ہیں...... نماز کتنی بڑی عبادت...... مگر اس کے بعد تین بار استغفار . . . تہجد کتنا عاشقانہ عمل...... تہجد تو نیک لوگ ہی پڑھتے ہیں...... ایسے لوگوں کے استغفار کا قرآن پاک میں تعریف کے ساتھ تذکرہ ہے۔۔۔معلوم ہوا جو اللہ تعالیٰ کو جتنا پہچانتا ہے اسی قدر اللہ تعالیٰ کی عظمت کو سمجھتا ہے تب اسے اپنی ذات اور اپنے عمل ناقص لگتے ہیں تو وہ استغفار میں ڈوب جاتا ہے...... گناہوں کے عادی لوگ استغفار کی ضرورت محسوس نہیں کرتے...... جس طرح چرسی بھنگی لوگ جتنے میلے کچیلے ہو جائیں نہیں نہاتے...... جب کہ پاکی پسند لوگ تھوڑی سی گندگی سے بے چین ہو جاتے ہیں...... شیشے اور سفید کپڑے پر تھوڑا سا داغ بھی برداشت نہیں کیا جاتا...... مؤمن کا دل بھی آئینے کی طرح ہوتا ہے چنانچہ وہ استغفار اور توبہ کے ذریعے اس کو پاک صاف کرتا رہتا ہے...... بھائیو! جہاز کو ہر فلائٹ کے بعد سروس کیا جاتا ہے...... دانت روزانہ کئی بار صاف کئے جائیں تو ان میں کیڑا نہیں لگتا...... گاڑی ہر سفر کے بعد ٹیوننگ، سروس مانگتی ہے...... وہ چشمے اور کنویں جو سوکھ گئے ہوں کھدائی، صفائی سے دوبارہ جاری ہو جاتے ہیں...... استغفار دل کی صفائی ہے، روح کی صفائی ہے، ایمان کی صفائی ہے...... یہ کلمہ طیبہ پر یقین کو مضبوط بناتا ہے...... اور یہ اللہ تعالیٰ کا ایسا محبوب عمل ہے کہ اگر زمین پر سب لوگ نیک ہو جائیں اور استغفار چھوڑ دیں تو اللہ تعالیٰ ان کو ہٹا کر ایسے لوگ لے آئے گا جو غلطی کرتے ہوں اور پھر استغفار کرتے ہوں...... بھائیو! استغفار کی طرف متوجہ ہونا ایمان کی علامت ہے...... بغیر تشبیہ کے سوچیں کہ جب کوئی بیٹا اپنی ماں سے معافی مانگ رہا ہو یا...... وفادار بیوی خاوند کے پاؤں پکڑے...... آنسو بہا بہا کر...... معاف کر دیں معاف کر دیں کہہ رہی ہو...... سچی اور حقیقی محبت بندے کو توبہ، استغفار کا راستہ دکھاتی ہے...... لوگ گھنٹوں فلمیں دیکھتے ہیں اور نیٹ کے ساتھ چپکے رہتے ہیں...... استغفار تو شہد سے میٹھا عمل ہے...... بہت زیادہ استغفار سے تھوڑی تھکاوٹ ہو گی تھوڑا ابخار ہوگا...... مگر یہ عشق کے جھٹکے ہوتے ہیں......

تمام گناہوں کی معافی کا ضامن استغفار

نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص یہ دعاء پڑھے

''اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ''

تو اس کی مغفرت کی جائے گی اگر چہ وہ جنگ سے بھاگا ہو (جو کہ کبیرہ گناہ ہے)۔

دعاء کا ترجمہ میں مغفرت مانگتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو ہمیشہ زندہ پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے اور اسی طرف رجوع کرتا ہوں۔

(ابوداؤد، ترمذی، احمد ابن ابی شیبہ، حاکم)

عن زید مولی النبی صلی الله علیه وسلم انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول: من قال: ''استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه غفر له وان کان قد فر من الزحف''

(رواه ابو داؤد فی الصلاة باب فی الاستغفار، والترمذی فی الدعوات باب الدعاء اذا اوی الی فراشه واحمد وابن ابی شیبه الحاکم)

جمعہ کے دن کا مؤثر استغفار

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن فجر کی نماز سے پہلے تین مرتبہ یہ دعاء پڑھے......

''اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ''

تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔

دعاء کا ترجمہ میں مغفرت مانگتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے حضور

توبہ کرتا ہوں۔(معجم اوسط طبرانی)

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال قبل صلوٰۃ الغداۃ یوم الجمعۃ ثلاث مرار استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو واتوب الیہ غفر الذنوب وان کانت اکثر من زبد البحر۔(رواہ الطبرانی فی الاوسط)

ایک عظیم تحفہ

حضرت خضر علیہ السلام والا استغفار

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں بہت مرتبہ (نصیحت کے طور پر) فرماتے ''اے میرے صحابہ! اپنے گناہوں کو تھوڑے سے کلمات کے ذریعہ سے ختم کرنے سے تمہیں کس چیز نے روکا ہے؟ صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ کلمات کیا ہیں؟ فرمایا: میرے بھائی خضر علیہ السلام کی دعاء مانگا کرو......ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ان کی دعاء کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کی دعاء یہ ہے''

''اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تُبْتُ اِلَيْكَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُّ فِيْهِ ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا اَعْطَيْتُكَ مِنْ نَفْسِیْ ثُمَّ لَمْ اُوْفِ لَكَ بِهٖ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِلنِّعَمِ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ فَتَقَوَّيْتُ بِهَا عَلٰی مَعَاصِيْكَ ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ خَيْرٍ اَرَدْتُّ بِهٖ وَجْهَكَ فَخَالَطَنِیْ فِيْهِ مَا لَيْسَ لَكَ . اَللّٰهُمَّ لَا تُخْزِنِیْ فَاِنَّكَ بِیْ عَالِمٌ . وَلَا تُعَذِّبْنِیْ فَاِنَّكَ عَلَیَّ قَادِرٌ۔''

ترجمہ یااللہ تجھ سے معافی چاہتا ہوں اس گناہ کی جس سے میں نے توبہ کی ہو اور پھر لوٹ کر اس کو کیا ہو، اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں اس عہد کی جو میں نے اپنی جانب سے دیا ہو اور پھر اس کو پورا نہ کیا ہو، اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں ان نعمتوں کے بارے میں جن سے میں نے قوت حاصل کر کے اسے تیری نافرمانی میں لگایا اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں اس نیکی کے بارے

میں کہ میں نے اس کو خالصتاً تیرے لئے کرنا چاہا پھر اس میں ان چیزوں کی آمیزش کر لی جو تیرے لئے نہ تھیں۔ یا اللہ مجھے رسوا نہ کرنا کیونکہ تو مجھے (یعنی میری کمزوری، حال اور نیت کو) خوب جانتا ہے اور مجھے عذاب نہ دینا حقیقت یہ ہے کہ تو مجھ پر (ہر طرح) قدرت رکھتا ہے۔ (دیلمی)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَثِیْرًا مَّا یَقُوْلُ لَنَا ''مَعَاشِرَ اَصْحَابِیْ! مَا یَمْنَعُکُمْ اَنْ تُکَفِّرُوْا ذُنُوْبَکُمْ بِکَلِمَاتٍ یَسِیْرَۃٍ؟ قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! وَمَا ھِیَ؟ قَالَ: تَقُوْلُوْنَ مَقَالَۃَ اَخِی الْخَضِرِ. قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا کَانَ یَقُوْلُ؟ قَالَ: کَانَ یَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ الخ

{اخرجہ الدیلمی فی الفردوس۔ کذا فی کنز العمال للھندی کتاب الاذکار باب الادعیۃ المطلقۃ برقم 5123}

دل کو چمکائیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے تو (اس کے نتیجے میں) اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ لگا دیا جاتا ہے پس اگر وہ (نادم ہو کر اس گناہ کو) چھوڑ دیتا ہے اور استغفار و توبہ کرتا ہے تو اس کے دل کو آئینے کی طرح چمکا دیا جاتا ہے...... اور اگر وہ (بجائے توبہ کرنے کے) دوبارہ گناہ کرتا ہے تو اس میں اضافہ کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ (ہوتے ہوتے) وہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے اور یہی وہ زنگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے (قرآن کریم کی اس آیت میں) ذکر کیا ہے:

''کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ''

آیت کا ترجمہ ہرگز نہیں بلکہ جو عمل وہ کرتے رہے ہیں اس نے ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے...... (ترمذی، ابن ماجہ، احمد۔ حاکم)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَأَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِیْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَاِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَ تَابَ صُقِّلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبُهٗ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ (كَلَّا بَلْ رَّانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ)''

{اخرجه الترمذی فی تفسیر سورۃ المطففین وقال :ھذاحدیث حسن صحیح وابن ماجه فی الزھد باب ذکر الذنوب رقم الحدیث ۴۲۴۴، واخرجه احمد والحاکم والنسائی فی الکبری ولفظه للترمذی}

بوڑھے والدین کی خدمت کرنیوالوں کو بڑھاپے میں خدمتگار نصیب ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ ہم سب کو والدین کی نافرمانی اور ایذاءرسانی سے بچائے حضور اکرم ﷺ نے جن گناہوں کو ''کبیرہ گناہ'' قرار دیا ہے ان میں سے ایک والدین کی نافرمانی بھی ہے......اور آپ ﷺ نے یہ بشارت بھی سنائی ہے کہ بوڑھے والدین کی خدمت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی بہت سی نعمتیں عطاء فرماتا ہے جن میں سے ایک نعمت یہ ہے کہ بڑھاپے میں انہیں خدمتگار نصیب ہوجائیں گے......

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهٖ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ مَنْ يُّكْرِمُهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ

یعنی جو جوان آدمی کسی بوڑھے کا اس کی عمر کی وجہ سے اکرام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے کے زمانے میں ایسے افراد مقرر فرمادے گا جو اس کا اکرام کریں گے۔ (ترمذی) یہ حدیث ہر بوڑھے بزرگ کی خدمت کے بارے میں ہے والدین بھی انہیں شامل ہیں بلکہ ان کا حق زیادہ ہے......

ایک اور روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جس آدمی کے دل میں اللہ تعالیٰ کا جتنا ادب اور جلال ہوگا اسی قدر وہ بوڑھے مسلمانوں کا اکرام کرے گا......

اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللہِ تَعَالٰی اِکْرَامُ ذِی الشَّیْبَۃِ الْمُسْلِمِ

کہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں یہ بھی شامل ہے کہ مسلمان بوڑھے کا اکرام کیا جائے......(ابوداؤد)

یاد رکھیں! والدین کو ستانا، والدین کو ایذاء پہنچانا اور والدین کی نافرمانی کرنا بہت سخت کبیرہ گناہ ہے...... جو بھی اس آفت میں مبتلاء ہو وہ استغفار اور توبہ میں تاخیر نہ کرے......

بڑھاپے کو پرنور بنانے کا طریقہ

آج کل والدین کے معاملے میں مسلمانوں کی غفلت بہت دردناک ہے...... بوڑھے بیچارے اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے گھروں میں ''اجنبی مسافروں'' جیسی زندگی گزار رہے ہیں اور جوان اولاد نے ان کو حسرت کی آہیں بھرنے کے لئے پھینک دیا ہے...... اللہ تعالیٰ ہم سب پر اس معاملے میں رحم فرمائے...... جوان اولاد کو تو سمجھانا کافی مشکل ہے کیونکہ جوانی کی مستی انسان کو بہت کم سوچنے دیتی ہے...... اور قسمت والے جوانوں کو ہی توبہ نصیب ہوتی ہے...... مگر بوڑھے حضرات تو سمجھدار ہوتے ہیں وہ ان حالات کو تھوڑی سی محنت کر کے تبدیل کر سکتے ہیں...... بس طریقہ یہی ہے کہ وہ خود کو توبہ، استغفار اور اللہ تعالیٰ کی یاد، عبادت اور محبت میں لگا دیں، اولاد سے کوئی غرض نہ رکھیں، اور اپنی تمناؤں کو سمیٹ لیں...... پھر انشاء اللہ ان کے بڑھاپے میں ایک ''خاص نور'' آ جائے گا اور اولاد ان کو شر نہیں پہنچا سکے گی...... یاد رکھیں! چلتے پھرتے اس دنیا سے رخصت ہو جانا بھی ایک نعمت ہے کیونکہ انسان اگر معذور اور محتاج ہو جائے تو کافی پریشان ہوتا ہے اور نا اہل لوگ اسے بوجھ سمجھنا شروع کر دیتے ہیں...... حالانکہ کمزوروں اور ضعیفوں کی برکت سے مسلمانوں پر رحمت اور نصرت نازل ہوتی ہے اور ان کی خدمت سے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے...... مگر ناچ گانے، موبائل اور انٹرنیٹ کے اس زمانے میں اس حقیقت کو سمجھنے والے لوگ بہت کم رہ گئے ہیں......

دینی کام میں ترقی

جماعت کے ذمہ دار حضرات جماعت میں استغفار کے عمل کو جاری کریں اگر اللہ تعالیٰ نے اسے قبول و کامیاب فرمایا تو بہت سے سوکھے چشمے پھوٹ پڑیں گے اور کم از کم دس گنا اضافہ دین کے مبارک کام میں ہوگا ان شاء اللہ...... انہیں لوگوں سے دین کا مقبول کام قبول کیا جاتا ہے جو تعلق مع اللہ کی فکر کرتے ہیں...... دینی و جہادی جماعتوں کے بڑے عہدوں پر ہونے کا فائدہ ہی صرف یہ ہے کہ زیادہ اجر، زیادہ فضل اور زیادہ اخروی ثمرہ حاصل کیا جائے تاکہ آخرت میں بھی ایسے ہی اونچا رتبہ حضرات انبیاء و حضرات صحابہ کی معیت میں نصیب ہو...... اپنے شعبوں میں توبہ، استغفار کی حقیقت اور فضائل بیان کریں اور خود اپنے ایک ایک لمحے ہر غلطی ہر گناہ ہر خطا کو یاد کر کے ''استغفار'' کریں کیا عجب کہ مسلمانوں کو اسکی برکت سے ایک مثالی جہادی قوت مل جائے......

نفس کو قربان کرنے والے ولی

ہمارا زمانہ تو ماشاء اللہ جہاد کا زمانہ ہے...... اس زمانے کے ''ولی'' بہت اونچے ہیں جو نفس کی اصلاح سے بڑھ کر نفس کو قربان کرنے والے ہیں...... ابھی دو چار دن پہلے ''اٹلی'' کی حکومت ماتم کر رہی تھی کہ...... افغانستان میں اُس کا اب تک کا سب سے بڑا نقصان ہوا ہے...... ستائیس رمضان المبارک کے دن ایک اللہ والے مجاہد نے اپنی گاڑی بارود سے بھر کر اٹلی کے فوجی قافلے سے ٹکرا دی...... طالبان کے ذرائع ابلاغ کا کہنا ہے کہ...... اللہ تعالیٰ کے اس ولی کی عمر سترہ سال تھی...... اُس نے کابل کے وسط میں اٹلی کے فوجی قافلے کی دھجیاں بکھیر دیں...... دو بکتر گاڑیاں اور آٹھ فوجی تو موقع پر ختم ہو گئے جبکہ زخمیوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے...... اُمتِ مسلمہ کا ایک سترہ سالہ ''بچہّ'' اتنا طاقتور اور اتنا بہادر...... سلام ہو اُس کے والدین پر اور سلام ہو اُس کی ایمانی تربیت کرنے والوں پر...... یقیناً یہ ''احسان اللہ'' یعنی اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ...... ہر زمانے میں معاذ رضی اللہ عنہ اور معوذ رضی اللہ عنہ پیدا ہوتے

رہتے ہیں...... سترہ سال کا یہ ولی اور شہید ہم سب کے لئے بہت بڑا سبق چھوڑ گیا ہے کہ...... اے مسلمانو! کن کاموں اور گناہوں میں غرق ہو رہے ہو...... اللہ تعالیٰ کی جنت اور جنت کی حوریں تمہارے انتظار میں ہیں جبکہ تمہیں ''توبہ'' کا خیال تک نہیں...... اور تم ہر وقت اللہ تعالیٰ سے اپنی مصیبتوں کے شکوے کرتے رہتے ہو...... آپ تھوڑا سا سوچیں کہ...... جب یہ نوجوان روزہ رکھ کر جان قربان کرنے کے لئے جا رہا ہوگا تو اُس کے دل میں کتنا ''ایمان'' اور کتنا ''یقین'' ہوگا...... اُس پر اُن لمحات میں کتنا نور اور سکینہ برس رہا ہوگا...... کیا کوئی خواب میں بھی اس کا تصور کر سکتا ہے؟...... وہ نہ تو گھبرایا اور نہ ہی دشمنوں کے بکتر بند دستے سے ڈرا...... اُسے نہ دنیا کی محبت نے روکا اور نہ زندہ رہنے کے شوق نے...... وہ اطمینان سے آگے بڑھا اور امت کے فاتحین میں اپنا نام لکھوا کر ''شہداء کرام'' میں شامل ہو گیا......

فرعونی سیاست

ملک میں دینی طبقے کو بالکل اُسی طرح غلام بنا کر رکھا گیا ہے جس طرح فرعون نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا ہوا تھا...... قرآنِ پاک نے عالمی سیاست کا یہ عجیب نکتہ بار بار سمجھایا ہے...... فرعون نے اپنی ہی قوم کو دو حصوں میں بانٹ دیا تھا...... ایک حصّہ حاکم اور دوسرا حصہ محکوم...... سیاست کا یہ ظالمانہ طرز زیادہ عرصہ نہیں چلتا...... اور جو بھی اس فرعونی پالیسی کو اپناتا ہے اُس کا حشر ''فرعون'' جیسا ہی ہوتا ہے...... پاکستانی حکمرانوں کا حشر دیکھ لیں...... توبہ، توبہ اکثر کا کیسا بُرا انجام ہوا...... خود حکمران ہی نہیں اُن کا پورا خاندان تباہ و برباد ہوا...... مگر بعد والوں نے کوئی عبرت نہ پکڑی...... وہ آنکھیں بند کر کے فرعونی پالیسی کو اپنائے بیٹھے ہیں...... ملک کا سیکولر طبقہ حاکم...... اور دیندار طبقہ محکوم...... سیکولر طبقہ معتمد...... اور دینی طبقہ مشکوک...... وزارت داخلہ کی فائلوں میں آج بھی...... انگریزی دور حکومت کی طرح علماء کرام اور دیندار مسلمان...... ''نگرانی'' کے خانے میں آتے ہیں...... مدارس پر شک، مساجد پر حملے، پابندیاں...... اور دینی جماعتوں اور رہبروں کے راستے بند...... اے دیندار مسلمانو! استغفار سے قوت ملتی ہے، تسبیح سے طاقت ملتی ہے...... زیادہ سے زیادہ استغفار کا اہتمام کرو تا کہ تمہارے جہاد اور دیگر

دینی کاموں میں قوت آئے......

یہ عجیب اسلامی مُلک ہے

یہ عجیب اسلامی مُلک ہے جہاں ''سینما'' بنانا آسان......اور مسجد بنانا مشکل...... یاد رکھیں! جب تک اس ملک میں دینی طبقے سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کو......آزاد شہری کے حقوق نہیں ملیں گے...... یہ ملک نہ ترقی کرسکتا ہے اور نہ یہاں امن قائم ہوسکتا ہے......فرعون کا نظام خود فرعون کو کامیاب نہ کرسکا تو کسی اور کو کس طرح سے کامیاب بناسکتا ہے......اے مسلمانو! استغفار، توبہ، استغفار......صبح شام استغفار......اے مجاہدینِ کرام! حبِّ دنیا سے حفاظت کی دعاء......کلمہ طیبہ یعنی ایمان کی زوردار محنت......اقامتِ صلوٰۃ اور جہاد فی سبیل اللہ کی انتھک محنت......اور صبح شام استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

اپنے گریبانوں میں جھانکنا ہوگا

اے مسلمان بھائیو!......اور اے مسلمان بہنو!......صرف حکمرانوں کو کوسنے سے کام نہیں بنے گا بلکہ ہم سب کو اپنے گریبانوں میں بھی جھانکنا ہوگا......وہ دیکھو! سیلاب کا پانی سر پر آپہنچا ہے اب تو غور کرو کہ ہم دین کے معاملے میں آگے جارہے ہیں یا پیچھے......ہمارا رُخ جنت کی طرف ہے یا جہنم کی طرف......ہمارے ایمان میں ترقی ہورہی ہے یا تنزّلی؟......بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ پہلے ہم فلاں نیک کام کرتے تھے اب نہیں ہوتا...... یہ تنزّل کی علامت ہے، مؤمن وہ ہے کہ جس کی زندگی کا ہر آنے والا دن ایمان میں پچھلے دن سے بہتر ہوتا ہے کیونکہ کلمہ طیبہ...... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ...... جتنا پُرانا ہوتا جاتا ہے اُسی قدر اپنا رنگ پختہ کرتا جاتا ہے......اگر ہم پہلے اچھے تھے اور اب بُرے ہو گئے ہیں تو...... یہ بہت خوف کا مقام ہے کیونکہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ......ہم کلمے سے کٹ گئے ہیں...... کلمے کے پاور ہاؤس سے جڑے ہوتے تو ہر دن نئی قوت ملتی...... ہر دن نیا کرنٹ ملتا......اور ہر

گھڑی نئی منزل طے ہوتی...... وہ دیکھو پانی سیلاب بن کر آ رہا ہے...... اب تو ہم سب دل کی گہرائی سے توبہ کر لیں اور یقین کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھ لیں......

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ

عذاب کا جھٹکا

دیکھا آپ نے کتنی واضح آیات ہیں...... موبائل ہاتھ میں ہوتا ہے اور آنکھوں سے گناہ چھلک رہے ہوتے ہیں کہ اچانک اللہ تعالیٰ کے عذاب کا کوئی جھٹکا آ لگتا ہے...... وہ لوگ شکر کریں جنہیں ایسا چھوٹا جھٹکا لگتا ہے کہ...... جان نہیں جاتی اور توبہ کے لئے وقت مل جاتا ہے...... ورنہ عذاب کے بعض جھٹکے توبہ کا موقع بھی نہیں دیتے...... اللہ، اللہ، اللہ...... وہ دیکھو! سندھ کے شہروں اور دیہاتوں پر پانی چڑھ آیا ہے...... آہ سندھ ڈوب رہا ہے...... اور ہمارے اعمال نے پانی جیسی میٹھی نعمت کو عذاب بننے پر آمادہ کر دیا ہے...... چالیس لاکھ افراد بے گھر ہو گئے...... مگر منہ زور پانی ہے کہ رکتا ہی نہیں...... اور اب اُس کا رخ پنجاب کی طرف ہے...... ابھی پچھلے سال کے سیلاب کی تباہ کاریاں مندمل نہیں ہوئی تھیں کہ...... یہ نیا سیلاب ٹوٹ پڑا ہے...... آہ مُلکِ پاکستان!...... دس سال کے عرصے میں اندر باہر سے زخمی زخمی ہو گیا...... کبھی زلزلے، کبھی سیلاب...... کبھی بمباریاں اور کبھی لڑائیاں...... کبھی دھماکے تو کبھی آپریشن...... ایک پاگل بن مانس اس ملک کو آگ لگا کر بھاگ گیا...... اور اپنے پیچھے ایسے لوگوں کو بٹھا گیا جو...... اس آگ کو مزید بھڑکا رہے ہیں...... اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ''طاغوت'' کی غلامی اختیار کرنے والوں کا یہی حشر ہوتا ہے...... امریکہ نے افغانستان پر اپنی تمام تر قوت سے حملہ کیا...... مگر وہاں اتنے لوگ شہید نہیں ہوئے جتنے اس دوران پاکستان میں مارے جا چکے ہیں...... پھر بھی حکمرانوں کو دعویٰ ہے کہ ہم نے امریکہ کا ساتھ دیکر پاکستان کو بچا لیا ہے......

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

زمین پھٹنے کیلئے تیار ہو چکی ہے

عربی کا ایک مقولہ ہے کہ عروج کی آخری منزل......زوال کا آغاز ہوتی ہے......دنیا میں ایک نہ ختم ہونے والی جنگ شروع ہو چکی ہے......اس جنگ کو روکنا تو اب ناممکن نظر آتا ہے......قدرت اور فطرت زمین والوں سے ناراض ہو چکی ہے...... ہر شخص پکار پکار کر عذاب کو دعوت دے رہا ہے......اوپر نیچے، دائیں اور بائیں ہر طرف گناہ ہی گناہ ہیں......کفر، شرک، بدعات، سود، بے حیائی......خیانت، دھوکہ، قتل وغارت، نفس پرستی، دنیا پرستی......کیبل، نیٹ، موبائل......اور نشے......انسانوں کے دل گناہوں کی حرص سے ایسے بھرے ہیں کہ کسی کا دل ہی نہیں بھرتا......ایک گناہ کے بعد دوسرا گناہ اور پھر اُس سے بھی آگے...... یا اللہ رحم فرما......اب دنیا کو جنگ سے کون بچائے......حرص اور لالچ کی آگ ''جنگ'' بن کر دنیا کو کھا رہی ہے......سرمایہ دارانہ نظام ہو یا کمیونزم سب کے پیچھے حرص ہے یا لالچ......زمین والوں نے زمین کو گناہوں سے بھر دیا تو اب زمین پھٹنے کے لئے تیار ہو چکی ہے...... پہلے تو کافروں میں سنتے تھے اب مسلمانوں میں بھی یہ واقعات عام ہو چکے ہیں کہ بھائی کے ہاتھ سے بہن کی......اور باپ کے ہاتھ سے بیٹی کی عصمت محفوظ نہیں ہے......ہاں اب زمین غفلت، گناہ اور تباہی سے بھر چکی ہے...... ان حالات میں تو جنگ ہوتی ہے اور وہ بھی اندھی جنگ......اس اندھی جنگ میں یہ فیصلہ مشکل ہوتا ہے کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر...... جہاں بھی مسلمان آپس میں لڑ رہے ہیں وہاں دونوں طرف کے حالات کافی خراب ہیں...... کسی کو بھی شریعت کی پرواہ نہیں......بس غصہ ہے، ضد اور انتقام......ایسا لگتا ہے کہ......دنیا کی ایک بڑی آبادی جنگ کا شکار ہو کر ماری جائے گی......اور دور حاضر کی ٹیکنالوجی آپس میں ٹکرا کر دم توڑ دے گی......اب ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟......یقیناً رجوع الی اللہ، توبہ اور استغفار......اور ایمان پر مبنی خالص......شرعی جہاد فی سبیل اللہ

محاسبہ اور استغفار

گناہ جب انسان کو گھیر لے تو پھر توبہ مشکل ہوتی ہے......اور گناہ انسان کو تب گھیرتا ہے جب دل

سے ندامت اور شرمندگی نکل جائے......اور ندامت دل سے تب نکلتی ہے جب انسان دوسروں سے بدگمانی کرتا ہے......وہ سوچتا ہے کہ فلاں میں بھی تو یہ گناہ ہے اگر میں نے کرلیا تو کیا ہوا؟......حالانکہ کسی کے گناہ کرنے سے آپ کے لئے تو گناہ حلال نہیں ہوجاتا......اور آپ کو کیا معلوم کہ فلاں نے ممکن ہے توبہ کرلی ہو...... یا اُس کے نیک اعمال غالب ہوں......اس لئے گناہ کے بارے میں صرف خود کو دیکھنا چاہیے دوسروں کو نہیں...... ہمیشہ اپنا محاسبہ کریں......اور جو گناہ نظر آئے اُس پر استغفار کریں......یہ عمل کبھی نہیں چھوڑنا چاہیے......یہ عمل دھلائی کی طرح ہے......ہم روز برتن دھوتے ہیں......کپڑے دھوتے ہیں......گھر صاف کرتے ہیں......اگر صرف دو مہینے تک برتن نہ دھوئیں، کپڑے نہ دھوئیں اور گھر صاف نہ کریں تو......ہمارا پورا ماحول گندگی، بدبو اور نجاست سے بھر جائے گا......یہی حال دل کی صفائی کا ہے اگر ہم نے اس کی دُھلائی اور صفائی چھوڑ دی تو اس میں...... بدبو اور نجاست اپنا گھر بنالے گی......اللہ تعالیٰ ایسی حالت سے ہم سب کی حفاظت فرمائے......(آمین)

تین دشمن

آجکل پریشانی اور مصیبت کے لمحات ہیں......ایسے حالات میں شیطان...... بے راہ روی، بزدلی اور مایوسی کی طرف دھکیلتا ہے......کان میں آکر کہتا ہے......کیوں اپنی زندگی ضائع کررہے ہو؟ کیوں ان مصیبتوں میں مبتلا ہو؟......تھوڑا سا جھک جاؤ......کچھ آرام کرو......کچھ اپنی زندگی بہتر بناؤ......وہ مردود ہمیں مرنے سے پہلے مارنا چاہتا ہے......کیونکہ......ایمانی نظریات......اور دینی کام کے بغیر زندگی......موت سے بدتر ہے......یہ تو ہوا شیطان......جبکہ......دوسرا دشمن ہمارا اپنا نفس......ہمیں ایک دوسرے کے عیبوں میں لگا دیتا ہے کہ......فلاں کی اس غلطی سے یہ ہوا......فلاں کی اس غلطی سے وہ ہوا...... گویا کہ ہم مصیبت کے وقت تین دشمنوں میں پھنس جاتے ہیں......ایک تو خود وہ مصیبت......دوسرا شیطان......اور تیسرا نفس......ان حالات میں انتہائی پیارے اور محبوب خلیفہ راشد......داماد رسول ﷺ......علم و شجاعت کے پیکر......سیّدنا علی رضی اللہ عنہ......ہمیں سکھا رہے ہیں کہ......

کچھ وقت خلوت میں بیٹھ جاؤ...... خلوت میں جا کر اپنے اندر جھانکنا آسان ہوتا ہے...... پھر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیارے ناموں سے اسے پکارو...... جب لائن جڑ گئی تو پھر...... اپنے گناہوں کو چن چن کر اس طرح مارو...... جس طرح...... موذی سانپوں اور دشمنوں کو مارا جاتا ہے...... یہ بہت بڑا علاج ہے...... اور یہی مسئلے کا حل ہے......

ایک عجیب واقعہ

حضرت ہشام بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ...... حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ بننے سے پہلے ایک بار...... میرے والد حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف لائے...... اور فرمانے لگے...... رات میں نے ایک عجیب چیز دیکھی...... میں اپنے گھر کی چھت پر...... بستر پر لیٹا ہوا تھا کہ میں نے نیچے راستے میں کچھ شور و غوغا سنا...... میں نے جھانک کر دیکھا تو پہلے گمان کیا کہ رات کو شکار ڈھونڈنے والے بھیڑیوں کا غول ہے...... مگر وہ شیاطین کے مختلف گشتی دستے تھے...... پھر یہ تمام دستے میرے گھر کے پیچھے ویرانے میں جمع ہو گئے...... پھر (ان کا سردار) ابلیس بھی آ پہنچا...... یہ سارے جب ابلیس کے پاس جمع ہو گئے تو اس نے بلند آواز سے پکار کر کہا...... تم میں سے کون...... میری طرف سے عروہ بن زبیر (رضی اللہ عنہما) کیلئے کافی ہوگا...... (یعنی کون ان کو جا کر بہکائے گا اور نقصان پہنچائے گا) شیاطین کے ایک گروہ نے کہا...... ''ہم''...... پھر یہ گروہ چلا گیا...... اور کچھ دیر بعد لوٹ آیا...... اور کہنے لگا...... ہم ان پر بالکل قابو نہیں پا سکے...... شیطان ابلیس یہ سن کر پہلے سے زیادہ زور سے چیخا اور کہنے لگا...... تم میں سے کون...... میری طرف سے...... عروہ بن زبیر (رضی اللہ عنہما) کیلئے کافی ہوگا؟ شیاطین کی ایک اور جماعت نے کہا...... ''ہم''...... یہ لوگ گئے اور کافی دیر کے بعد واپس آئے اور کہنے لگے...... ہم تو ان پر کچھ بھی قابو نہیں پا سکے...... ابلیس یہ سن کر اس قدر زور سے چیخا کہ مجھے لگا زمین پھٹ جائے گی...... اس نے پھر اپنا وہی اعلان دہرایا...... اس بار بھی شیاطین کی ایک جماعت گئی...... اور بہت دیر بعد واپس آئی...... اور کہنے لگی...... ہم ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے...... یہ سن کر ابلیس غصے کی حالت میں وہاں سے چلا گیا...... اور

تمام شیاطین بھی اس کے پیچھے رخصت ہو گئے......

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے یہ قصہ سن کر فرمایا...... میرے والد حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن یا رات کے آغاز میں یہ دعاء پڑھ لے اللہ پاک اسے ابلیس اور اس کے لشکر سے محفوظ فرما دیتے ہیں......

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ذِي الشَّانِ، عَظِيْمِ الْبُرْهَانِ، شَدِيْدِ السُّلْطَانِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ۔ (کنز العمال، ج ۱ ص: ۲۸۱)

ترجمہ اللہ تعالیٰ کے نام سے جو رحمن ہے رحیم ہے شان والا ہے...... بڑی دلیل والا ہے...... مضبوط سلطنت والا ہے...... جو کچھ اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے...... میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان سے......

اللہ تعالیٰ...... میری اور آپ سب کی...... تمام گناہوں، شیطانوں، ظالموں...... اور نفس امارہ کے شر سے حفاظت فرمائے......

آمِيْن يَا رَبَّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ

استغفار کی جامع مسنون دعائیں

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اس دعاء......

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ، اَللّٰهُمَّ تَجَاوَزْ عَنِّيْ، اَللّٰهُمَّ اعْفُ عَنِّيْ''

کے بارے میں فرمایا کہ...... میرے چچا نے بتایا کہ...... ان کو یہ دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائی تھی۔ (نسائی، کبری)

فائدہ بعض روایتوں میں (فانك عفو غفور) کی زیادتی بھی آئی ہے۔

عن عبدالله بن جعفر رحمه الله قال:فی شان هؤلاء الكلمات "لااله الاالله

الحلیم الکریم ،الخ

قال عبداللہ بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ :اخبرنی عمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمہ ھؤلاء الکلمات۔

(رواہ النسائی فی الکبری ۲۶۱۴ برقم ۱۰۴۷۷ ،طبع دار العلمیہ بیروت۔ وابن ابی شیبۃ ۲۴۲ وزاد (فانک عفو غفور) انظر الحدیث ذاالرقم ۲۹۳۵۷ طبع مکتبۃ الرشد الریاض)

استغفار سے بیماری کا علاج

حضرت عبداللہ بن الحصین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انکا ایک بیٹا صالح نام کا بیمار تھا۔عبداللہ بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ ان کے پاس آئے تو فرمایا کہ تم یوں کہو......

''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ، اَللّٰهُمَّ تَجَاوَزْ عَنِّيْ، اَللّٰهُمَّ اعْفُ عَنِّيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ''

پھر فرمایا...... یہ دعاء مجھے میرے چچا نے سکھائی ہے۔اورانہوں نے فرمایا کہ ان کو یہ دعاء نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائی ہے۔

دعاء کا ترجمہ یا اللہ حلم والے اور کرم والے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، عرش عظیم کا رب اللہ پاک ہے، یا اللہ میری مغفرت فرما، یا اللہ مجھ پر رحم فرما، یا اللہ مجھ سے درگذر فرما، یا اللہ مجھے معاف کردے، کیونکہ آپ خوب مغفرت کرنیوالے، مکمل رحم کرنیوالے ہیں۔

(ابن ابی شیبہ، نسائی، حلیۃ الاولیاء)

عن عبداللہ بن الحصین ان عبداللہ بن جعفر رحمہ اللہ دخل علی ابن مریض یقال لہ الصالح: فقال، قل: لاالہ الا اللہ الحلیم الکریم الخ...ثم قال: ھؤلاء الکلمات علمنیھن عمی۔ وذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم علمھن ایاہ۔

(رواہ ابن ابی شیبۃ، والنسائی، وابو نعیم فی الحلیۃ، کذافی جامع الاحادیث برقم ۲۳۴۹۱، و کنز العمال ۲/۲۹۸، برقم ۵۱۱۹)

گھر والوں کو استغفار کی تعلیم

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے کوئی دعاء سکھانے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا یہ کہو......

''اَللّٰهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ اِغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَاَجِرْنِيْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْيَيْتَنَا''

دعاء کا ترجمہ یا اللہ! نبی محمد ﷺ کے رب! میرے گناہ معاف فرما اور میرے دل کے غصہ کو دور کر دے اور تا حیات گمراہ کن فتنوں سے مجھے بچا۔ (احمد)

قالت ام سلمة رضی اللہ عنہا قلت یا رسول اللہ! الا تعلمنی دعوة ادعو بہا لنفسی قال بلی: قولی "اللّٰھم رب محمد النبی الخ

(رواہ احمد 6/301 برقم 26576 عالم الکتب بیروت)

استغفار کا فاروقی عمل

حضرت ابو مروان اسلمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ استسقاء کے لیے نکلے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر نکلنے سے لے کر نماز گاہ پہنچنے تک بلند آواز سے یہ دعاء مسلسل پڑھتے رہے......

''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ كُنْتَ غَفَّارًا''

دعاء کا ترجمہ یا اللہ ہماری مغفرت فرما، حقیقت میں آپ بہت زیادہ مغفرت فرمانے والے ہیں۔ (کنز العمال)

عن ابی مروان الاسلمی رحمہ اللہ انہ خرج مع عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یستسقی، فلم یزل عمر یقول: من حین خرج من منزلہ (اللھم اغفرلنا ،انك

کنت غفارا)یجهر بذلك،ویرفع صوته حتی انتهی الی المصلی۔

(جعفر الفریابی فی الذکر، کنز العمال برقم ۲۲۵۳۷، وجامع الاحادیث برقم ۲۹۳۳۲)

استغفار پر مشتمل شفاء کا عمل

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کہ تم میں سے کسی کو بیماری ہوجائے، یا اس کے کسی بھائی کو بیماری ہوجائے تو وہ یہ دعاء پڑھے:

رَبَّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ ،تَقَدَّسَ اِسْمُكَ، اَمْرُكَ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ اِغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا وَ خَطَایَانَا، اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ، اَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلٰی هٰذَا الْوَجْعِ

تو وہ ٹھیک ہوجائے گا۔

دعاء کا ترجمہ ہمارا رب اللہ ہے جو بلندی میں ہے، یا اللہ آپ کا نام مقدس ہے، آسمان وزمین میں آپ کا حکم چلتا ہے...... آپ کی رحمت جس طرح آسمان میں ہے زمین پر بھی اپنی رحمت فرما دیجئے۔ آپ ہمارے گناہوں اور ہماری خطاؤں کو بخش دیجئے آپ پاک لوگوں کے رب ہیں...... آپ اس بیماری پر اپنی رحمت اور شفاء نازل فرمایئے (تاکہ یہ دور ہو جائے)(ابوداؤد)

عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال:سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول، من اشتکی منکم شیئا ،او اشتکاہ اخ لہ فلیقل:(ربنا اللہ الذی فی السماء الخ

فیبرا۔

(رواہ ابو داؤد فی الطب، باب کیف الرقاء، ۳۸۹۲ طبع دار الیسر، دار المنهاج برقم ۳۸۸)

محبوب استغفار

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہے کہ یہ دعاء بھی اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کلام میں سے ہے:

اَللّٰهُمَّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ. اَللّٰهُمَّ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاكَ. اَللّٰهُمَّ لَا نُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ

دعاء کا ترجمہ یا اللہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، یا اللہ ہم آپ کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرتے، یا اللہ ہم آپ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے، یا اللہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، آپ میری مغفرت فرما دیجئے، کیونکہ آپ کے علاوہ کوئی گناہوں کی مغفرت نہیں کر سکتا۔ (جامع الاحادیث، کنز العمال)

عن علی رضی الله عنه قال: ان من احب الكلام الى الله هؤلاء الكلمات (اَللّٰهُمَّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الخ

(هناد، ويوسف القاضی فی سننه كذافی كنز العمال ۲۶۷۸ برقم ۵۰۵۳ طبع مؤسسة الرسالة وجامع الاحاديث برقم ۴۵۳۰۸)

نیند سے بیداری کے وقت استغفار

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جو شخص نیند سے اٹھتے وقت یہ دعاء پڑھے:

سُبْحَانَ الَّذِيْ يُحْيِ الْمَوْتٰى، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ، يَوْمَ تَبْعَثُنِيْ مِنْ قَبْرِيْ. اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے سچ کہا، اور شکر ادا کیا۔

دعاء کا ترجمہ پاک ہے وہ جو مردوں کو زندہ کرتا ہے، اور وہ ہر شے پر قادر ہے، یا اللہ میرے گناہوں کی مغفرت فرما جس دن آپ مجھے قبر سے اٹھائیں گے، یا اللہ مجھے اس دن

اپنے عذاب سے بچا جس دن آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے......

(جامع الاحادیث جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۸، کنز العمال)

من قال اذا استيقظ من منامه (سُبْحَانَ الَّذِیْ یُحْیِ الْمَوْتٰی الخ

قال الله عزوجل: صدق عبدی وشکر۔

(رواہ ابن سنی عن ابی سعید کذافی کنزالعمال جلد ۱۵۳۵۵ برقم ۴۱۳۵۱ وجامع الاحادیث برقم ۲۳۱۱۰)

قیامت تک محفوظ استغفار

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ''

جو شخص اس دعاء کو پڑھے تو اس کے پڑھتے ہی لکھ لی جاتی ہے اور پھر عرش کے ساتھ لٹکا دی جاتی ہے دعاء پڑھنے والے کا کوئی گناہ اس کو نہیں مٹا سکتا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات تک یہ دعاء محفوظ رہتی ہے۔ (رواہ البزاز مجمع الزوائد)

وعن ابن عباس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سبحان الله الخ

من قالها كتبت كما قال ثم علقت بالعرش لا يمحوها ذنب عمله صاحبها حتى يلقى الله يوم القيامة وهي مختومة كما قالها۔

(رواہ البزار کذافی مجمع الزوائد للهیثمی برقم 16878 وضعفه)

بھرپور استغفار

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بندے کی بھرپور

دعاء یہ ہے وہ یوں کہے......

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَیْ رَبِّ فَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ

دعاء کا ترجمہ یا اللہ! آپ میرے رب ہیں اور میں آپ کا بندہ ہوں میں نے اپنے اوپر ظلم کیا اور اپنے گناہ کا اعتراف کیا اور آپ کے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا...... اے میرے رب! میرے گناہوں کو معاف فرما دیجئے...... (معجم اوسط طبرانی)

عن ابی مالك الاشعری رضی الله عنه قال قال رسو ل الله صلی الله علیه وسلم ان اوفی کلمة ان یقول العبد "اللهم انت ربی الخ

(رواه الطبرانی۔ کذافی مجمع الزوائد برقم ۱۷۵۹۳ وضعفه)

حضرت آدم علیہ السلام کا استغفار

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو آپ کعبہ کی جانب اٹھے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ اللہ تعالی نے آپ کو یہ دعاء الہام فرمائی:

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سَرِیْرَتِیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا یُبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرِضًی بِمَا قَسَمْتَ لِیْ

پس اللہ تعالی نے آپ کو وحی کی کہ اے آدم! میں نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہارے گناہ کو بخش دیا اور جو بھی اس دعاء کو مانگے گا تو میں اس کے گناہ کو بخش دونگا اس کے اہم کاموں کے لئے کافی ہو جاؤنگا اور شیطان کو اس سے دور ہٹاؤں گا۔ اور ہر تاجر کے پیچھے اس کے لئے تجارت کو کھول دوں گا اور دنیا اس کے پاس ناک رگڑ کر آئے گی گو وہ اس کو نہ چاہتا ہو۔

دعاء کا ترجمہ یااللہ! آپ میرے ظاہر و باطن کو خوب جانتے ہیں پس میری معذرت کو قبول فرمالیجئے اور میری حاجت کو خوب جانتے ہیں پس مجھے میرا مانگا ہوا عطا فرمادیجئے اور جو کچھ میرے دل میں ہے آپ کو خوب معلوم ہے اس لئے میرے گناہ کی مغفرت فرمائیے یااللہ! میں ایسا ایمان چاہتا ہوں جو میرے دل میں اتر جائے اور ایسا سچا یقین مانگتا ہوں کہ مجھے اس بات کا پکا یقین ہو کہ مجھے وہی پہنچے گا جو آپ نے میرے لئے لکھا ہے۔اور آپ اپنی تقسیم پر مجھے رضا عطا فرمادیجئے۔(معجم اوسط طبرانی)

عن عائشة رضی اللہ عنها عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لما اهبط اللہ آدم الی الارض قام وجاه الکعبة فصلی رکعتین فالهمه اللہ هذا الدعاء "اللهم انك تعلم سریرتی وعلانیتی الخ

فاوحی اللہ الیه یاآدم انی قد قبلت توبتك وغفرت لك ذنبك ولن یدعو احد بهذا الدعاء الا غفرت له ذنبه وکفیته المهم من امره و زجرت عنه الشیطان و اتجرت له من وراء کل تاجر و اقبلت الیه الدنیا راغمة وان لم یردها۔(رواہ الطبرانی فی المعجم الاوسط)

گناہوں سے بالکل پاک

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے جو بھی مسلمان رات کو بے خوابی کا شکار ہو جاتا ہے اور وہ یہ دعاء پڑھتا ہے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْغَفُوْرَ الرَّحِيْمَ

تو اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں سے ایسے پاک کر دیتے ہیں جیسے کہ اسی دن اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔

(دعاء کا ترجمہ) اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ پاک ہے، اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا اور تعریف اسی کے لئے، وہی زندگی دیتا ہے، وہی موت دیتا ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اس کی توفیق کی بنا نہ گناہوں سے بچا جاسکتا ہے، نہ نیکیاں انجام دی جاسکتی ہیں، میں اللہ غفور رحیم سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ (جامع الاحادیث)

عن عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ مرفوعا قال: ما من مسلم یتعار من جوف اللیل فیقول: (اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ الخ

الا سلخہ اللہ من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ۔

(الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عبادة بن الصامت۔ کذا فی جامع الاحادیث کنز العمال جلد ۱۵ طبع مؤسسۃ الرسالۃ)

روشنی اور تاریکی کی جنگ

آدمی کا دل ایک آئینہ ہے اگر اس آئینے کو گناہ اور نافرمانی کے زنگ اور میل سے پاک کرلیا جائے تو یہ نور الٰہی سے جگمگانے لگتا ہے آدمی سے جو گناہ بھی سرزد ہوتا ہے وہ ایک ظلمت یعنی تاریکی اور سیاہی کی طرح دل کے آئینے پر چھا جاتا ہے اور عبادت ایک نور بن کر اس تاریکی اور سیاہی کو مٹا دیتی ہے...... پس اسی طرح دل پر نور اور ظلمت ...... روشنی اور تاریکی کا مقابلہ جاری رہتا ہے...... اور جب بھی ظلمت اور سیاہی کا غلبہ ہونے لگے تو توبہ ایک ایسی عبادت کی شکل میں جلوہ گر ہوتی ہے کہ اس کے نور سے تاریکیاں شکست کھا جاتی ہیں...... اور دل از سر نو پاکیزہ اور صاف ہو جاتا ہے...... (خلاصہ کیمیائے سعادت)

جہاد کا راستہ بہت آزمائشوں والا ہے

بات ہے پندرہ سال پہلے والے جون کی...... جب کمانڈر حافظ سجاد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ جموں کی

ایک جیل میں شہید ہوئے تھے...... وہ چند راتیں تھیں جن کی ہیبت اب بھی دل سے نہیں جاتی...... مگر غور کرتا ہوں تو یوں لگتا ہے کہ وہ شاید زندگی کی بہت اچھی راتیں تھیں...... جہاد کا راستہ بہت آزمائشوں والا ہے...... یہ اسلام کی سب سے اونچی چوٹی ہے...... اسلام بہت اونچا دین ہے...... ہمالیہ اور ایورسٹ سے بہت اونچا...... آپ خبروں میں سنتے ہوں گے کہ فلاں کوہ پیما نے ہمالیہ سر کرلیا...... یعنی اُس کی چوٹی تک پہنچ گیا...... اور فلاں کوہ پیما ایورسٹ کی چوٹی تک پہنچ گیا...... آپ نے کبھی غور کیا کہ ایسے افراد جوان اونچی چوٹیوں تک پہنچتے ہیں کتنے ہوتے ہیں؟...... پورے پاکستان سے گزشتہ ساٹھ سالوں میں صرف دو افراد نے ایورسٹ کی چوٹی سر کی ہے...... اتنے اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں تک ہر کوئی نہیں پہنچ سکتا...... تو پھر اسلام کی بلند ترین چوٹی تک ہر کوئی کیسے پہنچ سکتا ہے؟...... اونچے پہاڑوں کی چوٹیاں سر کرنے والوں کو ''کوہ پیما'' کہا جاتا ہے جبکہ اسلام کی بلند چوٹی تک پہنچنے والے کو ''مجاہد'' کہتے ہیں...... اور آج دنیا میں مجاہدین کی تعداد کوہ پیماؤں سے بھی کم ہے...... جہاد میں نکلنا تو پھر بھی کچھ آسان ہے مگر مرتے دم تک اس پر ڈٹے رہنا کافی مشکل ہے...... مدینہ منورہ سے لشکر روانہ ہوا تو تعداد ایک ہزار تھی...... مگر جب وہ تین میل کا سفر کر کے اُحد پہنچا تو گنتی سے پتہ چلا کہ تعداد سات سو رہ گئی ہے...... تین سو افراد اپنے نفاق کی وجہ سے راستے ہی میں پھسل کر گر پڑے...... پھر بھی بڑی بات ہے کہ سات سو افراد اسلام کی بلند ترین چوٹی تک جا پہنچے...... یہ حضرت آقا مدنی ﷺ کی برکت تھی......

جہاد میں مال لگانا کعبہ شریف کی تعمیر میں مال لگانے سے افضل ہے

مسلمان غفلت اور گناہ سے توبہ کر کے جہاد میں جان و مال لگائیں...... جہاد کوئی ناممکن عمل نہیں ہے...... کیونکہ اگر یہ ناممکن ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کا حکم نہ فرماتے...... ہاں یہ بہت اونچا اور بڑا عمل ہے اور اس میں ہر کسی کو قبول نہیں کیا جاتا...... دنیا میں کتنے مالدار مسلمان ہیں...... بعض تو ایسے ہیں کہ روزانہ صرف گناہوں پر لاکھوں ڈالر خرچ کرتے ہیں...... اور کچھ جن کو شیطان نے گمراہ کر رکھا ہے......

مزاروں پر روزانہ لاکھوں کے چڑھاوے چڑھاتے ہیں...... قرآن پاک میں سب سے زیادہ تاکید جہاد پر مال خرچ کرنے کی ہے...... یعنی قرآن پاک نے جن جن کاموں پر مال خرچ کرنے کی ترغیب دی ہے...... ان میں سب سے زیادہ تاکید جہاد پر مال خرچ کرنے کی ہے...... اور اس کا اجر اور ثواب بھی سب سے زیادہ ہے...... اگر ایک آدمی کعبہ شریف کی تعمیر میں مال لگائے...... اور دوسرا جہاد پر مال خرچ کرے تو جہاد پر مال خرچ کرنے کی فضیلت کعبہ شریف کی تعمیر پر مال خرچ کرنے سے زیادہ ہے...... یہ بات قرآن پاک نے بالکل صاف الفاظ میں سمجھائی ہے...... کیونکہ جہاد سے پورے اسلام کی حفاظت اور اُس کا بقا ہے...... آج اگر اعلان ہوجائے کہ کعبہ شریف کو ایک بار پھر تعمیر کرنا ہے اور مسلمان اس کے لئے چندہ دیں...... یقین کریں! لوگ سونے کی اینٹیں، سونے کی دیواریں اور سونے کی چھتیں دینے پر تیار ہوجائیں گے...... کعبہ شریف کے ساتھ مسلمانوں کی یہ محبت بہت اچھی بات ہے...... اور ہمیں چاہئے کہ اس کی مزید حوصلہ افزائی کریں...... لیکن جہاد پر مال لگانا تو کعبہ شریف کی تعمیر پر مال لگانے سے افضل ہے اور یہ بات قرآن پاک نے سمجھائی ہے...... تو پھر مسلمان جہاد پر اتنا مال کیوں نہیں لگاتے؟...... وجہ وہی ہے کہ جہاد بہت اونچا عمل ہے جان سے ہو یا مال سے...... اور اتنی اونچی چوٹی تک انسان اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق اور مدد سے ہی پہنچ سکتا ہے...... اس کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان قرآن پاک کی روشنی میں ''جہاد فی سبیل اللہ'' کو سمجھیں...... اور پھر اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی جان اور مال کو جہاد کے لئے قبول فرمائے...... آپ یقین کریں کہ اگر ہم جہاد میں قبول ہوگئے تو پھر آگے کی اصل زندگی اتنی اونچی اور مزیدار ہوجائے گی کہ اُسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا...... نہ موت کا درد، نہ قبر کا عذاب، نہ منکر نکیر کا فتنہ...... اور نہ حساب کتاب کا غم...... بس آنکھ بند ہوئی اور اکرام ہی اکرام، مزے ہی مزے...... اور کامیابی ہی کامیابی...... جہاد میں چونکہ بڑی کامیابی اور بڑا مقام ہے اس لئے اس راستے میں آزمائشیں بھی بہت آتی ہیں...... مگر ہر آزمائش کے بعد نئی فتوحات اور نئی کامیابیوں کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے......

مسلمان اور نماز میں سستی؟

مسلمان اور نماز میں سستی...... یہ دو باتیں کبھی جمع نہیں ہوسکتیں...... مسلمان نماز میں تب ہی سست ہوتا ہے...... جب شیطان اُسے کفر کے جراثیم کا انجکشن لگا دیتا ہے...... یا اُسے نفاق کا زہر پلا دیتا ہے...... جب کوئی مسلمان مرد یا عورت خط میں یہ لکھتے ہیں کہ...... ہم سے نماز میں سستی ہوتی ہے تو میرے دل پر ایک مکّا سا لگتا ہے...... مسلمان اور نماز میں سستی...... ہائے یہ کیسے ہوگیا؟...... نماز میں سستی تو منافق کرسکتا ہے...... مسلمان ہرگز نہیں...... کیونکہ نماز دین میں اسی طرح ہے جس طرح جسم میں سر...... کیا بغیر سر کے کوئی زندہ رہ سکتا ہے؟...... معلوم نہیں کیا مصیبت آئی کہ...... مسلمان عورتیں تک ''نماز'' میں سستی کرتی ہیں...... حالانکہ یہ بات مشہور ہے کہ...... مسلمان عورتوں کو تو نماز سے عشق ہوتا تھا...... ایک مسلمان کی توبہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنا نماز کا معاملہ پوری محنت سے درست کرے...... اور اس میں اب تک جو غفلت ہوئی اس پر استغفار اور توبہ کرے......

اے مجاہدو! نماز کا معاملہ ٹھیک کرلو

مجاہدین سے خاص طور پر درخواست ہے کہ...... نمازوں کا معاملہ بہت ٹھیک کریں...... باجماعت، لمبی لمبی، خشوع خضوع والی نمازیں...... تب آپ کے جہاد میں عجیب برکت ہوگی...... اور اس برکت سے پوری اُمتِ مسلمہ کو فائدہ ملے گا...... نمازوں میں غفلت اور سستی کرنے والے مجاہدین زیادہ عرصہ ''مخلص جہادی قافلے'' کے ساتھ نہیں چل سکتے...... وہ یا تو دنیاداری کی مصیبت میں مبتلا ہوجاتے ہیں...... یا پھر کسی اور فتنے کا شکار ہوجاتے ہیں...... العیاذ باللہ، العیاذ باللہ...... سچی توبہ میں یہ بھی شامل ہے کہ اپنی قضاء نمازوں کو ادا کرنا شروع کردیں......

اے مسلمان بہنو! نماز کا معاملہ ٹھیک کرلو

اے مسلمان بہنو! نماز کا معاملہ ٹھیک کرلو...... ہر برائی اور بے حیائی سے طبیعت خود متنفر ہوجائے

گی...... نماز کے لئے خوب پا کی، اوقات کی پابندی...... اور آداب کی رعایت...... اختیار کرو...... آپ کا اپنا ہی فائدہ ہوگا...... آپ کی اولاد کا فائدہ ہوگا...... کل کے دن تو کوئی کسی کے کام نہیں آسکے گا...... حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کی ''بیویاں'' جہنم میں دھکیلی جا رہی ہوں گی...... اُن کو اپنی ناک، عزت، زبان اور چالاکیوں نے برباد کر دیا...... قرآن پاک پڑھنے والا ہر مسلمان اُن دو عورتوں کے کُفر اور بُرے انجام کو بیان کرتا ہے...... حالانکہ وہ سمجھتی تھیں کہ وہ بہت عقلمند ہیں اور زمانے کے تقاضوں کا خیال رکھتی ہیں...... انہوں نے اپنی قوم اور برادری کو خوش رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا...... اپنے پیغمبر خاوندوں کی ناقدری کی...... پتہ نہیں قوم اور برادری اُن سے خوش ہوئی یا نہیں...... مگر یہ بات پکّی ہے کہ وہ دونوں ہزاروں سال سے عذاب میں جل رہی ہیں...... اور قیامت کے دن اُن کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا...... توبہ، توبہ، توبہ میرے مالک...... آپ کی پناہ عذاب قبر سے...... آپ کی پناہ آخرت کے عذاب سے......

اللہ تعالیٰ راضی ہوجائے

وضو کر رہے ہیں...... کیوں؟ اللہ پاک راضی ہوجائے...... نماز کو دوڑ رہے ہیں...... اللہ تعالیٰ راضی ہوجائے...... روزے رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں...... ذکر اذکار میں لگے ہیں...... جہاد میں تھک رہے ہیں...... لوگ گانے سن رہے ہیں اور یہ گانوں سے دور...... فلموں سے دور...... بدنظری سے دور...... کیوں؟ تا کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوجائے...... صبح شام استغفار...... درود، کلمہ کا ورد...... خالق کی عبادت اور مخلوق کی خدمت...... امانت ایسی کہ دل خوش ہوجائے...... تواضع ایسی کہ زمین رشک کرے...... کیوں؟...... تا کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوجائے...... صبح، شام، رات دن کام ہی کام...... بالآخر محبت کا یہ رقص بے تابانہ کام آ ہی جاتا ہے...... اور ''رحمۃ اللہ علیہ'' کی صدا سے سات آسمان گونج اٹھتے ہیں......

ہمت والو! تھکو نہیں

ارے ہمت والو! تھکو نہیں، بس کسی لمحے قبولیت کی آواز آجائے گی...... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد

فرماتے ہیں:

بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے برابر لگا رہتا ہے تو...... اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام سے فرماتے ہیں...... میرا فلاں بندہ مجھے راضی کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے...... خوب سن لو اُس پر ہماری رحمت ہے...... جبرئیل علیہ السلام (یہ سن کر) فرماتے ہیں...... ''رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى فُلَانٍ'' یعنی اُس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے...... پھر عرش اٹھانے والے فرشتے بھی یہی کہتے ہیں...... اور اُن کے اردگرد والے یہاں تک کہ ساتوں آسمانوں کے فرشتے...... پھر یہ (رحمت والا) حکم زمین پر اُتار دیا جاتا ہے...... (مسند احمد)

ایک عجیب کیفیت

الغرض...... مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ سے شکوہ پیدا نہ ہو...... بلکہ...... یہ یقین دل میں مستحکم ہو کہ...... اللہ تعالیٰ کا فضل تو بے حد ہے...... میں خود ہی گناہگار، قصوروار...... اور مجرم ہوں...... یہی وہ عجیب کیفیت ہے جو مچھلی کے پیٹ سے بھی آدمی کو زندہ باہر لے آتی ہے...... حضرت یونس علیہ السلام کی دعاء پڑھ کر دیکھ لیجئے:

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ''

یا اللہ آپ تو پاک ہیں...... آپ سے کوئی شکوہ نہیں...... اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ...... میں خود ہی ظالم اور قصوروار ہوں...... جب یہ الفاظ دل کا حال بن جائیں...... یعنی دل مان لے کہ...... قصور اپنا ہے...... اور اللہ تعالیٰ سے کوئی شکوہ نہیں...... تو پھر...... نصرت کے ایسے دروازے کھلتے ہیں کہ...... عقل دنگ رہ جاتی ہے...... مگر...... افسوس ہم اس کیفیت سے محروم رہتے ہیں...... اور کتنی عجیب بات ہے کہ...... حضرت یونس علیہ السلام جیسے نبی کو...... جو گناہوں سے معصوم تھے...... یہ کیفیت نصیب ہوئی...... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ...... جن کو جنت کی باقاعدہ اور پکی بشارت تھی...... اس کیفیت میں ڈوب کر...... خود کو قصوروار سمجھ کر...... رو رہے ہیں...... جبکہ ہم...... جو سر سے پاؤں تک گناہوں میں

لتھڑے ہوئے ہیں......اس کیفیت سے محروم رہتے ہیں......حالانکہ......ہمارے لیے تو خود کو قصوروار سمجھنا......زیادہ آسان ہونا چاہئے تھا......روئے زمین کا کونسا گناہ ہے جو ہم......دین کے دعویداروں میں نہیں ہے؟......عہدے بازی، جھگڑے بازی، پروٹوکول کا حرص......حبّ دنیا......تکبر......شہرت پسندی، تصویر بازی......اور نعوذ باللہ بے حیائی......کس کس گناہ کا تذکرہ کیا جائے......حسد اور بغض نے ہمیں اندر سے کھوکھلا کر دیا ہے......اور اجتماعی اموال میں بے احتیاطی نے ہمیں مکڑی کا جالا بنا دیا ہے......حقیقت میں ہم توبہ، استغفار کے بے حد محتاج ہیں......اللہ پاک ہمیں توفیق دے کہ......ہم اپنے گناہوں کی شدت کو سمجھیں......قرآن پاک ہی کو لے لیجئے......ہم اس کو نافذ کرنے کی باتیں کرتے ہیں......مگر......ہمارے رات اور دن اس کی تلاوت سے خالی گزرتے ہیں......ہم اس کے حقوق سے غافل ہیں......کتنے حافظ دین کے کام کے دھوکے میں......حفظ کی نعمت سے محروم ہو گئے ہیں......اگر یہی ہمارا دین ہے کہ......قرآن پاک بھی بھول جائیں تو پھر......اللہ پاک ہی ہمیں ہدایت عطاء فرمائے......الغرض......ہم بہت گناہ گار ہیں......مگر اس کے باوجود......اللہ تعالیٰ کا فضل دیکھیں کہ اس نے ہمیں......ایمان کی دولت بخشی......ہمیں دین اور جہاد کا مضبوط نظریہ عطاء فرمایا......ہمیں اس دور میں اپنا نام لینے کی توفیق عطاء فرمائی......ہم سے دین کا کام لیا......اور ہمیں اپنے کاموں میں لگایا......ان نعمتوں کی فہرست بہت لمبی ہے......ہم......ان کو شمار بھی نہیں کر سکتے......بس ضرورت اس بات کی ہے کہ......ہم میں سے ہر شخص صرف اپنے عیب دیکھ کر......ان پر آنسو بہائے......اپنے گناہ ڈھونڈ کر......ان سے پکی توبہ کرے......اور دین کے کام کو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت......اور اس کا عظیم احسان سمجھ کر......اس کی قدر کرے......

گھپ اندھیروں میں روشنی

حضرت یونس علیہ السلام نے اندھیروں میں پکارا

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

فَنَادٰی فِی الظُّلُمَاتِ :الظلمات یعنی کئی اندھیرے ......اندھیرا ایک ہوتو اسے ظُلْمَۃٌ کہتے ہیں......اور زیادہ ہوں تو جمع ظُلُمَات......آپ خود سوچیں کہ کتنے اندھیرے حضرت یونس علیہ السلام پر جمع ہو گئے تھے......رات کا اندھیرا......سمندر کا اندھیرا......مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا......بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ جس مچھلی نے آپ کو نگلا تھا اس مچھلی کو......ایک اور اس سے بھی بڑی مچھلی نے نگل لیا......یعنی اندھیروں پر اندھیرے تھے گھپ اور اندھے اندھیرے......مگر ان اندھیروں میں جو روشنی چمک رہی تھی......وہ تھی:

''لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ''

امام نسفی لکھتے ہیں:

فَنَادٰی فِی الظُّلُمَاتِ پس انہوں نے پکارا اندھیروں میں یعنی بہت شدید اور کثیف اندھیرے مچھلی کے پیٹ کے......جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ذهب الله بنورهم وتركهم فی ظلمات''

(یعنی اندھیرا تو ایک تھا مگر وہ اس قدر شدید اور گہرا اور تہہ بہ تہہ تھا کہ کئی اندھیروں سے بڑھ کر تھا......یہ پہلا قول ہے۔ یا رات کا اندھیرا، سمندر کا اندھیرا اور مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا......(یعنی واقعی کئی اندھیرے تھے)

حدیث میں آیا ہے: جو مصیبت زدہ اس دعاء کے ذریعہ فریاد کرے گا تو اس کی دعاء ضرور قبول ہوگی......حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......اللہ تعالیٰ کی قسم حضرت یونس علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے صرف اس لئے نجات دی کہ انہوں نے اپنے قصور کا اعتراف کیا......(المدارک)

''کبریت احمر''

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہر کام اور مقصد خواہ وہ ''جلالی'' ہو یا ''جمالی'' اس کے لئے یہ آیت مبارکہ اسم اعظم اور

''کبریت احمر'' ہے.......

''لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ''

یہ آیت نہایت مجرب التاثیر اور سریع الاثر ہے، مشائخ کا اس دعاء کی فوری تاثیر پر اجماع اور اتفاق ہے، اس دعاء کے ورد کے کئی طریقے ہیں جن میں دو طریقے آسان تر ہیں.......

(۱)......کسی بھی حاجت کے لئے بارہ دن تک روزانہ بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہ ہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے اور اول آخر چند بار درود شریف پڑھے.......

(۲)......حاجت کے لئے ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے.......

خلاصہ یہ ہے کہ اس عمل کی قوت تاثیر میں کچھ شک نہیں، اس لئے کہ اس عمل کے علاوہ اور کوئی عمل نہیں ہے جس کی صحت (وثبوت) قرآن مجید سے بھی ہو اور صحیح حدیث سے بھی اور مشائخ کے اقوال سے بھی......قرآن مجید میں اس عمل کی شان میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں.......

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ (الانبیاء:۸۸)

پس ہم نے ان (یعنی یونس علیہ السلام) کی دعاء قبول کی اور انہیں غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم مؤمنوں کو نجات دیتے ہیں.......

استغفار حاصل کرنے کے دو طریقے

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو ''استغفار'' نصیب فرمائے...... پیارے بھائیو! استغفار کے فوائد بے شمار ہیں......استغفار ہر خیر کی کنجی اور چابی ہے...... یہ اس اُمت کے لیے اللہ تعالیٰ کی امان ہے...... استغفار کی نعمت ہمیں نصیب ہوجائے......اس کے لیے چند ضروری باتیں آج پیش خدمت ہیں.......

(۱) دوسروں کے عیب تلاش نہ کریں......دوسروں کے عیب دیکھنے اور تلاش کرنے سے......انسان استغفار سے محروم ہوجاتا ہے...... بلکہ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے اس جرم کی وجہ سے......بعض اوقات

ایمان سے بھی محرومی ہوجاتی ہے......العیاذ باللہ......ایک آدمی نے چالیس سال مفت دین کی خدمت کی......مگر اس میں یہ عادت تھی کہ وہ عورتوں کے عیبوں کی ٹوہ میں لگا رہتا تھا......فلاں کا فلاں سے تعلق......فلاں کی فلاں سے یاری......فلاں میں یہ عیب، یہ گناہ، یہ کمزوری......بس یہی عادت...... جب موت کا وقت آیا تو وہ ایمان سے محروم ہوگیا......بھائیو! ہر شخص اپنے عیب اور اپنے گناہ دیکھے......دوسروں کے عیوب سے آنکھیں بند رکھے......تب ان شاء اللہ استغفار نصیب ہوتا ہے......

پاک کرنے والا استغفار

۲ اپنے گناہ کسی کو نہ بتائیں......بس صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے عرض کریں......اسی طرح صرف زبانی تواضع کے طور پر......خود کو گناہ گار اور برا بھلا نہ کہیں......زبانی تواضع یہ ہوتی ہے کہ کوئی آدمی خود کو......لوگوں کے سامنے گناہ گار، حقیر اور برا بتائے......اور اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف نہ ہو...... اور اگر کوئی اور اسے گناہ گار یا برا کہہ دے تو اسے غصہ آئے......آگ لگ جائے......میرے بھائیو! یہ خطرناک بیماری ہے جو دل کو نادم نہیں ہونے دیتی......اور نفاق پیدا کرتی ہے......گناہ کوئی کھیل تو نہیں......بلکہ عظیم اور قہار رب تعالیٰ کی نافرمانی کو گناہ کہتے ہیں......پھر خود کو گناہ گار کہنے کا کیا مطلب؟......اور وہ بھی صرف زبانی......ہاں دل سے خود کو گناہ گار سمجھے......مجرم سمجھے......اور پھر تڑپ تڑپ کر استغفار کرے......بزرگوں میں سے جو خود کو گناہ گار کہتے تھے......تو ان میں یہ حوصلہ تھا کہ کوئی دوسرا بھی......انکو گناہ گار یا برا بھلا کہہ دیتا......تو بالکل ناراض نہ ہوتے......اور نہ انہیں غصہ آتا...... کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ وہ واقعی گناہ گار ہیں......ہمارے اندر جب وہ اخلاص اور ہمت نہیں تو......ہم صرف لفظی تواضع، فیشن یا غصہ میں......خود کو گناہ گار کہہ کر اپنی نافرمانی پر لوگوں کو گواہ نہ بنائیں...... اور نہ گناہ گار کے لفظ کو ہلکا سمجھیں......میرے بھائیو! استغفار تو وہ کرتا ہے جو اپنے عظیم رب کی...... محبت سے سرشار ہوتا ہے......یہ ایک صفت ہے جو مؤمنین کے دل میں......یہ فکر پیدا کر دیتی ہے کہ میرا محبوب رب......مجھ سے ناراض نہ ہو......اور یہ حسن ظن پیدا کر دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ......ہر گناہ کو توبہ سے معاف فرماتے ہیں......میرے بھائیو! استغفار......استغفار......استغفار......وہ سنو! وہ خود

ارشاد فرمارہے ہیں......

ترجمہ "کہہ دیجیے! اے میرے گناہ گار بندو! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے، وہ غفور ہے وہ رحیم ہے" (سورۃ الزمر آیت: ۵۳)

بھائیو! تمام گناہوں کے ارادے چھوڑ کر...... اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی فکر...... اور اسکی رحمت کا یقین...... استغفار...... استغفار...... استغفار......

چند اشارے

اللہ تعالیٰ میری اور آپ سب کی اور پوری امت مسلمہ کی مغفرت فرمائے...... کبھی آپ نے قرآن پاک میں استغفار کے احکامات اور قصوں پر غور کیا؟...... حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی اپنے والد سے عرض کررہے ہیں...... اے ہمارے اباجی ہمارے لئے استغفار فرمائیے...... والد محترم نے وعدہ فرمالیا...... غور کریں! حکم آرہا ہے کہ اے نبی! یہ گناہ گار لوگ اگر آپ کی خدمت میں آئیں اپنے گناہوں پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہوئے...... پھر آپ بھی ان کیلئے استغفار فرمائیں تو ان کی معافی پکی...... سبحان اللہ غور کریں! حکم آرہا ہے اے نبی! کلمہ طیبہ پکا کریں...... اور اپنے لئے اور تمام مؤمنین اور مؤمنات کے لئے استغفار فرمائیں...... اور دیکھیں! فرمایا جارہا ہے کہ وہ عظیم فرشتے جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں وہ زمین والوں کیلئے استغفار کرتے رہتے ہیں...... اور دیکھیں فرمایا جارہا ہے کہ منافقین کو کہا جاتا تھا کہ آؤ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وہ تمہارے لئے استغفار فرمائیں تو منافقین تکبر سے اپنے سر گھمانے لگتے...... ان اشاروں پر غور کریں ان کا لطف لیں اور ان سے اپنے لئے سبق سمجھیں...... یہ سب قرآن پاک کے روشن انوارات ہیں......

اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ لِیْ وَلَکُمْ وَلِسَائِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ...

صبح شام استغفار کے فوائد

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب بھی کوئی دوفرشتے کسی دن کوئی اعمال نامہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں جس کے اول و آخر میں اللہ تعالیٰ استغفار ملاحظہ فرما لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس اعمال نامے کے دونوں جانب کے درمیان (کے گناہوں) کو میں نے اپنے بندے کے لئے بخش دیا'' (بزار)

پس چاہیے کہ ہر مسلمان دن رات کے آغاز اور اختتام پر تسبیح اور استغفار کا اہتمام کرے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ''مَامِنْ حَافِظَیْنِ یَرْفَعَانِ اِلَی اللّٰہِ فِیْ یَوْمٍ فَیَرٰی تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِیْ اَوَّلِ الصَّحِیْفَۃِ وَ فِیْ آخِرِھَا اِسْتِغْفَارًا اِلَّا قَالَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی: قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ مَا بَیْنَ طَرَفَیِ الصَّحِیْفَۃِ''

(رواہ البزار وفیہ تمام بن نجیح وثقہ ابن حبان وغیرہ وضعف البخاری وغیرہ وبقیۃ رجالہ رجال الصحیح کذافی مجمع الزوائد ۱۰/۲۵۱ کتاب التوبہ باب الاکسار من الاستغفار رقم الحدیث ۱۷۵۸۰)

اے مسلمانو! صبح استغفار، شام استغفار

اے مسلمانو! صبح استغفار، شام استغفار...... اے مسلمانو! بار بار توبہ، بار بار استغفار...... اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کی عظمت کو مان کر دل کی ندامت کے ساتھ...... استغفار...... آج اُمتِ مسلمہ استغفار کی بے حد محتاج ہے...... ظالم حکمرانوں نے اس اُمت کو لوٹ لیا، برباد کر دیا...... کافروں نے ہر اسلحے کا رخ مسلمانوں کی طرف پھیر دیا...... ہمارا ایمان گناہوں نے لوٹ لیا...... اور ہمارا سکون دنیا کی محبت نے غارت کر دیا......

صبح کے وقت کا استغفار

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ایک دعاء سکھائی اور اس بات کا حکم فرمایا کہ اس کا خیال رکھنا کہ تمہارے گھر والے روزانہ اس کو پڑھیں۔ فرمایا صبح کے وقت یہ کہو......

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَبِكَ وَاِلَيْكَ. اَللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ اَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ فَمَشِيَّتُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ مَا شِئْتَ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ وَمَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلَاةٍ فَعَلٰى مَنْ صَلَّيْتَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنَةٍ فَعَلٰى مَنْ لَعَنْتَ اِنَّكَ اَنْتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ اَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ. وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَشَوْقًا اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اَعُوْذُبِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَعْتَدِيَ اَوْ يُعْتَدٰى عَلَيَّ اَوْ اَكْتَسِبَ خَطِيْئَةً مُحْبِطَةً اَوْ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ. اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَاِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ شَهِيْدًا اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَاءَكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تَكِلْنِيْ اِلٰى ضَيْعَةٍ وَعَوْرَةٍ وَذَنْبٍ وَخَطِيْئَةٍ وَاِنِّيْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔

ترجمہ

یااللہ! میں بار بار حاضر ہوں اور یہ میری سعادت مندی ہے خیر آپ کے خزانے میں ہے آپ کی طرف سے ہے آپ کی وجہ سے ہے اور آپ کی جانب ہے یااللہ! میں نے جو بھی بات کی یا نذر مانی یا قسم کھائی تو آپ کی مشیت اس کے سامنے ہے جو آپ کی مشیت وہ ہوگا اور جو آپ کی مشیت نہیں وہ نہیں ہوسکتا گناہ سے بچنے اور نیکی کے کرنے کی توفیق صرف آپ ہی دے سکتے ہیں بلاشبہ آپ ہر چیز پہ قادر ہیں یااللہ! میں نے جو بھی دعاء مانگی رحمت بھیجی وہ ان پر ہو جن پر آپ کی رحمت ہے اور اگر میں نے کوئی لعنت کی تو ان پر ہو جن پر آپ کی لعنت ہے حقیقت یہ ہے کہ دنیا اور آخرت میں آپ ہی میرے ولی ہیں مجھے اسلام کی حالت میں موت دے اور صالحین کے ساتھ ملا...... یااللہ! میں سوال کرتا ہوں آپ سے رضا بالقضاء کا موت کے بعد اچھی زندگی کا آپ سے لقاء کی لذت کا آپ سے ملاقات کے شوق کا۔ اور اس بات کا کہ کوئی ضرر دینے والی بات نہ ہو اور نہ کوئی گمراہ کن فتنے کا میں شکار ہو جاؤں اور یااللہ میں ظالم یا مظلوم بننے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور اس بات سے کہ میں حد سے تجاوز کروں یا کوئی میرے اوپر تجاوز کرے یا کوئی ایسا گناہ کر بیٹھوں جو میری نیکیوں کو کھائے یا کوئی ایسا گناہ جس کی مغفرت نہ ہو یااللہ اے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے ظاہر اور باطن کے جاننے والے اے ذوالجلال والاکرام میں اس دنیا میں آپ سے عہد کرتا ہوں اور آپ کو گواہ بناتا ہوں اور آپ کی گواہی کافی ہے اس بات پر کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ کا کوئی شریک نہیں ملک آپ کا، تعریف آپ کی، آپ ہر چیز پر قادر ہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ آپ کے بندے اور رسول ہیں اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا وعدہ حق ہے آپ کی ملاقات حق ہے جنت حق ہے قیامت آنیوالی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور آپ قبروں والوں کو زندہ فرمائیں گے۔ اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اگر آپ نے مجھے میرے نفس کے سپرد کیا تو مجھے نقصان، بے پردگی، گناہ اور خطاء کے سپرد

کردیں گے سوائے آپ کی رحمت کے مجھے اور کسی چیز پر بھروسہ نہیں پس میرے تمام گناہوں کو معاف فرما گناہوں کو آپ کے سوا کوئی معاف نہیں کرسکتا۔ میری توبہ قبول فرمایئے۔ بلاشبہ آپ بار بار توبہ قبول کرنے والے اور پوری طرح رحمت کرنے والے ہیں۔

(مسند احمد، طبرانی، حاکم)

عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمہ دعاء وامرہ ان یتعاھدبہ اھلہ کل یوم قال: قل حین تصبح "لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ الخ

(رواہ احمد من حدیث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ 5/191 ط... عالم الکتب بیروت والحاکم فی مستدرکہ والطبرانی، کذافی مجمع الزوائد برقم 16988 ط... دار الفکر بیروت)

رات سوتے وقت تین بار

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ "جو شخص بستر پر (سونے کے لئے) آتے وقت یہ دعاء تین مرتبہ پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اسکے گناہوں کو معاف فرمادیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں، اگرچہ وہ درختوں کے پتوں کی تعداد میں ہوں اگرچہ وہ ایک بڑے ٹیلے کی ریت کے برابر ہوں اگرچہ وہ دنیا کے دنوں کی تعداد میں ہوں (دعاء یہ ہے)

"اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ"

دعاء کا ترجمہ میں بخشش مانگتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ سدا زندہ، پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے اور میں اسی کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ (ترمذی، احمد، ابویعلی)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ قَالَ حِیْنَ یَأْوِیْ اِلٰی فِرَاشِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الخ

{اخرجہ الترمذی فی دعوات (باب ماجاء فی الدعاء اذا اوی الی فراشہ) برقم ۳۳۹۷ وقال

هذاحدیث حسن غریب، واحمدو ابویعلی کلاهماعن ابی سعید رضی اللہ عنہ}

رات کو اٹھتے وقت استغفار

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے تو یہ دعاء پڑھتے:

''لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ اَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِی وَاَسْئَلُکَ رَحْمَتَکَ .اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًاوَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ وَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ''

ترجمہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، یااللہ آپ پاک ہیں، میں آپ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں اور آپ سے آپکی رحمت کا سوال کرتا ہوں اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرمااور مجھے ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا نہ فرمااور مجھے اپنے خزانہ خاص میں سے رحمت عطا فرما بے شک آپ بہت عطا کرنے والے ہیں۔(ابوداود، حاکم، بیہقی، ابن حبان)

عن عائشہ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ کان اذا استیقظ من اللیل قال: لا الہ الا انت الخ

(رواہ ابوداود فی ابواب النوم، باب مایقول اذاتعار من اللیل، والحاکم، والبیہقی، وابن حبان)

تہجد کے وقت کا پرکیف استغفار

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نماز تہجد کیلئے اٹھتے تو یہ دعاء پڑھتے:

''اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاءُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ

حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ آمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَاَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰھِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ یا اللہ تمام تعریف آپ کیلئے، آپ زمینوں اور آسمانوں کے نور، تمام تعریف آپ کیلئے آپ آسمانوں اور زمینوں کے قائم رکھنے والے، تعریف آپ کیلئے آپ آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کے رب، آپ کا قول سچا، آپ کا وعدہ سچا، آپ کی ملاقات حق، جنت حق، جہنم حق، قیامت حق، یا اللہ میں آپ کے سامنے سرنگوں ہوا اور آپ ہی پر میں ایمان لایا اور آپ ہی پر توکل کیا، اور آپ کی ہی طرف دل سے متوجہ ہوا اور آپ ہی کی قوت سے میں نے مخاصمت کی، اور میں آپ ہی کے دربار میں اپنا فیصلہ لے گیا میرے اگلے پچھلے، کھلے چھپے گناہوں کو معاف فرما دیجئے آپ میرے معبود ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں (مؤطا امام مالک)

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام الی الصلاۃ من جوف اللیل یقول: "اللھم لک الحمد الخ

(رواہ مالک فی الصلاۃ باب ماجآء فی الدعآء ۱/۲۱۵ برقم ۵۰۲۔ط۔:دار احیاء تراث العربی مصر)

مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت استغفار

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے اور یہ دعاء پڑھتے:

''رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ''

اور جب باہر تشریف لاتے تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے اور یہ دعاء پڑھتے ......

''رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ'' (ترمذی، احمد، وغیرہ)

عن فاطمۃ الکبری رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد صلی علی محمد وسلم وقال" رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك "واذا خرج صلی علی محمد وسلم وقال" رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك"

(رواہ الترمذی فی الصلاۃ باب مایقول عند دخولہ المسجد، وابن ماجہ، واحمد وغیرھم)

وضو کے بعد استغفار کی مسنون دعاء

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ وضو سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ کو یہ دعاء پڑھتے ہوئے سنا:

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ، وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ، وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ"

ترجمہ: یا اللہ میرے گناہ معاف فرما اور مجھے میرے گھر میں کشادگی عطا فرما اور مجھے میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! میں نے آپ کو یوں دعاء کرتے ہوئے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان دعاؤں نے کچھ چھوڑا بھی؟ (مطلب یہ کہ دین ودنیا کی ہر بھلائی اس میں موجود ہے)۔ (ابن السنی)

عَنْ اَبِیْ مُوسٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأَ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ الخ"

قُلْتُ: یَانَبِیَّ اللہِ! لَقَدْ سَمِعْتُكَ تَدْعُوْ بِکَذَا وَکَذَا فَقَالَ: وَھَلْ تَرَکْنَ مِنْ شَیْئٍ؟

{اخرجہ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ باب مایقول بین ظھرانی وضوءہ برقم 28}

نماز میں استغفار

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ "اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللہِ وَالْفَتْحُ" کے نازل ہونے کے

بعد میں نے نبی کریم ﷺ کا معمول یہ دیکھا کہ آپ جب بھی کوئی نماز پڑھتے تو یہ دعاء پڑھتے ......

''سُبْحَانَكَ رَبِّي وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ''

ترجمہ اے میرے رب! میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں، اور آپ کی تعریف کرتا ہوں، یا اللہ مجھے معاف فرما۔......(مسلم)

عن عائشة رضی الله عنها قالت: ما رايت النبی صلی الله عليه وسلم منذ نزل عليه ''إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ'' يصلی صلاة الادعاء اوقال فيها: ''سُبْحَانَكَ رَبِّي وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ'' (رواه مسلم، باب مايقال فی الركوع والسجود)

نماز کے بعد استغفار

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار کرتے اور پھر یہ دعاء پڑھتے:

''اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ''

ترجمہ یا اللہ! آپ عیوب سے محفوظ وسالم ہیں اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی حاصل ہوتی ہے آپ کی ذات بڑی بابرکت ہے اے جلال وعظمت اور اکرام واعزاز کے مالک۔

(مسلم، ابوداود، ترمذی، نسائی)

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اِسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ ''اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ''

{اخرجه مسلم فی كتاب المساجد ومواضع الصلاة باب استحباب الذكر بعد الصلاة، وابوداود بنحوه والترمذی فی الصلاة (باب مايقول اذا سلم من الصلاة برقم ۳۰۰ والنسائی (باب الاستغفار بعد التسليم) وابن ماجه فی الصلاة باب مايقال بعد التسليم}

فائدہ تبارکت کے بعد ،، یا ،، کا اضافہ بھی بعض روایات سے ثابت ہے۔ اس لئے جو مشہور ہے وہ بھی درست ہے۔

افتتاح نماز کا استغفار

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے یہ دعاء پڑھتے :

'' وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذَالِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ. اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ. فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا. اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ. وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ. وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا. لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ. لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ. وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ. وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ. اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ ''

ترجمہ میں نے تو پوری طرح یکسو ہو کر اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں بے شک میری نماز میری عبادت اور میرا جینا مرنا سب کچھ اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں اس کے آگے سر جھکانے والوں میں سے ہوں۔ یا اللہ آپ بادشاہ ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ میرے رب اور میں آپ کا بندہ ہوں، میں نے اپنے اوپر ظلم کیا میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں میرے تمام گناہوں کو بخش دے، حقیقت یہ ہے کہ آپ کے سوا کوئی گناہوں کی مغفرت نہیں کرسکتا، مجھے اچھے اخلاق کی رہنمائی فرما، اچھے اخلاق کی رہنمائی سوائے آپ کے کوئی نہیں کرسکتا، اور مجھ سے برے اخلاق کا رخ موڑ دے سوائے آپ کے مجھ سے برے اخلاق کا کوئی رخ نہیں موڑ سکتا۔

میں بار بار حاضر ہوں، (آپ کی فرمانبرداری کی) خوش بختی لیتا ہوں، خیر تمام کی تمام آپ کے خزانوں میں ہے، اور برائی آپ کی طرف منسوب نہیں کی جاسکتی (آپ کا ہر کام اچھا ہے کسی کو برا نہیں کہا جاسکتا) میرا اعتماد آپ پر اور میرا دوڑنا آپ کی طرف آپ برکت والے اور اونچی شان والے ہیں میں آپ سے معافی چاہتا ہوں اور آپ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، احمد)

عن علی بن ابی طالب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه اذاقام الی الصلاۃ قال: وجهت وجهی الخ

(رواه مسلم فی الصلاة باب الدعاء فی صلاة اللیل، وابوداؤد فی الصلاة باب مایستفتح به الصلاة، والترمذی والنسائی واحمد)

سجدہ میں استغفار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ دعاء مانگا کرتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجُلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ وَعَلَانِيَّتَهٗ وَسِرَّهٗ"

ترجمہ یا اللہ! میرے چھوٹے بڑے، اگلے پچھلے اور کھلے چھپے ہر قسم کے گناہ معاف فرما۔ (مسلم، ابوداؤد، ابن حبان)

عن ابی هریرة رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقول فی سجوده: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ الخ

(رواه مسلم فی الصلاة باب مایقال فی الرکوع والسجود، ابو دائود برقم ۸۷۴ بترقیم الشیخ محمدعوامه وابن حبان)

سجدوں کے مابین استغفار

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان یہ دعاء پڑھا کرتے تھے:

''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ''

ترجمہ یااللہ میری مغفرت فرمائیے، اور مجھ پر رحم فرمائیے اور میری بگڑی بنائیے اور مجھے ہدایت دیجئے اور مجھے رزق عطا فرمائیے۔ (ترمذی، معجم الطبرانی)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول بین السجدتین اللھم اغفرلی الخ

(رواہ الترمذی فی الصلاۃ باب مایقول بین السجدتین، والطبرانی فی المعاجم الثلاثہ)

دعائے قنوت میں استغفار

حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رکوع کرنے کے بعد قنوت نازلہ والی دعاء پڑھی:

''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ ...الی آخرہ''

دعاء کا ترجمہ یااللہ! ہماری اور مومنین ومومنات مسلمین ومسلمات کی مغفرت فرما اور ان کے دلوں کو آپس میں جوڑ دے اور ان کی آپس میں صلح کرادے اور ان کو نصرت عطاء فرما آپ کے دشمن اور ان کے دشمن پر۔ (بیہقی، مصنف عبدالرزاق)

عن عبید ابن عمیر رحمہ اللہ ان عمر رضی اللہ عنہ قنت بعد الرکوع و قال:

''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ ...الی آخرہ''

(رواہ البیھقی فی السنن باب دعاء القنوت وعبدالرزاق)

تشہد کا استغفار

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نماز کے آخر میں تشہد اور سلام کے درمیان

یہ دعاء پڑھتے تھے......

''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَااَخَّرْتُ،وَمَااَسْرَرْتُ وَمَااَعْلَنْتُ،وَمَااَسْرَفْتُ وَ مَااَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ،اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُلَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ''

ترجمہ یا اللہ! میرے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف فرما، اور میرے چھپے اور کھلے گناہوں کو معاف فرما، اور میرے حد سے تجاوز کرنے کو معاف فرما اور میرے ان گناہوں کو بھی معاف فرما جن کا آپ کو مجھ سے زیادہ علم ہے۔ آپ ہی آگے کرنے والے اور آپ ہی پیچھے کرنے والے۔ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (مسلم، ابوداؤد)

عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فی حدیث طویل لہ ثم یکون من آخر ما یقول (صلی اللہ علیہ وسلم) بین تشھد والتسلیم "اللّٰھم اغفرلی ما قدمت الخ

(رواہ مسلم فی الصلاۃ باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ، وابوداو دفی الصلاۃ باب مایستفتح بہ الصلاۃ)

رکوع اور سجدے کا مسنون استغفار

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع اور سجدے میں یہ دعاء پڑھا کرتے تھے:

''سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ،اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ''

ترجمہ یا اللہ! اے ہمارے پروردگار! میں ہر عیب سے آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور آپ کی حمد کرتا ہوں یا اللہ میری مغفرت فرمائیے۔ (بخاری)

فائدہ: استغفار کی یہ دعاء بے حد قیمتی اور جامع ہے، اس میں تسبیح، تحمید ذکر اور استغفار سب آگئے، حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری عمر مبارک میں اس کی کثرت فرماتے تھے، اسی سے اس کے مقام اور قیمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ''

{اخرجه البخاری فی کتاب الاذان باب الدعاء فی الرکوع رقم الحدیث ۷۹۴، و فی تفسیر سورۃ النصر}

نماز کا مسنون استغفار

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے کوئی دعاء سکھا دیجئے جو میں نماز میں مانگا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعاء تلقین فرمائی:

''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا، وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔''

ترجمہ یا اللہ میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا، اور آپ کے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا، پس اپنی خصوصی مغفرت کے ذریعے مجھے معاف فرمائیے اور میرے اوپر رحم فرمائیے۔ بلاشبہ آپ ہی بہت مغفرت کرنے والے بہت رحم کرنے والے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ نماز کے قعدہ اخیرہ میں درود شریف کے بعد یہ دعاء مانگنی چاہیے......

عَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِیْ صَلَاتِیْ قَالَ "قُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ الخ

اخرجه البخاری فی الاذان باب الدعاء قبل السلام برقم ۸۳۴، ومسلم فی کتاب الذکر والدعاء باب استحباب خفض الصوت بالذکر۔

نماز کے بعد کا استغفار

حضرت زاذان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھے ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز کے بعد

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ"

سومرتبہ پڑھتے سنا ہے۔

دعاء کا ترجمہ یا اللہ میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما بے شک آپ بار بار توبہ قبول کرنے والے خوب مغفرت کرنے والے ہیں۔

(نسائی کبری 6/31 حدیث نمبر 9931 مسند احمد 2/84)

عن ذاذان قال: حدثنی رجل من الانصار قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی دبر الصلوۃ اللھم اغفرلی وتب علی انك انت التواب الغفور حتی بلغ مائۃ مرۃ۔

(رواہ النسائی فی الکبری 6/31 برقم 99/31 طبع دار الکتب العلمیہ واحمد فی مسندہ 2/84 طبع عالم الکتب بیروت برقم 55/64)

شب قدر کا استغفار

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے...... اے اللہ کے نبی! مجھے بتایئے اگر میں شب قدر کو پالوں تو کیا دعاء مانگوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم یوں کہو:

"اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ"

ترجمہ یا اللہ آپ بہت معاف کرنے والے ہیں معاف کرنے کو پسند کرتے ہیں مجھے معاف فرمایئے۔ (احمد، ابن ماجہ)

عن عائشہ رضی اللہ عنہا: یا نبی اللہ ارأیت ان وافقت لیلۃ القدر ما اقول؟ قال تقولین "اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ"

(رواہ احمد ۶/۱۷۱ برقم ۲۵۳۸۴ طبع عالم الکتب بیروت، وابن ماجہ ۲/۱۲۶۵ برقم ۳۸۵۰ طبع دار الفکر بیروت)

سعی کا استغفار

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بطن مسیل میں سعی فرماتے تو یہ دعاء فرماتے:

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ"

دعاء کا ترجمہ: اے اللہ! مغفرت فرما اور رحم فرما آپ ہی سب سے بڑھ کر عزیز اور سب سے بڑھ کر کرم والے ہیں۔ (طبرانی)

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سعی فی بطن المسیل قال: اللّٰھم اغفر وارحم وانت الاعز الاکرم۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط من حدیث ابراھیم)

جہنم کی آگ سے بچانے والا استغفار

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعا روایت ہے کہ جو شخص یہ دعاء پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ اٰمَنْتُ بِكَ مُخْلِصًا لَّكَ دِيْنِيْ اَصْبَحْتُ عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْ سُوْءِ عَمَلِيْ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ لَا يَغْفِرُهٗ اِلَّا اَنْتَ"

جو یہ دعاء دن کو تین بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام کر دیتے ہیں۔

دعاء کا ترجمہ: یا اللہ! آپ ہی کے لئے تعریف ہے آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں آپ کا کوئی شریک نہیں۔ آپ میرے رب میں آپ کا بندہ، میں آپ پر ایسا ایمان لایا کہ میری بندگی خالص آپ کے لئے ہے۔ میں نے اس حالت میں صبح کی کہ اپنی بساط کی حد تک آپ کے ساتھ کئے ہوئے وعدے اور عہد پر قائم ہوں۔ اپنے برے اعمال سے آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ اور اپنے گناہ کی آپ سے

مغفرت مانگتا ہوں۔ جسے آپ کے سوا کوئی نہیں بخش سکتا۔ (معجم الاوسط طبرانی)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ رفعه الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: من قال اللهم لك الحمد الخ

يقول ذلك ثلاث مرات فمن قالها فی يومه حرمه الله على النار۔

(رواه الطبرانی فی الاوسط)

گناہوں کو مٹانے والا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ استغفار گناہوں کو مٹانے کا آلہ ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

''اَلْاِسْتِغْفَارُ مِمْحَاةٌ لِلذُّنُوْبِ''

(رواه الديلمی عن حذيفة كذا فی الكنز ۱/۲۴۱، وفی الجامع الصغير، قال المناوی: وفيه عبيد بن كثير التمار قال الذهبی قال الازدی متروك عن عبيد الله بن خراش ضعفه الدار القطنی وغيره عن عمه العوام بن الحوشب)

اختتام مجلس کا استغفار

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مجلس کا کفارہ یہ کہ اس دعاء کو پڑھے سے پہلے نہ اٹھے:

''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تُبْ عَلَيَّ وَاغْفِرْلِيْ''

اس دعاء کو تین مرتبہ پڑھے اگر مجلس فضولیات کی ہو تو یہ دعاء کفارہ ہو جائے گی اور اگر مجلس ذکر کی ہو تو یہ دعاء اس پر مہر ہو جائے گی۔

دعاء کا ترجمہ یا اللہ میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور آپ کی حمد کرتا ہوں آپ کے سوا کوئی

معبود نہیں میری توبہ قبول فرمایئے اور مجھے بخش دیجئے......(طبرانی، مجمع الزوائد)

عن جبیر بن مطعم عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: کفارة المجلس ان لا یقوم حتی یقول سبحانك اللهم وبحمدك لااله الا انت تب علی واغفرلی یقولها ثلاث مرات فان کان مجلس لغط کان کفارة له وان کان مجلس ذکر کان طابعا علیه۔

(رواه الطبرانی کذافی مجمع الزوائد 10/207 برقم 17164ط...دارالفکر بیروت۔باب کفارة المجلس)

ایک مجلس، سو استغفار

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجلس سے اٹھنے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مجلس میں سو مرتبہ تک یہ دعاء پڑھتے:

''رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ''

دعاء کا ترجمہ اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما، بلاشبہ آپ بار بار توبہ قبول کرنے والے اور بار بار مغفرت کرنے والے ہیں۔(ترمذی، احمد، ابن ابی شیبہ وغیرہ)

عن ابن عمر رضی الله عنهما قال: کان تعد لرسول الله صلی الله علیه وسلم فی المجلس الواحد مائة مرة من قبل ان یقوم "رب اغفر لی وتب علی انك انت التواب الغفور۔

(رواه الترمذی فی الدعوات باب مایقول اذاقام من مجلسه، واحمد وابن ابی شیبه وغیرهم)

آخری وقت بھی استغفار

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفات کے وقت یہ دعاء پڑھتے سنا:

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی"

ترجمہ: یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے اعلٰی رفیقوں کے ساتھ جاملا۔

(ترمذی، مالک، ابن ماجہ)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عِنْدَ وَفَاتِهٖ "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی"

{رواہ الترمذی فی الدعوات برقم 3496 وقال: هذا حدیث حسن صحیح، ومالک فی جامع الجنائز وابن ماجه ایضا فی الجنائز باب ماجاء فی مرض رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم برقم 1619}

اللہ تعالیٰ کی خصوصی توجہ پانے والا استغفار

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص گھر سے نماز کیلئے نکلے اور یہ دعاء پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف خصوصی توجہ فرماتے ہیں اور ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔"

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْكَ، وَاَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَایَ هٰذَا، فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِیَاءً وَلَا سُمْعَةً، وَخَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سُخْطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، فَأَسْئَلُكَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ: یا اللہ! میں آپ سے آپ پر سوال کرنے والوں کے حق کے ذریعے مانگتا ہوں اور میں آپ سے اپنے اس چلنے کے واسطے سے مانگتا ہوں کیونکہ میں اکڑ، تکبر، دکھاوے اور شہرت کیلئے نہیں نکلا ہوں بلکہ میں تو آپ کی ناراضی سے بچنے اور آپکی رضا کی تلاش کے لئے نکلا ہوں پس میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے جہنم سے بچا لیجئے اور میرے گناہ معاف فرما دیجئے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔ (ابن ماجہ، بیہقی)

فائدہ بعض روایات میں الفاظ کا کچھ فرق ہے مگر فضیلت یہی ہے۔

عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْأَلُكَ الخ

{اخرجه ابن ماجه فی کتاب الصلاۃ باب المشی الی الصلاۃ برقم 778، واحمد عن ابی سعید الخدری، والبیهقی فی الدعوات باب القول والدعاء عند الخروج من المنزل الی الصلاۃ، وابن السنی فی عمل الیوم واللیلة باب مایقول اذا خرج الی الصلاۃ، وابن ابی شیبة، ولفظه لابن ماجه}

استغفار، غصہ کا علاج

حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب غصہ آتا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی ناک کو ملتے اور فرماتے اے عائشہ! یہ دعاء پڑھ!

''اَللّٰهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ، وَاَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَاَجِرْنِيْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ۔''

ترجمہ یا اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب! میرے گناہ معاف فرما، اور میرے دل کے غصے کو ختم فرما اور مجھے گمراہ کن فتنوں سے بچا۔ (ابن السنی)

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا إِذَا غَضِبَتْ عَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْفِهَا ثُمَّ يَقُوْلُ: ''يَا عُوَيْشُ! قُوْلِيْ: "اَللّٰهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ الخ

{اخرجه ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة باب مایقول اذا غضب برقم 457}

بے شمار گناہوں کی معافی

روایت میں ہے کہ:

جو شخص اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تین بار یوں کہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ (وہ گناہ کثرت میں سمندر کی جھاگ کی مثل ہوں، یا عالج کی ریت کے شمار کے برابر یا درختوں کے پتوں کے موافق یا دنیا کے دنوں کے عدد کے مطابق ہوں......(احیاء العلوم)

(ترمذی بروایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور کہا ہے کہ روایت غریب ہے اور بخاری نے تاریخ میں اس کو نقل کیا ہے مگر اس میں بستر پر لیٹنے کے وقت اور تین کی قید نہیں)

ایک اور روایت میں یوں ہے:

جو شخص کہے:

سُبْحَانَکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَعَمِلْتُ سُوْٓءًا فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

اس کے گناہ بخشے جائیں گے اگرچہ چیونٹی کے نال جیسے ہوں۔

ترجمہ یا اللہ آپ پاک ہیں میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور برائی کی ہے پس آپ میری مغفرت فرمادیں کہ آپ کے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔ (احیاء العلوم)

ملاقات کے وقت استغفار

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جب دو مسلمان ملتے ہیں مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ عزوجل کی تعریف کرتے ہیں اور اس سے (استغفار کرتے ہیں یعنی) مغفرت مانگتے ہیں تو ان کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ (ابوداود، بیہقی، ابویعلی)

مسلمانوں کو چاہیے کہ اس فرمان کے مطابق آپس میں ملاقات کے وقت سلام، حمد اور استغفار کا معمول بنائیں اور ایک دوسرے کو مغفرت کی دعاء دیا کریں......

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا۔"

{اخرجه ابوداود فی الادب (باب المصافحة) برقم ۵۱۲۹، وابن شيبه برقم ۲۶۲۳۱، والبیهقی فی السنن (کتاب النکاح، باب ماجاء فی مصافحة الرجل الرجل) برقم ۱۳۵۶۹، وفی الشعیب، وابویعلی فی مسند البراء}

لاتقنطوا

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ مجھے دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب اس آیت کے بدلے میں مل جائے:

''یَاعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ''

ترجمہ اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کر رکھی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ (طبرانی)

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ {يَا عِبَادِیَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ}۔"

{رواه الطبرانی فی الاوسط، واسناده حسن۔ قاله الهیثمی فی مجمع الزوائد (کتاب التوبة باب قوله تعالی یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم) برقم 17622}

حضرت سفیان ثوری کا استغفار

ابوعبداللہ محمد بن خزیمہ الاسکندرانی فرماتے ہیں:

جب حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو مجھے شدید غم اور صدمہ پہنچا، تب میں نے

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کوخواب میں دیکھا کہ بہت ناز سے چل رہے ہیں...... میں نے عرض کیا: اے ابو عبداللہ! یہ کیسی چال ہے؟ فرمایا: یہ خدام کی چال ہے دارالسلام یعنی جنت میں...... میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہنے لگے: اللہ تعالیٰ نے مجھے مغفرت عطاء فرمائی اور مجھے تاج پہنایا اور سونے کے دو جوتے پہنائے اور ارشاد فرمایا: اے احمد! یہ تمہارے اس قول کا بدلہ ہے کہ...... قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے (مخلوق نہیں)...... پھر ارشاد فرمایا: اے احمد مجھ سے وہ دعاء مانگو جو تم تک سفیان ثوری سے پہنچی تھی اور تم دنیا میں مجھ سے مانگا کرتے تھے، میں نے کہا:

يَارَبَّ كُلِّ شَيْءٍ بِقُدْرَتِكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اِغْفِرْلِيْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى لَا تَسْئَلَنِيْ عَنْ شَيْءٍ

اے ہر چیز کے رب، ہر چیز پر اپنی قدرت کے صدقے مجھے ہر چیز معاف فرما دیجئے یہاں تک کہ آپ مجھ سے کسی چیز کا سؤال (وحساب) نہ فرمائیں

اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے احمد! یہ سامنے جنت ہے، اٹھو اور اس میں داخل ہو جاؤ۔

(البدایہ والنہایہ ص ۳۴۷ ج ۱۰)

رحمت الٰہی کی شان

ذرا محبت کی آنکھیں کھولیں...... حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چند احادیث مبارکہ پڑھتے ہیں:

- جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو ایک بات لکھی...... اور وہ اللہ تعالیٰ کے پاس عرش کے اوپر ہے...... (وہ بات یہ ہے کہ)

"بے شک میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی"...... (متفق علیہ)

اللہ، اللہ، اللہ...... میرا رب بہت رحیم ہے...... بہت رحیم ہے...... بہت رحیم...... جب گناہوں کے بعد مسجد جانے کی توفیق ملے...... تب سوچیں کہ...... میرا رب کتنا عظیم ہے...... اور رحیم ہے کہ...... اپنے مجرم کو اپنے گھر آنے کی اجازت اور توفیق دی...... لوگ تو ٹانگیں توڑ دیتے ہیں...... مگر یہاں مجرم کو اپنے گھر میں اپنے سامنے سجدہ کرنے کی اجازت...... اللہ، اللہ، اللہ......

۲ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک سو "رحمتیں" ہیں......اُن سو میں سے صرف ایک رحمت کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر نازل فرمایا ہے......اسی رحمت کے سبب جنات، انسان، مویشی اور حشرات آپس میں نرمی اور محبت کرتے ہیں......اور اسی کے سبب وحشی جانور اپنے بچوں پر شفقت کرتے ہیں......اور ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ نے مؤخر رکھی ہیں کہ ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر قیامت کے دن رحم فرمائیں گے......(بخاری، مسلم)

ساری مخلوق......زمین کی پیدائش سے لیکر قیامت تک صرف ایک "رحمت" کے بل بوتے......طرح طرح کی محبتوں، خدمتوں، اور تعلقات سے سرشار ہے......ہر ماں کی بچے سے محبت......اولاد کی والدین سے محبت......خاوند بیوی کا پیار......اور معلوم نہیں کیا کیا......یہ ہوئی ایک رحمت......اور جب قیامت کے دن ننانوے رحمتیں ٹھاٹھیں ماریں گی تو......پھر ساری مخلوق کہہ اٹھے گی: بے شک اللہ تعالیٰ بہت رحیم ہیں......بہت رحیم ہیں......بہت رحیم اور مہربان......

۳ اگر مؤمن اللہ تعالیٰ کی سزا کو جان لے تو کبھی جنت کی توقع نہ کرے اور اگر کافر اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جان لے تو کبھی اُس کی جنت سے مایوس نہ ہو......(بخاری، مسلم)

کوئی شک نہیں......عظیم مالک......شدید العقاب ہے......سخت سزا والا......سخت پکڑ والا......قارون زمین میں دھنستا جا رہا ہے......دھنستا جا رہا ہے......توبہ، توبہ......فرعون روز آگ میں جلایا جاتا ہے......نہ آگ ختم ہوتی ہے، نہ درد ختم ہوتا ہے......اور نہ عذاب ختم ہوتا ہے......وہاں کے خزانے ختم ہونے والے نہیں......مگر رحمت بھی تو ایسی کہ......اِدھر توبہ اُٹھی نہیں کہ اُدھر سے رحمت موسلا دھار برستی ہے......ایسی رحمت کہ کافر کو اُس کی حقیقت معلوم ہو جائے تو......کفر پر مرنے کے باوجود جنت کی اُمید کرنے لگے......اور ہم اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان میں پڑھ چکے ہیں......اللہ تعالیٰ نے خود لکھ دیا ہے......

رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ

کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی......

دیر کیسی؟

استغفار میں دیر اور جھجک کیوں؟

اللہ تعالیٰ بہت رحیم ہے، بہت رحیم...... بے حد رحیم اور مہربان...... اللہ، اللہ، اللہ......

ذرا سا غور کریں کہ...... کیسے کیسے لوگوں کو اور کیسے کیسے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا...... ایک شخص اللہ تعالیٰ کے سب سے محبوب نبی ﷺ کے مقابلے میں...... تلوار سے لڑ رہا ہے...... حضور پاک ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر حملے کر رہا ہے...... پھر اُس نے کلمہ پڑھا، توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے فوراً معاف فرما دیا...... اب اُن کا نام لیں تو ساری اُمت کہتی ہے...... رضی اللہ عنہ...... کہ اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو گیا...... گناہ کی شدّت کا اندازہ لگائیں...... اور پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کا اندازہ لگانے کی کوشش کریں...... اب تو مان جاؤ! گناہگار بھائیو! اور بہنو! کہ اللہ تعالیٰ رحیم ہے...... پھر توبہ اور استغفار میں دیر کیوں؟ جھجک کیوں؟......

وہ دیکھو! سنو پیارے آقا ﷺ کا فرمان:

اگر تم نے گناہ کئے، یہاں تک کہ تمہارے گناہوں سے زمین اور آسمان کے درمیان کا حصہ بھر جائے اور تم نے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لی تو وہ تمہیں بخش دے گا...... (الحدیث)

سبحان اللہ...... ہمارے نزدیک زمین بھی بڑی اور آسمان بھی بڑا...... مگر ہمارے رب کے نزدیک نہ زمین بڑی نہ آسمان بڑا...... اور نہ اُن دونوں کے درمیان کا خلا بڑا...... انہوں نے تو رحمت کی ایک نظر فرمانی ہے...... اور سارے گناہ نیکیوں میں تبدیل ہو جانے ہیں...... پھر بھی توبہ میں دیر؟...... پھر بھی استغفار میں تاخیر؟......

شیطان کے دو جال

سبحان اللہ...... اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی عجیب ہے...... اپنے مجرموں کو اپنا بندہ کہہ کر بلاتے ہیں......

اور کھلی معافی کا اعلان فرماتے ہیں......اور معافی مانگنے والوں کو اونچے اونچے مقامات......اور ہر طرح کی نعمتوں سے نوازتے ہیں......کوئی ہے جو اپنے مجرم کے ساتھ اس طرح کا معاملہ کرسکتا ہو؟......پھر بھی ہم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر غیروں کے سہارے ڈھونڈتے ہیں......اور کبھی ایک لمحہ بھی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص اور مخلص نہیں کرتے......شیطان کی پوری کوشش ہے کہ وہ ہمیں توبہ، استغفار سے روکے......کبھی نیکی کے تکبّر میں ڈال کر......اور کبھی گناہ سے مایوس کر کے......جب کوئی بندہ اپنے گناہوں سے مایوس ہو کر توبہ چھوڑ دیتا ہے تو شیطان اپنی کامیابی پر خوشی مناتا ہے......اور جب کوئی بندہ اپنی نیکی کے زعم میں توبہ نہیں کرتا تو شیطان اُسے اپنا شکار بنالیتا ہے......

اللہ تعالیٰ کا رحمت والا ہاتھ

آقا ﷺ کا فرمان ہے:

اللہ تعالیٰ ہر رات اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے کہ کوئی دن کا گناہگار توبہ کر لے اور ہر دن اپنا (رحمت والا) ہاتھ پھیلاتا ہے کہ رات کا گناہگار توبہ کر لے......اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوجاتا۔ (صحیح مسلم)

اللہ اکبر کبیرا......اللہ تعالیٰ کا رحمت والا ہاتھ!!!......ہمیں یہ رحمت نصیب ہوجائے تو پھر شیطان ہمارا کیا بگاڑ سکتا ہے......اللہ پاک بلا رہا ہے......اپنی رحمت کی طرف، توبہ کے دروازے کی طرف

تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (النور)

اے ایمان والو! تم سب اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرو تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ......

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ (الذاریات)

پس اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑ پڑو......

اے مسلمانو!......آج کا سورج بھی مشرق کی طرف سے نکلا ہے......معلوم ہوا کہ توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور اللہ تعالیٰ کا رحمت والا ہاتھ ہمیں اپنی طرف بلا رہا ہے......رب عظیم کو ہماری ضرورت نہیں مگر پھر

بھی ہمیں بلا رہا ہے...... پھر دیر کس بات کی؟...... ہم گناہ چھوڑ دیں، ہم مایوسی کو پرے پھینک دیں...... اور دوڑ پڑیں اپنے رب کی طرف اپنے پیدا کرنے والے، پالنے والے مالک کی طرف......

یا اللہ توبہ، یا اللہ توبہ، یا اللہ توبہ

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

کوئی ہے جو استغفار کرے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں کہ

''ہر رات کو (تین پہروں میں سے) پہلا پہر گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر تجلی فرماتے ہیں پس فرماتے ہیں میں ہی بادشاہ ہوں، میں ہی بادشاہ ہوں کوئی ہے جو مجھے پکارے تا کہ اس کی پکار کا جواب دوں، کوئی ہے جو مجھ سے مانگے تا کہ میں اسے دے دوں کوئی ہے جو مجھ سے (استغفار یعنی) مغفرت طلب کرے تا کہ اس کی مغفرت کروں۔ صبح روشن ہونے تک یہی معاملہ جاری رہتا ہے'' (بخاری، مسلم، ابوداود، ترمذی)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَنْزِلُ اللهُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِيْنَ يَمْضِيْ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ فَيَقُوْلُ: "اَنَا الْمَلِكُ. اَنَا الْمَلِكُ. مَنْ ذَا الَّذِيْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهُ، مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهُ، مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهُ. فَلَا يَزَالُ كَذَالِكَ حَتّٰى يُضِيْئَ الْفَجْرُ۔"

{اخرجه البخاری فی التهجد (باب الدعاء والصلاة من آخر الليل) برقم ۱۱۴۵، وفی مواضع اخری، ومسلم فی صلاة المسافرين (باب الترغيب فی الدعاء والذكر فی آخر الليل والاجابة فيه) واللفظ له، وابو داود، والترمذی، وابن ماجه}

وضو، نماز، استغفار

حضرت اسماء بن حکم فزاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ

کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”میرا معمول (حدیث کے بارے میں) کچھ یوں تھا کہ اگر میں خود رسول اللہ ﷺ سے حدیث سنتا تو اللہ کو جتنا منظور ہوتا مجھے اس سے نفع پہنچاتے (یعنی میں اس پر عمل کرتا) اور کوئی صحابی مجھ سے حدیث بیان کرتے تو میں ان سے قسم لیتا (کہ حدیث کا معاملہ ہے بات پکی ہونی چاہیئے) اگر وہ قسم کھاتا تو میں ان کو سچا مان لیتا۔

فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (اور میں نے خلاف معمول ان سے قسم نہیں لی کہ مجھے ان کے تقوی، علم اور احتیاط پر اعتماد تھا اس لئے میں ان سے قسم لیے بغیر ان کی تصدیق کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”جو بھی بندہ کوئی گناہ کرتا ہے پھر اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر دو رکعت پڑھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

”وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوْا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ۔“ الآیۃ

اور یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر کبھی کوئی بے حیائی کا کام کر بھی بیٹھتے ہیں یا (کسی اور طرح) اپنی جان پر ظلم کر گزرتے ہیں تو فوراً اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا ہے بھی کون جو گناہوں کی معافی دے؟ اور یہ اپنے کیے پر جانتے بوجھتے اصرار نہیں کرتے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: كُنْتُ رَجُلًا اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِيَ اللهُ مِنْهُ بِمَاشَاءَ اَنْ يَنْفَعَنِيْ، وَاِذَا حَدَّثَنِيْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ اَسْتَحْلِفُهٗ. فَاِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهٗ. قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ، وَصَدَقَ اَبُوْبَكْرٍ، اَنَّهٗ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ”مَامِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ. ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللهَ اِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهٗ“ ثُمَّ قَرَءَ هٰذِهِ الْآيَةَ

''وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ.'' الآية

{اخرجه ابوداؤد (باب الاستغفار) برقم 1516، والترمذی فی تفسیرسورۃ آل عمران برقم 3006، والنسائی، وابن ماجه فی الصلاۃ (باب ماجاء فی ان الصلوۃ کفارۃ) برقم 1395، وابن ابی شیبۃ برقم 7724، واحمد فی مسندہ فی احادیث ابی بکر۔}

زمین سے آسمان تک گناہ......پھر بھی مغفرت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یا یہ فرمایا جس کے قبضے میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے اگر تم اس قدر خطائیں کرو کہ وہ زمین وآسمان کے درمیانی خلا کو بھر دیں اور پھر (بھی) تم اللہ تعالیٰ سے (استغفار کرو گے یعنی) مغفرت طلب کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائیں گے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے یا یہ فرمایا میری جان ہے اگر تم خطائیں نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو لے آئیں گے جو خطائیں کرے گی پھر استغفار کرے گی تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں گے۔'' (احمد، ابویعلی، ابن ماجہ)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ''وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَوْ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَخْطَأْتُمْ حَتّٰى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمْ مَّابَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتُمْ لَغَفَرَ لَكُمْ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اَوْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُخْطِئُوْا لَجَآءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ بِقَوْمٍ يُّخْطِئُوْنَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُوْنَ فَيَغْفِرُلَهُمْ.''

{رواه احمد ۳/۲۳۸ وابویعلی فی مسندہ ۴۲۱۱ ورجاله ثقات کذا فی مجمع الزوائد للهیثمی (کتاب التوبه باب سعة رحمة الله رقم الحدیث ۱۷۴۲۴ واخرجه ابن ماجه بنحوه عن ابی هریره فی الزهد (باب ذکر التوبه) برقم ۴۲۴۸}

گناہ کبیرہ

گناہ کوئی بھی ہو اسے چھوٹا نہ سمجھا جائے صغیرہ گناہوں پر اگر اصرار کیا جائے یعنی ان کو معمولی سمجھ کر بار بار کیا جائے تو وہ کبیرہ گناہ بن جاتے ہیں...... اور کبیرہ گناہوں پر اگر سچی توبہ کر لی جائے تو ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے...... صغیرہ گناہ عام نیکیوں سے بھی معاف ہوتے رہتے ہیں...... اس لئے کبیرہ گناہوں کی زیادہ فکر کی جائے کہ ان سے بچنا ہے اور اگر ہو چکے ہوں تو ان سے سچی توبہ کرنی چاہیے...... کبیرہ گناہ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟...... اس میں بہت تفصیل ہے...... ابوطالب مکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے کتاب قوت القلوب میں اس بارے میں تمام احادیث اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کیا ہے اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ کبیرہ گناہوں کی اصل تعداد سترہ ہے......

۱ کفر......

۲ گناہ صغیرہ پر اصرار کرنا...... یعنی کبھی بھی نہ چھوڑنے کا ارادہ رکھنا اور ہمیشہ اس میں لگے رہنا......

۳ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا جسے "قنوط" (یعنی قنوطیت) کہتے ہیں......

۴ اللہ تعالیٰ کے خوف سے بے نیاز ہو جانا اور خود بخود یہ فرض کر لینا کہ میرا کیا ہے میں تو بخشا ہوا ہوں...... یہ وہ چار کبیرہ گناہ ہیں جن کا تعلق دل سے ہے......

۵ جھوٹی گواہی کہ جس سے کسی کا حق باطل ہو جائے......

۶ کسی پر زنا کی تہمت لگانا کہ اس سے کسی پر شرعی حد قائم ہو جائے......

۷ جھوٹی قسم جو کسی کو مال سے محروم کر دے......

۸ جادو اور سحر وغیرہ کہ یہ بھی کلمات ہی ہوتے ہیں جو زبان سے ادا کئے جاتے ہیں...... ان چار کبیرہ گناہوں کا تعلق زبان سے ہے......

۹ شراب نوشی یا کوئی بھی ایسی چیز جو نشہ، خمار اور مستی کا باعث ہو......

۱۰ یتیم کا مال کھانا......

⑪ سود کھانا...... ان تینوں چیزوں کا تعلق پیٹ سے ہے......

⑫ زنا......

⑬ لواطت...... ان دو گناہوں کا تعلق شرمگاہ سے ہے......

⑭ قتل......

⑮ چوری جس سے شرعی حد واجب ہو...... ان دو کبیرہ گناہوں کا تعلق ہاتھ سے ہے......

⑯ کفار سے مقابلہ کرتے ہوئے میدان جنگ سے بھاگ جانا...... اس کبیرہ گناہ کا تعلق پاؤں سے ہے...... اور یہ اس وقت ہے جب کفار کی تعداد دگنی یا اس سے کم ہو......

⑰ ماں باپ کو رنج پہنچانا...... اس کبیرہ گناہ کا تعلق جسم کے تمام اعضاء سے ہے......

(خلاصہ کیمیائے سعادت)

اس فہرست میں سے ایک ایک گناہ کو پڑھتے جائیں...... ساتھ ساتھ سچی توبہ کرتے جائیں...... اور ان گناہوں کی نفرت دل میں بیٹھائیں...... اور ان سے دور رہنے کے عزم کو پختہ کرتے جائیں......

صغیرہ گناہ کب کبیرہ بن جاتا ہے

بعض اسباب ایسے ہوتے ہیں جو ''گناہ صغیرہ'' کو گناہ کبیرہ میں تبدیل کر دیتے ہیں تب ان کی آفت بڑھ جاتی ہے وہ اسباب چھ ہیں......

① گناہ صغیرہ پر اصرار کرنا...... یعنی اسے بار بار کرنا اور کرتے رہنا کہ چھوڑنے کا خیال ہی نہ کرے بلکہ اسے اپنی عادت بنا لے...... یہ خطرناک ہے قطرہ قطرہ پانی متواتر پتھر پر گرتا رہے تو اس میں سوراخ کر دیتا ہے...... پس جو شخص گناہ صغیرہ میں مبتلا ہو اسے چاہیے کہ اس کے تدارک کے لئے ہمیشہ استغفار کرتا رہے...... اس کا غم کھائے اور پریشانی و پشیمانی کا اظہار کیا کرے اور دل میں ٹھان لے کہ آئندہ اس کے قریب نہیں جاؤں گا......

② دوسرا سبب گناہ صغیرہ کو کبیرہ بنانے کا یہ بنتا ہے کہ آدمی گناہ کو بالکل معمولی چیز سمجھ کر اسے اہمیت ہی نہ

دے اور اسے حقارت سے دیکھے (یعنی اسے معمولی بات سمجھ کر کرتا رہے) حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان کے نزدیک گناہ ایک پہاڑ سے کم نہیں ہوتا اور اسے ہمیشہ یہ خوف لاحق رہتا ہے کہ کہیں یہ پہاڑ اس کے سر پر پھٹ نہ پڑے اور دوسری طرف منافق کے نزدیک گناہ کی حیثیت ایک مکھی سے زیادہ نہیں ہوتی جو ناک پر بیٹھ جائے اور اڑ جائے...... دراصل جس آدمی کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہو اور اس کا ایمان سلامت ہو تو وہ ہر گناہ کو بڑا سمجھتا ہے کہ اس میں مالک کی نافرمانی ہوئی ہے......

③ تیسرا سبب یہ ہے کہ آدمی گناہ میں خوشی محسوس کرے اور اس گناہ کرنے کو ایک کارنامہ اور فتح تصور کرے ایسے لوگوں کو اکثر فخریہ انداز میں اس طرح کی باتیں کہتے سنا جاسکتا ہے کہ مثلاً...... فلاں کو میں نے ایسا فریب دیا کہ مزہ آ گیا...... یا فلاں کو میں نے خوب ذلیل کیا وغیرہ وغیرہ......

④ چوتھا سبب یہ ہے کہ اگر کوئی صغیرہ گناہ کرتا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی ہو تو وہ اس حالت سے دھوکہ کھا جائے اور یہ سوچ کر کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے گناہوں کی کھلی چھوٹ دے دی ہے...... ان گناہوں میں لگا رہے اور توبہ نہ کرے اور یوں اپنی ہلاکت کا سامان مکمل کرلے......

⑤ پانچواں سبب یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی گناہ کی پردہ پوشی فرمائی ہو تو وہ شکر ادا کرنے کی بجائے اس پردہ کو اپنے ہاتھوں سے ہٹا دے اور اپنے گناہ کو اس طرح لوگوں پر ظاہر کرے کہ اور لوگ بھی اس گناہ میں رغبت کرنے لگیں ایسی صورت میں دوسرے لوگوں کو گناہ پر لگانے کا وبال بھی اس کے سر پڑے گا...... اسلئے بزرگان سلف نے کہا ہے کہ اس سے بڑا غضب اور کیا ڈھایا جاسکتا ہے کہ ایک مسلمان کی نظر میں گناہ کو آسان اور مرغوب بنادے......

⑥ چھٹا سبب یہ ہے کہ وہ عالم دین اور پیشوا ہو کر گناہ میں الجھا رہے اور دوسرے لوگ اس کو دیکھ کر بے باکانہ گناہ کرنے لگیں اور کہیں کہ اگر فلاں کام غلط ہوتا تو وہ عالم اور پیشوا کیوں اس کا ارتکاب کرتا؟...... مثلاً کوئی عالم ریشمی لباس پہنتا ہو یا درباروں کے چکر کاٹتا ہو یا بادشاہ کے حضور میں حاضر رہتا ہو اور اس سے مال وزر حاصل کرتا ہو یا مال وجاہ کی کثرت کا حریص ہو اور اس پر ناز بھی کرے

یا مناظرے میں واہیات باتیں کرتا ہو یا اپنے ہمسروں اور معاصرین کو طعنے بازی اور بدزبانی کا نشانہ بناتا ہو وغیرہ......تب اس کے شاگرد بھی وہی سیکھ جائیں گے......اور جب وہ استاذ بنیں گے تو اپنے شاگردوں کو یہی طرزِ عمل منتقل کریں گے اور یوں برائی کا سلسلہ جاری وساری رہے گا اور ان میں سے ہر کوئی ایک ایک بستی کی ویرانی اور بربادی کا سبب بن جائے گا......پس یہی وجہ ہے کہ گناہ کا وبال علماء کے لئے بہت بڑا ہوتا ہے......ان کا ایک گناہ ہزاروں گناہوں کے برابر ہے......اسی طرح ان کی عبادت کا ثواب بہت بڑا ہوتا ہے اور ان کی ایک عبادت ہزاروں عبادتوں کا اجر دے جاتی ہے کیوں کہ جو لوگ ان کی اتباع کرتے ہیں ان کی عبادت میں بھی اس عالم کو ثواب ملتا ہے......(خلاصہ کیمیائے سعادت)

اچھا تو یہ ہے کہ علماء گناہوں سے باز رہیں اور اگر کسی گناہ میں مبتلا ہوں بھی تو وہ چھپا رہے اور توبہ سے اس کو مٹانے کی کوشش کرتے رہیں......(کیمیائے سعادت)

صرف زبانی استغفار بھی فائدہ سے خالی نہیں

وہ استغفار جو صرف زبان سے ہو اور دل اس سے غافل رہے، وہ خاص فائدہ نہیں پہنچا سکتا...... استغفار وہ زیادہ مفید ہے جس میں زبان کے ساتھ دل کی بھی شرکت ہو......دل کی شرکت سے مراد یہ ہے کہ استغفار کرتے وقت دل میں خوف ہو، مغفرت اور معافی کی طلب ہو......ندامت، پشیمانی اور خجالت دل پر مسلط ہو......لیکن یاد رہے کہ صرف زبانی استغفار بھی فائدہ سے یکسر خالی نہیں......کیونکہ اس سے اور کچھ نہیں تو کم از کم زبان بے ہودہ باتوں سے محفوظ رہتی ہے......اور فضول باتوں سے خاموشی خود بڑی اچھی چیز ہے کہ یہ وہ نیک اور مبارک عادت ہے کہ جب پڑ جائے تو زبان بیہودہ باتیں کرنے کی نسبت استغفار پڑھنے کی طرف زیادہ مائل ہو جاتی ہے (ساتھ یہ امید بھی ہوتی ہے کہ زبانی استغفار پڑھتے پڑھتے بالآخر دل بھی کسی وقت ساتھ شریک ہو جائے اور کام بن جائے......

ابوعثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے ان سے کہا......ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے کہ میری زبان پر

اللہ تعالیٰ کا ذکر جاری تو ہوتا ہے لیکن بے دلی سے......یعنی دل کی توجہ کے بغیر......فرمایا......شکر کر کہ تیرے کسی عضو (زبان) کو خدمت پر مامور تو کیا جاتا ہے......یعنی کم از کم زبان کو تو اللہ پاک نے اچھے کام پر لگا دیا ہے...... یہاں ایک اہم بات یاد رکھیں......جب کوئی شخص صرف زبان سے ذکر اور استغفار کرتا ہو اور اس کا دل حاضر نہ ہوتا ہو تو شیطان اس پر بہت سخت حملہ کرتا ہے اور کہتا ہے......اے بندے! زبان کو بند ہی کر لے، جب تیرا دل غیر حاضر ہے تو زبانی جمع خرچ محض گستاخی اور بڑی بے ادبی ہے......شیطان کے اس حملے اور فریب کا جواب دینے والے افراد تین طرح کے ہوتے ہیں

① ......سابق: یہ وہ لوگ ہیں جو شیطان کے اس وسوسے کے جواب میں کہتے ہیں......ہاں! تیری بات تو ٹھیک ہے، خالی زبانی جمع خرچ کا کیا فائدہ! تو یہ لے میں اب زبردستی اپنے دل کو حاضر کر لیتا ہوں...... یہ لوگ شیطان کو جلاتے ہیں اور اس کے زخموں پر نمک چھڑکتے ہیں......

② ......ظالم: یہ وہ لوگ ہیں جو شیطان کی باتوں میں آجاتے ہیں اور کہتے ہیں......تو نے بالکل ٹھیک کہا واقعی دل کی توجہ کے بغیر زبان ہلانا بیکار ہے......اور پھر واقعی ذکر واستغفار چھوڑ دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے بڑی دانش مندی کا کام کیا......حالانکہ یہ لوگ شیطان کی موافقت کر رہے ہوتے ہیں......

③ ......مقتصد: یہ وہ لوگ ہیں جو شیطانی وسوسے کے جواب میں کہتے ہیں......یہ درست ہے کہ میرا دل حاضر نہیں......لیکن میں زبان کو ذکر الٰہی سے کیوں روکوں؟ آخر خاموش رہنے سے تو ذکر الٰہی بہتر ہی ہے......کیونکہ بلاشبہ صرافی کا پیشہ بادشاہی سے کم درجے کا ہے......لیکن خاکروبی (یعنی بھنگی) کے پیشے سے تو اچھا ہے......اب اگر کوئی صراف بادشاہ نہ بن سکے تو اس کے لئے یہ کہاں مناسب ہے کہ صرافی چھوڑ کر بھنگی بن جائے؟......(خلاصہ کیمیائے سعادت)

استغفار سے کبیرہ گناہ معاف

حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جو شخص

(یہ دعاء) پڑھے:

''اَسْتَغْفِرُ اللہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ''

اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کردیں گے اگرچہ وہ میدان جنگ سے بھاگا ہو'' (جو کہ کبیرہ گناہ ہے)'' (ترمذی، ابوداود، طبرانی)

عَنْ زَیْدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: ''مَنْ قَالَ ''اَسْتَغْفِرُ اللہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ'' غَفَرَ اللہُ لَہٗ وَاِنْ کَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ''

{اخرجه الترمذی فی الدعوات (باب دعآء الضیف) رقم ۳۵۷۷، وقال: ھذاحدیث غریب لانعرف الا من ھذا الوجه، واللفظ له، وابوداود قبل کتاب الزکاۃ بسبعة ابواب (باب فی الاستغفار) برقم ۱۵۱۲، وابن شیبه عن معاذ وابن مسعود، والطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود، وفی الاوسط عن البراء بن عازب، الحاکم فی المستدرک (کتاب الدعاء والتکبیر) عن ابن مسعود، وقال الھیشمی: ورجاله وثقوا}

چھوٹے گناہ کیسے ہلاک کرتے ہیں؟

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان گناہوں سے بچو جنہیں چھوٹا سمجھا جاتا ہے کیونکہ ان گناہوں کی مثال جنہیں چھوٹا شمار کیا جاتا ہے ایسی ہے جیسے کوئی قوم کسی وادی میں اترے (اسے آگ کی ضرورت پڑے) تو یہ ایک لکڑی اور وہ ایک لکڑی لے کر آئے یہاں تک کہ انہوں نے اتنی لکڑیاں اٹھائیں جس سے انہوں نے اپنا کھانا پکالیا...... حقیقت یہ ہے کہ جب ایسے گناہوں کے کرنے والے کی پکڑ ہوتی ہے تو وہ اس کو ہلاک کرکے رکھ دیتے ہیں'' (احمد، طبرانی)

یعنی جس طرح ایک ایک لکڑی جمع ہوکر آگ کا الاؤ بن گیا، یہی حال ان چھوٹے گناہوں کا ہے جن سے توبہ نہ کی جائے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: "اِيَّاكُمْ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّمَا مَثَلُ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ كَمَثَلِ قَوْمٍ نَزَلُوْا بَطْنَ وَادٍ فَجَاءَ ذَا بِعُوْدٍ وَجَاءَ ذَا بِعُوْدٍ حَتّٰى حَمَلُوْا مَا اَنْضَجُوْا بِهٖ خُبْزَهُمْ. وَاِنَّ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ مَتٰى يُؤْخَذْ بِهَا صَاحِبُهَا تُهْلِكْهُ."

(رواه احمد و رجاله رجال الصحيح ورواه الطبرانی فی الثلاثه من طریقین، ورجال احداهمارجال الصحیح غیر عبدالوهاب بن عبدالحکیم وهوثقة ،کذافی مجمع الذوائد کتاب التوبة رقم الحدیث ۱۷۴۶۲)

مؤثر استغفار

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ جو شخص ...... ''سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ'' کہے تو جیسے اس نے کہا وہ لکھ لیا جاتا ہے اور پھر عرش کے ساتھ معلق کیا جاتا ہے...... اس کو اس کہنے والے کا کوئی گناہ نہیں مٹا سکتا یہاں تک کہ اس کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہو جائے اور وہ اسی طرح مہر بند ہو جیسے کہ اس نے کہا تھا۔ (طبرانی)

عن ابن عباس رضی الله عنه رفع الحديث انه قال، من قال: ''سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ'' كُتِبَتْ كَمَا قَالَهَا ثُمَّ عُلِّقَتْ بِالْعَرْشِ لَا يَمْحُوْهَا ذَنْبٌ عَمِلَهٗ صَاحِبُهَا حَتّٰى يَلْقَى اللهَ وَهِيَ مَخْتُوْمَةٌ كَمَا قَالَهَا.

(اخرجه الطبرانی، وفیه مالک بن یحیی وهوضعیف، قاله الهیثمی فی مجمع الزوائد ۱۰/۲۴۵ برقم ۱۷۵۹۲ فی کتاب التوبة باب کیفیة الاستغفار)

رحمت اور مغفرت کا پھیلاؤ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رات کو (اپنی رحمت کا) ہاتھ پھیلاتے دیتے ہیں تاکہ دن کو گناہ کرنے والا توبہ کرے اور دن کو اپنا ہاتھ (مراد خصوصی

رحمت) پھیلا دیتے ہیں تا کہ رات کا گناہ گار توبہ کر لے (یہ معاملہ یوں ہی چلتا رہے گا) یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا (مسلم، احمد)

''عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّھَارِ، وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِھَا''

(رواہ مسلم فی التوبۃ باب قبول من الذنوب وان تکررت، واحمد فی مسندہ من حدیث ابی موسیٰ)

''اللہ کی قسم فلاں کی مغفرت نہیں ہوگی'' کہنا کیسا ہے؟

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص کسی (گناہگار) کے بارے میں کہہ دیا کہ اللہ فلاں کو نہ بخشے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کون ہے جو قسم کھا کر مجھے پابند کر رہا ہے کہ فلاں کو نہ بخشوں گا یاد رکھ میں نے فلاں کو بخش دیا اور تیرے عمل کو ضائع کر دیا۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ کی مغفرت بہت وسیع ہے اس نے خود اپنا نام ''رحمن، رحیم، غفور، غفار اور رؤف و ودود'' رکھا ہے زمین بھر کے گناہ بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے ہیچ ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جس کی مغفرت چاہیں اسے کوئی روک نہیں سکتا اسی لئے کسی کو کسی اور کے بارے میں یہ کہنے کی اجازت نہیں کہ اللہ کی قسم اس کی مغفرت نہیں ہوگی اپنی فکر کرنی چاہیے۔

عَنْ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ: اَنَّ رَجُلًا قَالَ، "وَاللّٰہِ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِفُلَانٍ. وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ: مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَاَلّٰی عَلَیَّ اَنْ لَا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ، فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُّ عَمَلَکَ، او کما قال...

(رواہ مسلم کتاب البر والصلۃ باب النھی عن تقنیط الانسان من رحمۃ اللہ)

ہر چھوٹے بڑے دانستہ نادانستہ گناہ سے استغفار

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں جب بھی تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوا کسی بھی نماز میں فرض ہو یا نفل تو میں نے آپ کو ان کلمات سے دعاء کرتے سنا:

''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَخَطَایَایَ کُلَّھَا اَللّٰھُمَّ اَنْعِشْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ فَاِنَّہٗ لَایَھْدِیْ لِصَالِحِھَا وَلَایَصْرِفُ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ''

دعاء کا ترجمہ یا اللہ میرے گناہوں کی مغفرت فرما، میرے تمام گناہوں اور خطاؤں کی مغفرت فرما، اے اللہ مجھے اونچی شان عطا فرما، میری بگڑی بنادے، مجھے نیک اعمال اور اخلاق کا راستہ دکھا، آپ کے سوا کوئی اچھے اخلاق کی ہدایت نہیں دے سکتا، اور کوئی برے اعمال سے پھیر نہیں سکتا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قال: مادنوت من نبیکم ﷺ فی صلوۃ المکتوبۃ ولا تطوع الاسمعتہ یدعو بھؤلاء الکلمات لایزیدفیھن ولاینقص منھن۔

''اللھم اغفرلذنوبی وخطایای کلھا اللھم انعشنی واجبرنی واھدنی لصالح الاعمال والاخلاق فانہ لایھدی لصالحھا ولایصرف سیئھا الاانت''

(رواہ الطبرانی ورجالہ رجال الصحیح غیرزبیرابن خریق وھوثقۃ کذافی مجمع الزوائدللھیثمی۔ ۱۰/۱۴۸ برقم۔ ۱۶۹۸۲) (طبع دار الفکر بیروت)

معافی اور رہنمائی

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ، اور قبیلہ قیس کی ایک عورت سے روایت ہے کہ ان دونوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا: آپ یہ دعاء فرما رہے ہیں...... (دونوں راویوں کے الفاظ کو جمع کیا جارہا ہے)

''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ، وَ خَطَأِیْ وَ عَمْدِیْ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَھْدِیْكَ لِاَرْشَدِ اَمْرِیْ،

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ''

دعاء کا ترجمہ یا اللہ میرے گناہ معاف فرما، غلطی سے ہوئے ہوں یا قصداً، یا اللہ! میں آپ سے اپنے اچھے معاملات کی رہنمائی مانگتا ہوں، اور اپنے نفس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

عن عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ، وامرأۃ من قیس انھما سمعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احدھما: سمعتہ یقول: اللھم اغفرلی ذنبی الخ

(رواہ احمد، ۲۱/۴ برقم ۱۶۲۶۹ طبع عالم الکتب بیروت)

ان گناہوں پر استغفار جو دوبارہ ہو گئے

سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مطرف بن عبداللہ کی دعاؤں میں سے ایک دعاء یہ تھی:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا سَأَلْتُكَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُّ فِيْهِ، وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا جَعَلْتُهٗ لَكَ عَلٰى نَفْسِيْ ثُمَّ لَمْ اُوْفِ لَكَ بِهٖ، وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا زَعَمْتُ اَنِّيْ اَرَدْتُّ فِيْهِ وَجْهَكَ فَخَالَطَ قَلْبِيْ فِيْهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ''

دعاء کا ترجمہ یا اللہ میں استغفار کرتا ہوں ان گناہوں سے جن کی میں نے معافی مانگی تھی لیکن دوبارہ کر بیٹھا، اور میں معافی مانگتا ہوں ان اعمال کے بارے میں جو میں نے آپ کے لیے اپنے اوپر لازم کئے لیکن پھر میں نے ان کو پورا نہیں کیا، اور میں مغفرت چاہتا ہوں ان اعمال کی جو میں نے اپنے گمان میں آپ کی رضا کے لیے کیے تھے مگر میرے دل میں اس چیز کی آمیزش ہوگئی جو آپ کو معلوم ہے۔ (شعب الایمان، بیہقی)

عن سفیان یقول: کان من دعاء مطرف بن عبداللہ (اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ أَسْتَغْفِرُكَ الخ

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۴۳۲/۵ برقم ۷۱۶۷ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

طواف میں استغفار

حضرت عبدالاعلی تیمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! طواف کرتے ہوئے میں کیا کہوں؟

فرمایا یہ کہو:

''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَخَطَایَایَ ،وَعَمْدِیْ ،وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ اِنَّکَ اِنْ لَّا تَغْفِرْلِیْ تُھْلِکْنِیْ''

دعاء کا ترجمہ یا اللہ میرے گناہوں، اور میری خطاؤں کو معاف فرما، اور قصداً کی ہوئی غلطیوں کو معاف فرما، اور میرے کاموں میں میرے حد سے تجاوز کرنے کو معاف فرما، کیونکہ اگر آپ مجھے معاف نہیں کریں گے تو میں ہلاک ہوجاؤں گا۔ (شعب الایمان)

عن عبدالاعلی التیمی قال:قالت خدیجۃ بنت خویلد رضی اللہ عنہا یارسول اللہ ما اقول وانا اطوف بالبیت؟ قال: قولی (اللھم اغفرلی الخ

(رواہ البیھقی فی شعب الایمان فی الحج، فصل فی فضیلۃ الحجر الاسود، والمقام، والاستلام، ۳/۴۵۳ برقم ۴۰۴۴ طبع دار الکتب العلمیۃ)

ظلم اور ناشکری پر استغفار

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ دعاء کی: یا اللہ میرے ظلم اور کفر کو معاف فرما۔ کسی نے پوچھا......اے امیر المؤمنین! ظلم کی بات تو سمجھ میں آتی ہے مگر کفر کا کیا معاملہ ہے؟

حضرت نے ارشاد فرمایا:

''ان الانسان لظلوم کفار''

کہ بلاشبہ انسان بہت ظلم کرنے والا، بہت کفر کرنے والا ہے۔ (ابن ابی حاتم)

فائدہ عربی میں کفر دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ایک معنی وہی جو اردو میں مشہور ہے۔ (یعنی ایمان کی ضد) اور دوسرا معنی ناشکری کے بھی آتے ہیں۔ یہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دوسرے معنی مراد لیے ہیں۔......

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انہ قال: (اللھم اغفر لی ظلمی و کفری. قال قائل: یاامیر المؤمنین. ھذا الظلم، فما بال الکفر؟ قال: ان الانسان لظلوم کفار

(رواہ ابن ابی حاتم، کذافی کنز العمال ۲/۶۷۶ برقم ۵۰۴۶ طبع موسسۃ الرسالۃ)

چھ طرح کے گناہوں پر استغفار

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عام دعاء یہ تھی......

''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا اَخْطَأْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا جَھِلْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ''

دعاء کا ترجمہ اے اللہ! میرے لیے بخش دیجیے ان گناہوں کو جو مجھ سے غلطی سے سرزد ہوئے، اور ان گناہوں کو جو قصداً سرزد ہوئے، اور ان گناہوں کو جن کو میں نے چھپ کر کیا، اور ان گناہوں کو جن کو میں نے ظاہر کر کے کیا، اور ان گناہوں کو جو میں نے لاعلمی میں کیے ہیں، اور ان گناہوں کو جن کو میں نے جان کر کیا ہے۔ (احمد، بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال: کان عامۃ دعاء النبی ﷺ اللّٰھم اغفر لی الخ

(رواہ احمد ۴/۴۳۷ برقم ۱۹۹۲۵ طبع عالم الکتب بیروت، من حدیث عمران بن حصین۔ ورواہ بالفاظ متقاربۃ الطبرانی فی الکبیر من حدیثہ والبزار۔ انظر مجمع الزوائد ۱۰/۲۷۱ برقم ۱۷۳۵۶ طبع دار الفکر بیروت)

اپنی عمر کی ہر ایک سانس کی قدر کرو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدمی کی خوش بختی میں سے (ایک بات یہ) کہ اس کی عمر لمبی ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اسے رجوع الی اللہ نصیب کرے...... (مستدرک حاکم)

عمر عزیز کا ہر لمحہ قیمتی ہے۔ جنت میں جانے کے بعد غم، حزن، ملال اور افسوس نام کی کوئی چیز نہیں البتہ زندگی کے وہ لمحات افسوس دلائیں گے جو گناہ میں یا نیکی کے بغیر گزر گئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی طرف رجوع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:
اِنَّ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ اَنْ يَّطُوْلَ عُمُرُهٗ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ الْاِنَابَةَ

(رواه الحاكم وقال صحيح الاسناد، واقره عليه الذهبی انظر المستدرک للحاكم الحديث الثانی من كتاب التوبة والانابة)

گناہ اگر حقوق العباد سے متعلق ہو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس نے اپنے مسلمان بھائی پر آبرو یا مال (کسی بھی قسم) کا ظلم کیا ہوا سے چاہیے کہ آج ہی اسے معاف کرالے قبل اس کے کہ اس ظلم کا بدلہ اس دن لیا جائے جس دن نہ دینار ہوگا اور نہ درھم۔ اگر اس کے پاس نیک اعمال ہوں گے تو اس کے ظلم کی بقدر لے لئے جائیں گے اور اگر کوئی نیک عمل نہ ہو تو مظلوم کی برائیوں میں سے کچھ اس پر ڈال دی جائیں گی۔ (احمد، بخاری)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لِاَخِيْهِ عِنْدَهٗ مَظْلَمَةٌ مِنْ عِرْضٍ اَوْ مَالٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ

يُؤْخَذَ مِنْهُ يَوْمَ لَا دِيْنَارَ وَلَا دِرْهَمَ. فَإِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَةٍ، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ عَمَلٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَجُعِلَتْ عَلَيْهِ"

(اخرجہ احمد و البخاری... کذافی الکنز فی کتاب التوبۃ)

گناہ کا اظہار

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری تمام اُمت کے ساتھ عافیت کا معاملہ کیا جائے گا سوائے ان لوگوں کے جو "محباہرین" ہیں...... پوچھا گیا یا رسول اللہ! "مجاہرین" کون ہیں؟ فرمایا وہ شخص جو رات کو کوئی (گناہ کا) کام کرتا ہے تو اس کا رب عزوجل اس کا پردہ رکھتا ہے لیکن صبح کو وہ لوگوں سے کہتا ہے اے فلاں! میں نے گذشتہ رات کو یہ کیا وہ کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے اس پردے کو ہٹا لیتا ہے"......

(المعجم الاوسط والصغیر للطبرانی)

مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ستاری کے پردے کو نہیں ہٹانا چاہیے کیونکہ یہ گناہ سے بھی بڑا گناہ بلکہ اعلان بغاوت ہے اور باغی کیلئے معافی نہیں۔

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وسلم كُلُّ أُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللهِ! وَمَنِ الْمُجَاهِرُوْنَ؟ قَالَ: اَلَّذِيْ يَعْمَلُ الْعَمَلَ بِاللَّيْلِ فَيَسْتُرُهُ رَبُّهٗ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ يُصْبِحُ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ! عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا فَيَكْشِفُ سِتْرَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ عَنْهُ۔

(رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط وفیہ عون بن عمارہ وھو ضعیف کذاقالہ الھیثمی فی مجمع الزوائد کتاب التوبہ باب فیمن یسترہ اللہ تعالیٰ فیفضح نفسہ)

صرف وسوسہ گناہ نہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خواہش انسان کے لئے اس وقت تک معاف ہے جب تک اس پر عمل نہ کرے یا اس کی بات نہ کرے۔ (مسند احمد، حلیۃ الاولیاء)

کوئی ناجائز خواہش دل میں آئے تو اس وقت تک کوئی گناہ نہیں جب تک اس پر عمل نہ کیا جائے، اور اگر جھوٹ، تہمت، غیبت، گالی وغیرہ کا ارادہ دل میں پیدا ہو تو اس وقت تک کوئی گناہ نہیں جب تک اس کو زبان پر نہ لایا جائے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اَلْهَوٰى مَغْفُوْرٌ لِّصَاحِبِهٖ مَالَمْ يَعْمَلْ بِهٖ اَوْيَتَكَلَّمْ

(رواه احمد فی مسنده عب ابی هريره كذا فی الكنز برقم ۱۰۳۰۱ ، و ابو نعيم فی الحلية عن عائشة ورقم السيوطی عليه بالضعف فی الجامع الصغير ، واقره عليه المناوی فی فصل الهاء)

بدعت کا وبال

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی سے توبہ کو پردے میں رکھا''

بدعتی شخص تو اپنی ''بدعات'' کو نیکی سمجھتا ہے اور ان پر اجر کا امیدوار رہتا ہے اور اس کی توجہ توبہ کی طرف جاتی ہی نہیں۔ العیاذ باللہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم

''اِنَّ اللهَ حَجَبَ التَّوْبَةَ عَنْ كُلِّ صَاحِبِ بِدْعَةٍ''

(رواه الطبرانی فی الاوسط ورجاله رجال الصحيح غير هارون بن موسیٰ الفروی وهو ثقة كذا فی مجمع الزوائد كتاب التوبه لباب الاول منه ۱۰/۲۲۲)

روح کا علاج

مجاہدین میں ''استغفار'' کی مہم چلانے پر چند ضروری باتیں:

① کیا مجاہدین نے جہاد چھوڑ دیا ہے اب وہ استغفار میں لگ گئے ہیں؟...... جی نہیں قرآن پاک میں مقبول مجاہدین جن کا خریدار اللہ تعالیٰ ہے ان کی پہلی صفت (التائبون) بیان فرمائی ہے...... یعنی توبہ، استغفار کرنے والے......

② پہلے کلمہ طیبہ کی مہم چلی کیا اس کا جوش ٹھنڈا پڑ گیا کہ استغفار کی مہم میں لگ گئے؟...... جی نہیں یہ قرآن پاک کی ترتیب ہے...... کلمہ پکا کرو اور پھر استغفار میں لگ جاؤ...... ملاحظہ فرمائیں سورۂ محمد آیت: ۱۹......

''فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ''

آیت کا ترجمہ سو تو جان لے کہ کسی کی بندگی نہیں سوائے اللہ کی اور معافی مانگ اپنے گناہ کے واسطے اور ایماندار مردوں اور عورتوں کیلئے اور اللہ کو معلوم ہے بازگشت تمہاری اور گھر تمہارا۔

یہ آیت اور اس کا ترجمہ دو چار بار ضرور پڑھ لیں دل کو حقیقی مزا آ جائے گا...... الحمد للہ کلمے کی برکت سے استغفار کی توفیق ملی ہے اور استغفار کلمے پر یقین میں اضافہ کرتا ہے اور رکاوٹیں دور کرتا ہے......

③ نفس پوچھے گا میں نے اتنے گناہ تو نہیں کیے کہ ہزاروں بار استغفار کروں...... تو اسے تنہائی میں لے جائیں اور اسے اس کی ہر وہ حرکت یاد دلائیں جو اس نے ہمیں جہنم اور ذلت میں ڈالنے کے لئے کی...... تب تو وہ نہیں تھکا اب جب عبادت کا وقت آیا تو تھکتا ہے اس سے پوچھیں ظالم کون سا دن ایسا ہے جب تو نے مجھے برباد نہیں کیا کبھی ایک دن کی پانچ نمازیں بھی ایسی ادا کرنے دیں جن میں کامل خشوع اور اخلاص ہو کہ میں وہ نمازیں اپنے عظیم مالک کو پیش کر سکوں...... جھوٹ، غیبت، بدزبانی، بدنظری، ریاکاری، مال کی لالچ...... اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر غیروں سے اُمیدیں باندھنا...... ظالم تیرے کس کس ظلم کو یاد کروں بس اسی طرح یاد کرتے جائیں یہاں تک کہ نفس رونے لگے اور اللہ تعالیٰ کا یہ باغی توبہ کرنے لگے......

۴ گناہوں نے ہمیں بے کار کر دیا...... یہ ہر وقت شہوت کے وساوس کیوں ہیں؟ یہ وہ بدبودار کیڑے ہیں جو گناہوں نے ہماری روح میں پیدا کر دیئے ہیں...... یہ بے چینی اور پریشانی کیوں ہے؟ یہ وہ زخم ہیں جو گناہوں نے ہمارے دل پر لگا دیئے ہیں...... یہ مایوسی کیوں ہے؟...... یہ وہ فالج ہے جو گناہوں نے ہماری روح پر ڈال دیا ہے...... یہ سستی کیوں ہے؟ ...... یہ وہ میل اور جالے ہیں جو گناہوں نے ہمارے دل پر تان دیئے ہیں؟ استغفار وہ صابن ہے، وہ پانی ہے جس سے ہم روح اور دل کو دھوتے ہیں اور وہ مرہم ہے جس سے ہم اندرونی زخموں کو بھرتے ہیں......

۵ قرآن پاک سمجھاتا ہے کہ دل بھی بیمار ہوتے ہیں...... دلوں کی زندگی اور صحت کن چیزوں میں ہے؟

فرائض کی ادائیگی، تلاوت، ذکر، کلمہ طیبہ، استغفار، درود شریف، صالحین کی صحبت......

۶ نفس اور شیطان نے ہمیں جسم کی فکر میں ڈال دیا ہے۔۔ مال کی فکر، عزت کی فکر، شہوت کی فکر، نام نمود کی فکر، دنیوی مستقبل کی فکر...... اب مسلمانوں کو اسلام کی فکر نہیں رہی اسلام کی دعوت، اسلام کی عزت، اسلام کے غلبے کی فکر...... ذاتی خواہشوں نے ہمیں زمین و آسمان میں بے قدر اور بے قیمت کر دیا ہے...... اسی لئے قرآن پاک کے اوراق جل رہے ہیں اور ان کی راکھ ہماری نفس پرستی پر رو رہی ہے...... ہزاروں بہنیں بے عزت ہوئیں اور جیلوں میں سسکتی ہیں...... ہر تحریک کے شہداء کا خون ہم سے سوالات کر رہا ہے کہ ادنیٰ سی خواہشات نے تمہیں مار دیا...... پس بھائیو! استغفار کر کے اپنے مالک کو منانے کی ضرورت ہے تا کہ ہماری حالت پر رحم ہو......

دلوں کا زنگ کیسے دور ہوگا؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جیسا کہ لوہے کو اور اس کو صاف کرنے کا ذریعہ استغفار کرنا ہے''

(شعب الایمان بیہقی، المعجم الاوسط و المعجم الکبیر للطبرانی۔ ابن عدی نوادر الاصول)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ لِلْقُلُوْبِ صَدَءًا کَصَدَءِ الْحَدِیْدِ وَجِلَاءُھَا اَلْاِسْتِغْفَارُ

(اخرجہ ابن عدی فی الکامل عن انس، و الحکیم الترمذی کذا قالہ السیوطی فی الجامع الصغیر برقم ۲۳۸۹، وقال شارحہ المناوی: ورواہ عنہ ای عن انس باللفظ المزبور للبیھقی فی الشعب و الطبرانی فی الاوسط و الصغیر قال الھیثمی و فیہ الولید بن سلمہ الطبرانی وھو کذاب)

فہرست

حصہ اوّل

۞	تعارف	۵
۞	سورۃ البقرۃ	۱۹
۞	سورۃ آل عمران	۳۴
۞	سورۃ النساء	۴۳
۞	سورۃ المائدہ	۵۵
۞	سورۃ الانعام	۶۵
۞	سورۃ الاعراف	۶۸
۞	سورۃ الانفال	۷۵
۞	سورۃ التوبہ	۷۸
۞	سورۃ یونس	۸۹
۞	سورۃ ہود	۹۱
۞	سورۃ یوسف	۹۷
۞	سورۃ الرعد	۱۰۰
۞	سورۃ ابراہیم	۱۰۲
۞	سورۃ الحجر	۱۰۴
۞	سورۃ النحل	۱۰۶

فہرست

حصہ اوّل

۵	تعارف	۞
۱۹	سورۃ البقرۃ	۞
۳۴	سورۃ آل عمران	۞
۴۳	سورۃ النساء	۞
۵۵	سورۃ المائدہ	۞
٦۵	سورۃ الانعام	۞
٦۸	سورۃ الاعراف	۞
۷۵	سورۃ الانفال	۞
۷۸	سورۃ التوبہ	۞
۸۹	سورۃ یونس	۞
۹۱	سورۃ ہود	۞
۹۷	سورۃ یوسف	۞
۱۰۰	سورۃ الرعد	۞
۱۰۲	سورۃ ابراہیم	۞
۱۰۴	سورۃ الحجر	۞
۱۰٦	سورۃ النحل	۞

۞	سورۃ ص	۱۵۸
۞	سورۃ الزمر	۱۶۱
۞	سورۃ المؤمن	۱۶۶
۞	سورۃ حم السجدۃ	۱۷۱
۞	سورۃ الشوریٰ	۱۷۴
۞	سورۃ الجاثیہ	۱۸۰
۞	سورۃ الاحقاف	۱۸۲
۞	سورۃ محمد	۱۸۵
۞	سورۃ الفتح	۱۸۸
۞	سورۃ الحجرات	۱۹۲
۞	سورۃ ق	۱۹۷
۞	سورۃ الذاریات	۱۹۹
۞	سورۃ النجم	۲۰۰
۞	سورۃ الحدید	۲۰۱
۞	سورۃ المجادلہ	۲۰۴
۞	سورۃ الحشر	۲۰۸
۞	سورۃ الممتحنہ	۲۰۹
۞	سورۃ الصّف	۲۱۲
۞	سورۃ المنافقون	۲۱۳
۞	سورۃ التغابن	۲۱۶

۞	سورۃ الطلاق	۲۱۹
۞	سورۃ التحریم	۲۲۰
۞	سورۃ الملک	۲۲۳
۞	سورۃ نوح	۲۲۵
۞	سورۃ المزمل	۲۲۸
۞	سورۃ المدثر	۲۳۰
۞	سورۃ البروج	۲۳۱
۞	سورۃ النصر	۲۳۳
۞	قرآن مجیداورمقبول استغفار	۲۳۵
۞	وظیفہ مقبول استغفار	۲۵۲

حصّہ دوم

۞	توحید، دعاء، اُمیداوراستغفار	۲۵۹
۞	دعوت استغفار	۲۶۰
۞	اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ✧ سیّدالاستغفار	۲۶۲
۞	بہترین دعاءکیا ہے	۲۶۳
۞	نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری وقت تک استغفار	۲۶۴
۞	آخری عمر میں تسبیح اوراستغفار کی کثرت	۲۶۴
۞	ہرطرح کے گناہوں سے استغفار	۲۶۵

۞	استغفار پر مغفرت کا پکا وعدہ ۞ دین اور جہاد کی محنت کے بعد تسبیح اور استغفار	۲۶۶
۞	گناہوں کے تیرہ نقصانات	۲۶۷
۞	حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا استغفار	۲۶۹
۞	گناہوں کے دنیوی نقصانات	۲۷۱
۞	استغفار کا ایک مؤثر اور شاندار قرآنی وظیفہ	۲۷۲
۞	دعائیں ایمان والوں کے لئے سانس لینے کی طرح سکون آور ہیں	۲۷۶
۞	شیطان نے انسانوں کو گمراہ کرنے کی قسم کھائی ہے	۲۷۶
۞	استغفار کے بیس فائدے	۲۷۹
۞	انسان کے لئے خطرناک لمحہ	۲۸۰
۞	استغفار شیطان کی کمر توڑتا ہے	۲۸۱
۞	استغفار کرنے والا جھوٹوں اور غافلوں کی فہرست سے خارج	۲۸۲
۞	استغفار مرہم اور حفاظت	۲۸۲
۞	بندے کا امن ۞ چار طرح کے افراد کے لئے بشارت	۲۸۳
۞	استغفار والا بنادے ۞ اے لوگو! توبہ کرو ۞ روزانہ ستر بار استغفار	۲۸۴
۞	استغفار پر عظیم انعام	۲۸۵
۞	اللہ تعالیٰ کے پیارے نام	۲۸۶
۞	مغفرت کا سمندر	۲۸۷
۞	ہر طرح کے گنہگار کے لئے مغفرت کی شان	۲۸۹
۞	عملیات کے بارے میں ایک اہم وضاحت	۲۹۰
۞	گناہوں کی تشہیر نہ کریں	۲۹۱

۞	مفید سبق	۲۹۲
۞	دوسروں کے لئے استغفار کے بارے میں دو طرح کی آیات	۲۹۳
۞	کفار، مشرکین اور منافقین کے لئے استغفار کرنا جائز نہیں	۲۹۳
۞	بھائی کے لئے استغفار	۲۹۶
۞	اولاد کے لئے استغفار	۲۹۷
۞	ایک بات بتائیں ✧ یہ درجات کہاں سے؟	۲۹۸
۞	مسلمان خواتین کے لئے استغفار ✧ خواتین کو استغفار کا خصوصی تاکیدی حکم	۲۹۹
۞	والدین کے لئے استغفار	۳۰۰
۞	اہل ایمان کے لئے ملائکہ کا استغفار	۳۰۲
۞	اپنے رفقاء اور چھوٹوں کے لئے استغفار	۳۰۳
۞	چھوٹوں کو بڑوں کے لئے استغفار کرنے کا حکم	۳۰۵
۞	دوسروں سے استغفار کرانا	۳۰۶
۞	دوسروں کے لئے استغفار	۳۰۷
۞	نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تائب مجرم کے لئے استغفار	۳۰۸
۞	دوسروں کیلئے استغفار پر مستجاب الدعوات	۳۰۸
۞	دوسروں کیلئے استغفار پر بے شمار نیکیاں ✧ زندوں کا ہدیہ مرنے والوں کیلئے	۳۰۹
۞	استغفار کے بعض مسائل اور مقامات	۳۱۰
۞	آخری عمر، زیادہ استغفار	۳۱۲
۞	مجلس میں استغفار ✧ مجلس کا کفارہ	۳۱۳
۞	مُہر اور کفارہ	۳۱۶

تسبیح واستغفار کی قوت	۳۱۷
نماز کے افتتاح میں استغفار ❖ سواری کے وقت استغفار	۳۱۹
استغفار کے وہ کلمات جو حضرت آدم علیہ السلام کو تلقین ہوئے	۳۲۱
اِغْفِرْ لِیْ	۳۲۲
تسبیح، حمد، استغفار ❖ فالج سے حفاظت کی دعاء	۳۲۳
اللہ تعالیٰ کی عظمت	۳۲۴
اللہ تعالیٰ کا خوف ❖ اللہ تعالیٰ کا خوف ہر بہتری کی جڑ ہے	۳۲۶
ایمان خوف واُمید کا نام ہے	۳۲۸
دل کی مہر ❖ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے	۳۲۹
ایک مبارک دعاء	۳۳۰
یا اللہ! آپ تو آپ ہیں...... ❖ بڑی بشارت	۳۳۱
قیمتی دعاء	۳۳۲
توبہ کا لغوی معنیٰ	۳۳۴
توبہ کے دو معانی	۳۳۵
انابت کا معنیٰ توبہ اور رجوع الی اللہ	۳۳۶
اللہ تعالیٰ توبہ سے کتنے خوش ہوتے ہیں؟	۳۳۷
توبہ کب تک؟ ❖ توبہ صرف اللہ کے لئے	۳۳۸
توبہ کی قبولیت کی پانچ شرطیں	۳۳۹
ندامت کا مطلب	۳۴۰
گناہ پر غمگین ہونا ❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان	۳۴۱

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا فرمان	۳۴۱
توبہ خالص ہو ✧ توبہ کا طریقہ	۳۴۲
توبہ کا ضابطہ ✧ توبہ کریں مذاق نہیں	۳۴۳
توبہ قبول ہونے کی علامات ✧ ندامت ہوتے ہی مغفرت	۳۴۴
توبہ کل نہیں آج ✧ برے دن کونسے ہوتے ہیں؟	۳۴۵
بہترین خطا کار کون؟ ✧ بار بار پھسلنے اور سنبھلنے والے	۳۴۶
توبہ......ایک دلچسپ نکتہ ✧ تائب محنتی عابد سے بڑھ سکتا ہے	۳۴۷
توبہ کا دروازہ سب کے لئے کُھلا ہے	۳۴۸
توبہ کا دروازہ کتنا بڑا ہے؟	۳۴۹
مؤمن کی مثال ✧ مؤمن بار بار توبہ کرنے والا	۳۵۰
موت نہیں توبہ ✧ سونے کا پہاڑ نہیں توبہ	۳۵۱
استغفار اور توبہ پوری زندگی	۳۵۲
استغفار اور توبہ میں کیا فرق ہے؟	۳۵۳
توبہ کرنے سے تھکنا نہیں چاہیے	۳۵۵
توبہ کی عجیب فضیلت ✧ توبہ حضرت آدم علیہ السلام کی میراث	۳۵۶
جنت تک پہنچانے والا استغفار	۳۵۷
دنیا میں خوف آخرت میں امن ✧ جنت کا ایک دروازہ توبہ کے لئے	۳۵۹
توبہ ایک نور ہے	۳۶۰
رات دن توبہ اور ندامت ✧ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب آواز	۳۶۱
توبہ کے بعض فوائد ✧ سچی توبہ کی شرائط	۳۶۲

۞	قبولیت توبہ کی چند علامات	۳۶۳
۞	گناہ پر ندامت نہ کہ نیکی پر گھمنڈ ❖ خوش نصیب وہ جو توبہ پر مرے	۳۶۴
۞	مکمل پاکی ❖ شیطان کا سبق	۳۶۵
۞	جلد استغفار تو فرشتہ گناہ نہیں لکھتا ❖ بار بار توبہ ٹوٹے تو بندہ کیا کرے	۳۶۶
۞	چھوٹے گناہوں سے بھی توبہ کرو	۳۶۷
۞	توبہ کی دوا اور گناہوں پر اصرار کا علاج	۳۶۷
۞	تاخیر نہ کریں	۳۶۸
۞	جوانی کی توبہ ❖ واپس آجاؤ قبول کرلیں گے	۳۷۰
۞	اے میرے مالک! میں آرہا ہوں	۳۷۰
۞	ملاقات کا شوق	۳۷۱
۞	توبہ کو ٹوٹنے نہ دیں	۳۷۲
۞	اگر توبہ ٹوٹ جائے	۳۷۳
۞	اگرچہ ستر بار روزانہ توبہ ٹوٹے ❖ توبہ پر اللہ تعالیٰ کی خوشی	۳۷۴
۞	اپنی ذات پر رحم کھائیں	۳۷۵
۞	گناہوں کے بعد نیکیاں ❖ گناہ گار صدیق بن گیا	۳۷۶
۞	اسلام کے بعد اسلام لانا ❖ توبہ کا وعظ کہنے والوں کے لئے	۳۷۷
۞	عقلمند کون؟	۳۷۸
۞	توبہ انابت، توبہ استحیاء	۳۷۹
۞	توبہ کا ایمان افروز واقعہ	۳۷۹
۞	دو اعلان ہو رہے ہیں	۳۸۱

۞	دو طرح کے گناہ گار	۳۸۲
۞	جو توبہ نہ چاہے ❖ ایمان افروز واقعہ	۳۸۴
۞	دروازہ سب کے لئے کھلا ہے	۳۸۶
۞	توبہ کرو میری بہنو! توبہ کرو	۳۸۷
۞	ہماری مسلمان بہنیں بہت اونچے مقام والی ہیں	۳۸۷
۞	ایک دردناک واقعہ	۳۸۷
۞	بنی اسرائیل کے ایک تائب کا قصہ	۳۸۸
۞	گناہ بخشش کا ذریعہ	۳۸۹
۞	اے مسلمان تجھے کیا ہو گیا؟	۳۸۹
۞	ایک خطرناک بیماری	۳۹۰
۞	نسخہ آسان ہے	۳۹۱
۞	استغفار کا ایک وظیفہ	۳۹۲
۞	استغفار کا ایک مفید وظیفہ	۳۹۳
۞	اندھیروں سے نکلنے کا طریقہ	۳۹۳
۞	اسم اعظم کی تاثیر	۳۹۴
۞	قبولیت، شفاء اور مغفرت	۳۹۵
۞	ہر مسلمان کے لئے	۳۹۶
۞	مقبول اور مؤثر دعاء ❖ امام آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کا مشاہدہ	۳۹۷
۞	اُمت محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات	۳۹۸
۞	دو ❷ امانیں	۳۹۹

گناہوں کو مٹانے کا آلہ	۴۰۰
استغفار ہر حال میں مفید ہے ❖ قوت کا راز	۴۰۱
مغفرت ایک عظیم نعمت	۴۰۲
ہر پریشانی کا حل استغفار	۴۰۳
جامع استغفار نبوی	۴۰۵
استغفار ہر نعمت اور آسانی کی چابی ہے	۴۰۶
فرمان حضرت علی کرم اللہ وجہہ	۴۰۶
تمام ضروریات کا جامع استغفار	۴۰۶
مغفرت اور سیدھا راستہ ❖ کافی دعاء	۴۰۷
دنیا آخرت کی ہر خیر و بھلائی	۴۰۸
دعاء جبریل علیہ السلام	۴۰۹
حضرت لقمان علیہ السلام کی نصیحت	۴۰۹
استغفار کے واقعات	۴۱۰
استغفار کی برکت کا ایک عجیب واقعہ	۴۱۲
استغفار کی دوا کیوں نہیں استعمال کرتی؟	۴۱۳
استغفار کے فوائد ہر طبقے کے لئے	۴۱۴
رزق میں وسعت کا طریقہ	۴۱۵
کشادگی، اطمینان اور بے گمان رزق	۴۱۷
استغفار کا ایک مجرب وظیفہ	۴۱۸
استغفار کے ساتھ وسعت رزق کی دعائیں	۴۱۹

۞	استغفار پر مشتمل جامع دعاء	۴۲۰
۞	نو مسلموں کے لئے ✧ وضو کے بعد استغفار	۴۲۱
۞	استغفار کیجئے......مرنے سے پہلے حوروں کی زیارت ہوگی	۴۲۲
۞	استغفار والوں سے اللہ تعالیٰ کی محبت ✧ استغفار نبوی	۴۲۳
۞	استغفار سے زبان کی اصلاح	۴۲۴
۞	دنیوی آزمائشوں اور مصائب سے خلاصی	۴۲۴
۞	تفکرات، غم، مصیبت اور قرض سے نجات	۴۲۵
۞	بوجھ ہلکا کریں ✧ چار قرآنی تحفے	۴۲۶
۞	''تریاق مجرب''	۴۲۸
۞	بیماروں کے لئے خوشخبری	۴۲۹
۞	اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے	۴۲۹
۞	خوش کرنے والا اعمال نامہ ✧ گناہوں کا تدارک	۴۳۰
۞	گناہ چھوڑنے کی برکات	۴۳۱
۞	دلوں کا زنگ کیسے دور ہوگا؟	۴۳۲
۞	اپنا اعمال نامہ استغفار سے بھر دیں ✧ خوشخبری	۴۳۲
۞	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استغفار	۴۳۳
۞	استغفار مقربین کا عمل ہے	۴۳۳
۞	تمام گناہوں کی معافی کا ضامن استغفار	۴۳۵
۞	جمعہ کے دن کا مؤثر استغفار	۴۳۵
۞	ایک عظیم تحفہ	۴۳۶

۞	دل کو چمکائیں	۴۳۷
۞	بوڑھے والدین کی خدمت کرنیوالوں کو بڑھاپے میں خدمتگار نصیب ہوتے ہیں	۴۳۸
۞	بڑھاپے کو پرنور بنانے کا طریقہ	۴۳۹
۞	دینی کام میں ترقی ✥ نفس کو قربان کرنے والے ولی	۴۴۰
۞	فرعونی سیاست	۴۴۱
۞	یہ عجیب اسلامی مُلک ہے ✥ اپنے گریبانوں میں جھانکنا ہوگا	۴۴۲
۞	عذاب کا جھٹکا	۴۴۳
۞	زمین پھٹنے کیلئے تیار ہوچکی ہے ✥ محاسبہ اور استغفار	۴۴۴
۞	تین دشمن	۴۴۵
۞	ایک عجیب واقعہ	۴۴۶
۞	استغفار کی جامع مسنون دعائیں	۴۴۷
۞	استغفار سے بیماری کا علاج	۴۴۸
۞	گھر والوں کو استغفار کی تعلیم	۴۴۹
۞	استغفار کا فاروقی عمل	۴۴۹
۞	استغفار پر مشتمل شفاء کا عمل	۴۵۰
۞	محبوب استغفار	۴۵۱
۞	نیند سے بیداری کے وقت استغفار	۴۵۱
۞	قیامت تک محفوظ استغفار ✥ بھرپور استغفار	۴۵۲
۞	حضرت آدم علیہ السلام کا استغفار	۴۵۳
۞	گناہوں سے بالکل پاک	۴۵۴

۞	روشنی اور تاریکی کی جنگ	۴۵۵
۞	جہاد کا راستہ بہت آزمائشوں والا ہے	۴۵۵
۞	جہاد میں مال لگانا کعبہ شریف کی تعمیر میں مال لگانے سے افضل ہے	۴۵۶
۞	مسلمان اور نماز میں سستی؟	۴۵۸
۞	اے مجاہدو! نماز کا معاملہ ٹھیک کرلو	۴۵۸
۞	اے مسلمان بہنو! نماز کا معاملہ ٹھیک کرلو	۴۵۸
۞	اللہ تعالیٰ راضی ہوجائے ❖ ہمت والو! تھکو نہیں	۴۵۹
۞	ایک عجیب کیفیت	۴۶۰
۞	گھپ اندھیروں میں روشنی	۴۶۱
۞	’’کبریت احمر‘‘	۴۶۲
۞	استغفار حاصل کرنے کے دو طریقے	۴۶۳
۞	چند اشارے	۴۶۵
۞	صبح شام استغفار کے فوائد	۴۶۶
۞	اے مسلمانو! صبح استغفار، شام استغفار	۴۶۶
۞	صبح کے وقت کا استغفار	۴۶۷
۞	رات سوتے وقت تین بار	۴۶۹
۞	رات کو اٹھتے وقت استغفار	۴۷۰
۞	تہجد کے وقت کا پرکیف استغفار	۴۷۰
۞	مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت استغفار	۴۷۱
۞	وضو کے بعد استغفار کی مسنون دعاء ❖ نماز میں استغفار	۴۷۲

۞	نماز کے بعد استغفار	۴۷۳
۞	افتتاح نماز کا استغفار	۴۷۴
۞	سجدہ میں استغفار ✧ سجدوں کے مابین استغفار	۴۷۵
۞	دعائے قنوت میں استغفار ✧ تشہد کا استغفار	۴۷۶
۞	رکوع اور سجدے کا مسنون استغفار	۴۷۷
۞	نماز کا مسنون استغفار ✧ نماز کے بعد کا استغفار	۴۷۸
۞	شب قدر کا استغفار	۴۷۹
۞	سعی کا استغفار	۴۸۰
۞	جہنم کی آگ سے بچانے والا استغفار	۴۸۰
۞	گناہوں کو مٹانے والا ✧ اختتام مجلس کا استغفار	۴۸۱
۞	ایک مجلس، سو استغفار ✧ آخری وقت بھی استغفار	۴۸۲
۞	اللہ تعالیٰ کی خصوصی توجہ پانے والا استغفار	۴۸۳
۞	استغفار، غصہ کا علاج ✧ بے شمار گناہوں کی معافی	۴۸۴
۞	ملاقات کے وقت استغفار	۴۸۵
۞	لاتقنطوا ✧ حضرت سفیان ثوری کا استغفار	۴۸۶
۞	رحمت الٰہی کی شان	۴۸۷
۞	دیر کیسی؟ ✧ شیطان کے دو جال	۴۸۹
۞	اللہ تعالیٰ کا رحمت والا ہاتھ	۴۹۰
۞	کوئی ہے جو استغفار کرے؟ ✧ وضو، نماز، استغفار	۴۹۱
۞	زمین سے آسمان تک گناہ......پھر بھی مغفرت	۴۹۳

۞	گناہ کبیرہ	۴۹۴
۞	صغیرہ گناہ کب کبیرہ بن جاتا ہے	۴۹۵
۞	صرف زبانی استغفار بھی فائدہ سے خالی نہیں	۴۹۷
۞	استغفار سے کبیرہ گناہ معاف	۴۹۸
۞	چھوٹے گناہ کیسے ہلاک کرتے ہیں؟	۴۹۹
۞	مؤثر استغفار ✧ رحمت اور مغفرت کا پھیلاؤ	۵۰۰
۞	''اللہ کی قسم فلاں کی مغفرت نہیں ہوگی'' کہنا کیسا ہے؟	۵۰۱
۞	ہر چھوٹے بڑے دانستہ نادانستہ گناہ سے استغفار	۵۰۲
۞	معافی اور رہنمائی	۵۰۲
۞	ان گناہوں پر استغفار جو دوبارہ ہو گئے	۵۰۳
۞	طواف میں استغفار ✧ ظلم اور ناشکری پر استغفار	۵۰۴
۞	چھ طرح کے گناہوں پر استغفار	۵۰۵
۞	اپنی عمر کی ہر ایک سانس کی قدر کرو	۵۰۶
۞	گناہ اگر حقوق العباد سے متعلق ہو	۵۰۶
۞	گناہ کا اظہار ✧ صرف وسوسہ گناہ نہیں	۵۰۷
۞	بدعت کا وبال ✧ روح کا علاج	۵۰۸
۞	دلوں کا زنگ کیسے دور ہوگا؟	۵۱۰

۞ ... ۞ ... ۞